قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک

از تالیفات جناب مستطاب صاحبزادہ محمد عبد المنعم خان صاحب خلف الصدق

(تاریخی نام)

رسالات نبویہ علیہ التحیہ

۱۳۳۴ ہجری النبوی

جناب صاحبزادہ حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ

زیر نگرانی احقر ابوظفر حامد میرزا عفا اللہ عنہ دہلوی

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام ٹھاکر داس صاحب چھپا

تعداد طبع (۵۰۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

امابعد۔ یہ ہیچمدان **محمد عبد المنعم خان** خلف صاحبزادہ **حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ** ایک عرصہ سے اس فکر میں تہا کہ کوئی تالیف ایسی جو مشتمل برافادۂ مسلمین و موجب حسنات دنیا و دین ہو لکھے۔ مدتوں اسی خیال میں منہمک رہا۔ آخر بعد تردد بیشمار و فکر بسیار بمشورۂ استاذی و ملاذی مولانا و بالفضل اولانا۔ مولوی **محمود حسن خان** صاحب دام فیوضہٗ یہ قرار پایا کہ مناقب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی تالیف نہیں جو موجب فلاح دارین ہو۔ یہ بات دلمیں جم تو گئی لیکن سوچتا تہا کہ اس فن میں بھی علماء نے کوئی دقیقہ نہیں چہوڑا ہے۔ مگر یہہ کار خیر خداوند عالم کو اس ناچیز کے ہاتہوں لینا تھا۔ لہذا تائید غیبی نے کہا کہ یہہ ایسا محدود فن نہیں ہے کہ تمامی کو پہنچ گیا ہو۔ بلکہ یہہ ایسے برگزیدۂ عالم کے اوصاف ہیں کہ قیامت تک ختم نہوں گے۔ اور اوس زبدۂ اولاد آدم کے مناقب ہیں کہ قیامت کے بعد بھی ان کا سلسلہ رہے گا۔ اسی خیال نے دماغ اور قلب کو خوب مضبوط بنادیا۔ لیکن اب تک کوئی ایسا قوی سلسلہ جو میرے اس خیال کا محرک ہو نہیں پیدا ہوا تہا۔ اسی اثناء میں جناب والد ماجد صاحب مدظلہ نے میرے جد امجد صاحب مرحوم مغفور کے

چند جمع کردہ مکاتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ کے لیے مجھے دیئے میں نے اسی سبب
کو اپنے لیے غیبی امداد تصور کر کے مصمم ارادہ کر لیا کہ یہی ذریعہ تالیف مناقب کے لیے سب سے
عمدہ ہے۔ اور کوشش کی کہ ان کے علاوہ اور جس قدر مکاتیب فراہم ہو سکیں کروں۔ لہذا
بقدر وسیع معتبر کتابوں سے جنکا ذکر آگے آئیگا تلاش کر کے وہ کل مبارک نامے جو حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف وجوانب میں بنام اکابرین وقت تحریر و تسطیر فرمائے
ہیں جمع کیئے اور اون کا ترجمہ عام فہم سلیس زبان میں لکھا ہے۔ تاکہ عام مسلمان اوس کے مطالعہ
سے اخلاق وعادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومسائل شریعت کے صحیح اصول اور یہہ کہ
اسلام دین حق ہونے کے سبب سے بذریعۂ اخلاق حسنہ کسقدر جلد پھیلا۔ اور ہمارے مقتدا نے
جسکے ہم پیرو ہیں کن کن چیزوں کی طرف دلالت فرمائی ہے اور کن طریقوں سے خداوند عالم
کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ بتایا ہے اور توحید کے کیا اصول ہیں معلوم کر سکیں۔ لہذا کچھ
میری ہمت سے اور کچھ استاذی مولانائے موصوف مدظلہ کی پشت گرمی سے یہ ذخیرہ دنیا و
آخرت سنہ ۱۳۴۲ ہجری میں مرتب ہو کر لائق مطالعہ ناظرین بن گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک اور اس ذخیرہ کا
نام تاریخی (**رسالات نبویہ علیہ التحیہ**) رکھا۔ میرے احباب میں سے حافظ محمد عبید اللہ صاحب
نے بہت سے تاریخی نام لکھے جو اونکی فضیلت کے شاہد ہیں اصلی میں اونکو ذیل میں درج کرتا ہوں:۔
خصائل مکارم رسول۔ آبلغ اسیر تسطیر الخطوط۔ ترجمہ خطوط نبوی۔ اخبار واحادیث۔ اخلاق شارع۔ مرسلات الشارع
تقویم المذہب۔ ان مکاتیب کو جس نام سے تعبیر کیا جائے شایاں ہے۔ اللہ تعالی اس ذخیرہ کے مطالعہ سے
مسلمانوں کو توفیق اعمال حسنہ عنایت فرمائے۔ اور اس ناچیز کو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آلودگی عصیاں سے پاک کرے

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم آمین یا رب العالمین +

فہرست الکتب وما فیہا من المسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ۰ الرحمن الرحیم ۰ ملک
یوم الدین ۰ ایاک نعبد وایاک نستعین ۰
اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت
علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۰
اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت
علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔
ثم صل وسلم وبارک علی محمد وعلی اٰلہ واصحابہ
خصوصا علی خیر البشر بعد الانبیا ابی بکر
الصدیق الذی قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فی حقہ لوکنت متخذا من امتی
خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ۰ وقال صلی اللہ
علیہ وسلم ابی اللہ والمؤمنون ان یختلف
علیک یا ابا بکر رضی اللہ عنہ وعلی مزین
المنبر والمحراب امیر المؤمنین عمر بن
الخطاب الذی قال رسول اللہ صلی اللہ

تعریف تمام اللہ ہی کو ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے
نہایت مہربان بہت بخشش والا قیامت کے دن کا مالک الٰہی
ہمکو راہ راست پر قایم رکھہ اون لوگوں کی راہ جنپر تیرا غضب نہوا
نہ وہ گمراہ ہوئے اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے
ابراہیم اور آل ابراہیم پر تو نے رحمت نازل کی ہے تو ستودہ صفات
ہے بزرگی والا۔ پہر درود و سلام و برکات نازل کر محمد پر اور اونکی
آل و اصحاب پر خاصکر انبیا کے بعد سب کے سردار ابوبکر صدیق پر
جن کے حق میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اگر امت سے کیسکو میں اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کو اور مومنوں کو ناپسند
ہے کہ ابوبکر کے حق میں اختلاف کریں رضی اللہ عنہ اور منبر و محراب کی
زیبایش امیر المؤمنین عمر بن الخطاب پر جن کے حق میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ عمر کی زبان پہ
اور عمر کے قلب پر حق بات نازل فرماتا ہے رضی اللہ عنہ،
اور امیر المومنین ذی النورین ابو عمرو عثمان بن عفان پر جنکے

علیه وسلم فی حقه ان الله جعل الحق علی
لسان عمر وقلبه رضی الله عنه وعلی
ذی النورین امیر المؤمنین ابی عمرو عثمان
ابن عفان الذی قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی حقه ان اشد هذه الامة بعد
نبیها عثمان رضی الله عنه وعلی صاحب ولایة
المؤمنین وامیرهم علی بن ابی طالب الذی
قال فی حقه رسول الله صلی الله علیه وسلم
عنوان صحیفة المؤمن حب علی بن ابی طالب
ومن کنت ولیه فعلی ولیه رضی الله عنه وعلی
سیدی شباب اهل الجنة الحسن والحسین
الذین قال فی حقهما رسول الله صلی الله
علیه وسلم الحسن والحسین سیدا شباب
اهل الجنة وان احب اهل بیتی الی الحسن والحسین
رضی الله عنهما وعلی امهما سیدة النساء التی قال
فی حقها رسول الله صلی الله علیه وسلم انما فاطمة
بضعة منی من اغضبها فقد اغضبنی رضی الله
عنها وعلی ابی عمارة حمزة بن عبد المطلب الذی
قال فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم سید
الشهداء عند الله یوم القیمة حمزة بن عبد المطلب
وانه لمکتوب عند الله فی السماء السابعة حمزة
اسد الله واسد رسوله رضی الله عنه وعلی
ابی الفضل عباس بن عبد المطلب الذی قال
فی حقه رسول الله صلی الله علیه وسلم العباس
منی وانا منه رضی الله عنه وعلی البقیة الباقیة
من العشرة المبشرة بالجنة وسائر المهاجرین
والانصار والتابعین الابرار رضوان الله

حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد نبی کے امت سب
کا زیادہ سخت کار مرد عثمان ہے رضی اللہ عنہ۔ اور امیر المومنین صاحب
ولایت علی بن ابیطالب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان علی ابن ابی طالب کی
محبت ہے اور میں جس کا ولی ہوں اوس کا ولی علی ہے رضی اللہ عنہ
اور جنت کے جوانوں کے ہر دو سردار حسن حسین پر جن کے حق میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے
زیادہ تر مجکو محبوب حسن حسین ہیں رضی اللہ عنہما اور اونکی والدہ
فاطمہ پر جو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں جن کے حق میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ فاطمہ میری لخت جگر
ہے جسپر اوس کا غضب ہے اوسپر میرا غضب ہے رضی اللہ عنہا
اور حضرت ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب پر جنکے حق میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام شہدا کے سردار بروز قیامت
اللہ سبحانہ کے نزدیک حضرت حمزہ ہیں اور اللہ سبحانہ نے
ساتویں آسمان پر اونکو اللہ کا شیر اور اوس کے رسول کا شیر
لکھ رکھا ہے اور حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب پر جن کے
حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ عباس مجھ سے ہے
اور میں عباس سے ہوں رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ کے باقی
چھ حضرات پر جن سب کو جنت کی بشارت ہو چکی ہے اور تمام
مہاجرین اور انصار اور تابعین ابرار پر اللہ سبحانہ ان سب سے
راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اور میرے بزرگوں کو اور جملہ مومنین
و مومنات کو بخشدے تو بندوں کی دعائیں سنکر قبول کرنے
والا ہے اور ہمکو اوس گروہ میں کرے جو تجھپر ایمان لائے
اور تیرے رسول کی پیروی کی اور اپنی مرضی اور محبوب کاموں
کی ہم کو توفیق عطا فرما اور عادل امام سے ہماری تائید فرما
جو ہمپر رحم کرے اور ظالم کو ہمپر مسلط نہ کر تو غفور الرحیم ہے۔
اے اللہ کے بندو اللہ تمپر رحم فرمادے۔ اللہ سبحانہ نے تمپر بڑا

عليهم اجمعين۔
اللهم اغفرلی ولاسلافی ولجميع المؤمنين
والمؤمنات انك سميع مجيب الدعوات
واجعلنا ممن آمن بك واتبع رسولك ووفقنا
لما تحب وترضاه وايدنا بالامام العادل الراحم
بنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا انك انت
الغفور الرحيم۔ عباد الله۔ رحمكم الله لقد من
الله عليكم اذ بعث فيكم ومنكم الانبياء و
الرسل وانزل عليهم صحفا مطهرة فيها كتب
قيمة وامر فيها ان تعبدوا الله مخلصين له
الدين حنفاء وتقيموا الصلوة وتوتوا الزكوة
فقد جاءتكم البينة فمنكم من آمن بالرسل
وصدقوا بما انزل عليهم وامتثلوا بما جاؤا به
من الاوامر والنواهي والحلال والحرام ومنكم
من كفر بهم وبما انزل عليهم من اهل الكتاب
والمشركين الذين خالفوا دين الاسلام وما
الدين عند الله الا الاسلام۔

امابعد۔ فان الله عزوجل نزل الكتاب
على نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كما انزل على
الانبياء من قبل وقال تعالى فيه يا ايها الرسول
بلغ ما انزل اليك فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم
رسالات ربه وامرنا بان يبلغ الشاهد الغائب
فمن تبليغه صلى الله عليه وسلم ما كتب الى ملوك
الارض من العرب والعجم لما كانت بعثته
عامة عمت الجن والانس من الاسود والاحمر
فدعاهم الى الاسلام ومنه ما كتب الى الشعوب
والقبائل فی ذلك ومنه ما كتب الى عماله وذكر فيها

احسان فرمایا ہے جو تم میں سے ہے تم پر نبی اور رسول بھیجے اور
اون پر پاک ورق نازل فرمائے جن میں مضبوط کتاب لکھی ہیں
اور اون میں یہ حکم دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اپنے دین کو
شرک سے خالص کرکے یکسو دین ابراہیم کا سا اور نماز پڑھو
اور زکوۃ دو کیونکہ روشن حکم تم پر آچکا سو تم میں سے کوئی
رسولوں پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولوں نے امر و نہی فرمائی۔
اون کی فرمانبرداری کی حرام و حلال کے بارے میں اور
بعض تم میں سے منکر ہوئے کو جن مشرکین و اہل کتاب نے دین
اسلام کی مخالفت کی اونہوں نے رسولوں کو اور اون کے
احکام کو نہ مانا حالانکہ اللہ سبحانہ کے نزدیک دین ایک اسلام
ہے اور بس اس کے بعد معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی جیسے اگلے رسولوں پر اور آپ پر
صاف حکم دیا کہ اے رسول جو کچھ تجھ پر نازل ہوا ہے بندوں کو
پہنچا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے تمام
پیغام پہنچائے اور ہم کو یہ حکم دیا کہ سننے والا ان احکام کا
نہ سننے والے کو پہنچاتا رہے سو اسی تبلیغ کے سلسلہ میں سے
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین عرب و عجم کو فرمان
ارسال فرمائے ہیں۔ کیونکہ رسالت آپ کی تمام روئے زمین
کے بنی آدم و ذریات جن کو شامل ہے اور ان فرمانوں میں دعوت
اسلام تحریر ہے اور بعض فرمان قبائل کو لکھے ہیں وہ بھی دعوت
کے بارے میں ہیں اور بعض فرمان اپنے عمال اور اہلکاروں
کو تحریر فرمائے ہیں جن میں احکام و مصالح اسلام وغیرہ
ثبت ہیں +

اور علماء مصنفین نے اکثر ائمہ اسلام کے رسائل و مکتوبات
جمع کیئے اور اسلامی پیشواؤں کے ملفوظات تصنیف
فرمائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات
و مکتوبات کیجا تب بہت کم توجہ کی ہاں جو کچھ متفرق

الاحكام وغير ذلك من مصالح الاسلام وقد كان
العلماء قد اعتنوا بجمع رسالات الائمة وكتبهم
ودونوا مقالات اهل الارشاد الهداة المهديين
وقد قل من اعتنى بجمع كتب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورسالاته الما روى فى اشتات
من دواوين الحديث وكتب السير وقليل ما هو
وقد كان صاحب كتاب **المصباح المضئ**
وهو الشيخ ابو عبد الله محمد بن علي بن احمد المقدسي
ثم المصري المعروف بابن حديدة الانصاري
من اهل المقدس نزيل مصر قد دون كتابه
وكتبه صلى الله عليه وسلم في مجلد في القرن
الثامن فبلغ عدة كتبه الى احدى واربعين
كتبا- ثم كان جدى غفر الله له وللاسلافه وبارك
في عقبه قد استدرك عليه في كتابه الحلية في
مجلد كبير فبلغت العدة الى اربعة وخمسين
كتبا- ثم ان الذى ربني وادبني فاحسن تاديبي
اعني والدى بلغه الله الى ما يتمناه في دينه ودنياه
قد امرني بان اترجم ما جمعه جدى من كتب
رسول الله صلعم من العربية الى لغتنا الهندية
كي يستفيد به اهل لغتنا فان في بلادنا قل من
يعرف اللسان العربي وقد كان هذا الباب
اعني مراسلاته صلى الله عليه وسلم مما يتبارك به
عامة اهل الاسلام فبادرت الى امتثال امره لما فيه
من السعادة الابدية وباشرت الترجمة ثم اني
قد كنت راجعت الى الاصول في اثناء الترجمة
فرأيت مراسلاته صلعم تزيد على الاصل و
المستدرك اضعافا فلذلك سنح لي ان اصنف

کتب احادیث وسیر میں مختلف طور پر مروی ہیں سے وہ بھی
قلیل الوجود البتہ صاحب کتاب مصباح مضی نے یعنے
شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصری
المعروف بابن حدیدۃ الانصاری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مکتوبات اور منشیوں کو آٹھویں صدی میں مستقل
ایک کتاب میں جمع کیا جس میں تعداد مکتوبات کی اکتالیس
ناموں تک پہونچی پھر میرے جد امجد غفر اللہ لہ وللاسلافہ
وبارک فی عقبہ نے اپنی کتاب حلیہ میں اوس پر نامہ ہائے
مبارک اضافہ فرمائے جن کی تعداد ایک بڑی جلد میں چوّن
مکتوبات تک ہوئے- اب اسوقت میرے مربی میرے
مؤدب یعنے والد ماجد بلغہ اللہ الی ما یتمناہ فی دینہ
ودنیاہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جو میرے جد امجد
نے کتاب حلیہ میں نامہ ہائے مبارک جمع فرمائے
ہیں اون کا اردو زبان میں ترجمہ کروں کہ اردو خواں
بھی اس سے مستفید ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں
عربی زبان جاننے والے بہت کم ہیں- اور باب مراسلت
یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات عام اہل
اسلام کے لیے برکت کی چیز ہے اس لیے میں نے
حضرت والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی کی کہ
سعادت ابدی کا باعث ہے- پس میں نے ترجمہ
شروع کیا- اثنا ترجمہ میں اصل کتاب سے ہر ایک نامہ
مبارک کو مقابلہ کر لیتا تہا (یعنے اون کتابوں کو دیکھ لیتا
تہا جن سے جد امجد نے نقل کیا) اس سے معلوم
ہوا کہ مکتوبات نبویہ اس اصل سے بہت کچھ زیادہ ہیں
اس لیے مجھے خیال ہوا کہ ایک کتاب مستقل تالیف
کروں جس میں اصل مصباح مضی سے اور حضرت جدی
مغفور کے حلیہ سے لکھکر جو مکتوبات مجکو کتب حدیث

سفراً مستقلا في الباب و ردفيه ما في مصباح
المضي و حليته جدا من الاستدراك عليه و ما صاد
في كتب الحديث والسير في اثناء ذلك فجاء بحمد الله
سفر كبير يحمل مائة وستا وعشرين كتبا من مراسلاً
صلى الله عليه وسلم وعلى اختلاف الرواية تزيد على
الى تسع وثلثين ومائة كما تراه فيما ياتي بعد
انشاء الله تعالى -

فاما الكتب التي اجعنا اليها في تصنيف
هذا الكتاب واخذنا منها فكتاب الامامين
الحافظين ابي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري
ومسلم بن حجاج القشيري اعني صحيحيهما وكتاب
السنن لحافظ السنة ابي داؤد سليمان بن
اشعث السجستاني وكتاب الجامع للامام الحافظ
ابي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي - و
المسند للحافظ الامام ابي داؤد سليمان بن داؤد
الطيالسي وكتاب الطبقات للامام ابي عبد الله
محمد بن سعد بن منيع وكتاب المسند للامام الائمة
ابي عبد الله احمد بن حنبل وكتاب المستدرك على
الصحيحين للامام حاكم السنة ابي عبد الله محمد بن
عبد الله النيسابوري وكتاب حلية الاولياء
للامام الحافظ ابي نعيم احمد بن عبد الله الاصبهاني
وكتاب الاستيعاب للامام ابي عمرو يوسف بن
عبد الله القرطبي المعروف بابن عبد الله وكتاب
جمع الجوامع وقسمه الثاني الجامع الكبير في الحديث
للحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي
وكتاب الخصائص الكبرى له ايضا وكتاب الجامع
الازهر للشيخ عبد الرؤف المناوي وكتاب اسد الغابة

وسیر میں زیادہ دستیاب ہوئے ہیں جمع کروں دیسے ہی ایسا ہی کیا
الحمد للہ کہ پوری ایک جلد ہوئی جس میں ایک سو چھبیس فرمان
آئے اور بصورت اختلاف روایت ایک سو انتالیس تک
پہونچتے ہیں جیسا اینده انشاء اللہ ملاحظہ کیجئیگا - اور جن کتابوں
سے کہ نامۂ مبارک اخذ کئے گئے ہیں وہ یہہ ہیں -

کتاب صحیح امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری کی وکتاب
صحیح امام مسلم بن الحجاج قشیری کی اور کتاب سنن حافظ ابو داؤد
سلیمان ابن اشعث سجستانی کی اور کتاب جامع امام حافظ
ابو عیسے محمد بن عیسے ترمذی کی اور مسند امام حافظ ابو داؤد
سلیمان بن داود طیالسی کی اور کتاب طبقات ابو عبد اللہ
محمد بن سعد بن منیع کی اور کتاب مسند امام الامہ ابو عبد اللہ
احمد بن حنبل کی اور کتاب المستدرک علی الصحیحین حاکم السنۃ
امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری اور کتاب حلیۃ
الاولیا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی
کی اور کتاب استیعاب امام ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ
قرطبی کی جو ابن عبد البر کے نام سے مشہور ہیں کتاب
جمع الجوامع اور اوس کی قسم ثانی جامع کبیر فی الحدیث
حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
کی اور انہی کی کتاب خصائص کبرے اور کتاب جامع ازہر
شیخ عبد الرؤف مناوی کی اور کتاب اسد الغابہ
شیخ عز الدین علی بن محمد جزری کی جو ابن اثیر کے
نام سے مشہور ہیں - اور کتاب الاصابہ شیخ
شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی
کی اور کتاب سیرۃ حافظ ابو محمد عبد الملک بن ہشام
حمیری کی اور کتاب سیرۃ شامیہ جس کا نام سبل الہدے
والرشاد ہے شیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی کی
اور کتاب انسان العیون جو سیرۃ حلبیہ کے نام سے

للشيخ عزالدين علي بن محمد المعروف بابن الاثير
الجزري وكتاب الاصابة للشيخ شهاب الدين
ابي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني وكتاب
السيرة للحافظ ابي محمد عبدالملك بن هشام
الحميري وكتاب السيرة المسمى بسبل الهدى
والرشاد للشيخ محمد بن علي بن يوسف الشامي
وكتاب انسان العيون المعروف بالسيرة الحلبية
للشيخ نورالدين علي الحلبي وكتاب السيرة المحمدية
للشيخ سيد احمد بن زيني دحلان المكي والمواهب
اللدنيه للشيخ شهاب الدين ابي العباس احمد بن
محمد القسطلاني وشرحه للشيخ محمد بن عبدالباقي
الزرقاني وكتاب زاد المعاد للحافظ محمد بن ابي بكر
المعروف بابن القيم الجوزية وكتاب السيرة المحمدية
كرامت علي الدهلوي وغير ذالك من كتب السيرة
والحديث = ثم لما وضعت هذا الكتاب وكان
وضعه يقتضي ان يرتب المكاتيب على الزمان
اعني الشهور والسنين ليطابق الوضع الواقعة
رايت ان هذا الترتيب عسير فانه قلما ورد
الاخبار عن تواريخ المكاتبات ولم يتعين وقت
الكتابة في دواوين السير فلم يتيسر لنا هذا
الترتيب فلهذه العلة وضعنا المراسلات والكاتبات
على ترتيب الاسامي من اسامي الذين ارسل اليهم
وكتب لهم واشتهر الكتاب باسمه على حروف
الهجاء بترتيب ابثث المعروف فيما بين علماء
الفن ثم انه كان كثير من الكتب يشتمل على
لغات غريبة لم يجربها التحاور في العلوم فلذلك
فسرنا تلك اللغات عند كل كتاب وكذلك كانت

مشہور ہے شیخ نور الدین علی حلبی کی اور کتاب سیرۃ
محمدیہ شیخ احمد بن زینی دحلان کی اور کتاب
مواہب لدنیہ شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد
بن محمد قسطلانی کی اور مواہب کی شرح محمد بن عبداللہ
زرقانی کی اور کتاب زادالمعاد محمد بن ابی بکر کی جو ابن
قیم کے نام سے مشہور ہیں - اور کتاب سیرۃ محمدیہ
محمد کرامت علی دہلوی کی وغیرہ ذلک من الکتب
فی السیر والحدیث ؛

پھر جب میں نے اس کتاب کو ترتیب دیا تو خیال کیا
کہ اس کی اصل ترتیب کا مقتضے یہہ ہے کہ شہور وسنین
کی تاریخ پر مرتب ہوتا کہ تواریخ واقعات سے مرتب
ہوجائے لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اصل ترتیب اس طرح
دینا سخت دشوار ہے اس لیئے کہ اخبار واحادیث
میں تواریخ مکتوبات وارد نہیں اور کتب سیرۃ
میں اوقات کتابت مکتوبات کے متعین نہیں پس
اس اشکال کی وجہہ سے اس کتاب کی ترتیب
مکتوب الیہم کے نام پر رکھی گئی - یعنے جن لوگوں
کو مکاتبات ومراسلات لکھے گئے ہیں یا اون کے
نام سے مشہور ہوئے ہیں اون لوگوں کے ناموں
کو حروف ابثث پر ترتیب دے کر مکاتبات
مرتب ہوئے کہ یہ ترتیب علمائے فنون میں مروج
ہے - پھر اکثر مکاتبات لغات غریبہ پر شامل
ہیں جن کا استعمال محاورات علوم میں مروج نہیں
ہے - اس لیے ان لغات کے معانی مستقل الفاظ
سے بیان کیئے گئے - اور بیشتر مکاتبات سے
ایسے احکام اسلام مستفاد ہوتے ہیں جن میں
متقدمین ومتاخرین علمائے امت نے اختلاف

الكتب ربما افادت المسائل و دلت عليها و من
الاحكام ما اختلف فيه سلف الامة وخلفها
لاختلاف الادلة والماخذ وكونها محل اجتهاد
فصارت الكتب مما يقع عليها نظر العلماء في هذا
الباب فلذلك ذكرنا جملة من بحث المسائل
مما دلت عليه الكتب في ذلك تحت كل كتاب ولم
نستوعب الكلام فيه لئلا يطنب البحث فيطول
بلا طائل فان هذا الكتاب لم يوضع لذلك
الباب واخذنا بحث المسائل من كتاب فتح الباري
والعيني شرحي البخاري والموطا للامام مالك رح
ونيل الاوطار للقاضي شوكاني وكتاب الصيد
والرمي للامام ابن القيم وكتاب زاد المعاد ايضا له
ثم ان الكتاب كان قد طال بابه الذي وضع
فيه ومثله يحمل الكثير مما لم يوضع له وقد
كان كتاب تبع الاول بن حسان الحميري
اورده صاحب كتاب المضي في المكاتيب
نظرا لذلك فان هذا الكتاب لم يخل من
فائدة غريبة وان كان مما لم يوضع له الكتاب
وانا قد تبعنا الاصول في كتاب تبع وزدنا
ايضا مثلها كتاب من الله الذي سنراه بعد
انشاء الله وتبارك كتابه - ومن هذا القبيل
وصية ابونا آدم عليه السلام فوضعنا عليه
عداد المراسلات الذي سبق منا ذكره -
واما ما سوى ذلك من المراسلات التي كتب
الناس من الملوك والصحابة الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم وذكرناها في سبب كتابه
صلى الله عليه وسلم فانما قصصناها عند كثير

کیا ہے بوجہ اختلاف ادلہ وماخذ کے کہ حکم محل اجتہاد میں
ہوا پس یہ موقع ہوا علما کی نظر کے لیے کہ مسئلہ میں غور کیا
جاوے اس لیے میں نے اجمال و اختصار کے ساتھ
ان مسائل کی بحث کو بھی لکھدیا جس پر مکتوب دلالت
کرتا ہے ہر مکتوب کے تحت میں اور زیادہ تفصیل
اس بحث میں کلام کو طول دے کر نہیں کی گئی
اس لیئے کہ یہ کتاب مسائل کے لیے موضوع نہیں
ہے اور مسائل کی بحث کو میں نے کتاب فتح الباری
وکتاب عینی کہ ہردو شرح بخاری ہیں اور موطا امام مالک
اور نیل الاوطار قاضی شوکانی کی وکتاب الصید والرمی
امام ابن قیم اور انہی کی کتاب زاد المعاد وغیرہ سے
لکھی ہے۔ پھر جس باب میں کتاب لکھی گئی ہے مبسوط و مطول
ہوگیا اور ایسے طویل بیان میں گنجایش ہوتی ہے
کہ غیر موضوع کو بھی اختصار کے طور پر بیان کیا
جائے اور مکتوب تبع بن حسان حمیری کا مصباح
مضی والا اس لیے اپنی کتاب میں لایا ہے۔
اگرچہ یہ مکتوب موضوع کتاب سے خارج لیکن
فوائد غریبہ سے خالی نہیں ہے نظر بر آں میں نے
مصباح کی اتباع کی اور مکتوب تبع کو درج کیا اور اسی
سلسلہ میں ایک دو مکتوب اللہ سبحانہ تعالے
کے شامل کیئے اور اسی قبیل سے وصیت حضرت
والدنا الاول آدم علیہ السلام کے بھی شمار میں آتے
ان کے سوا وہ مراسلات جو صحابہ وغیرہم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھے
ہیں اور ہم نے اون کو سبب کتابت مکتوبات میں
بطور قصہ کے بیان کردیے ہیں استطرادًا
مکتوبات کی شمار سے باہر ہیں اور پہر قسم شمار نہیں

من كتبه صلى الله عليه وسلم استطرادا ولم
نضع عليها عدد المراسلات - ثم انا في مراجعتنا
الى الاصول قد وجدنا خبر المكاتيب من
مكاتبه صلى الله عليه وسلم من ان النبي
صلى الله عليه وسلم كتب الى فلان مثلاً
ولم نجد لفظه في شئ من الروايات حتى ندخله
في الاعداد مع انا قد افرغنا جهدنا في طلبه
فلذلك اوردنا ذكره في فهرست علىحدة
مستقلة ويبلغ عدده الى ست وثمانين -

وهو هذا

لکھی گئی ہے پہر اثنائے تالیف کتاب میں اکثر
روایات سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص کو مثلاً فرمان لکھا
گیا لیکن تلاش کے بعد بھی عبارت اوس نامہ مبارک
کی نہیں ملی اسلیے اون ناموں کا ذکر علیحدہ فہرست
میں مستقل طور پر کردیا جن کی تعداد چھیاسی مکتوب
تک پہونچتی ہے - وہ فہرست یہ ہے -

ارطاة بن كعب بن شراحيل بن كعب بن
سمان بن عامر بن حارثة بن سعد بن مالك
ابن النخع - وفد على النبي صلى الله عليه وسلم فدعاه
الى الاسلام فاسلم وكتب له كتابا وعقد له لواء
شهد به يوم القادسية فقتل -

التخريج - قال الحافظ روى ابن شاهين
باسناد ضعيف من طريق عبد الرحمن بن عابس
النخعي عن قيس بن كعب النخعي انه وفد النبي
صلى الله عليه وسلم واخوه ارطاة وكانا من
اجمل اهل زمانهما وانطق فدعاهما الى الاسلام
فاسلما وكتب لارطاة كتابا وعقد لواء - وذكره
الرشاطي عن ابن الكلبي نحوه وكذا قال ابن سعد
في الطبقات (اصابه) واخرجه ابن الاثير في ترجمة
الارقم فاتصل سنده بعبد الرحمن بن عابس
فذكر نحو الحديث - **اياس** بن قتادة العنبري
اقطعه الجابية وهو موضع فكتب له بذلك
كتابا - **التخريج** - قال ابن الاثير اخرجه

ارطاۃ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلیمان بن عامر بن حارثہ
بن سعد بن مالک بن النخع - ایلچی بنکر آئی رسول اللہ کیخدمت میں
پس آپنے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہوگئی - پس لکھا اونکے لیے
ایک فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کردیا - قادسیہ کی لڑائی میں وہ انکی
پاس تہا - پس قتل کی گئی -

تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف سند
کے ساتھہ عبد الرحمن بن عابس نخع کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور اونکے بہائی ارطاہ رسول
اللہ کیخدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں اپنے ہمعصروں میں حسین اور فصیح
تہے پس آپنے دونوں کو دعوت اسلام کی تو اسلام لے آئی اور لکھا
ارطاۃ کیلئے فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کرکے دیا - اور ذکر کیا
ہے اسکو رشاطی نے ابن کلبی سے اسیطرح اور ایسا ہی کہا ہے ابن
سعد نے طبقات میں (اصابہ) اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے انکی
ارقم کے ترجمہ میں پس ملایا ہے اپنی سند کو عبد الرحمن بن عابس
سے پہر ذکر کیا حدیث کو مثل اوس کے **ایاس بن قتادۃ العنبری**
جاگیر میں دیا اونکو موضع جابیلو لکھا اسکی بابتہ فرمان (سند جاگیر)
تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی

ارطاۃ بن کعب

ایاس بن قتادۃ العنبری

ابوموسی واختلف فی نسبتہ فقیل العنبری
بتقدیم النون علی الموحدۃ والراء المہملۃ
والغبری بالغین المعجمۃ والموحدۃ والمہملۃ
والعنزی بالعین المہملۃ والنون والزاء
المعجمۃ - والصحیح انہ العنبری لان ہذا الحدیث
مروی من اوفہ بن مولے وہو عنبری وساعدۃ
لہ ذکر فی الحدیث ایضا العنبری وعادتہم فی
الوفادۃ ان یفد من کل قبیلۃ جماعۃ (اسد
الغابہ) - **آل اکیدر** - کتب ما نالہم من الظلم
التخریج - قال الحافظ اخرج ابن مندۃ
من طریق سعد بن الصلت عن ابراہیم
ابن محمد الاسلمی عن یحیی بن وہب الکلبی عن ابیہ
عن جدہ قال کتب صلی اللہ علیہ وسلم لآل
اکیدر کتابا ولم یکن لہ یومئذ خاتم فختمہ
بظفرہ وذکرہ الواقدی عن اسحق بن حباب عن
یحیی بن وہب وکذا ذکرہ ابن الاثیر - (اصابہ -
اسد الغابہ) **ابوبصیر وابوجندل** -
لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ بعد
الحدیبیۃ واطمأن الناس قدم علیہ ابوبصیر
فارسل لقریش الکتاب لیرد علیہم فقال
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بصیر ان ہؤلاء قد
صالحونا وانا لا نغدر فالحق بقومک فخرج
وقتل فی الطریق احدی الصاحبین بالحیلۃ
وعاد فقال صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی بصیر
ویل امہ مسعر حرب لو کان معہ احد ففطن
ابوبصیر انہ یردہ فہرب واتفق معہ جماعۃ
المؤمنین منہم ابوجندل یغیرون علی

آل اکیدر

ابوبصیر و ابوجندل

ابوموسے نے اور اختلاف ہے انکی نسبت میں پس کہا گیا ہے کہ عنبری -
اول نون پھر بارموحدہ اور راء مہملہ اور کہا گیا ہے غبری غین
معجمہ اور بارموحدہ اور راء مہملہ - اور کہا گیا ہے عنزی عین مہملہ اور
نون اور زاء معجمہ - اور صحیح یہی عنبری ہے عین مہملہ اور نون پھر بار موحدہ
اور راء معجمہ کیونکہ یہہ حدیث مروی ہے اوفہ بن مولے سے اور وہ عنبری
ہیں ساعدہ جنکا ذکر ہے حدیث میں وہ بھی عنبری ہیں اور عادت عرب
کی ایلچی گری میں یہ تھی کہ آتے تھے ہر قبیلہ سے ایک جماعت
ایک مرتبہ (اسد الغابہ) **آل اکیدر** لکھا اونکو فرمان امن کا ظلم سے
تخریج - کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن مندہ نے سعد
بن صلت کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد
اسلمی سے وہ یحیی بن وہب کلبی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے
کہا کہ لکھا رسول اللہ نے آل اکیدر کے لیے فرمان اور اوس زمانہ میں
آپ کی مہر نہیں تھی پس مہر لگائی اپنے انگوٹھے سے اور ذکر کیا
اوسکو واقدی نے اسحق بن حباب سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں یحیی بن وہب سے اور اسیطرح ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے
(اصابہ اسد الغابہ) **ابوبصیر** اور ابوجندل جبکہ رسول اللہ
حدیبیہ کے بعد مدینہ تشریف لائے اور مطمئن ہوگئے لوگ تو آئے
اون کے پاس ابوبصیر (قریش سے بھاگ کر) پس لکھا قریش
نے کہ وہ اونکو واپس دیدیے جاویں (حسب قرارداد صلح) پس فرمایا
رسول اللہ نے اے ابوبصیر انہوں نے ہم سے صلح کرلی ہے اور
ہم بدعہدی نہیں کرتے ہیں پس تو واپس ہوجا اپنی قوم میں پس
گئے وہ اور قتل کیا راستہ میں اپنے ہمراہیوں میں سے (جو بغرض
حفاظت ہمراہ تھے) ایک اور لوٹ آئے پس فرمایا رسول اللہ
نے ابوبصیر کے بارہ میں حسن لڑائی ہو لڑائی بھڑکانیوالا ہے اگر اسکے
ساتھہ کوئی ہوجاتے پس ابوبصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہ پھر انکو
واپس کردینگے پس بھاگ گئے اور پھر متفق ہوگئی اون کے ساتھہ
ایک مسلمانونکی جماعت جنمیں سے ابوجندل بھی لوٹ مار کرتے تھے

قریش فکتبوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یأویھم الیہ فکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الیہما ان تقدما علیہ۔ **التخریج**۔ قال ابن
الاثیر اخبرنا ابو جعفر عبید اللہ بن احمد باسنادہ
عن یونس عن ابن اسحٰق عن الزہری عن عروۃ
عن المسور و مروان وفیہ قال کتب الیہما ان یقدما
علیہ فیمن معہما فقرأ ابو جندل کتابہ صلی اللہ
علیہ وسلم و ابو بصیر مریض فمات فدفنہ
ابو جندل و صلی علیہ و بنی علی قبرہ مسجدًا۔
(اسد الغابہ) اختلف فی اسم ابی بصیر فقیل
اسمہ عتبۃ بن اسید بن حارثۃ بن اسید بن
عبد اللہ بن ابی سلمۃ بن عبد اللہ بن نمیرۃ بن
عوف بن ثقیف قالہ ابو مسعود وقال ابن اسحٰق
اسمہ عتبۃ بن اسید بن جاریۃ وقیل عبید
ابن اسید و اختار الحافظ ان اسمہ عتبۃ وقال
من زعم انہ عبید فقد صحف۔ **قولہ** بنی
علی قبرہ مسجدًا۔ فیہ اباحۃ بناء المسجد علی
القبر لانہ فعل صحابی فی عہد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم و لم ینہہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فکان
حجۃ لتقریرہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن قد ثبت
فی ما اخرجہ الشیخان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
ان ام حبیبۃ و ام سلمۃ رضی اللہ عنہما ذکرتا
کنیسۃ رأینہا بالحبشۃ فیہا تصاویر فذکرتا ذلک
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اولئک اذا
کان فیہم رجل صالح فمات بنوا علی قبرہ مسجدًا
وصوروا فیہ تلک الصور فاولئک شرار الخلق
عند اللہ یوم القیمۃ۔ قال العینی فیہ منع بناء

قریش نے پس لکھا اونہوں نے رسول اللہ کو کہ اونکو اپنے پاس بلا لیں
(گویا یہ شرط عہد سے خارج کر دی) پس لکھا رسول اللہ نے ان
دونوں کو کہ آجاویں وہ رسول اللہ کے پاس **تخریج** کہا ابن
اثیر نے کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے
وہ روایت کرتے ہیں یونس سے وہ ابن اسحٰق سے وہ زہری سے
وہ عروہ سے وہ مسور اور مروان سے اور اوسمیں ہے کہ کہا کہ لکھا ان
دونوں کیطرف رسول اللہ نے کہ آجائیں وہ اپنے ساتھ والوں کو
لیکر پس پڑھا فرمان رسول اللہ کا ابو جندل نے اور ابو بصیر مریض
تھے پس وہ مر گئے تو ان کو دفن کیا ابو جندل نے اور نماز جنازہ
پڑہی اور بنائی اون کی قبر پر مسجد (اسد الغابہ) اختلاف کیا گیا
ہے ابو بصیر کے نام میں پس کہا گیا ہے کہ اونکا نام عتبہ بن اسید
بن حارثہ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن نمیرہ
بن عوف بن ثقیف ہے بیان کیا اسکو ابو مسعود نے اور کہا
ابن اسحٰق نے اونکا نام عتبہ بن اسید بن جاریہ ہے اور بعض نے
کہا کہ عبید بن اسید اور اختیار کیا ہے حافظ نے کہ اون کا
نام عتبہ ہے اور کہا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ عبید ہیں تو وہ
کھایا ہے غلطی کتابت سے۔ **قولہ** بنی علی قبرہ مسجدًا۔ اس قول سے
قبر پر مسجد بنانیکا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ فعل ہے صحابی کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپنے اس سے
منع نہیں فرمایا پس ہوگئی یہ حجت بوجہ خاموشی رسول اللہ کے
لیکن تخریج کی ہے شیخین نے عائشہؓ سے کہ ام حبیبہؓ اور
ام سلمہؓ نے ذکر کیا ایک کنیسہ کا جسکو دیکھا تھا حبشہ میں اوسمیں
تصویریں تھیں پس ذکر کیا یہ اونہوں نے رسول اللہ سے آپنے
فرمایا کہ یہ لوگ جبکہ کوئی ان کا نیک آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر
مسجد بناتے تھے اور اوسمیں یہ تصویریں بناتے ہیں پس یہ بدترین
مخلوق ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن کہا عینی
نے کہ اس میں ممانعت ہے قبروں پر مسجدیں بنانیکی

المساجد على القبور ومقتضاه التحريم كيف
وقد ثبت اللعن عليه اما الشافعي واصحابه
فصرح بالكراهة وقال البندنيجي والمراد
ان يسوى القبر مسجدا او يصلى فوقه وقال ونكره
ان يبنى عنده مسجد فيصلى فيه الى القبر واما
المقبرة الداسرة اذا بنى فيها مسجد ليصلى فيه
فلم ار فيه باسا لان المقابر وقف كذا المساجد
فمعناهما واحد - **قلت** وحديث الكتاب
منسوخ لانه كان في ابتداء الاسلام وحديث
الشيخين متاخر عنه ١٢ = **ابو سفيان** رض -
بينهديه ادما مع عمرو بن امية - **التخريج**
قال الحافظ في الاصابة رواه ابن سعد باسناد
صحيح عن عكرمة = **اقرع بن حابس** - سأله
فامر باسئل فامر معوية فكتب له كتابا -
التخريج - اخرجه ابوداؤد عن سهل بن
الحنظلية في باب من روى نصف صاع من
قمح = **الى اهل الذمة** - عن علي قال كنا عند
النبي صلى الله عليه وسلم حين جاءه اهل الذمة
فقالوا له اكتب لنا كتابا من لا نسأل فيه
من بعدك فقال نعم اكتب لكم ما شئتم
الامعرة الجيش وسفه الغوغاء فانهم قتلة
الانبياء - **التخريج** - اورده في كنز العمال
وقال اخرجه العسكري - **بني حارثة** بن
عمرو بن قريط - يدعوهم الى الاسلام فغسلوا
الصحيفة ورقعوا بها دلوهم - اذهب الله
بعقولهم فهم اهل سفه وعجلة وكلام مختلط -
التخريج - قال الحافظ ذكره ابوموسى

او مقتضے اِس حدیث کا حرمت ہے اور کیسے نہو جبکہ ثابت ہوئی لعنت
اسپر لیکن امام شافعی اور اصحاب شافعی پس تصریح کی ہے اُنہوں نے
کراہت کی اور کہا بندنیجی نے اور مراد یہ ہے کہ نام رکہا جائے
قبر کا مسجد اور نماز پڑہی جاتے اوسپر اور کہا کہ مکروہ ہے کہ بنائی جائے
اوس کے نزدیک مسجد پس نماز پڑہی جائے اوسمیں قبر کیطرف لیکن
پورانا مقبرہ جبکہ بنائی جائے اوسمیں مسجد نماز پڑہنے کو تو میں اوسمیں
کوئی ہرج نہیں خیال کرتا کیونکہ مقابر بہی وقف ہیں اور اسیطرح
مساجد پس معنی دونوں کے واحد ہیں **کہتا ہوں میں** حدیث
کتاب کی منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتداء اسلام کی ہے اور حدیث
شیخین کے متاخر ہے اس سے - **ابوسفیان** رض ہدیہ چاہی تہی اونسے
ادہوڑی عمرو بن امیہ کے ساتہ - **تخریج** کہا حافظ نے اصابہ میں کہ
روایت کیا ہے اوسکو ابن سعد نے اسناد صحیح سے بروایت عکرمہ
اقرع بن حابس آپسے کچہ مانگا تہا پس وہ عطا کیا اور حکم دیا معویہ
کو پس لکہا اون کے لیے فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی
ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کرکے باب من روی نصف
صاع من قمح میں **فرمان** اہل ذمہ کیطرف - حضرت علی سے
مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جبکہ
آپکے پاس اہل ذمہ آئے اور کہا کہ ہم کو
آپ ایک ایسا فرمان لکہدیں کہ آپکے بعد ہمیں کسی سے دریافت
کرنیکی ضرورت نہ رہے آپنے فرمایا بہت بہتر جو تم چاہو لکہے دیتا ہوں مگر
لشکر اور کمینوں کے شور وغل میں نہ جانا کیونکہ یہ دراصل انبیاء کا مقابلہ کرنیوالے ہیں
تخریج بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے
اسکی عسکری نے **بنی** حارثہ بن عمرو بن قریط بلایا تہا اونکو اسلام
کیطرف پس موڑالا اونہوں نے فرمان اور پیوند لگالیا اوسکا
اپنے ڈول میں - کہودیا اللہ نے اونکی عقل کو پس وہ بیوقوف
ہوگئے اور اونکی باتیں دیوانوں کی سی ہوگئیں -
تخریج کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو ابوموسے نے

١٥ ابوسفیان رض
١٦ اقرع بن حابس
١٧ کتاب الی اہل الذمہ
١٨ بنی حارثہ بن عمرو بن قریط

فی الذیل هکذا بغیر اسناد کانه نقله من
مغازی الواقدی فانه کذلک ذکره بغیر
اسناده - وتبعه ابن حبان والطبری (اصابه)
بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامة
علیه صلی الله علیه وسلم فسئل ان یکتب لبنی
کعب کتابا فکتب لهم وبعث شدادا علی
الصلوٰة - **التخریج** - قال ابن الاثیر ذکره
ابن الدباغ الاندلسی وقال الحافظ اخرجه
ابن السکن من طریق القاسم بن معن عن
حمید عن انس - (اصابه اسد الغابه) **بنی
فرازه** - کتبهم کتابا فی عسیب وهو اسم موضع
التخریج - قال فی الاصابه اخرجه ابن الکلبی
بنی کلاب - کتب الیهم الرق فلم ینقادوا
التخریج - ذکر فی السیرة المحمدیة بحوالة السیرة
الحلبی فی ذکر سریة الضحاک سنه تسع - **قوله**
الرق - یقال فی رق منشور هو جلد یکتب فیه
کذا فی مجمع البحار - **تمیم بن جراشة الثقفی** -
روی عن تمیم انه قال قدمت علی النبی
صلی الله علیه وسلم فی وفد ثقیف فاسلمنا
وبایعنا وسألناه ان یکتب لنا کتابا فیه شروط
فقال اکتبوا ما بدا لکم ثم ائتونی به فسألناه
فی کتابه ان یحل الربوا والزنا - فابی علیؓ ان
یکتب لنا فسألناه خالد بن سعید فقال له
علی اتدری ما تکتب قال اکتب ما قالوا ورسول الله
اولی بالامر فذهبنا بالکتاب الیه صلی الله
علیه وسلم فقال للقاری اقرأ فلما انتهی الی
الربوا قال ضع یدی فی الکتاب علیها فوضع

ذیل میں اسیطرح بےسند شاید اوس نے نقل کیا ہے اوسکو
مغازی واقدی سے کیونکہ اسی طرح بے سند اونہوں نے بھی ذکر
کیا ہے - اور متابعت کی ہے اس کی ابن حبان اور طبری نے (اصابہ)
بنی کعب بن اوس آئے شداد بن ثمامہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں پس خواہش کی کہ لکھدیں آپ بنی کعب کو
فرمان پس لکھا اون کے لیے رسول اللہ نے اور امام بنایا شداد
کو نماز کیلئے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا ہے اسکو
ابن دباغ اندلسی نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن
سکن نے قاسم بن معن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں
حمید سے وہ انس سے - (اصابہ واسد الغابہ)
بنی فرازہ - لکھا اونکو فرمان موضع عسیب کے بارہ میں - **تخریج**
کہا حافظ نے کہ تخریج کی اوسکی ابن کلبی نے **بنی کلاب**
آپ نے اونکو فرمان لکھا پس نہیں اطاعت کی **تخریج** - ذکر کیا ہے
سیرۃ محمدی میں سیر حلبی کے حوالہ سے سریہ ضحاک کے ذکر میں سنہ ۹
بولا جاتا ہے وہ ایک کہال ہے جسمیں لکھا جاتا ہے - مجمع البحار
تمیم - بن جراشہ ثقفی - روایت ہے تمیم سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں وفد ثقیف میں پس اسلام لائے ہم اور بیعت کی ہمنے اور
خواہش کی کہ ہم کو ایک فرمان لکھدیا جاوے جسمیں کچھ شرطیں ہوں
فرمایا لکھہ لاؤ جو چاہو پس خواہش کی تہی ہم نے اوس تحریر میں آپ سے
کہ حلال کردیں ہمارے لیے ربا اور زنا - پس انکار کیا حضرت علی نے
یہ کہ لکھیں اسکو پس سوال کیا ہم نے خالد بن سعید سے پس کہا
اون سے حضرت علی نے جانتے بھی ہو کہ کیا لکھتے ہو کہا کہ جو یہہ
کہتے ہیں وہ لکھتا ہوں اور حکم کا اختیار رسول اللہ کو ہے
پس لے گئے ہم یہہ تحریر رسول اللہ کے پاس فرمایا ایک پڑھنے
والے سے کہ پڑھ پس ربوا کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اس جگہ
میرا ہاتھ رکھدے پس وہاں ہاتھ رکھدیا تو فرمایا کہ اے
مومنو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ کہ باقی ہے ربوا -

يده فقال يا ايها الذين امنو اتقوا الله
وذروا ما بقي من الربوا - ثم محاها والقيت
علينا السكينة فما راجعناه حتى بلغ الزنا
فوضع يده وقال لا تقربوا الزنا انه كان
فاحشة - ثم محاها وامر كتابنا ان ينسخ لنا -
التخريج - قال ابن الاثير ذكره ابن ماكولا
واخرجه ابو موسى وقال الحافظ ذكره مطين
في الصحابة وروى من طريق ابي اسحق بن
سمعان الاسلمي عن عبد العزيز بن الهيثم
عن ابيه عن جده عن تميم بن جراشة الثقفي
انه قال قدمت الحديث واسناده ضعيف
وابو اسحق هو ابراهيم بن محمد بن ابي يحيي وابو يحيي
هو سمعان - (اصابه - اسد الغابه) **ثور**
ابن عزره ابو العكير القشيري - اقطعه حمام
والسد وهما موضعان وكتب له بذلك كتابا
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
من طريق ابي الحسن المدائني (اصابه) ورواه
ابن سعد عن علي بن محمد القرشي هكذا ذكر
في السيرة الشامية في ذكر وفود بني قشير
جابر بن ظالم بن حارثة الطائي - وفد عليه
صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا - **التخريج**
ذكره الطبري واستدركه ابن فتحون والرشاطي
كذا قال الحافظ في الاصابه وابن الاثير في
الاسد - **جحدم** بن فضالة الجهني - الي
النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا -
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن منده
من طريق محمد بن عمرو بن عبد الله بن

پھر بگاڑ دیا اوسکو اور نازل کیگئی اوپر رحمت جو موجب سکون ہے
پس نہیں حجت کی ہم نے آپسے یہاں تک کہ زنا کا ذکر آیا پس
رکھا اوسپر اپنا ہاتھ اور فرمایا کہ نہ قریب جاؤ زنا کے کیونکہ وہ
فحش ہے - پھر بگاڑ دیا اوسکو اور حکم دیا اوسکی تحریر کے لکھے
جانیکا - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو ابن ماکولا نے
اور تخریج کی اس کی ابو موسے نے اور کہا حافظ نے ذکر کیا
مطین نے انکو صحابہ میں اور روایت کی ابی اسحق بن سمعان
اسلمی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد العزیز بن ہیثم سے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ تمیم بن جراشہ
ثقفی سے کہ کہا آیا میں الحدیث اور اسکی اسناد ضعیف ہے - اور
ابو اسحق وہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی ہیں اور ابو یحیی سمعان ہیں
(اصابہ اسد الغابہ)
ثور بن عزرہ ابو العکیر القشیری - جاگیر میں دیا انکو حمام اور سد جو
دونو موضع ہیں اور لکھدیا اسکی بابتہ فرمان (سند) **تخریج** - کہا
حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن شاہین نے ابن ابی الحسن المدائنی
کے طریقہ سے (اصابہ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے
علی بن محمد القرشی سے - اسیطرح ذکر کیا اوسکو سیرت شامی
میں بنی قشیر کے وفود کے بیان میں -
جابر بن ظالم بن حارثۃ الطائی - آئے رسول اللہ کی خدمت
میں پس لکھا آپنے اون کے لیے فرمان **تخریج** - ذکر کیا اسکو
طبری نے اور تدارک کیا ہے اسکو ابن فتحون اور رشاطی نے
اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں
جحدم بن فضالہ جہنی - آئے رسول اللہ کی خدمت میں
پس لکھا اون کے لیئے فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ
تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن
عبد اللہ بن جحدم کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان
کی مجھہ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت

ثور بن عزرہ ابو العکیر القشیری
جابر بن ظالم بن حارثۃ الطائی
جحدم بن فضالۃ الجہنی

جدہم قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ
انہ اتی النبی صلعم۔ الحدیث وھو حدیث
غریب وفیہ نصر بن سلمۃ وھو متروک
الحدیث۔ (اصابہ) **جشیش الدیلمی۔**
کاتبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قتل الاسود
العنسی۔ **التخریج۔** ذکرہ الطبری ونقل
الحافظ عن کتاب الردۃ لسیف قال بعث
صلی اللہ علیہ وسلم الیہ والی فیروز وداذویہ
یامرھم بمحاربۃ الاسود اخرجہ بوجہین
عن ابن عباس رض۔ وکذا ذکرہ الواقدی من
روایۃ ھمام بن منبہ۔ (اصابہ) **جفینۃ**
الجھنی وقیل الھندی ویقال الغسانی۔ کتب
صلی اللہ علیہ وسلم لہ کتابا فرقع بہ دلوہ
قالت لہ ابنتہ عمدت الی کتاب سید العرب
فرقعت بہ دلوک فاخذ کل قلیل وکثیر
ھو لہ فجاء بعد مسلما۔ **التخریج۔** قال
الحافظ اخرجہ البغوی والطبرانی من ابی بکر
الزاھری عن سفیان عن ابی اسحق عن عرینۃ
عن جفینۃ۔ قال البغوی منکر من حدیث
الثوری وابو بکر الزاھری ضعیف الحدیث
(اصابہ) **جنادہ** بن زید الحارثی۔ قال
ابن الاثیر **اخرجہ** ابو نعیم وابن مندۃ
وقال الحافظ روی ابن السکن والباوردی
من طریق عبد الرحمن بن عمرو عن سوادۃ
بنت المتلمس عن جدتھا ام المتلمس بنت جنادۃ
ابن زید عن ابیھا۔ (اصابہ) **جریجی** بن عمرو
العذری۔ روی عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ

کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں
الحدیث اور وہ حدیث غریب ہے اور اوسمیں نصر بن سلمہ ہے اور
وہ متروک الحدیث ہے۔ (اصابہ اسد الغابہ)
جشیش الدیلمی۔ مکاتبت کی اون سے رسول اللہ ؐ نے
اسود عنسی کے قتل کے بارہ میں۔ **تخریج۔** ذکر کیا اوسکو
طبری نے اور نقل کیا حافظ نے کتاب الردۃ میں جو سیف
کی ہے کہا بھیجا رسول اللہ ؐ نے اونکی اور فیروز دیلمی اور دادویہ کی طرف
حکم کرتے تھے آپ اونکو اسود کی لڑائی کا تخریج کی ہے اس کی
دو طریقوں سے بروایت ابن عباس رض۔ اور اسیطرح ذکر کیا اس کو
واقدی نے ہمام بن منبہ کے طریقہ سے (اصابہ)
جفینۃ الجھنی اور بعض نے کہا کہ ہندی اور بعض نے کہا کہ غسانی
لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے
ڈول میں کہا اونکی بیٹی نے کہ قصد کیا تو نے سید عرب کی کتاب
کا اور اوس کا اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا پس لیا اپنا تھوڑا بہت
مال پس آیا بعد میں مسلمان ہوکر **تخریج۔** کہا حافظ نے کہ تخریج
کی ہے اس کی بغوی نے اور طبرانی نے ابی بکر زاہری سے
بروایت سفیان وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ عرینہ
سے وہ جفینہ سے کہا بغوی نے منکر ہے حدیث بروایت ثوری
اور ابوبکر زاہری ضعیف الحدیث ہے۔ (اصابہ)
جنادہ بن زید حارثی۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
ابونعیم اور ابن مندہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی
ہے ابن سکن اور باوردی نے عبد الرحمن بن عمرو کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں سوادہ بنت متلمس سے وہ اپنی دادی
یعنی متلمس کی ماں سے جو بیٹی ہیں جنادہ بن زید کی وہ اپنے
باپ سے۔ الحدیث (اصابہ)
جریجی بن عمرو عذری روایت کی گئی اون ہی سے
کہ وہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

عليه وسلم فكتب له - ان ليس عليكم عشر
ولا حشر - التخريج - اخرجه ابو نعيم - كذا
ذكره صاحب السيرة المحمدية في بيان الوفود
حارث بن عبد شمس - خرج الى النبي صلى
الله عليه وسلم واخذ لجميع اصحابه الامان
على دمائهم واموالهم فكتب صلى الله عليه وسلم
له كتابا واباحهم من بلادهم كذا وكذا -
التخريج - اخرجه ابو نعيم وروى ابن منده
باسناد غريب عن الحميري بن الحارث بن
عبد شمس عن ابيه انه خرج - الحديث
(اصابه واسد الغابه) **حذيفة** بن اليمان
اخرج محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة
ابو صفرة العتكي قال وكان ابو صفرة من ازد
دباء ودباء فيما بين عمان والبحرين وقد كانوا
اسلموا وقدم وفدهم على رسول الله صلعم
مقرين بالاسلام فبعث عليهم مصدقا منهم
يقال له حذيفة بن اليمان الازدي من اهل
دباء وكتب له فرائض الصدقات نكان يأخذ
صدقات اموالهم ويردها على فقرائهم -
حضرمي بن عامر - وفد عليه صلى الله
عليه وسلم مع قومه فكتب لهم كتابا - التخريج
اخرجه ابو موسى كذا قاله ابن الاثير وقال
الحافظ روى ابن شاهين من طريق المدائني
عن ابي معشر عن يزيد بن رومان ومحمد بن
كعب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة وعن
سلمه بن محارب عن داؤد عن الشعبي و
اسانيد اخر فذكر الحديث **حوشب**

پس لکھا اون کے لیے فرمان یہ کہ نہیں تم پر عشر اور نہ تم جمع کیے
جاؤ گے لشکر بنا تیکو **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم نے
اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے وفود کے بیان میں
حارث بن عبد شمس - آئے یہ رسول اللہ کی خدمت میں اور حاصل
کی اپنے سب ساتھ والوں کے لیے امن اونکی جانوں اور ان کے مالوں
پر پس لکھا رسول اللہ نے انکو فرمان - اور مباح کیا یعنی دیدیا انکے
لیے اون کے شہروں میں فلاں فلاں **تخریج** - تخریج کی ہے
اسکی ابو نعیم نے اور روایت کی ہے ابن مندہ نے غریب سند سے
حمیری بن حارث بن عبد شمس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے - کہ وہ گئے الحدیث (اصابہ - اسد الغابہ) **حذیفہ** بن
الیمان - تخریج کی ہے محمد بن سعد نے ابو صفرۃ العتکی کے ترجمہ میں اپنی
کتاب طبقات میں اور کہا کہ ابو صفرہ ازد دبا کے رہنے والے
تھے اور دبا عمان اور بحرین کے درمیان میں ہے اور وہاں والے
اسلام لے آئے تھے اور اون کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت
میں حاضر ہوئے تھے اسلام کا اقرار کرکے پس رسول نے اونپر
اونہیں ہی سے ایک شخص حذیفہ بن یمان ازدی کو عامل زکوۃ
بنایا اور اون کو ایک فرمان لکھدیا جس میں زکوۃ کے فرائض
کا بیان تھا پس وہ اون کے مالوں کا صدقہ لیتے تھے اور
اون کے ہی فقرا پر تقسیم کر دیتے تھے **حضرمی** بن عامر گئے
رسول اللہ کی خدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ پس لکھا آپ نے انکو
فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اسیطرح
بیان کیا ہے ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ابن شاہین
نے مدائنی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی معشر سے
وہ یزید بن رومان اور محمد بن کعب سے اور سعید مقبری سے وہ روایت
کرتے ہیں ابی ہریرہ اور سلمہ بن محارب سے وہ داؤد سے - وہ
شعبی سے - اور مختلف اسنادیں - پس ذکر کیا حدیث کو
حوشب ذو ظلیم اور وہ ابن طخمہ ہیں اور بعض نے کہا کہ

عـ۲۱ حارث بن عبد شمس
عـ۲۲ حذیفہ بن الیمان
عـ۲۳ حضرمی بن عامر
عـ۲۴ حوشب ذو ظلیم

ذوظليم هو ابن طخمة

وقيل ابن طخم ويقال ابن الساعي وغير ذلك قاله الحافظ وقال ابن الاثير هو ابن طخية - بعث صلى الله عليه وسلم اليه عبدالله ابن جرير البجلي وكتب معه كتابا اليه ظاهر هو وذوالكلاع وفيروز الديلمي ومن اطاعهم على قتل الاسود العنسي - **التخريج** - قال الحافظ روى ابن السكن من طريق محمد بن عثمان بن حوشب عن ابيه عن جده وقال ابن الاثير اخرجه ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر -

الى خزاعة - يبشرهم باسلام خالد وحرملة ابنا هوذة - **التخريج** - قال ابن الاثير اخرجه ابو عمرو وابو موسى وقال الحافظ ذكره ابن شاهين وابن الكلبي

خراش بن جحش بن عمرو العبسي - كتب صلى الله عليه وسلم اليه فحرق كتابه - **التخريج** - قال الحافظ ذكره ابن بشكوال وذكره هكذا ابن الكلبي ايضا وكذا ذكره محمد ابن سعد في الطبقات في ترجمة ربعي بن خراش -

ذوالكلاع الحميري اسمه سميفع كتب صلى الله عليه وسلم في التعاون على قتل الاسود العنسي - **التخريج** - قال ابن الاثير روى ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن حسان ابن كليب الحميري قال سمعت من ذي الكلاع

ذهين بن القرضم - اختلف في اسمه قال الحافظ قيل مصغرا جزم عليه ابن حبيب وقيل بالمعجمة والياء التحتانية بعد الهاء جزم عليه الدار قطني - قال ابن ماكولا في باب ذهين من حرف الذال

کہ ابن طخم اور کہا جاتا ہے ابن الساعی وغیرہ - بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ وہ ابن طخیہ ہیں بھیجا اونکی طرف عبداللہ بن جریر کو اور لکھا اوس کے ساتھہ فرمان تاکہ وہ ندا کرے اور ذوالکلاع اور فیروز دیلمی اور جو اون کی اطاعت کریں اسود عنسی کے قتل پر -
تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن نے محمد بن حوشب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے

قبیلہ خزاعہ کیجانب بشارت دی آپ نے اون کو خالد اور حرملہ بن ہوذہ کے اسلام کی **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی اسکی ابو عمرو اور ابو موسے نے اور کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اوسکو ابن شاہین اور ابن کلبی نے -

خراش - بن جحش بن عمرو عبسی - فرمان لکھا اون کو جناب رسول اللہ نے پس جلا دیا اوس نے آپ کے فرمان کو
تخریج کہا حافظ نے ذکر کیا اوسکو ابن بشکوال نے اور ذکر کیا اوسکو اسیطرح ابن کلبی نے بھی - اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے طبقات میں ربعی بن خراش کے ترجمہ میں -

ذوالکلاع الحمیری جنکا نام سمیفع تہا - لکھا رسول اللہ نے انکو اسود عنسی کے قتل میں ندا کرنے کی بابتہ **تخریج** - کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے ابن لہیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں کعب بن علقمہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسان بن کلیب حمیری سے کہا کہ سنا یعنی ذوالکلاع سے -

ذہین بن القرضم - اختلاف کیا گیا ہے اون کے نام میں کہا حافظ نے کہ بیان کیا گیا بوزن تصغیر جزم کیا ہے ابن حبیب نے اور بعض نے کہا ہے ذال معجمہ کے ساتہ اور یاء تحتانیہ بعد ہاء ہوز کے جزم کیا ہے اسپر دار قطنی نے - کہا ابن ماکولا نے ذہین حرف ذال معجمہ کے باب میں کہ ذہین بفتح ذال معجمہ

---

٢٢ حوشب ذوظلیم — ٢٣ الی خزاعة — ٢٥ خراش بن جحش — ٢٦ ذوالکلاع الحمیری — ٢٧ ذهین بن القرضم

ذهين بفتح الذال المعجمة وسكون الهاء فهو ذهين
ابن القرضم بن العجيل بن قنات بن موسى بن
تغلد بن العبدى الوافد على النبي صلى الله عليه وسلم
وكان يكرمه لبعد داره ذكر ذلك ابن الكلبي و
ذكره الدارقطني القرضم بالقاف وهو بالفاء و
قال ابن قنات بفتح القاف وهو بكسر الفاء -
التخريج - روى ابن شاهين من طريق ابن الكلبي
قال اخبرنا معمر عن عمران المهرى قال وقدمنا
رجل يقال له ذهين الحديث قاله الحافظ فى
الاصابة - **رافع القرظى** - كتب له انه لا يجنى
عليه الا يده - **التخريج** - اخرجه ابوموسى
وذكره ابن شاهين من طريق فراش بن اسمٰعيل
عن عبد الملك بن عمير عن رافع واسناده
ضعيف قاله الحافظ - **ربيعة بن لهيعة**
الحضرمى - قال كتب بسم الله الرحمن الرحيم
لربيعة بن لهيعة الحديث - **التخريج** - اخرج
ابن مندة وابونعيم وابن عبد البر نقله ابن الاثير
وقال الحافظ روى يعقوب بن محمد الزهرى
عن زرعة بن مغلس عن ابيه عن مهد بن
ربيعة عن ابيه ربيعة بن لهيعة قال وفدت
على رسول الله الحديث - **رعية السحيمى** -
كتب اليه فرقع به دلوه - **التخريج** - قال ابن
الاثير اخرجه الثلاثة وقال الحافظ روى احمد
وابن ابى شيبة من طريق اسرائيل عن ابى
اسحٰق عن الشعبى عن رعية السحيمى -
راشد بن عبد ربه - ذكر ابن عساكر ان
النبى صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا قال الحافظ

رافع القرظی

ربیعۃ بن لهیعۃ

رعیۃ السحیمی

راشد بن عبد ربہ

اور سکون ہا ہیں وہ ذہین بن القرضم بن عجیل بن قنات بن
موسےٰ بن تغلد بن عبدی ہیں جو آئے تھے رسول اللہ
کی خدمت میں اور رسول اللہ اون کا اکرام کرتے تھے بوجہ
دوری مسافت کے ذکر کیا اس کو ابن الکلبی نے اور ذکر
کیا دارقطنی نے قرضم قاف سے اور وہ فا رکے ساتھ ہے اور
کہا ابن قنات نے فتح قاف کے ساتھ اور وہ کسر فا کیساتھ
ہے - **تخریج** - روایت کی ہے ابن شاہین نے ابن کلبی کے
طریقہ سے کہا خبر دی ہم کو معمر نے عمران مہری سے روایت
کر کے کہا گیا ہم میں سے ایک شخص جسکو ذہین کہتے تھے -
الحدیث کہا اسکو حافظ نے اصابہ میں **رافع القرظی** لکھا
اون کے لیے کہ نہیں گناہ کریگا اوپر مگر اون کا ہاتھ یعنے وہ اپنے
ہی قصور میں پکڑے جاویں گے - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی
ابوموسیٰ نے اور ذکر کیا اسکو ابن شاہین نے فراش بن اسمعیل کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے - وہ
رافع سے اور اسناد اسکی ضعیف ہے - بیان کیا اسکو حافظ نے
ربیعہ بن لہیعہ حضرمی - کہا کہ لکھا میرے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ربیعہ بن لہیعہ کیلئے - الحدیث - **تخریج** - تخریج کی ہے ابن مندہ
اور ابونعیم اور ابن عبد البر نے نقل کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے
روایت کی یعقوب بن محمد زہری نے روایت زرعہ بن مغلس سے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ مہد بن ربیعہ سے وہ اپنے باپ ربیعہ
بن لہیعہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کیخدمت میں الحدیث **رعیہ سحیمی**
فرمان لکھا اونکی جانب پس پیوند لگالیا اوس کا اپنے ڈول میں **تخریج**
کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلثہ نے یعنی ابونعیم و ابن مندہ
و ابن عبد البر نے اور کہا حافظ نے روایت کی ہے احمد اور ابن
ابی شیبہ نے اسرائیل کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق
سے وہ شعبی سے وہ رعیہ سحیمی سے **راشد بن عبد ربہ** - ذکر کیا ابن عساکر
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا انکو بیان کیا اسکو حافظ نے

ا بتس بن عامر بن حصن الطائی - اخرجه الطبری وذکره ابو عمرو - (اصابه اسد الغابه) رجل من فهر - اهدی للنبی صلی الله علیه وسلم العسل فقبلها - وقال احملی فحماه وکتب له - التخریج - اخرجه البخاری و مطین وابن مندة من طریق ابی العاصم ابی عبد الله بن عیاض عن ابیه قال شهدت الحدیث قاله الحافظ وقال ابن الاثیر اخرجه ابو نعیم ایضاً - زرارة بن قیس النخعی - وفد فاسلم فکتب له کتاباً - التخریج - اخرج ابو موسی وذکره ابن شاهین فقال حدثنا المنذر بن محمد قال حدثنا الحسین بن محمد قال حدثنی یحیی بن زکریا النخعی عن الحسن ابن الحکم عن عبد الرحمن بن عابس عن ابیه عن زرارة وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث - (اصابه اسد الغابة) زیاد بن الحارث الصدائی - ارسل صلی الله علیه وسلم جیشاً الی قومه فقال ردوا الجیش انا لک باسلامهم فرد وکتب لهم کتاباً بـ... - التخریج قال ابن الاثیر اخرجه ابو نعیم وابن مندة وابن عبد البر - زید الخیر بن مهلهل الطائی ویقال زید الخیل - اقطعه فیداً فکتب له بذلک کتاباً - التخریج - قال الحافظ ذکره هشام بن الکلبی وروی ابن سعد عن ابی عمیر الطائی عن عباد الطائی عن اشیاخهم کذا فی السیرة الشامیة فی وفود طئ - زید ابن رفاعة الجذامی - ذکره ابن سعد فی الطبقات

اتبس بن عامر بن حصن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے (اصابہ واسد الغابہ) رجل من فہر ہدیہ دیا رسول اللہ کو شہد پس قبول کیا آپنے اوسکو اور کہا اوس نے کہ مجھے کہت عنایت کیجیے پس دی آپنے اور لکھا فرمان تخریج - تخریج کی ہے اسکی بخاری اور مطین اور ابن مندہ نے ابی عاصم ابی عبد اللہ بن عیاض کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم نے بھی زرارہ بن قیس نخعی حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا اونکو فرمان - تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن شاہین نے پس کہا حدیث بیان کی ہم سے منذر بن محمد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن زکریا نخعی نے حسن بن حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عابس سے وہ اپنے باپ سے وہ زرارہ سے کہ وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے الحدیث (اصابہ) زیاد بن حارث صدائی - بہیجا رسول اللہ نے لشکر اوسکی قوم کیطرف پس کہا کہ لوٹا لیجیے لشکر اور میں ذمہ وار ہوں اون کے اسلام کا پس لوٹا لیا اور لکہا اسکی قوم کیطرف فرمان اون کے ہمراہ تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے زید الخیر بن مہلہل طائی اور انکو زید الخیل بھی کہا جاتا تھا - جاگیر میں دیا اون کو موضع فید اپس لکھا اسکی بابتہ فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ہشام بن کلبی نے اور روایت کی ہے ابن سعد نے ابی عمیر طائی سے وہ روایت کرتے ہیں عباد طائی سے وہ اپنے اساتذہ سے - اسی طرح ہے سیرۃ شامیہ بیان وفود طی میں - زید بن رفاعۃ جذامی - بیان کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ پہر زید بن حارثہ کا سریہ حسمی کیطرف اور وہ وادی قری کے ورے ایک جگہ ہے جمادی الاخرے سنہ ۶ ہجری میں ہوا -

فی بیان السرایا فقال ثم سریة زید بن حارثة
الی حسمی وهی وراء وادی القری فی جمادی
الآخرة سنة ست من مهاجر رسول الله
صلی الله علیه وسلم قالوا اقبل دحیة بن خلیفة
الکلبی من عند قیصر وقد اجازه وکساه
فلقیه هنید بن عارض وابنه عارض بن
هنید فی ناس من جذام بحسمی فقطعوا
علیه الطریق فلم یترکوا علیه الا سمل ثوب
فسمع بذلک نفر من بنی الضبیب فنفروا
الیهم فاستنقذوا لدحیة متاعه وقدم
دحیة علی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره
بذلک فبعث زید بن حارثة فی خمسمائة رجل
ورد معه دحیة فکان زید یسیر اللیل ویکتم
النهار ومعه دلیل له من بنی عذرة فاقبل
بهم حتی هجم بهم مع الصبح علی القوم فاغاروا
علیهم فقتلوا فیهم فاوجعوا وقتلوا
الهنید وابنه واغاروا علی ماشیتهم ونعمهم
ونساءهم واخذوا من النعم الف بعیر ومن
الشاء خمسة آلاف شاة ومن السبی مائة من
النساء والصبیان فرحل زید بن رفاعة الجذامی
فی نفر من قومه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فدفع الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابه
الذی کان کتب له ولقومه لیالی قدم علیه
فاسلم وقال یا رسول الله لا تحرم علینا حلالا
ولا تحلل لنا حراما فقال کیف اصنع بالقتلی
قال ابو یزید بن عمرو اطلق لنا یا رسول الله
من کان حیا ومن قتل فهو تحت قدمی هاتین

کہا روایت کی ہے کہ واپس آتے تہے وحیہ بن خلیفہ کلبی قیصر کے پاس
سے اور اس نے اسکو انعام اور خلعت دیا تہا پس ملا اون سے
ہنید بن عارض اور اوس کا بیٹا عارض بن ہنید قبیلہ جذام
کے چند آدمیوں کے ہمراہ حسمی میں اور اونپر دہاڑا مارا پس نہیں
چھوڑا اونپر مگر ایک پرانا کپڑا۔ اور حاضر ہوئے دحیہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو اس واقعہ کی خبر
دی آپنے زید بن حارثہ کو پانسو آدمیوں کے ہمراہ بہیجا اور
اون کے ساتھ وحیہ کو بہی واپس کیا۔ پس زید رات کو چلتے
اور دن کو پوشیدہ ہوجاتے تہے اور اون کے ہمراہ بنی
عذرہ میں کا ایک اگوا تہا پس صبح کیوقت وہاں پہونچے
اور لوٹ مار شروع کردی۔ پس قتل کیا اونکو اور تکلیف بہی
پہنچائی اور قتل کیا ہنید اور اوس کے بیٹے کو اور لوٹ
لیا اون کے جانوروں اور عورتوں کو اور بہی اون کے
اونٹوں میں سے ہزار اونٹ اور بکریوں میں سے پانچہزار
بکریاں اور سو عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ پس آئے
رفاعہ بن زید جذامی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو وہ
فرمان دیا جو رسول اللہ نے اون کے اور اون کی قوم کے
لیے لکہا تہا جبکہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے
تہے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ حرام
کیجیے ہمپر حلال کو اور نہ حلال کیجیے ہمارے واسطے حرام
کو تو آپنے فرمایا کہ میں قتل شدہ لوگوں کا کیا کروں کہا
ابو یزید بن عمر نے رہا کر دیجیے ہمارے زندہ قیدیوں کو۔
اور جو مقتول ہوگئے ہیں وہ میرے قدم کے نیچے ہیں
یعنے معاف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
سچ کہا پس بہیجا آپنے اون کے ساتہہ علی کو زید بن
حارثہ کیطرف حکم دیا اون کو کہ چہوڑدیں اون کے حرم

فقال صلے اللہ علیہ وسلم صدق فبعث معه
علیا رض الی زید بن حارثة یامره ان یخلی بینه
وبین حرمهم واموالهم فتوجه علی ولقی
زیدا بالفحلتین وهی بین المدینة وذی
المروة فابلغه امر رسول اللہ صلے اللہ علیه
وسلم فرد الی الناس کلما کان اخذ لهم۔
اقول۔ انی وجدت کتابا لرفاعة بن زید
الجذامی وساذکره فی الکتب فی حرف الراء
لعل هذا هو والتشبه فی اسمه۔ سراقة
ابن مالك یکنی اباسفیان۔ لما هاجر صلے
اللہ علیہ وسلم وتعقبه قریش ادرکه سراقة
فی الطریق فدعا صلے اللہ علیہ وسلم علیه
حتی ساخت رجلا فرسه فطلب منه الخلاص
علی ان لایدخل علیه ففعل وکتب له امانا
بسؤاله لذلك واسلم یوم الفتح۔ التخریج
اخرجه البخاری وغیره من ائمة الحدیث
والسیر کلهم فی قصة الهجرة واخرج ابن
الاثیر بسنده الی براء بن عازب۔ ورأیت
فی اکثر کتب الحدیث والسیر کلهم اوردوا
هذه القصة فی بیان الهجرة ولم یذکر
احد منهم لفظ الکتاب الا ان قالوا انه
کتب له امانا۔ سرباتك الهندی۔
زعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسل الیه
حذیفة واسامة وصهیبا وغیرهم یدعونه
الی الاسلام فاسلم وقبل کتاب النبی صلے
اللہ علیہ وسلم۔ التخریج۔ اخرجه ابو موسے
من طریق میسر بن احمد الاسفرائنی صاحب

اور واپس کردیں اون کے مال پس گئے حضرت علی اور ملے
زید سے فحلتین میں اور وہ مدینہ اور ذوالمرہ کے درمیان
میں ہے۔ پس پہونچایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم
پس جو کچھ اون کے مال لوٹے تھے وہ سب واپس کردئیے
کہتا ہوں کہ پائی ہے میننے ایک کتاب رفاعہ بن زید کے
نام سے اور ذکر کروں گا اوسکو حرف را ر رفاعہ بن زید کے
نام میں شاید کہ یہ نامہ وُسی ہو اور ان کے نام میں شبہ
ہو گیا ہو۔ سراقہ بن مالک جنکی کنیت ابوسفیان ہے۔ جبکہ
ہجرت کی رسول اللہ نے اور تعاقب کیا آپکا قریش نے
تو پالیا آپ کو سراقہ نے راہ میں پس بددعا کی آپنے یہانتک
کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے پس
چاہی سراقہ نے اس امر سے خلاصی اس شرط پر کہ آپسے
تعرض نہیں کریگا پس خلاصی دی اوسے اور لکھا فرمان
امن اوس کے خواہش کے موافق اور اسلام لائے فتح مکہ کے
دن تخریج کی ہے اسکی بخاری اور اون کے سوا سب
ائمہ حدیث اور ائمہ سیر نے ہجرت کے قصہ میں اور تخریج کی
ہے ابن اثیر نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے براء بن عازب تک
اور دیکھا میں نے اکثر کتب حدیث وسیر میں سبنے بیان
کیا ہے اس قصہ کو ہجرت کے ذکر میں اور نہیں ذکر کیا کسی نے
لفظ فرمان سوا اس کے کہ کہا کہ لکھا ان کے لیے فرمان
سرباتک ہندی ایسا بیان کرتا تھا کہ بھیجا اوسکی طرف
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حذیفہؓ اور اسامہؓ اور
صہیبؓ وغیرہ کو کہ وہ اوسکو دعوت اسلام کرتے
تھے۔ پس اسلام لایا اور قبول کیا فرمان رسالت کو۔
تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے میسر بن احمد
اسفرائنی۔ یحیی بن یحیی نیشاپوری کے شاگرد کے طریقہ
سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مکی بن احمد بروعی نے کہا

۳۸ سراقہ بن مالک

۳۹ سرباتک الہندی

يحيى بن يحيى النيسابوري قال حدثنا مكى
ابن احمد البروعى قال سمعت اسحٰق بن ابراهيم
الطوسى يقول وهو ابن سبع وتسعين سنة
قال رأيت سرباتك ملك الهند وذكر القصة
قاله الحافظ - سريع بن الحكم - قدم فى وفد تميم
فكتب له كتابا - التخريج - اخرجه ابن منده
وابو نعيم قاله ابن الاثير - سعير بن عداء
الفريعى ويقال البكائى - وفد فكتب له كتابا
وزاد ابن منده لفظ الكتاب - انى احضرتك
النزج - (اصابه) التخريج ذكره المدائنى فى
كتاب رسل النبى صلى الله عليه وسلم وروى
من طريق عبد الله بن يحيى قال رانى ابن
سعير بن عداء كتابا من محمد رسول الله -
الخ - ورواه الباوردى قاله الحافظ وقال ابن
الاثير اخرجه ابن منده وابو نعيم - سمعان
ابن عمرو الكلابى - بعث اليه كتابا مع عبد الله
ابن عوسجة فرقع به دلوه فقيل لهم بنو المرقع
ثم اسلم وقدم على رسول الله صلى الله عليه
وسلم - التخريج - ذكر ابو الحسن المدائنى
فى كتاب رسل النبى صلى الله عليه وسلم - قاله
الحافظ فى الاصابه - سبز الاراشى ووقع
عند ابن فتحون سيار بدل سبز لعله تصحيف -
اتاه عمرو بن حسان وقال له يا رسول الله
اقطع حليفى فقطع له وكتب فى عرجون -
التخريج - قال الحافظ رأيت هذا بخط الخطيب
وله ذكر فى حديث ابن شاهين وابن السكن
اخرجاه من طريق زيد بن ابراهيم بن عاصم

سُنا میں نے اسحٰق بن ابراہیم طوسی سے کہتے تھے وہ اور اُن کی عمر
۹۷ ستانوے برس کی تھی کہ دیکھا میں نے سرباتک بادشاہ ہند
کو - اور ذکر کیا قصہ - بیان کیا ہے اسکو حافظ نے
سریع بن حکم - آئے وفد تمیم کے ہمراہ پس لکھا اُن کے لیے
فرمان تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابن منده اور ابو نعیم نے
بیان کیا اسکو ابن اثیر نے سعیر بن عداء فریعی اور ان کو
بکائی بھی کہا جاتا ہے - حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اُن کے
لیے فرمان اور زائد کیئے ہیں ابن منده نے لفظ کتاب کی
کہ میں نے دیا تجھکو نزج - (اصابه) تخریج - ذکر کیا اسکو
مدائنی نے کتاب رسل النبی صلعم میں اور روایت کی ہے عبد اللہ
بن یحیٰی کے طریقہ سے کہا کہ دکھائی مجکو سعیر بن عداء کی بیٹو نے
ایک تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے تھی اور
روایت کیا اوسکو باوردی نے بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا
ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن منده اور ابو نعیم نے -
سمعان بن عمرو الکلابی بھیجا انکو فرمان عبد بن عوسجہ کے ہمراہ
پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں پس خطاب پڑ گیا
اون کا بنو مرقع پھر اسلام لائے اور رسول اللہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تخریج - ذکر کیا ابو حسن مدائنی نے کتاب رسل النبی
میں - بیان کیا اسکو حافظ نے اصابہ میں سبز الاراشی اور ابن
فتحون کے نزدیک سبز کیجگہ سیار ثابت ہوا ہے شاید غلطی
کتابت ہوئی ہے - آئے رسول اللہ کے پاس عمرو حسان
اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر دیجیے پس جاگیر
دی آپ نے اور لکھا فرمان عرجون کی لکڑی تختی پر تخریج
کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے یہ خطیب کے خط سے اور اس کا ذکر
ہے ابن شاہین اور ابن سکن کا حدیث میں تخریج کی ہے
دونوں نے زید بن ابراہیم بن عاصم بن مالک بن عمرو البلوی
کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے دادا نے

سریع بن الحکم
سعیر بن عداء الفریعی
سمعان ابن عمرو الکلابی
سبز الاراشی

ابن مالك بن عمرو البلوی قال حدثنی
جدی عن ابیه مالك قال عقلت رسول
الله صلى الله عليه وسلم واتاه عمرو بن حسان
بوادی لقری برجل من بنی اراش - الحدیث
(اصابه) **سنن الحج مع ابی بکرؓ - اخرجه**
البیهقی فی الدلائل عن عروة قال بعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بکر امیرا
علی لناس سنة تسع وكتب معه سنن الحج -
كذا ذكره فی السیرة المحمدیة - **ضمام بن زید**
الهمدانی - وقد فاسلم وكتب له كتابا وذلك
بعد مرجعه من تبوك - **التخریج** - قال
ابن الاثیر اخرجه الطبری وذكره ابو عمرو فی
نمط - (اسد الغابه) **علاء الحضرمی** -
استعمله علی بحرین فكتب له عهدا - **التخریج**
قال الحافظ فی ترجمة صحار بن العباس روی
ابن شاهین من طریق حسین بن محمد قال
حدثنا ابی قال حدثنا جیفر بن الحكم العبدی
عن صحار بن العباس ومرثد بن مالك فی نفر
من عبد قیس قالوا فذكر القصة مطولة
وفیه استعمل العلاء علی البحرین وكتب له -
وقال فی ترجمة عبد الله بن عوف العبدی
ذكره الطبری عن الواقدی ان النبی صلی الله
علیه وسلم كتب الی العلاء - وقال ابن الاثیر
فی ترجمة شبیب اخرجه ابو موسی وله ذكر
فی طبقات محمد بن سعد قال اخبرنا محمد بن
عمر قال حدثنی ابو بكر بن عبد الله بن ابی
سبرة عن محمد بن یوسف عن السائب بن

اپنے باپ مالک کی روایت سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آئے آپکے پاس عمرو بن حسان وادی
قرے میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ - الحدیث (اصابہ)
سنن حج ہمراہ ابو بکرؓ **تخریج** کی ہے اسکی بیہقی نے دلائل میں
عروہ سے روایت کرکے کہا کہ بھیجا رسول اللہ نے ابو بکرؓ صدیق
کو سنہ ۹ ہجری میں لوگوں پر امیر بنا کر اور لکھے آپکے ساتھ
سنن حج - اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو سیرۃ محمدیہ میں -
ضمام بن زید ہمدانی - حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے
اور لکھا ان کے لیے فرمان اور یہ آپکے تبوک سے واپسی
کے بعد کا قصہ ہے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج
کی ہے اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے نمط میں
علاء الحضرمی - عامل بنایا انکو بحرین پر پس لکھا اون کے
لیے عہد (ہدایت نامہ) **تخریج** - کہا حافظ نے صحار بن
عباس کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے
حسین بن محمد کے طریقہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے
میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جیفر بن حکم عبدی
نے صحار بن عباس اور مرثد بن مالک سے روایت کی کہ جنید
عبد قیس کے اشخاص کے جلسہ میں کہا انہوں نے پس ذکر
کیا قصہ طویل اور اوسمیں ہے کہ - عامل بنایا علاء کو بحرین
پر اور لکھا اون کے لیے فرمان - اور کہا عبد اللہ بن
عوف عبدی کے ترجمہ میں کہ - ذکر کیا اسکو طبری نے
بروایت واقدی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا فرمان علاء
کیطرف اور کہا ابن اثیر نے شبیب کے ترجمہ میں کہ
تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے - اس کا ذکر ہے طبقات
محمد بن سعد میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمرو نے
کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ
نے - محمد بن یوسف سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سائب بن

۲۴ سنن حج مع ابوبکرؓ
۲۵ ضمام بن زید ہمدانی
۲۶ علاء حضرمی

يزيد عن العلاء بن الحضرمي ان رسول الله صلے الله عليه وسلم بعثه - فذكر فيه - وكتب صلے الله عليه وسلم للعلاء كتابا فيه فرائض الصدقة في الابل والبقر والغنم والثمار والاموال يصدقهم على ذلك وامره ان ياخذ الصدقة من اغنيائهم فيردها على فقرائهم -

۲۴۷ عامر بن ہلال

عامر بن هلال يكنى ابا سيارة المتعي - كتب له النبي صلے الله عليه وسلم كتابا فهو عند بني عمه المتعيين - **التخريج** - اختلف في اسمه وبهذا الاسم سماه ابو احمد العسكري وقيل اسمه الحارث وهناك اخرجه ابن مندة و ابو عامر وههنا اخرجه ابو موسى وابو عمرو في الكنى اخرجه ابو نعيم وابن مندة وابن عبد البر قاله ابن الاثير -

۲۴۸ عامر بن الطفیل

عامر بن الطفيل ذكر ابن سعد في الطبقات في غزوة منذر ابن عمرو فقال ثم سرية منذر بن عمرو الى بير معونة في صفر على راس ستة وثلثين شهرا من مهاجر رسول الله صلے الله عليه وسلم قالوا وقدم عامر بن مالك بن جعفر ابو براء ملاعب الاسنة الكلابي عليه صلعم فاهدى له فلم يقبل منه وعرض عليه الاسلام فلم يسلم ولم يبعد وقال لو بعثت معي نفرا من اصحابك الى قومي لرجوت ان يجيبوا دعوتك فقال اني اخاف عليهم اهل نجد فقال انا لهم جار ان يعرض لهم احد فبعث صلے الله عليه وسلم معه سبعين رجلا من الانصار شببة يسمون القرآن وامر عليهم المنذر

زید سے وہ علاء بن الحضرمی سے کہ رسول اللہ صلعم نے بھیجا انکو پس ذکر کیا حدیث کو اور اوسمیں ہے کہ اور لکھا رسول اللہ صلعم نے علاء کے لیے ایک فرمان جسمیں زکوۃ کے فرائض کا بیان تہا اونٹوں اور بقر وغنم اور پھلوں اور مالوں کی زکوۃ کی بابت کہ صدقہ کرے اونکو اس طرح پر اور حکم دیا تہا اون کو کہ لیں زکوۃ غنیوں سے اور دیں فقراء کو - **عامر بن ہلال** جنکی کنیت ابو سیارۃ المتعی ہے - لکہا اونکو رسول اللہ نے فرمان پس وہ اون کے بنی عم متعیین کے پاس تہا - **تخریج** - اختلاف کیا گیا ہے اون کے نام میں اور اسی نام سے نامزد کیا ہے انکو ابو احمد عسکری نے اور کہا گیا ہے کہ اون کا نام حارث ہے - اور اس موقع پر تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو عامر نے اور اسی مقام پر تخریج کی ہے اسکی ابو موسی اور ابو عمرو نے اور کنیتوں میں تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے - بیان کیا ہے اسکو ابن اثیر نے - **عامر بن الطفیل** - ذکر کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں منذر بن عمرو کے غزوہ میں پس کہا کہ پھر ماہ صفر میں رسول اللہ کی ہجرت کے چھتیسویں مہینہ بعد منذر بن عمرو کا سریہ گیا بیر معونہ کیطرف کہا راویوں نے کہ آئے عامر بن مالک بن جعفر ابو براء ملاعب الاسنہ کلابی رسول اللہ کیخدمت میں - پس آپ کو ہدیہ دیا آپنے قبول نہیں کیا اور پیش کیا اونپر اسلام پس اسلام نہیں لایا اور نہ زائد دوری ظاہر کی اور کہا اگر آپ بھیجیں میرے ہمراہ میری قوم کیطرف اپنے اصحاب میں سے تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دعوت قبول کریں گے آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے اونکو ضرر پہونچانے کا اندیشہ ہے تو اوس نے کہا کہ میں اس بات کا ذمہ وار ہوں اگر اون سے کوئی تعرض کرے تو آپنے بھیجے اوس کے ہمراہ ستر انصاری جوان اور حافظ قرآن اور امیر بنایا امیر منذر بن عمرو ساعدی کو - پس جب وہ پہنچے بیر معونہ تک

ابن عمرو الساعدی فلما وصلوا بئر معونة وهو
ماء من میاه بنی سلیم وهو بین ارض بنی
عامر وبنی سلیم نزلوا علیها وعسکروا بها
وقدموا حرام بن ملحان بکتاب رسول
الله الی عامر بن الطفیل فوثب علی حرام
فقتله واستصرخ علیهم بنی عامر فابوا و
قالوا لا نخفر ذمة ابی براء فاستصرخ علیهم
قبائل من سلیم عصیة ورعلا وذکوان
فنفروا معه ورأسوه واستبطأ المسلمون
حراما فاقبلوا فی اثره فلقیهم القوم فاحاطوا بهم
فکاثروهم فتقاتلوا فقتل اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم وفیهم سلیم بن ملحان
والحکم بن کیسان فی سبعین رجلا قالوا
اللهم انا لا نجد من یبلغ رسولک السلام
غیرک فاقرأه منا السلام فاخبره جبرئیل
بذلک فقال وعلیهم السلام وبقی المنذر
ابن عمرو فقالوا ان شئت آمناک فابی واتی
مصرع حرام فقاتلهم حتی قتل فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اعنق لیموت یعنی انه
تقدم علی الموت وکان معهم عمرو بن امیة
الضمری فقتلوا جمیعا غیره فقال عامر بن
الطفیل قد کان علی امی نسمة فانت حر علیها
وجز ناصیته۔ عبد الله بن قدامة یکنی
ابا محمد۔ قال ابن الاثیر۔ اخرجه
الثلاثة وابو عمر جعله من عامر وجعله
ابن منده وابو نعیم سلمیا وسمی ابن
منده ابو قمامة بدل قدامة ونذکره

جو ایک کنواں ہے بنی سلیم کے کوؤں میں سے اور وہ ارض بنی
عامر اور بنی سلیم کے درمیان ہے تو اوترے وہاں اور وہیں قیام کر لیا
اور آگے بھیجا حرام بن ملحان کو رسول اللہ کا فرمان لیکر عامر بن طفیل
کیطرف پس جھپٹا وہ حرام پر اور مار ڈالا اوسے۔ اور برانگیختہ
کیا اوپر بنی عامر کو اونہوں نے انکار کیا اور کہا کہ نہ توڑا جاوے گا
ذمہ ابو براء کا پس برانگیختہ کیا اوپر قبائل سلیم عصیہ رعل اور
ذکوان کو تو وہ اوس کے ساتھ ہو گئے اور اوسکو سردار بنا لیا۔
اور جب حرام کی واپسی میں دیر ہوئی تو سب مسلمان اوس کے
پیچھے گئے تو وہ لوگ اون سے ملے اور انکو گھیر لیا پس لڑے اور
قتل کیئے گئے اصحاب رسول اللہ صلعم اور ان میں سلیم بن ملحان
اور حکم بن کیسان تھے مع ستر آدمیوں کے۔ کہا صحابہ نے کہ
اے اللہ تیرے سوا ہم کسیکو نہیں پاتے جو ہمارا اسلام تیرے رسول
کو پہونچا دے پس تو ہی اونتک ہمارا اسلام پہنچ۔ پس خبر دی
حضرت جبرئیل نے اس کی بابتہ رسول اللہ کو آپنے فرمایا و
علیہم السلام۔ اور باقی رہ گیا منذر بن عمرو ان سے کہا کہ اگر
تو چاہے تو ہم تجھے امن دیدیں تو انکار کیا اور حرام کی مقتول
ہونے کی جگہ پر پہونچکر لڑے یہاں تک کہ قتل کیئے گئے تو
فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ خود موت کے موںہہ میں گیا اور
تھے اونہی کے ہمراہ عمرو بن امیۃ ضمری پس مار ڈالے گئے
سب اون کے اور کہا اون سے عامر بن طفیل نے کہ میری
ماں پر غلام ہیں تو آزاد ہے اوس کی جانب سے اور ان کی
پیشانی کے بال کاٹ لیئے۔
عبد اللہ بن قدامہ جنکی کینت ابا محمد ہے۔ کہا ابن اثیر
نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلاثہ یعنے ابو نعیم بن مندہ
اور ابن عبد البر نے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اسکو بنی
عامر میں سے اور ابن مندہ اور ابی نعیم نے انکو سلمی کہا ہے اور نام
بتایا ہے انکا ابن مندہ نے ابو قمامہ بوقدامہ کے عوض اور ہم ذکر

الآن فی موضعه فهما واحد والله اعلم۔
عبد الله بن قدامة السلمی۔ اخرجه ابن
مندة وتقدم تفصيله فی عبد الله بن
قدامة۔ عبد بن عمرو۔ اختلف فی
اسمه فهو الاصح عبد الرحمن كتب له
كتابا بماثة الذی اسلم عليه۔ التخريج۔
رواه ابن سعد ذكره صاحب سيرة الشامية
عريب بن عبد كلال۔ كتب ليه والی اخيه
حارث وكان اليهما امر حمير۔ التخريج۔ ذكر
ابن الاثير قاله ابن الكلبی۔ عدی بن
شراحيل من بنی عامر۔ وفد اليه صلی الله عليه
وسلم باسلامه واسلام اهل بيته وسأله
الامان من مخافة خافها فكتب له رسول الله
صلی الله عليه وسلم۔ التخريج۔ قال الحافظ
روی ابن شاهين من طريق ابراهيم بن يوسف
عن زياد قال حدثنی بعض اصحابنا عن سماك
ابن حرب قال كان رجل من بنی عامر يقال له
عدای فمر بالنبی صلی الله عليه وسلم الحديث
وفی اسناده من لا يعرف وقال بن الاثير
اخرجه ابو موسی۔ العداء بن خالد بن
هوذة۔ اخرج محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة العداء قال خبرنا المنهال بن بحر
ابو سلمة القشيری قال حدثنا عبد المجيد
ابن ابی يزيد قال لما كان زمن يزيد بن
المهلب خرجت انا وحجر بن ابی النصر الی مكة
فمررنا بماء يقال له الزجيج فقالوا لنا هاهنا
رجل قد رأی رسول الله صلی الله عليه وسلم

ذکر عبداللہ بن قدامہ ۔ عبد بن عمرو

عریب بن عبد کلال ۔ عدی بن شراحیل

العداء بن خالد بن ھوذۃ

کرین گے ہم ابو قدامہ کو اوسکے موضع پر پس وہ دونو ایک ہیں اللہ اعلم
عبداللہ بن قدامہ سلمی۔ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ نے
اور گذر گئی اسکی تفصیل عبداللہ بن قدامہ کے نام میں
عبد بن عمرو اختلاف ہے اِن کے نام میں پس وہ اصح
عبدالرحمن ہیں اور لکھا ان کے لیے فرمان اوس پانی (مراد نہر
وغیرہ) کی بابتہ جسپر اسلام لائے تخریج۔ روایت کیا اسکو
ابن سعد نے۔ بیان کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے۔
عریب بن عبد کلال۔ فرمان لکھا اونکو اور اون کے
بھائی حارث کو جو دونو حاکم تھے حمیر کے۔ تخریج۔ ذکر کیا ابن
اثیر نے کہ بیان کیا ہے اسکو ابن کلبی نے عدی بن شراحیل
قبیلہ بنی عامر سے ہیں۔ اپنی اور اپنی اہل بیت کے اسلام کی
خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے اور خوف کیوجہ سے آپ سے امن چاہی
پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان۔ تخریج۔ کہا
حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابراہیم
بن یوسف کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد سے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے بعض اصحاب نے یہ روایت سماک
بن حرب کہا کہ تھا ایک شخص بنی عامر کا جسکو عدی کہتے تھے
پس گیا وہ رسول اللہ کے پاس۔ الحدیث اور اسکی سند میں
ایک غیر معروف شخص ہے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی
ہے اس کی ابو موسے نے عداء بن خالد بن ہوذہ۔ محمد بن
سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں تخریج کی ہے کہ
خبر دی ہم کو منہال بن بحر ابو سلمہ قشیری نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبدالمجید بن ابی یزید نے کہا کہ یزید
بن مہلب کے زمانہ میں اور حجر بن ابی النصر مکہ کو جاتے تھے
پس ہم ایک چشمہ پر پہونچے جس کا نام زجیج تھا ہم سے لوگوں
نے کہا کہ یہاں ایک آدمی رہتا ہے جس نے رسول اللہ کو
دیکھا ہے پس پہونچے ہم ایک بوڑھے آدمی کے پاس

فاتينا الشيخ كبيرا قلنا ارايت رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال نعم وكتب لى بهذا
الماء قال فاخرج لنا جلدة فيها كتاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم قلنا ما اسمك قال
العداء بن خالد - عمير بن اقصى الاسلمي
روى انه قدم عمير فى عصابة من اسلمة
فقالوا قد آمنا بالله و رسوله واتبعنا منهاجك
فاجعل لنا عندك منزلة تعرف العرب فضيلتنا
فانا اخوة الانصار ولك علينا الوفاء والنصر
فى الشدة والرخاء فقال صلى الله عليه وسلم اسلم
سالمها الله وغفار غفرها الله وكتب كتابا لاسلم
ومن اسلم من قبائل العرب لمن سكن السيف
والسهل - فيذكر فيه الصدقة والفرائض
فى المواشى وكتب الصحيفة ثابت بن قيس
ابن شماس وشهد ابو عبيدة بن الجراح وعمر
ابن الخطاب - التخريج - ذكر هذه القصة
فى السيرة الشامية برواية ابن سعد و
قال ابن الاثير اخرجه ابو موسى وقال تركنا
ذكره لان رواته نقلوه بالفاظ غريبة و
بدلوها وصحفوها - عبد الرحمن
ابن عوف - بعثه صلى الله عليه وسلم الى
دومة الجندل فدعاهم ثلثة ايام فيوم
الثالث اسلم الاصبغ بن عمرو الكلبى فكتب
عبد الرحمن الى النبى صلى الله عليه وسلم
يخبره بذلك فكتب اليه - ان تزوج ابنة
الاصبغ - التخريج - اخرجه الدارقطنى
فى الافراد من طريق محمد بن الحسن صاحب

اور پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اونہوں نے
کہا کہ ہاں اور لکھا آپنے میرے واسطے یہ چشمہ۔ کہا عبدالمجید نے
پس نکالا ہمارے لیے ایک چمڑہ کا ٹکڑا جس میں فرمان تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا عدا
بن خالد عمیر بن اقصے سلمی۔ روایت ہے کہ آئے عمیر سلمہ کی
ایک گروہ کے ہمراہ پس کہا کہ ایمان لاتے ہم اللہ اور اوس کے
رسول پر اور اختیار کیا ہم نے آپ کا طریقہ پس آپکے پاس ہمارا
مرتبہ بڑہ جائے تاکہ عرب ہمارے فضیلت معلوم کریں پس ہم
بہائی ہیں انصار کے اور ضرور ہے آپکو ہماری مدد سختی اور آرام
میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ قبیلہ اسلم سلامت رکہے اوسکو
اللہ اور قبیلہ غفار بخشے اوسکو اللہ اور لکہا ایک فرمان قبیلہ
اسلم کے لیے اور جو اسلام لائے قبائل عرب میں سے جو رہتے
ہیں سیف و سہل میں پس ذکر کیا اوسمیں صدقہ اور جانوروں کی
زکوۃ کا اور لکہا صحیفہ ثابت بن قیس بن شماس نے اور گواہی
دی ابو عبیدہ بن الجراح اور عمر بن الخطاب نے تخریج
ذکر کیا اس قصہ کو سیرۃ شامی میں ابن سعد کی روایت سے
اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اور
کہا کہ چھوڑ دیا ہم نے اس قصہ کا ذکر کیونکہ اوس کے راویوں
نے بیان کیا ہے اوسکو غریب الفاظ سے اور تصحیف کر دی
ہے اوسمیں اور بدل دیا ہے اوسکو عبدالرحمن بن عوف
بہیجا اون کو رسول اللہ نے دومۃ الجندل کیطرف۔ پس
دعوت اسلام کی اونکو تین دن پس تیسرے روز اسلام
لائے اصبغ بن عمرو کلبی پس لکہا عبدالرحمن نے نامہ رسول اللہ
کی خدمت میں خبر دیتے تہے آپ کو اس امر کی جواب لکھا
رسول اللہ نے۔ شادی کرلے اصبغ کی بیٹی سے
تخریج - تخریج کی ہے اس کی دارقطنی نے افراد میں
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ کے طریقہ سے

۴۶ عمیر بن اقصی الاسلمی

۴۷ عبدالرحمن بن عوف

ابی حنیفة رح عن سعید بن مسلم بن فاتك
عن عطأ عن ابن عمرؓ قال دعا النبی صلی الله
علیه وسلم - الحدیث قال الحافظ و قال قرأت
بتمامه علی احمد بن الحسن الزینی ان محمد بن
احمد بن خالد الفارقی (البارقی) اخبرهم
قال اخبرنا ابراهیم بن محمد بن مناقب قال
اخبرنا ابو الیمن الکندی قال اخبرنا ابو منصور
القرار قال اخبرنا ابو الحسین بن البعوق قال
اخبرنا ابو سعید الاسماعیلی بانتقاء الدارقطنی
قال حدثنا محمد بن الحسن الخباز قال حدثنا
عمرو بن تمیم قال حدثنا ابو سلیمان موسی
ابن سلیمان موسی بن سلیمان الجوزجانی
قال حدثنا محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفة رح
فذکره مطولا - قال الدارقطنی فی الافراد
تفرد به محمد بن الحسن عن سعید لم یروه
عنه غیر ابی سلیمان قلتُ روایة الواقدی
له عن سعید ترد علی هذا الاطلاق - ذکره
الحافظ فی ترجمة الاصبغ بن عمرو - عبد الله
ابن الحارث ابو ظبیان الاعرج الغامدی -
کان اسمه عبد شمس فاسلم وغیر النبی
صلی الله علیه وسلم اسمه عبد الله وکتب له
کتابا - التخریج - قال ابن الاثیر والحافظ
انه اخرجه ابن الکلبی - عبد رضی
الخولانی یکنی ابا مکنف - وفد وکتب له کتابا -
التخریج - قال الحافظ فی الاصابة اخرجه
ابن منده - عبد العزیز بن سیف بن
ذی یزن الحمیری - ذکره ابن منده فقال

وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسلم بن فاتک سے وہ عطا سے وہ ابن
عمر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ نے - الحدیث بیان کیا اس کو
حافظ نے اور کہا کہ پڑھا میں نے اسکو تمامہ احمد بن حسن زینی کے
سامنے کہ محمد بن احمد خالد فارقی (بارقی) نے خبر دی اون کو
کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مناقب نے کہا کہ خبر دی
ہمکو ابو الیمن کندی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور قرار نے
کہا کہ خبر دی ہم کو ابو الحسین بن بعوق نے کہا کہ خبر دی ہمکو
ابو سعید اسماعیلی نے - کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن حسن خباز نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو
بن تمیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان موسے
بن سلیمان جوزجانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ نے پس ذکر کیا مطولاً
کہا دارقطنی نے افراد میں کہ منفرد ہوتے ہیں اوس کے
ساتھ محمد بن حسن بروایت سعید اور نہیں روایت کی
اون سے سوا ابی سلیمان کے کہتا ہوں میں روایت واقدی
کی سعید سے رد کرتی ہے اس اطلاق کو - ذکر کیا
اسکو حافظ نے اصبغ بن عمرو کے ترجمہ میں -
عبد اللہ بن حارث ابو ظبیان اعرج غامدی - ان کا نام
عبد شمس تھا پس اسلام لائے اور بدلا رسول اللہ نے
اون کا نام عبد اللہ اور لکھا اون کے لیئے فرمان
تخریج - کہا ابن اثیر نے اور حافظ نے کہ تخریج کی اسکی
ابن کلبی نے - عبد رضی الخولانی جنکی کنیت ابا مکنف
ہے حاضر خدمت ہوئے اور لکھا اون کے لیئے فرمان -
تخریج - کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی
ابن مندہ نے -
عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن حمیری - ذکر کیا ہے
اسکو ابن مندہ نے پس کہا کہ لکھا فرمان

١٠٨ عبد الله بن الحارث ابو ظبیان الغامدی
١٠٩ عبد رضی الخولانی ١١٠ عبد العزیز بن سیف

کتب صلے اللہ علیہ وسلم الیہ قال ابو موسے
فی الذیل تکر علیہ ابو نعیم وقال ان الذی
کتب لیہ ھو اخوہ ذرعہ - اوردہ الحافظ -
عمرو بن الخفاجی وعمرو بن المحجوب -
صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکتب لہ
کتابا - التخریج - قال الرشاطی صحب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ واورد ذلک
الطبری وقال لسیف ان الرسول الیہ
بذلک کان زیاد بن حنظلۃ ذکرہ ابن
حجر فی الاصابۃ - عیینۃ بن حصن - سأل
فامرلہ بما سئل وامر معویۃ فکتب لہ بما سئل
التخریج - اخرجہ ابوداؤد فی باب من
روی نصف صاع من قمح عن سہل بن
الحنظلیۃ - عبد اللہ بن جحش - بعث
عبد اللہ بن جحش وکتب لہ کتابا وامرہ ان
لا یقرأہ حتی یبلغ مکان کذا وقال لا تکرھن
احدا من اخوانک علی المسیر معک فلما
قرأہ استرجع وقال سمعا وطاعۃ لرسول
اللہ فخبرھم الخبر وقرأ علیھم الکتاب فرجع
رجلان ومضی بقیتھم فلقوا ابن الحضرمی
وقتلوہ ولم یدروا ان ذلک الیوم من رجب
او جمادی فقال المشرکون للمومنین قتلتم
فی الشھر الحرام فانزل اللہ ویسئلونک عن
الشھر الحرام الآیہ - التخریج - اخرج ھذہ
القصۃ ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم
والطبرانی والبیہقی فی سننہ بسند صحیح
عن جندب بن عبد اللہ - کذا فی السیرۃ

اونکو رسول اللہ نے اور کہا ابو موسے نے ذیل میں
انکار کیا ہے اس کا ابو نعیم نے اور کہا کہ جسکی طرف فرمان لکھا
ہے رسول اللہ نے وہ ان کے بہائی ذرعہ ہیں - بیان کیا
اسکو حافظ نے عمرو بن خفاجی اور عمرو بن محجوب صحبت
پائی ہے رسول اللہ کی اور لکھا ان کے لیے فرمان تخریج
کہا رشاطی نے صحبت پائی تہی صلے اللہ علیہ وسلم کی الخ
اور بیان کیا ہے اسکو طبری نے اور کہا سیف نے کہ قاصد
اون کیطرف اس کے زیاد بن حنظلہ تہے ذکر کیا اسکو
ابن حجر نے اصابہ میں عیینہ بن حصن - آپ سے کچھ مانگا
پس حکم دیا اوس چیز کے لیے جس کا سوال کیا تہا اور حکم دیا
معویہ کو پس لکہا اون کی شئے مسؤلہ کی بابتہ تخریج تخریج
کی ہے اس کی ابوداؤد نے باب من روی نصف
صاع من قمح میں بروایت سہل بن خنظلیہ عبد اللہ
بن جحش بہیجا عبد اللہ بن جحش کو اور لکھا اون کے لیے فرمان اور
اور حکم دیا اون کو کہ نہ پڑہیں اوسکو یہاں تک کہ فلاں جگہ پہونچ
جاویں اور کہا کہ مت مجبور کرو کسیکو اپنے بہائیوں میں سے اپنے ہمراہ جانے
پر پس جب اوسکو پڑہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور کہا حکم
ہو رسول اللہ کا پس خبر دی اونکو اوس کے مضمون کے اور
پڑہا اونپر فرمان پس لوٹے دو شخص اور گئے باقی کے پس ملے ابن
حضرمی سے اور مار ڈالا اوسے اور نہیں جانتے تہے کہ یہ دن رجب کا
ہے یا جمادی کا پس کہا مشرکین نے مسلمانوں سے کہ قتل کیا انہوں
نے شہر حرام میں پس اتاری اللہ نے یہ آیت کہ یسئلونک
عن الشھر الحرام الآیہ تخریج - تخریج کی ہے اس
قصہ کی ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی
اور بیہقی نے اپنی سنن میں صحیح سند سے بروایت
جندب بن عبد اللہ - اسی طرح سیرۃ محمدیہ میں ہے

۱۱۔ عمرو بن الخفاجی
۱۲۔ عیینۃ بن حصن
۱۳۔ عبد اللہ بن جحش

المحمدیة واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی خارجة
ابن عبد الله عن داؤد بن الحصین عن نافع
ابن جبیر قال بعث رسول الله صلی الله
علیه وسلم عبد الله بن جحش فی رجب
علی راس سبعة عشر شهرا سریة الی
نخلة وخرج معه نفر من المهاجرین لیس
فیهم انصاری وامره علیهم وکتب له کتابا
وقال اذا سرت یومین فانشره فانظر فیه
ثم امض لامری الذی امرتك به - عون
ابن فلان - روی ان طلحة خرج فی عهد
النبی صلی الله علیه وسلم فنزل بسمیراء
ودعی الناس الی امره وارسل الی النبی صلی
الله علیه وسلم یوادعه فارسل رسول
الله حزار بن الازور فقدم علی سنان بن
ابی سنان وعلی قضاعة ثم اتی بنی ورقاء
من بنی صیداء بکتاب النبی صلی الله علیه
وسلم الی عون بن فلان فاجابه - التخریج
اخرجه ابن عساکر عن سیف بسنده عن
عثمان بن قطبة عن نفر من اسد توهم احدهم
ان طلحة خرج - ذکره صاحب السیرة المحمدیة
غالب بن عبد الله اللیثی - ذکره ابن
سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا فقال
اخبرنا عبد الله بن عمرو ابو معمر قال حدثنا
عبد الوارث بن سعید قال حدثنا محمد
ابن اسحق عن یعقوب بن عتبة عن مسلم
ابن عبد الله الجهنی عن جندب بن مکیث

عون بن فلان

غالب بن عبد الله اللیثی

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں کہا کہ خبر
دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے خارجہ بن
عبد اللہ نے بروایت داؤد بن حصین وہ روایت کرتے ہیں
نافع بن جبیر سے کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن
جحش کو ہجرت کے سترویں مہینہ کے شروع رجب کے
مہینہ میں ایک لشکر لیکر نخلہ کیطرف اور گئے اون کے ہمراہ
مہاجرین جنمیں انصاری کوئی نہیں تھا اور لکھا آپ نے
اون کے لیے ایک فرمان - اور فرمایا کہ جب دو روز
چل چکو تب اسے کھولنا اور دیکھنا اور جس امر کا میں نے
حکم دیا ہے وہ کرنا - عون بن فلان - روایت ہے کہ
طلحہ نے خروج کیا رسول اللہ کے عہد میں پس اترا سمیرا
میں اور بلایا لوگوں کو اپنے دین کیطرف اور بھیجا آدمی
رسول اللہ کیطرف عہد چاہتا تھا آپ سے - پس بھیجا رسول
اللہ نے حزار بن ازور کو پس گئے وہ سنان بن ابی سنان
اور قبیلہ قضاعہ کے پاس پھر آئے بنی ورقاء کے پاس
جو بنی صیدا میں سے ہیں رسول اللہ کا فرمان لیکر بنام
عون بن فلاں پس قبول کیا اوس نے فرمان رسول اللہ کو
تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے بروایت سیف
اپنی سند سے بروایت عثمان بن قطبہ جو روایت کرتے ہیں
قبیلہ اسد کے آدمیوں سے بیان کیا اونمیں سے ایک نے کہ طلحہ
نے خروج کیا - ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے -
غالب بن عبد اللہ لیثی - ذکر کیا ہے اسکو ابن سعد نے
طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو عبد اللہ
بن عمرو ابو معمر نے کہا کہ ---- حدیث بیان کی ہم سے
عبد الوارث بن سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن
اسحق نے یعقوب بن عتبہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن عبد اللہ
جہنی سے وہ جندب بن مکیث جہنی سے کہا کہ بھیجا

الجهني قال بعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم غالب بن عبد الله الليثي في سرية
فكتب فيهم وامرهم ان يشنوا الغارة
على بني الملوح بالكديد وهم من بني ليث
فذكر القصة مطولا- فيروز الديلمي-
روى عنه ان اول ردة كانت في الاسلام
كانت باليمن على عهده صلى الله عليه وسلم
على يدي ذو الحمار عبهلة بن كعب وهو
الاسود خرج بعد حجة الوداع فجاءتنا
كتاب النبي صلى الله عليه وسلم يامرنا فيها
ببعث الرجال لمجادلته- التخريج- اخرجه
ابن عساكر والسيف عن الضحاك بن فيروز
الديلمي عن ابيه ان اول ردة الحديث كذا
في السيرة المحمدية- قيس بن كعب النخعي-
وفد على النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا
التخريج- قال ابن عابس حدثني ابي عن
زرارة عن قيس بن عمرو انه وفد فاسلم فكتب
له كتابا ذكره ابو موسى فيما فات ابن مندة
ونسبه ابن حبيب عن ابن الكلبي- قال ابن
الاثير في الاسد في ترجمة الارقم النخعي- قتادة
ابن الاعور التميمي صحب النبي صلى الله عليه
وسلم وكتب له كتابا بالشبكة وهو موضع
بالدهناء- التخريج- قال ابن الاثير ذكره
البغوي في الوحدان وقال قال محمد بن سعد
صحب النبي صلى الله عليه وسلم- واخرجه
ابو موسى وهكذا ذكره محمد بن سعد في
الطبقات في ترجمة قتادة- قيس بن سلمة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ایک
لشکر کے ہمراہ پس لکھا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا
اونکو کہ لوٹ مار کریں بنی ملوح پر کدید میں اور وہ بنی لیث
میں سے ہیں ـــ پس ذکر کیا پورا قصہ مطول- فیروز
دیلمی- روایت ہے فیروز سے کہ اول ارتداد جو اسلام میں
ہوا- رسول اللہ کے زمانہ میں یمن میں تھا ذو الحمار عبہلہ بن کعب کے
ہاتھوں اور وہ اسود ہے خروج کیا بعد حج وداع کے
پس آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ کا جس میں حکم
دیتے تھے آپ ہمکو لشکر بھیجنے کا اوسکی لڑائی کے لیے تخریج
تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور سیف نے بروایت ضحاک بن
فیروز جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اول ارتداد
الحدیث اسیطرح ہے سیرۃ محمدیہ میں- قیس بن کعب
نخعی- حاضر ہوئے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اون کے لیے
فرمان تخریج- کہا ابن عابس نے کہ حدیث بیان کی
مجھسے میرے باپ نے بروایت زرارہ وہ روایت کرتے ہیں
قیس بن عمرو سے کہ وہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور لکھا
اون کے لیے فرمان ذکر کیا ابو موسی نے اون لوگوں میں
جو رہ گئے تھے ابن مندہ سے اور روایت کیا ابن حبیب نے
ابن کلبی سے ـــ بیان کیا اسکو ابن اثیر نے اسد الغابہ
ترجمہ ارقم نخعی میں قتادہ بن اعور تمیمی صحبت پائی رسول
اللہ کی اور لکھا آپ نے اون کے لیے فرمان شبکہ کی بابت
جو ایک موضع ہے دہنا میں تخریج- کہا ابن اثیر نے
کہ ذکر کیا اسکو بغوی نے وحدان میں اور کہا کہ کہا محمد بن
سعد نے کہ صحبت پائی رسول اللہ کی ـــ اور تخریج کی ہی
اسکی ابو موسی نے- اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو
محمد بن سعد نے طبقات میں قتادہ کے ترجمہ میں
قیس بن سلمہ

۱۵۱ فیروز الدیلمی
۱۵۲ قیس بن کعب النخعی
۱۵۳ قتادۃ بن الاعور التمیمی
۱۵۴ قیس بن سلمۃ بن شراحیل

ابن شراحيل - وفد سلمة بن يزيد واخوه
لامه قيس بن سلمة بن شراحيل فاسلما
واستعمل النبي صلى الله عليه وسلم قيسا على
بني مروان وكتب له كتابا - **التخريج** - قال
الحافظ في الاصابة اخرج هذه القصة المرزباني
وذكره صاحب السيرة الشامية في وفود
الجعفي برواية ابن سعد - **قيس بن نمط**
قيل ان قيس بن نمط لما وفد على النبي صلى
الله عليه وسلم وصفه بانه فارس مطاع
فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم **التخريج**
قال الحافظ ذكره الرشاطي والهمداني في
الاكليل - **قيس بن يزيد** - روي انه قال
وفدت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت
وبايعت وكتب لي كتابا واعطاني عصا -
فجاء الى قومه ودعاهم الى الاسلام فاجتمعوا
اليه الجبل يقال له سلمان - (اصابه)
التخريج - قال الحافظ ذكره المستملي في
طبقات اهل بلخ واورد من طريق العباس
ابن زنباع عن ابيه عن ابيه ضحاك عن
ابيه عن جده فاتك بن قيس عن ابيه
قيس بن يزيد انه قال وفدت - الحديث
قيس بن حصين المازني - لما وفد قيس
على النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا
الى قومه - **التخريج** - قال الحافظ اخرج ابن
شاهين من طريق المدائني عن ابي معشر
عن يزيد بن رومان وسلمة بن علقمة عن
خالد الحذاء عن ابي قلابة وعن ابي ريحانة

بن شراحیل - حاضر ہوئے سلمہ بن یزید اور ان کے بھائی ماں کی
جانب سے قیس بن سلمہ بن شراحیل پس اسلام لائے دونو
اور عامل بنایا رسول اللہ نے قیس کو بنی مروان پر اور لکھا
اون کے لیے فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے اصابہ میں
کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی مرزبانی نے اور ذکر کیا
ہے اسکو صاحب سیرۃ شامی نے وفود جعفی میں بروایت
ابن سعد - **قیس بن نمط** - کہا گیا ہے کہ قیس بن
نمط جبکہ حاضر خدمت ہوتے تو تعریف کی آپنے اونکی
ان لفظوں میں کہ انہ فارس مطاع یعنی وہ شہسوار ہیں جس کی
اطاعت کیجاتی ہے - پس لکھا رسول اللہ نے اون کیطرف
فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو رشاطی نے
اور ہمدانی نے اکلیل میں **قیس بن یزید** - روایت
کی گئی ہے کہا قیس نے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ
کی خدمت میں پس اسلام لایا اور لکھا آپنے میرے
لیے فرمان اور عنایت کیا مجھکو ایک عصا (چوب دستی)
پھر آئے وہ اپنی قوم کیطرف اور بلایا انکو اسلام کیجانب
پس جمع ہوئے وہ سب ان کے پاس ایک پہاڑ پر جس کا نام
سلمان تھا (اصابہ) **تخریج** کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو
مستملی نے طبقات اہل بلخ میں اور بیان کیا عباس بن زنباع
کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ ضحاک سے
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا فاتک بن قیس سے وہ اپنے باپ قیس
بن یزید سے کہ اونہوں نے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث -
قیس بن حصین المازنی جب حاضر ہوئے قیس رسول اللہ کیخدمت میں
تو لکھا آپنے اون کے لیے فرمان اونکی قوم کیجانب **تخریج**
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ
سے روایت کرتے ہیں یزید بن رومان اور سلمہ بن علقمہ وہ روایت
کرتے ہیں خالد الحذاء سے وہ ابی قلابہ اور ابی ریحانہ وغیرہ سے

۹۹ قیس بن نمط

۱۰۰ قیس بن یزید

۱۰۱ قیس بن حصین المازنی

وغیرہم قالوا۔ وقالہ ابن الکلبی ایضاً۔
کبیس بن ہوذۃ السدوسی۔ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبایعہ فکتب لہ کتاباً۔
التخریج۔ قال الحافظ اخرجہ ابن شاہین وابن مندۃ من طریق سیف بن عمر عن عبداللہ بن شبرمۃ عن ایاد بن لقیط بن کبیس بن ہوذۃ احد بنی الحارث بن سدوس انہ۔ الحدیث وقال ابن مندۃ غریب من حدیث ابن شبرمۃ لم یثبت الا من ہذا الوجہ وقال الحافظ وجدتہ فی نسخۃ من معجم ابن شاہین قدیمۃ بنون بدل الموحدۃ وقال ابن الاثیر اخرجہ ابن مندۃ وابو نعیم وابن عبدالبر۔ ماعز بن مالک الاسلمی۔ کتب لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتاباً باسلام قومہ وہو الذی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعترف بالزنا فرجم۔
التخریج۔ قال ابن الاثیر اخرجہ ابن عبدالبر۔
مسعود بن وائل ویقال ابن مسروق۔ قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم وحسن اسلامہ قال یا رسول اللہ انی احب ان تبعث الی قومی رجلا یدعوہم الی الاسلام عسی اللہ ان یہدیہم بک فقال لمعویۃ اکتب قال یا رسول اللہ کیف اکتب لہ قال اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ التخریج اخرجہ ابو نعیم واخرج ابن مندۃ من عتبۃ بن ابی عتبۃ عن سلیمان بن عمرو عن الضحاک بن النعمان بن سعد ان

اُنہوں نے بیان کیا ہے اس کو کلبی نے بھی۔
کبیس بن ہوذہ سدوسی۔ آئے رسول اللہ کے پاس اور بیعت کی اونسے پس لکھا ان کے لیے فرمان۔ تخریج کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین اور ابن مندہ نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن شبرمہ سے وہ ایاد بن لقیط بن کبیس بن ہوذہ سے جو بنی حارث میں سے ہیں الحدیث اور کہا ابن مندہ نے غریب ہے بوجہ حدیث ابن شبرمہ کے۔ نہیں ثابت ہے مگر اسی طریقہ سے۔ اور کہا حافظ نے کہ پایا میں نے اس کو معجم ابن شاہین کے قدیم نسخہ میں نون کے ساتھ بعوض بار موحدہ۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عبدالبر نے۔
ماعز بن مالک اسلمی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اون کے قوم کے اسلام کی بابتہ۔ اور وہ وہی ماعز ہیں۔ جنہوں نے رسول اللہ کے پاس حاضر ہوکر زنا کا اقرار کیا پس رجم کیا آپ نے اون کو۔
تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عبدالبر نے
مسعود بن وائل اور ان کو ابن مسروق کہا جاتا ہے۔ آئے رسول اللہ کے پاس پس اسلام لائے اور اچھا ہو گیا اون کا اسلام کہا اے رسول اللہ میں اچھا جانتا ہوں کہ کسی کو آپ میری قوم کی جانب بھیجے جو انکو دعوت اسلام کرے شاید اللہ اون کو آپکی وجہ سے ہدایت دے پس فرمایا معویہؓ سے کہ لکھو پوچھا کہ کس طرح لکھوں یا رسول اللہ فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تخریج تخریج کی ہے اس کی ابونعیم نے اور تخریج کی ہے ابن مندہ نے عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے وہ ضحاک بن نعمان بن سعد سے

مسعود بن وائل فذكر الحديث (الاصابه و
اسد الغابه) مسلم بن حارث التميمي
ويقال حارث بن مسلم التميمي - كتب له
كتابا بالوصاة الى من يعرفه من ولاة الامر
التخريج وقد اختلف في اسمه - قال البخاري
وابو حاتم وابو ذرعة الرازي ان له صحبة
وزاد البخاري هو والد الحارث وصحح البخاري
والترمذي وغير واحد ان اسم الصحابي
مسلم واسم التابعي ولده الحارث و
الاختلاف فيه على الوليد بن مسلم فقال
جماعة عنه عن عبد الرحمن بن حسان عن
الحارث بن مسلم عن ابيه وقال هشام
ابن عمار وغيره عنه عن عبد الرحمن عن
مسلم بن الحارث والراجح الاول لان محمد
ابن شعيب بن سابور رواه عن عبد الرحمن
كذلك وكذا قال صدقة بن خالد عن
عبد الرحمن في حديث آخر اخرجه البخاري
في التاريخ عن الحكم بن موسى عن صدقة
ونقطة عن الحارث بن مسلم التميمي عن
ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب
الحديث - هكذا قال الحافظ في الاصابه
واما عند ابن الاثير فهذا هو الحارث فقال
في ترجمة الحارث ويقال مسلم بن الحارث
والاول اصح يكنى ابا مسلم روى حديثه
هشام بن عمار عن الوليد بن مسلم عن
عبد الرحمن بن حسان الكناني عن مسلم
ابن الحارث بن مسلم التميمي ان اباه حدثه

کہ مسعود بن وائل آئے الحدیث (اصابہ و اسد الغابہ)
مسلم بن حارث تمیمی اور کہا گیا ہے کہ حارث بن مسلم
تمیمی. لکھا اون کے لیے فرمان جس میں وصیت کی تھی اون
کے لیے اون حاکموں کو جو اون کو پہچانتے تھے۔
تخریج اور ان کے نام کے اختلاف کا بیان. بخاری
ابو حاتم اور ابو زرعہ نے کہا کہ اون کی صحبت رسول اللہ
کے ساتھ ثابت ہے اور زائد کیا بخاری نے کہ وہ والد
ہیں حارث کے اور تصحیح کی ہے بخاری اور ترمذی اور بہت
سے اہل حدیث نے کہ صحابی کا نام مسلم ہے اور تابعی
کا نام جو اون کے بیٹے ہیں حارث ہے اور اختلاف اس
میں ولید بن مسلم پر ہے جو راوی ہیں پس کہا ایک جماعت
نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان سے وہ حارث بن مسلم سے وہ اپنے باپ سے اور کہا
ہشام بن عمار وغیرہ نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں
عبد الرحمن سے وہ مسلم بن حارث سے - اور راجح قول اول ہے
کیونکہ محمد بن شعیب بن سابور نے روایت کی ہے اونسے
بروایت عبد الرحمن اسیطرح - اور اسی طرح کہا ہے صدقہ بن خالد
نے بروایت عبد الرحمن دوسری حدیث میں تخریج کی ہے بخاری
نے تاریخ میں بروایت حکم بن موسیٰ وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
اور نقطہ سے وہ حارث بن تمیمی سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ
نے لکھا الحدیث۔ اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں لیکن ابن
اثیر کے نزدیک پس انکا نام حارث ہے پس کہا کہ اور کہا
جاتا ہے مسلم بن حارث کے اور اول اصح ہے ان کی کنیت
ابو مسلم ہے روایت کیا ان کی حدیث کو ہشام بن عمار نے
بروایت ولید بن مسلم وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان کنانی سے وہ مسلم بن حارث بن مسلم
تمیمی سے کہ اون کے باپ نے حدیث بیان کی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلهم - فذکر الحدیث وفیہ - قال لی صلی اللہ علیہ وسلم ساکتب لک کتابا واوصی بک من یکون بعدی من ائمۃ المسلمین ففعل وختم علیہ ودفع الیّ - **مشمرج بن خالد** - وفد علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد عبد القیس فاقطعہ صلی اللہ علیہ وسلم رکی ماء بالبادیۃ وکتب لہ بہا کتابا - **التخریج** - اخرج ابن السکن عن الحسین بن اسمعیل الفارسی عن حاتم بن عبد اللہ بن عبدۃ عن علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج قال حدثنی ابی عن ابیہ ایاس عن جدہ مشمرج قال قدمت علی رسول اللہ فی وفد عبد القیس الحدیث کذا ذکرہ الحافظ ابن حجر فی الاصابہ - **معویۃ بن ثور العامری البکائی** - کتب لہ صلی اللہ علیہ وسلم کتابا ووھب لہ من صدقۃ عامۃ معونۃ لہ - **التخریج** - قال الحافظ اخرج ھذہ القصۃ ابن مندۃ بسند صاعد بن العلاء بن بشر قال حدثنی ابی عن ابیہ عن بشر بن معویۃ عن ابیہ معویۃ الحدیث (اصابہ) واخرجہ البخاری فی تاریخہ والبغوی وابن مندۃ وابو نعیم عن بشر بن معویۃ بن ثور - فذکر الحدیث - کذا ذکرہ فی السیرۃ المحمدیۃ - **مسفع** - ذکرہ ابو عبید القاسم بن سلام وقال کتب صلی اللہ علیہ وسلم الیہ مع جریر بن عبد اللہ البجلی کذا قالہ الحافظ - **ملک بصری** - ذکرہ

اون سے کہ رسول اللہ نے بھیجا اون کو - پس ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں ہے کہ کہا مجھ سے رسول اللہ نے کہ لکھوں گا میں تیرے لیے ایک فرمان جس میں وصیت کروں گا تیری بابتہ اوس شخص کو جو ہوگا میرے بعد (خلیفہ) ائمہ مسلمین میں سے پس کیا یہ آپنے اور مہر کی اوسپر اور دیدیا وہ فرمان مجھے **مشمرج بن خالد** رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وفد عبد القیس کے ہمراہ پس جاگیر میں دیا رسول اللہ نے اونکو پانی کا کنواں جنگل میں اور لکھا اس کی بابتہ اونکو فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے ابن سکن نے حسین بن اسمٰعیل فارسی سے بروایت حاتم بن عبد اللہ بن عبدہ وہ روایت کرتے ہیں علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپنے اپنے باپ ایاس سے وہ اپنے دادا مشمرج سے کہا آیا میں رسول اللہ کے پاس وفد عبد القیس میں الحدیث - اسی طرح ذکر کیا ہی اوسکو حافظ ابن حجر نے اصابہ میں **معویہ بن ثور عامری بکائی** - لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے فرمان اور عنایت کیا اونکو بطور امداد کچھ صدقہ عامہ میں سے - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن مندہ نے صاعد بن علا بن بشر کے سند سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپنے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں بشر بن معویہ سے وہ اپنے باپ معویہ سے الحدیث (اصابہ) اور تخریج کی ہی بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بروایت بشر بن معویہ بن ثور پس ذکر کیا حدیث کو - اسیطرح ذکر کیا اس کو سیرۃ محمدیہ میں **مسفع** ذکر کیا ہے اوسکو ابو عبید قاسم بن سلام نے اور کہا کہ بھیجا اون کی طرف رسول اللہ نے فرمان ہمراہی جریر بن عبد اللہ البجلی - اسی طرح بیان کیا ہے اوسکو حافظ نے - **بادشاہ بصری** ذکر کیا ہے اوسکو

۲۷ مشمرج بن خالد

۲۸ معویہ بن ثور العامری البکائی

صاحب السیرة المحمدیة فی ذکر السرایا بغیر تخریج۔ قال رسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحارث بن العمیر الازدی بکتابہ الی ملک بصری (بصرہ) فلما نزل موتة قتلہ شرحبیل بن عمرو الغسانی ولم یقتل سواہ من رسلہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرجہ محمد بن سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا بسریة موتة وایضا فی ترجمة الحارث قال اخبرنا محمد بن عمر قال ثنی ربیعة بن عثمان عن عمر ابن الحکم قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحارث بن عمیر الازدی احد بنی لھب الی ملک بصری بکتاب فلما نزل موتة عرض لہ شرحبیل بن عمرو الغسانی فقتلہ ولم یقتل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول غیرہ۔ **نجاشی** ملک الحبشة۔ کتب الیہ ان یزوجہ ام حبیبة رض وایضاً۔ کتب الیہ ان یبعث الیہ صلی اللہ علیہ وسلم من بقی من اصحابہ عندہ۔ **التخریج** ذکرھما فی السیرة المحمدیة ولم یذکر سنداً ولا تخریجا۔ واخرجھا محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة عمرو بن امیة فقال اخبرنا عبید اللہ ابن نمیر قال حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابة فی حدیث رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر القصة وقال فیہ بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی النجاشی بکتابین فی احدھما ان یزوجہ ام حبیبة وفی الآخر یسألہ ان یحمل الیہ من بقی عندہ من اصحابہ فزوجہ

صاحب سیرۃ محمدیہ نے سرایا کے ذکر میں بغیر تخریج کے کہا کہ بھیجا رسول نے حارث بن عمیر ازدی کو اپنا فرمان لیکر ملک بصرے (بصرہ) کی جانب پس جب وہ پہونچے مقام موتہ میں تو مار ڈالا اون کو شرحبیل بن عمرو غسانی نے اور اون کے سوا کوئی اور رسول اللہ کے قاصدوں میں سے قتل نہیں کیے گئے۔ اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں سریۂ موتہ میں اور تخریج کیا ہے حارث کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ربیعہ بن عثمان سے بروایت عمر بن الحکم کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے حارث بن عمیر ازدی کو جو بنی لہب میں سے تھے ملک بصرے کی طرف فرمان لیکر پس جب اترے وہ موتہ میں تو ملے اونسے شرحبیل بن عمرو غسانی۔ اور مار ڈالا اون کو اور نہیں مارا گیا اون کے سوا رسول اللہ کا اور کوئی قاصد۔

نجاشی بادشاہ حبشہ لکھا اون کی طرف یہ کہ۔ نکاح کردیں آپ سے ام حبیبہ رض کا (بطور وکالت) اور بھی لکھا اون کی طرف کہ بھیجدیں رسول اللہ کے پاس آپ کے وہ اصحاب جو حبشہ میں باقی ہوں **تخریج** ذکر کیا دونو فرمانوں کو سیرت محمدیہ میں اور نہیں ذکر کی سند اور نہ تخریج اور تخریج کی ہے ان دونو فرمانوں کی محمد بن سعد نے طبقات میں عمرو بن امیہ کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے بروایت یحیی بن ابی کثیر وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ سے اوس حدیث میں جس کو روایت کیا ہے اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے پس ذکر کیا قصہ اور کہا اوسمیں بھیجا عمرو بن امیہ کو رسول اللہ نے نجاشی کیطرف دو فرمان لیکر ایک میں تہا کہ بیاہ دیں آپسے ام حبیبہ کو اور دوسرے میں آپنے خواہش کی تہی کہ حبشہ میں جو صحابہ باقی ہیں اونکو آپکے پاس

النجاشي ام حبيبة وحمل اليه اصحابه في سفينتين
وليد بن جابر بن ظالم الطائي البحتري -
وفد فكتب له كتابا - **التخريج** - ذكره الحافظ
وابن الاثير وقال اخرجه ابو عمرو - **وفود**
ثمالة - قدم عبد الله بن عيسى الثمالي و مسيلمة
ابن حزان الحراني على رسول الله صلى الله عليه
وسلم في رهط من قومهما فبايعا واسلما وبايعا
على قومهما وكتب لهم رسول الله كتابا بما فرض عليهم من
الصدقة في اموالهم - كتبه ثابت بن قيس
وشهد عليه عبادة ومحمد بن مسلمة - كذا
ذكره - في السيرة الشامية في بيان الوفود
وفود جرم - روى انه وفد رجلان منهم
يقال لاحدهما اسقع بن شريح بن حريم بن
عمرو بن رباح وللآخر هوذة بن عمرو بن
يزيد بن رباح فاسلما وكتب لهما رسول الله
كتابا - **اورده** في السيرة الشامية برواية
ابن سعد - **وفد تجيب** - قدم عليه وفد تجيب
وهم ثلثة عشر رجلا قد ساقوا معهم صدقات
اموالهم التي فرض الله عليهم فسر رسول الله
بهم واكرم منزلهم وقالوا يا رسول الله سقنا اليك
حق الله في اموالنا فقال صلى الله عليه وسلم
ردوها فاقسموها على فقرائكم قالوا يا رسول
الله ما قدمنا عليك الا بما فضل عن فقرائنا
فقال ابو بكر يا رسول الله ما وفد من العرب
بمثل ما وفد به هذا الحي من تجيب فقال رسول
الله ان الهدى بيد الله عز وجل فمن اراد به
خيرا شرح صدره للايمان وسألوا رسول الله

بھیجدیں پس بیاہ دیا نجاشی نے آپسے ام حبیبہ کو اور دو کشتیوں میں آپ
کے صحابہ کو آپ کی طرف روانہ کر دیا۔ **ولید** بن جابر بن ظالم طائی
بحتری۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اونکے لیے فرمان **تخریج**
ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا دونوں نے کہ تخریج کی
ہے اسکی ابو عمرو نے **وفود ثمالہ** آئے عبد اللہ بن عیسی الثمالی
اور مسیلمہ بن حزان الحرانی رسول اللہ کے پاس اپنی قوم کے
ایک گروہ کے ساتھ پس بیعت کی دونوں نے اور اسلام لائے
اور بیعت کی اپنی قوم کی جانب سے پس لکھا اونکو رسول اللہ
نے فرمان اون فرائض صدقات کے بارہ میں جو واجب تھا
اون کے مالوں میں۔ لکھا اسکو ثابت بن قیس نے اور گواہی دی
عبادہ اور محمد بن مسلمہ نے **اسیطرح ذکر کیا اسکو** سیرت شامی میں
وفود کے بیان میں **وفود جرم** روایت ہے کہ آئے دو آدمی
اون میں سے جن میں سے ایک کا نام تو اسقع بن شریح بن حریم
بن عمرو بن رباح تہا اور دوسرے کا ہوذہ بن عمرو بن یزید بن
رباح تہا پس وہ دو تو اسلام لائے اور لکھا اون دونو کے لئے
رسول اللہ نے فرمان **بیان کیا اسکو** سیرت شامی میں بروایت
ابن سعد **وفد تجیب** آئے رسول اللہ کے پاس وفد تجیب
اور وہ ۱۳ آدمی تھے جو اپنے ساتھ اپنے مالوں کی زکوۃ مفروضہ
لیکر آئے تھے۔ پس خوش ہوئے اونسے رسول اللہ اور اکرام
کیا اونکا کہا اونھوں نے یا رسول اللہ ہمارے مالوں میں جو اللہ
کا حق تہا ہم وہ لیکر آپکی خدمت میں آئے ہیں آپنے فرمایا کہ
اس کو لیجاؤ اور اپنے فقراء پر تقسیم کر دو جواب دیا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کے پاس وہی مال لائے ہیں جو ہمارے فقراء سے
بچگیا ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ یا رسول اللہ کوئی قبیلہ عرب
کا اسطرح نہیں آیا جسطرح یہ قبیلہ تجیب آیا تو فرمایا رسول اللہ نے کہ
ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے کھول
دیتا ہے اوسکا سینہ اسلام کے لیے اور سوال کیا رسول اللہ سے

بعدہ ولید بن جابر بن ظالم البحتری
بعدہ وفود ثمالہ
بعدہ وفود جرم
بعدہ وفد تجیب

اشیاء فکتب لھم بھا وجعلوا یسألونہ عن
القرآن والسنن فازداد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم بھم رغبۃ وامر بلالا ان یحسن
ضیافتھم فاقاموا ایاما ولم یطیلوا اللبث
فقیل لھم ما یعجلکم فقالوا نرجع الی من ورائنا
فنخبرھم برؤیتنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
وکلامنا ایاہ وما رد علینا ثم جاؤا الی رسول
اللہ یودعونہ فارسل الیھم بلالا فاجازھم
بارفع ما کان یجیز بہ الوفود قال ھل بقی منکم
احد قالوا نعم غلام خلفناہ علی رحالنا وھو
احدثنا سنا قال ارسلوہ الینا فلما رجعوا الی رحالھم
قالوا للغلام انطلق الی رسول اللہ فاقض حاجتک
منہ وانا قد قضینا حاجاتنا منہ وودعناہ فاقبل
الغلام حتی اتی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ
انی امرؤ من بنی ابذی یقول من الرھط الذی
اتوک انفا فقضیت حوائجھم فاقض حاجتی یا رسول
اللہ قال وما حاجتک قال ان حاجتی لیست کحاجۃ
اصحابی وان کانوا قدموا راغبین فی الاسلام و
ساقوا ما ساقوا من صدقاتھم وانی واللہ ما اعملنی
من بلادی الا ان تسأل اللہ عز وجل ان یغفر لی
ویرحمنی وان یجعل غنای فی قلبی فقال رسول
اللہ واقبل الی الغلام اللھم اغفر لہ وارحمہ
واجعل غناہ فی قلبہ ثم امر لہ بمثل ما امر بہ
لرجل من اصحابہ۔ فانطلقوا راجعین الی
اھلیھم ثم وافوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بمنی سنۃ عشر فقالوا نحن بنو ابذی فقال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما فعل الغلام

اونہوں نے چند چیزوں کا پس لکھدیا اونکی بابتہ فرمان
اور سوال کرتے تھے وہ قرآن اور سنن کا پس رسول اللہ
کی رغبت اونکی جانب زائد ہوئی اور حکم دیا بلال کو کہ اونکی
دعوت اچھی طرح کریں پس رہے وہ چند دن اور زائد دن ٹھہرنے
کا ارادہ نہیں کیا پس کہا گیا اونسے کہ تمھیں کا ہے کی جلدی
ہے تو جواب دیا کہ اپنے باقی ماندہ لوگوں کے پاس جاکر اونکو
خبر دینگے کہ ہم نے رسول اللہ کو دیکھا اور آپسے کلام کیا اور
خبر دینگے اونکو آپکے عطیہ کی پھر آئے رسول اللہ کی خدمت
میں رخصت ہونے کے لیے پس بھیجا اونکی طرف بلال کو پس انعام
دیا اونکو اوس سے زائد جسقدر کہ دیا کرتے تھے آپ وفود کو فرمایا کہ
کیا باقی ہے تم میں سے کوئی کہا ہاں ایک لڑکا ہے جسکو ہم
اپنے سامان میں چھوڑ دیا تھا وہ ہم میں سب سے چھوٹا ہے فرمایا
کہ اُسے ہماری طرف بھیجدو پس جب وہ لوٹے اپنی جا قیام
کی طرف تو کہا اوس لڑکے سے کہ جا رسول اللہ کے پاس اور
اونسے اپنی حاجت پوری کر کیونکہ ہم اپنی حاجتیں پوری کر آئے
اور آپسے رخصت ہو آئے پس چلا وہ لڑکا یہانتک کہ رسول اللہ کے
پاس پہونچا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں بنی ابذی میں سے ایک شخص مراد اوس
وہ گروہ تھے ابھی آئے تھے آپکے پاس پس پوری کیں اونھوں نے اپنی
اپنی حاجتیں آپسے پس اب پوری کیجیے آپ میری حاجت یا رسول اللہ
فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہے کہا کہ میری حاجت مثل ساتھیوں جیسی
نہیں ہے اگرچہ وہ اسلام میں راغب ہوکر اور اپنے صدقات اموال زکوۃ لیکر حاضر خدمت
ہوئے ہیں اور قسم اللہ کی نہیں برانگیختہ کیا مجھے اپنے شہر سے سفر کرنے پر مگر
سوال کیجیے آپ اللہ عز وجل سے کہ بخشدے مجھے اور رحم کرے مجھپر اور میرے قلب میں غنا دے
پس فرمایا رسول اللہ نے اور آپ متوجہ تھے لڑکے کیطرف کہ اللھم اغفر لہ الٰہی بخشدے اوسکو
اور رحم کر اوسپر اوسکے قلب میں غنی کر دے پھر حکم دیا اوسکیلیے بھی اوسی عطیہ کا جو اوس کے
ساتھیوں کو دیا تھا پس وہ سب چلے گئے اپنے اہل کیجانب پھر ملے وہ رسول اللہ سے منی میں
سنہ دس میں کہا انھوں نے کہ ہم بنی ابذی ہیں تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا

الذی اتانی معکم قالوا یا رسول اللہ ما رأینا
مثلہ قط وما حدثنا با قنع منہ بما رزقہ اللہ
لو ان الناس تقسموا الدنیا ما نظر نحوھا
ولا التفت الیھا فقال رسول اللہ الحمد للہ انی
لارجوا ان یموت جمیعا فقال رجل منھم
اولیس یموت الرجل جمیعا یا رسول اللہ
فقال رسول اللہ تشعب اھواءہ وھمومہ
فی اودیۃ الدنیا فلعل اجلہ ان یدرکہ
فی بعض تلک الاودیۃ فلا یبالی اللہ عز وجل
فی ایھا ھلک قالوا فعاش ذلک الغلام فینا
علی افضل حال وازھدہ فی الدنیا واقنعہ
بما رزق - فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ورجع من رجع من اھل الیمن عن الاسلام
قام فی قومہ فذکرھم اللہ والاسلام فلم یرجع
منھم احد وجعل ابو بکر الصدیق یذکرہ
ویسأل عنہ حتی بلغہ حالہ وما قام بہ فکتب
الی زیاد بن لبید یوصیہ بہ خیرا - ذکرہ
فی السیرۃ الشامیۃ عن ابی الحویرث وکذا
بلفظہ ذکر فی زاد المعاد - **وفد الرھاویین**
روی انہ قدم خمسۃ عشر رجلا من الرھاویین
وھم حی من مذحج علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فنزلوا دار رملۃ بنت الحارث فاتاھم
رسول اللہ فتحدث عنھم طویلا واھدوا
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھدایا منہ
الفرس یقال لہ المراوح فاسلموا وتعلموا
القرآن والفرائض واجازھم کما کان یجیز
الوفد ثم رجعوا الی بلادھم ثم قدم منھم

حال ہے اوس لڑکے کا جو تمہارے ہمراہ آیا تہا کہا یا رسول اللہ ہم
نے اوس جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ اوس جیسا قانع نظر سے
گذرا اگر تقسیم کریں لوگ دنیا کو تو نہیں دیکھے اوسکی طرف اور نہ متوجہ
ہو فرمایا رسول اللہ نے الحمد للہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ مرے گا
جمیعت خاطر اور اطمینان قلب کے ساتہہ پس کہا ایک شخص نے
اونمیں سے کیا نہیں مرتا ہے ہر شخص باطمینان خاطر یا رسول اللہ
فرمایا رسول اللہ نے کہ اوسکی افکار اور خواہشیں شاخ در شاخ
رہتی ہیں دنیا میں پس شاید کہ موت پالے اوسکو ان میں سے
کسی شاخ میں پس نہیں پروا کرتا اللہ کہ وہ کس وادی میں ہلاک
ہوجائے کہا اونہوں نے پس زندہ رہا وہ لڑکا ہم میں قانع
اوس پر جو اللہ نے اُسے دیا تہا اور زاہد اور بہترین حال پر
پس جب وفات پائی رسول اللہ نے اور اہل یمن میں سے
لوگ مرتد ہوگئے تو کہڑا ہوا وہ لڑکا اپنی قوم میں پس یاد دلایا
اونکو اسلام پس نہیں مرتد ہوا اون میں سے کوئی اور ابوبکر
صدیق ذکر کرتے تھے اوسکا اور پوچہتے تھے اوسکا حال
یہانتک کہ آپ کو معلوم ہوا اوسکا حال اور اوسکا وعظ کے
لئے کہڑا ہونا پس لکھا آپ نے زیاد بن لبید کو جس میں وصیت کرتے
تھے آپ اوسکے لیے بہلائی کی ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں روایت
ابو حویرث اور اسیطرح ان ہی لفظوں سے ذکر کیا اوسکو زاد المعاد
میں. **وفد الرہاوین**۔ روایت ہے کہ آئے رسول اللہ کے پاس پندرہ
آدمی رہاوین میں سے اور وہ ایک قبیلہ ہے مذحج کا پس اُترے
وہ رملہ بنت حارث کے گہر میں پس آئے اون کے پاس
رسول اللہ اور بہت دیر اونسے بات چیت کی ہدیہ دیں
اونہوں نے رسول اللہ کو چند چیزیں اونمیں سے ایک گہوڑا
تہا جسکا نام مراوح تہا پس اسلام لائے وہ اور سیکہا قرآن اور فرائض
اور انعام دیا آپ نے انکو جیسا کہ دیا کرتے تھے وفود کو پہر لوٹے وہ اپنے
شہروں کو پہر آئے اونمیں سے چند آدمی پس

وفد الرہاویین

نفر فحجوا مع رسول اللہ من المدینۃ و اقاموا
حتی توفی رسول اللہ صلعم فاوصی بجاد مائۃ
وسق بخیبر فی الکثیبۃ جاریۃ علیھم وکتب لھم
کتابا فباعوا ذلک فی زمن معویۃ - اوردہ
صاحب السیرۃ الشامیۃ بروایۃ ابن سعد
فی وفادات العرب عن ابی طلحۃ التیمی یھودی
من اھل یثرب - عن یوسف بن عبد اللہ بن
سلام قال ان رجلا من اھل الشام نزل بیھودی
من اھل یثرب فانزلہ واکرمہ فقال الشامی انی
لا ادری ما اجازیک بما صنعت الی الآن الا انی
اکرمک بحدیث احدثکہ فاحفظہ منی انہ
خارج بارض العرب نبی فان ادرکتہ فاتبعہ فان
انت لم تفعل فلیکن بینک و بینہ عھد قال فلما
خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم جاء الیھودی
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فقال انک
رسول اللہ فقال لہ رسول اللہ فاتبعنا فقال
الیھودی لا ادع دینی و لکن لی الف نخلۃ فلک منھا
مائۃ وسق اودیہ کل عام الیک و انا آمن علی
اھلی و مالی فاکتب لی بذلک فکتب لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و سلم - اوردہ - فی الکنز
العمال و قال اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ -
الی یھودی اسمہ فنحاص - عن عکرمۃ ان
النبی صلی اللہ علیہ و سلم بعث ابابکر الی فنحاص
الیھودی یستمدہ وکتب الیہ - وقال لابی بکر
لا تفتت علی بشئ حتی ترجع الی فلما قرأ فنحاص
الکتاب قال قد احتاج ربکم قال ابو بکر فھممت
ان افدہ بالسیف ثم ذکرت قولہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۹ یھودی من اھل یثرب

۳۰ یھودی اسمہ فنحاص

حج کیا رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے اور رہے یہانتک
کہ وفات پائی رسول اللہ نے پس وصیت کی آپنے اونکے
لیے سو وسق کٹی ہوئی کھجوروں کے لیے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں
ہمیشہ کے لیے جاری اون کے واسطے اور لکھا اونکو اس بابتہ فرمان
پس بیچدیا اونہوں نے اس کو معویہؓ کے زمانہ میں بیانکیا اسکو
صاحب سیرۃ شامی نے بروایت ابن سعد وفادات عرب کے بیان
میں ابی طلحہ تیمی سے روایت کر کے یہودی اہل مدینہ میں سے - روایت
ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہا ایک شامی مسافر اترا ایک
مدینہ کے یہودی کے پاس پس اوس نے مہمانی کی اور اوسکا اکرام
کیا پس کہا شامی نے کہ میں نہیں جانتا کہ جو تو نے میرے ساتھ
کیا ہے اسکا تجھے کیا بدلہ دوں مگر یہ میں تجھے ایک بڑی بات بتاتا
ہوں پس یاد رکھ تو اوسکو کہ پیدا ہوگا ارض عرب میں ایک نبی
پس اگر پاوے تو اوسکا عہد تو اطاعت کرنا اوسکی پس اگر تو اوسکی
پیروی نکرے تو چاہیے کہ اوسکے اور تیرے درمیان عہد ہوجاوے پس
جب مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ یہودی آیا رسول اللہ
کے پاس اور کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپنے فرمایا کہ میری
اطاعت کر کہا یہودی نے کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا لیکن میرے
ملک ہزار درخت خرما ہیں پس اونمیں سے آپکو ہر سال سو وسق دیا
کرونگا اور میں (اوسکا عوض) امن میں ہوجاؤں اپنے مال اور
اہل پر پس لکھیے میری بابتہ فرمان پس لکھا رسول اللہ نے اوسکے
لیے بیانکیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن
عساکر نے اپنی تاریخ میں فرمان ایک یہودی کی طرف جسکا نام
فنحاص تہا - عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بہیجا ابوبکر صدیقؓ کو فنحاص یہودی کیطرف امداد چاہتے تھے
آپ اوس سے اور لکھا اوسکے نام ایک فرمان اور فرمایا ابوبکر سے کہ اپنی
خوشی کوئی کام نکرنا یہانتک کہ لوٹے تو میری طرف پس جب پڑھا فنحاص نے
فرمان مبارک تو کہا کہ محتاج ہوگیا تمہارا رب ابوبکرؓ نے پس ارادہ کیا کہ تلوار سے گردن کاٹ ڈالوں

لاتفتت علیّ بشئ ثم نزلت - لقد سمع الله قول الذین قالوا ان الله فقیر ونحن اغنیاء - الآیہ - اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجہ ابن جریر فی التفسیر وابن المنذر ورواہ ایضًا ابن جریر عن السدّی نحوہ - **قولہ لاتفتت** - یقال افتات فلان علی فلان اذا انفرد برایہ فی التصرف والمراد ان لایفعل برایہ شیئًا - **قولہ ان افدّہ بالسیف** - فدّ ای قطع وشقّ -

میں اوسکو تلوار سے پہر ڈالوں تو آیا مجھے رسول اللہ کا فرمانا کہ کوئی بات اپنی خوشی نکرنا - پہر اتری یہ آیت - البتہ سنا اللہ نے اون لوگوں کا قول جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں - الآیۃ

تخریج - بیان کیا ہے کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن جریر نے تفسیر میں اور ابن منذر نے اور روایت کیا ہے اسکو ابن جریر نے سدی سے بہی اسیطرح - **قولہ لاتفتت** - بولا جاتا ہے افتات فلان علیٰ فلان جبکہ منفرد ہوجاے اپنی راے کیساتہ تصرف کرنیمیں اور مراد یہ ہے کہ اپنی راے سے کچہ کام مت کر - **قولہ ان افدہ بالسیف** - فد یعنی شق کردیا اور کاٹ دیا
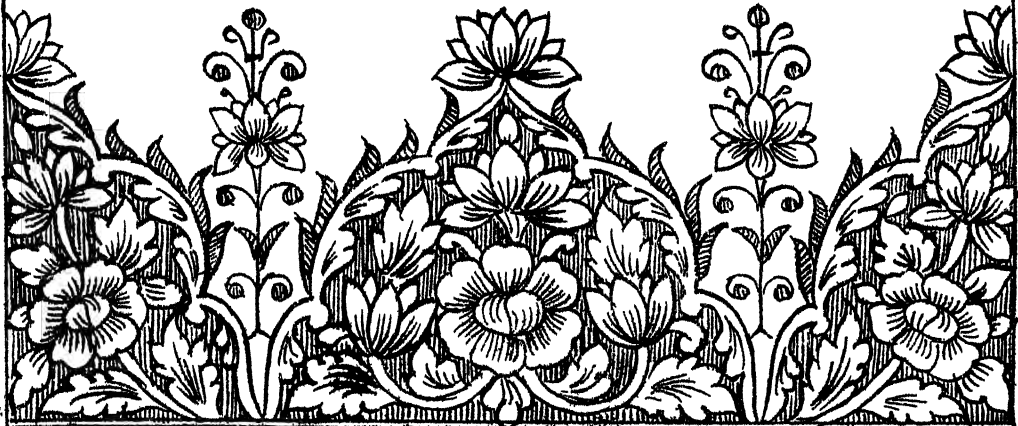
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند ابي بكر رضي الله عنه

بسم الله الرحمن الرحيم - هذه فريضة الصدقة التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتي امر الله بها رسوله - فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعط - في اربعة وعشرين من الابل فما دونها من الغنم في كل خمس شاة - فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلثين ففيها بنت مخاض انثى - فان لم تكن بنت مخاض فابن لبون ذكر - فاذا بلغت ستا وثلثين الى خمس واربعين ففيها بنت لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل - فاذا بلغت احدى وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة - فاذا بلغت - ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون - فاذا بلغت احدى وتسعين

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ (احکام) فرائض زکوۃ کے ہیں جنکو مقرر کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور وہ جن کا حکم کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو پس جو شخص مسلمانوں سے اوسکی موافق طلب کرے تو دینا چاہیئے اور جو اس سے زائد طلب کری (خواہ زیادتی عدد میں ہو یا عمر میں) تو نہ دینا چاہیے - چوبیس ۲۴ یا اوس سے کم اونٹوں کی زکوۃ بکری سے دیجائیگی اس طور سے کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری - اور جب پچیس ۲۵ ہو جاویں تو پینتیس تک بنت مخاض یعنی وہ بوتی (بچہ مادہ شتر) جو عمر کا اول سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہو جائے - اور اگر بنت مخاض نہو تو ابن لبون (وہ بوتہ جو تیسرے سال میں داخل ہو گیا) اور جب چھتیس ہو جاویں تو پینتالیس ۴۵ تک بنت لبون - اور چھیالیس سے ساٹھ تک حقہ طروقۃ الجمل یعنی وہ بوتی جو چوتھے سال میں داخل ہو جاوے اور حاملہ ہونے کی قابل ہو - اور جب اکسٹھ ہو جاویں تو پچہتر تک جذعہ یعنی وہ اونٹ جو عمر کے پانچویں سال میں داخل ہو جاوے - اور جب چھہتر ہو جائیں تو نوے تک دو بنت لبون - اور جب اکانوے ہو جاویں تو ایکسو بیس تک

الى عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الجمل - فان زادت عن عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة - ومن لم يكن معه الا اربع من الابل فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها - فاذا بلغت خمسا من الابل ففيها شاة - ومن بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما - ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين - ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الا بنة لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطي المصدق شاتين او عشرين درهما - ومن بلغت صدقته بنت لبون وعنده الحقة فانها تقبل منه الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت المخاض ويعطي معها عشرين درهما او شاتين - ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين - فان لم يكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون فانه يقبل منه وليس معه شيء - وفي صدقة الغنم

دو حقہ قابل حمل - اور اگر ایکسو بیس سے زائد ہوجائیں تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اونمیں زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بغرض ثواب بطور نفل) اور جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہوجائے تو اوس میں ایک بکری ہے اور جس کے پاس اسقدر اونٹ ہوں کہ اوسکو زکوۃ میں جذعہ دینا واجب ہوا اور اوس کے پاس جذعہ نہو بلکہ حقہ ہو تو حقہ اوس سے لیلیا جاوے اور لی جاویں اوس کے ہمراہ (کمی پوری کرنے کو) دو بکریاں اگر اوسکو آسانی سے مہیا ہوسکیں ورنہ بیس درہم - اور جسکو حقہ دینا واجب ہوا اور اوس کے پاس حقہ نہو بلکہ جذعہ ہو تو اوس سے جذعہ لیلیا جاوے اور دیدے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں (تاکہ زکوۃ میں غیر واجب زیادتی نہ لیلی جاوے) اور جس کے پاس اونٹوں کی اسقدر تعداد ہو کہ اوسکو حقہ دینا واجب ہوا اور اوس کے پاس بنت لبون ہی ہو تو وہ اوس سے لیلی جاوے اور دے وہ مصدق کو (علاوہ بنت لبون کے) دو بکریاں یا بیس درہم - اور جس کے ذمہ بنت لبون واجب ہوا اور اوس کے پاس حقہ ہو تو وہ اوس سے لیلیا جاوے اور مصدق اوسکو اپنے پاس سے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے - اور جسکو بنت لبون دینا ہوا اور اوس کے پاس بنت لبون نہو بلکہ بنت مخاض ہو تو لیلی جاوے اوس سے بنت مخاض لیکن دیوے وہ اوس کے ساتھ عامل زکوۃ کو بیس درہم یا دو بکریاں - اور جسکو بنت مخاض دینا ہوا اور اوس کے پاس وہ نہو بلکہ بنت لبون ہو تو اوس سے بنت لبون لیلی جاوے اور دے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں - اور اسیصورت میں اگر اوس کے پاس بنت مخاض بشرط مفروضہ نہیں ہے اور اوس کے پاس ابن لبون ہے تو وہ اوس سے لیلیا جائے برابری میں نہیں ہے اوس کے ساتھ کچھہ زیادتی - اور اون بکریوں میں جو چراگاہ میں چرتی ہیں چالیس سے ایکسو بیس تک

فی سائمتہا اذا بلغت اربعین الی عشرین ومائۃ شاۃ شاۃ - فاذا زادت علے عشرین ومائۃ الی مأتین شاتان فاذا زادت علے مأتین الی ثلثمائۃ ففیہا ثلث شیاہ - فاذا زادت علے ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ واحدۃ - فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ عن اربعین شاۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا - ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ ولا یوخذ فی الصدقۃ ھرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الا ان یشاء المصدق - وفی الرقۃ ربع العشر فان لم یکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا - اخرجہ البخاری بھذا اللفظ واتمہ فی عدۃ ابواب من الزکوۃ وغیرھا مقطعا وروا ہ ایضا ابن ماجۃ والنسائی وابو داؤد وامام احمد فی مسندہ باختلاف یسیر - وزاد ابو داؤد فی روایتہ - انہ کان علیہ خاتم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم -

زکوۃ کی ایک بکری ہے - اور جب ایکسو ۱۲۰ بیس سے زائد ہو جائیں تو دوسو تک دو بکریاں اور جب دوسو پر زائد ہو جاویں تو تین سو تک تین بکریاں - اور جب تین سو سے زائد ہو جاویں تو ہر سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری - اور اگر چرائی پر چرانے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اونمیں کچھہ زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بطور نفل بغرض ثواب) اور جمع نکیا جاوے زکوۃ لینے کے لیئے مال متفرق (تاکہ غیر نصاب پر زکوۃ لیلیں) اور نہ متفرق کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال مجتمع (تاکہ زکوۃ کم آوے) صدقہ کے خوف سے - اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو زکوۃ دونو پر برابر تقسیم کرنا چاہیئے اور نہ لیا جاوے زکوۃ میں بہت بوڑھا جانور اور نہ عیب دار اور نہ بوک (خواہ مینڈھا ہو یا بکرا) مگر کہ خود عامل زکوۃ چاہے (بوجہ کسی مصلحت کے) اور زکوۃ دراہم میں چالیسواں حصّہ ہے پس اگر درہم ایک سو ۹۰ نوے ہوں (مثلاً) تو نہیں ہے زکوۃ اوس میں مگر خود مالک مال خوشی سے دے (یعنی اگر دوسو سے کچھہ بھی کم ہو تو زکوۃ نہیں ہے حتی کہ ایک سو ننانوے بھی) تخریج کی ہے اسکی بخاری نے ان لفظوں کیساتھہ اور تمام کیا ہی پوری تحریر کو زکوۃ اور غیر زکوۃ کے چند بابوں میں علیحدہ علیحدہ ٹکڑے کرکے اور روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابو داؤد نے بھی اور امام احمد نے اپنی مسند میں الفاظ کے تھوڑا اختلاف کے ساتھہ اور زائد کیا ہی ابو داؤد نے اپنی روایت میں کہ تھی اوس تحریر پر مہر رسول اللہ صلعم کی

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

بنت او ابن مخاض - بفتح المیم والخاء والضاد المعجمتین فصیل لناقۃ التی دخلت فی سنۃ الثانیۃ - بنت او ابن لبون - بفتح اللام وھو من الابل ما اتی علیہ سنتان ودخل فی الثالثۃ الحقۃ - بکسر الحاء المھملۃ وتشدید القاف

بنت یا ابن مخاض بفتح میم خا معجمہ ضاد معجمہ وہ اونٹ کا بچہ خواہ نر ہو یا مادہ جو عمر کا ایک سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہو جائے ابن لبون یا بنت لبون بفتح لام وہ اونٹ یا اونٹنی جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں شروع ہو حقہ بکسر حا مہملہ اور تشدید قاف -

وهو من الابل ما اتى عليه ثلث سنين ودخل
فى الرابعة- **طروقة الجمل**- بفتح الطاء
المهملة صفة حقة وهى ناقة دخلت فى سن
يركبها الفحل وتم لها ثلث سنين- **جذعة**
بالكسر وهى من الابل ما تم له اربع سنين-
سائمة وهى من الماشية ما يرسل فى مراعيها-
هرمة- بفتح الهاء وكسر الراء المهملة
وهى كبيرة السن التى سقطت اسنانها-
ذات عوار- قال فى مجمع البحار عور بالفتح
العيب وقد يضم وكذا فى العينى وفى القاموس
هو ذهاب حس احدى العينين- **التيس**-
بفتح التاء المثناة قال فى مجمع البحار اراد به
فحل الغنم يعنى اذا كان ماشيتها كلها او بعضها
اناثا لا يوخذ الذكر الا فيما ورد فيه السنة
التبيع من ثلثين بقرا وابن لبون مكان
بنت مخاض وقيل لا يوخذ التيس لان المالك
يقصد به الفحولة وقال العينى قوله ولا تيس
هو فحل الغنم وقيده ابن التين انه من المعز-
قوله لا يجمع بين متفرق الخ- بتقديم
الفوقية على الفاء وتشديد الراء وللحموى
والمستملى مفترق بتاخيرها ولا يفرق بين
مجتمع بكسر الميم الثانى كذا فى القسطلانى
قال العينى وغيره اختلف العلماء فى تاويل
هذا الحديث قال مالك فى الموطا تفسيره-
لا يجمع بين متفرق ان يكون ثلثة انفس لكل
واحد اربعون شاة واذا اظلهم المصدق
جمعوها ليؤد واشاة- ولا يفرق بين مجتمع

وہ اونٹ یا اونٹنی جو پوری تین سال کی ہوجاوے اور چوتھے سال
میں شروع ہو- **طروقة الجمل** بفتح طاء مہملہ- یہ ترکیب میں صفت
واقع ہوئی حقہ کی یعنی وہ ناقہ جو ایسی عمر کو پہونچ جاوے کہ حامل
ہونیکے قابل ہو اور پورے ہوجاویں اوسکی عمر کے تین سال **جذعہ** بکسر
جیم وہ اونٹنی جو پوری چار سال کی عمر والی ہو- **سائمہ** وہ چوپایہ جو
چراگاہ میں چرائی جاویں **ہرمہ**- بفتح ہاء ہوز- وکسر راء مہملہ- وہ
اونٹنی جو اس قدر بوڑھی ہوجاوے جس کے دانت بڑھاپے
کی وجہ سے گرجاویں **قولہ ذات عوار**- کہا مجمع البحار میں عور بفتح
عین مہملہ کے معنی عیب کے ہیں اور کبھی عین کا ضمہ ہوتا ہے اسیطرح
عینی میں ہے اور قاموس میں ہے کہ اوسکی معنی ہیں کہ جاتا رہنا ایک
آنکھ کی حس کا- **التیس** بفتح تاء فوقانیہ کہا مجمع البحار میں کہ مراد
اوس سے بھیڑ و بکا نر ہے یعنی جبکہ ہوں اوس کے سب جانور یا بعض
مادہ تو نہ لے اوس سے نر مگر کہ جس کے بارہ میں شرع سے حکم ہے جیسے کہ تیس
گائے بیل میں ایک تبیع یا ابن لبون بنت مخاض کے عیوض
اور کہا گیا ہے کہ نہ لے نر اسوجہ سے کہ مقصود مالک کا اوس سے بچے لینا ہوتا ہے
اور کہا عینی نے قولہ ولا تیس اور وہ بھیڑوں کا نر ہے اور مقید کیا ہے ابن
تین نے معز یعنی بکری کیساتھ (یعنی بوک) **قولہ لا یجمع بین متفرق الخ**
تاء فوقانیہ بیچ فاء ہے راء مہملہ مشدد اور حموی اور مستملی کی روایت میں ہے
مفترق جسمیں تاء فوقانیہ موخر ہے فاء سے- ولا یفرق بین مجتمع میم
ثانی کے کسرہ کے ساتھ- قسطلانی نے یونہی لکھا ہے عینی وغیرہ نے
کہا کہ علماء نے اختلاف کیا ہے- اس حدیث کی تاویل میں
امام مالک نے موطا میں اس حدیث کی تفسیر میں لکھا ہے- کہ لا یجمع
بین متفرق یعنی تین شخص ہوں کہ ہر ایک کے چالیس
چالیس بکریاں ہوں جب دیکھیں کہ عامل زکوۃ آنے کو ہے تو
سب کو یکجا کرلیں تاکہ اون کو ایک بکری دینا ہو- ولا یفرق
بین مجتمع کے یہ معنی ہیں کہ دو شریکوں کی مثلاً دو سو دو بکریاں
ہوں پس ان دو تو تین بکریاں زکوۃ کی واجب ہیں

ان يكون للخليطين مائتا شاة وشاتان
فيكون عليهما فيهما ثلث شياه فيفرقونها
حتى لا يكون على كل واحد الا شاة واحدة
فنهوا عن ذلك وهو قول الثوري والاوزاعي
وقال الشافعي وتفسيره ان يفرق الساعي
الاول ليأخذ من كل واحد شاة وفي الثاني
ليأخذ ثلثا - فالمعنى واحد لكن صرف الخطاب
الشافعي الى الساعي كما حكاه عنه الداؤدي
وصرفه مالك الى المالك وقال الخطابي عن
الشافعي انه صرفه اليهما - انتهى ملتقط كلام
العيني والقسطلاني - قال ابن همام اذا كان
النصاب بين شركاء وصحت الخلطة بينهم
باتحاد السرح والمرعى والمراح والفحل والمحلب
يجب الزكوة فيه عنده اي عند الشافعي لقوله
عليه السلام لا يجمع بين متفرق الحديث
وعندنا لا يجب والا لوجبت على كل واحد
فيما دون النصاب - لنا هذا الحديث ففي
وجوب الجمع بين الاملاك المتفرقة اذ المراد
الجمع والتفريق في الامكنة الا ترى ان النصاب
المتفرق في امكنة مع وحدة الملك يجب
فيه - فمعنى لا يفرق بين مجتمع انه لا يفرق
الساعي بين الثمانين مثلا او المائة وعشرين
ليجعلها نصابين او ثلثة ولا يجمع بين
متفرق انه لا يجمع مثلا بين الاربعين
المتفرقة بالملك بان يكون مشتركة ليجعلها
نصابا والحال انه لكل عشرون - انتهى قول ابن
الهمام - وقوله خشية الصدقة منصوب

پس زکوۃ کے وقت اون کو علیحدہ علیحدہ کرلیں تاکہ ہر ایک پر ایک ایک
بکری کی زکوۃ آئے۔ پس ان دونوں فعلوں سے منع کیے گئے
ہیں اور یہی قول ثوری اور اوزاعی کا ہے۔ امام شافعی نے اسکی
تفسیر میں کہا ہے کہ تفریق کردے عامل زکوۃ صورت اول میں
تاکہ لیلے ہر ایک سے ایک بکری - اور صورت ثانی میں تاکہ لیلے
تین بکریاں پس معنی بہرحال ایک ہیں لیکن (فرق آتا ہے)
کہ امام شافعی نے حدیث کے خطاب کو عامل زکوۃ کیطرف متوجہ
کیا ہے جیسے کہ داؤدی نے اون سے نقل کیا ہے اور امام مالک
نے مالک کیطرف متوجہ کیا ہے اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کی ہے
کہ خطاب دونوں کیطرف متوجہ ہے۔ ختم ہوا کلام عینی اور قسطلانی کا - ابن ہمام نے
کہا ہے کہ جب نصاب مشترک ہو شرکا میں - اور شرکت صحیح ہوا ہو میں
بایں طور کہ شریک ہوں وہ چراگاہ اور بسیرا اور نر سے بچے لینے میں اور
دودہ دوہنے میں تو واجب ہوگی زکوۃ اسی نصاب پر شافعی رح کے
نزدیک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لایجمع
بین متفرق الحدیث اور ہمارے نزدیک (یعنی حنفیہ) نہیں
واجب ہے ورنہ لازم آئیگا کہ ہر ایک شریک پر نصاب سے کم پر زکوۃ
آجائے۔ ہماری دلیل یہی حدیث ہے پس صورت وجوب میں
املاک متفرقہ کا جمع لازم آتا ہے اس لیے کہ مراد جمع اور تفریق
مکانی ہے۔ دیکھو کہ جو نصاب کہ منتشر مکانوں میں ہو وحدت
ملک کے ساتھ تو اوس میں زکوۃ واجب ہے۔ پس معنی لایفرق
بین مجتمع کے یہ ہیں کہ نہ تفریق کرے عامل زکوۃ اسی بکریوں
کے درمیان یا ایک سو بیس کے درمیان تاکہ بنالے اوس کے
دو نصاب یا تین - اور معنی لایجمع بین متفرق کے یہ ہیں کہ
مثلاً ان چالیس کو جو متفرق بالملک ہوں جمع نہ کرے جو شریک
ہوں درمیان شرکا کے تاکہ بنالے اون کا ایک نصاب
حالانکہ ہر ایک کی بیس بکریاں ہیں ختم ہوا قول ابن ہمام
کا۔ قولہ خشیۃ الصدقۃ منصوب ہے اسوجہ سے کہ

على انه مفعول له وقد تنازع فيه الفعلان يجمع ويفرق والخشية خشيتان خشية الساعي ان يقل الصدقة وخشية رب المال ان يكثر الصدقة فامر كل واحد منهما ان لا يحدث شيئا من الجمع والتفريق كذا في العيني و القسطلاني - الرقة - بكسر الراء المهملة وتخفيف القاف هو الدراهم المضروب ويقال له ورق ايضاً -

کہ یہ مفعول لہٗ ہے اور اسمیں دونوں فعلوں یعنے تجمع اور تفرق کا تنازع ہے - اور مراد خشیتہ سے خوف ہے، دونو جانب کا پس خوف عامل زکوۃ کا تو یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو کہ) زکوۃ کم لیلی جاوے اور خوف صاحب مال کا یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو) زکوۃ میں زائد چلا جاوے پس حکم دیا ہر ایک کو کہ نہ احداث کریں وہ کسی شئے کا یعنی نہ جمع کریں اور نہ جدا کریں - اسیطرح لکھا ہے عینی اور قسطلانی میں الرقتہ بکسر راء مہملہ اور تخفیف قاف - درہم سکہ زدہ اور اسکو ورق بکسر راء مہملہ بھی کہتے ہیں +

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط و ماخوذ ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فليعطها - فيه دلالة على دفع زكوة اموال الظاهرة الى الامام - **قوله فلا يعط** - فيه دليل على ان الامام اذا ظهر فسقه بطل حكمه - **قوله من المسلمين** - فيه دلالة على ان الكافر لا يخاطب بذلك - **قوله من الغنم** - قال الكرماني قال الفقهاء فيه تفسير من وجه واجمال من وجه فالتفسير انه لا يجب في اربع وعشرين الا الغنم والاجمال انه لا يدري قدر الواجب و من ثم قال بعد ذلك مفسر الهذا في كل خمس شاة فصار هذا بيانا لقدر الواجب و ابتداء النصاب فاول نصاب الابل خمس - وانما بدأ بزكوة الابل لانها غالب اموالهم وتعم الحاجة اليها - **قوله الى خمس وثلثين - الى خمس و اربعين - الى ستين** - فيه دليل على ان الاوقاص ليست بعفو وان الفرض يتعلق بالجميع وهو احد قولي

قوله فليعطها - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اموال ظاہرہ کی زکوۃ امام کے پاس پہونچانا چاہیئے - **قوله فلا يعط** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ جبکہ امام کا فسق ظاہر ہو جاوے تو اوس کا حکم باطل ہو جاتا ہے **قوله من المسلمين** - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ احکام زکوۃ سے کفار مخاطب نہیں ہیں (پس نہ لی جاوے اون سے زکوۃ) - **قوله من الغنم** ذکر کیا کرمانی نے کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اس قول میں اجمال بھی ہے تفسیر بھی ہے تفسیر تو یہ ہے . . . . . کہ چوبیس اونٹوں میں نہیں واجب ہے کچھ مگر ایک بکری - اور اجمال یہ ہے کہ قدر واجب زکوۃ کا نہیں معلوم ہوتا اسیوجہ سے اس کے بعد اسکی تفسیر کے لیے فرمایا کہ فی کل خمس شاة ہر پانچ میں ایک بکری ہی میں بیان ہو گیا قدر واجب اور ابتداء نصاب کا پس اونٹوں کی زکوۃ کا نصاب پانچ اونٹ ہیں اور اونٹوں سے اسوجہ سے شروع کیا گیا کہ عرب کا اچھا مال اونٹ ہی تھے اور اون سے ہی زائد حاجت پڑتی تھی - **قوله الى خمس وثلثين الى خمس و اربعين - الى ستين** - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اوقاص (یعنی بیان شدہ فرائض کے درمیانی اعداد) معاف نہیں ہے اور زکوۃ متعلق ہے سب سے اور شافعی رح کے دو قولوں میں سے یہ

ففيها اربع شياه الى ربعمائة فاذا زادت
واحدة يجب فيها خمس شياه - وهي رواية
عن احمد وهو مخالف للآثار وقيل اذا زادت
على مأتين ففيها شاتان حتى تبلغ اربعين
ومأتين حكاه ابن التين وفقهاء الامصار
على خلافه - **قوله في صدقة الغنم
في سائمتها** - فيه دليل على ان شرط وجوب
الزكوة السوم - كذا عند ابي حنيفة والشافعي
وهي الراعية في كلأ مباح وقال ابن حزم قال
مالك والليث وبعض اصحابنا تزكي السوائم
والمعلوفة والمتخذة للركوب وللحرث وغير
ذلك من الابل والغنم - قال بعض اصحابنا
اما الابل فنعم واما البقر والغنم فلا زكوة
الا في سائمتها وهو قول ابي الحسن بن المفلس
وقال بعضهم اما الابل والغنم فتزكي سائمتها
وغير سائمتها واما البقر فلا يزكي الا سائمتها وهو
قول ابي بكر بن داؤد ولم يختلف احد من
اصحابنا في ان سائمة الابل وغير سائمة الابل
منها تزكي سواء وقال بعضهم تزكي غير السائمة
عن كل واحد في الدهر مرة واحدة ثم لا يعيد
الزكوة فيها - وقال اصحابنا الحنفية وليس في
العوامل والحوامل والمعلوفة صدقة وهذا
قول اكثر اهل العلم كعطاء والحسن والنخعي
وابن جبير والثوري والليث والشافعي واحمد
واسحق وابي ثور وابي عبيد وابن المنذر
ويروي عن عمر بن عبد العزيز وقال قتادة
ومكحول ومالك يجب الزكوة في المعلوفة

اوس میں زکوۃ کی چار بکریاں ہیں چار سو تک اور جب چار سو پر
ایک زائد ہو جاوے تو واجب ہیں زکوۃ میں پانچ بکریاں اور
یہ ایک روایت ہے احمد سے اور مخالف ہے آثار کے اور بعض نے
کہا ہے کہ جب زائد ہو جاویں دو سو پر تو زکوۃ کی دو بکریاں ہیں دو سو
چالیس تک بیان کیا ہے اسکو ابن تین نے اور فقہاء امصار اسکے خلاف
ہیں **قولہ** (بکریوں کی زکوۃ کے بیان میں) **فی سائمتہا** اس میں دلیل
ہے اس بات پر کہ زکوۃ کے وجوب کی شرط چرائی ہے ابو حنیفہ اور شافعی
کے نزدیک اور تفسیر سائمہ کی یہ ہے کہ سائمہ وہ مویشی ہیں جو چریں
مباح چراگاہ میں - اور کہا ابن حزم نے کہ کہا مالک اور لیث اور بعض
ہمارے علماء نے کہ زکوۃ دیجاوے اُن اونٹوں اور بکریوں کی جو چراگاہ
میں چریں اور اونکی جنکو گھر پر کھلایا جاوے اور اونکی جنکو سواری یا
کھیتی یا اور مختلف کاموں کے لیے رکھا ہے. ہمارے بعض علماء
نے تفصیل کی ہے پس کہا کہ اونٹ کی تو ان سب صورتوں میں زکوۃ
دیجاوے لیکن بقر اور غنم اونمیں سوا چرائی پر چرنیوالوں کے اور کسی
میں زکوۃ نہیں ہے یہی قول ہے ابی الحسن بن المفلس کا اور بعض نے
اسطور سے تفصیل کی ہے کہ اونٹ اور بکری میں تو سائمہ اور غیر سائمہ سب کی
زکوۃ دیجاوے اور بقر میں صرف سائمہ کی اور یہی قول ہے ابی بکر بن داؤد کا اور ہمارے
اصحاب میں سے کسی نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ چراگاہ میں چرنیوالے
اونٹ اور چراگاہ میں نہ چرنیوالے اونٹ زکوۃ دیے جانے میں برابر ہیں
اور بعض علماء کا قول ہے کہ ہر جنس کے غیر سائمہ کی زکوۃ عمر بھر میں ایکبار دیدی
جاوے اور پھر نہیں لازم آویگی اونپر زکوۃ کبھی اور ہمارے فقہاء حنفیہ کا قول
ہے کہ کام کرنیوالے اور بوجھ اٹھانیوالے اور گھر کے پالو مویشی میں زکوۃ
نہیں ہے یہی قول اکثر اہل علم کا ہے جیسے عطاء اور حسن اور نخعی اور ابن جبیر
اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحق اور ابو ثور اور ابو عبید اور
ابن منذر - اور یہی روایت ہے عمر بن عبد العزیز سے - اور قتادہ اور
مکحول اور مالک نے کہا کہ گھر پر چرنے والے اور کوئیں
پر کام کرنے والے جانوروں پر زکوۃ ہے اس لیے

والتواضح بالعمومات وهو مذهب معاذ رض وجابر رض بن عبد الله وسعيد بن عبد العزيز والزهري و روى عن علي و معاذ انه لا زكوة فيها وهو قول ابي حنيفة رح - كذا في العيني - **قوله في الرقة فان لم يكن** - فيه دليل على ان الفضة ان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ لعدم النصاب الا ان يتطوع صاحبها -

الفاظ حدیث کے عام ہیں - اور یہی مذہب معاذ اور جابر بن عبداللہ اور سعید بن عبد العزیز اور زہری کا ہے - اور روایت ہے حضرت علی اور حضرت معاذ سے کہ ان جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا - اسیطرح لکھا ہے عینی میں - **قوله في الرقة فان لم يكن** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ اگر دراہم ایکسو نوّے ہوں تو اونمیں زکوٰۃ نہیں ہے بوجہ نہونے نصاب (یعنی اگرچہ نصاب پورا ہونے میں ایک قلیل رقم کا فرق ہو تب بھی زکوٰۃ نہیں ہے) مگر کہ مالک بخوشی خود دینا چاہے -

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لابي ضميرة الليثي وقيل ضميرة الليثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ضمیرہ لیثی کے لیے اور بعض نے اوسکو ضمیرہ لیثی کہا ہے -

روى البخاري في تاريخه والحسن بن سفيان من طريق ابن ابي ذئب عن حسين بن عبد الله ابن ضميرة عن ابيه عن جده ضميرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بام ضميرة وهي تبكي فقال ما يبكيك قالت يا رسول الله فرق بيني وبين ابني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة وولدها - فارسل الى الذي عنده ضميرة فابتاعه منه ببكرة ثم اعتقهم وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب لبني ضميرة من محمد رسول الله لبني ضميرة واهل بيته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتقهم وانهم اهل بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وان احبوا رجعوا الى اهلهم فلا تعرض لهم الا بحق ومن لقيهم

روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حسن بن سفیان نے ابن ابی ذئب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا ضمیرہ سے کہ رسول اللہ گذرے ضمیرہ کی والدہ کی طرف اور وہ روتی تھیں آپنے فرمایا کہ تیرے رونے کا کیا باعث ہے جواب دیا یا رسول اللہ مجھسے میرا بیٹا جدا کر دیا گیا پس فرمایا آپنے کہ نہ جدائی کیجاوے (یعنی اب آئندہ) ماں اور اوس کے بیٹے کے درمیان میں اور آدمی بھیجا اوس شخص کے پاس جس کے پاس ضمیرہ تھے اور خرید لیا اونکو ایک اونٹ کے عوض پھر اونکو آزاد کر دیا اور ایک فرمان لکھدیا جسکا نسخہ یہ ہے کہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ تحریر ہے ضمیرہ کیواسطے - محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی ضمیرہ اور اوس کے اہل بیت کے لیے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اونکو اور اب وہ اہل بیت ہیں عرب کے اگر چاہیں ٹھیریں رسول اللہ کے پاس اور اگر وہ چاہیں تو لوٹ جاویں وہ اپنی اہل میں - نہ تعرض کیا جاوے گا اونسے مگر حق کی بابت میں رحق اللہ ہو یا حق العباد اشہ

من المسلمين فليستوص بهم خيرا- وكتب ابی بن كعب (رضی الله عنه) قال ابن سعد البلاذری وفد حسين بن عبد الله بن ضميرة على المهدی بالكتاب فوضعه على عينيه واعطاه ثلثمائة دينار- وكان خرج فی سفر ومعه قومه ومعهم هذا الكتاب فعرض لهم اللصوص فاخذ واما معهم فاخرجوا الكتاب واعلموهم بما فيه فقرؤه عليهم فردوا عليهم ما اخذ وا منهم ولم يتعرضوا لهم- ذكره فی جامع وعزاه للبزار وقال فيه حسين بن عبد الله متروك كذاب - قال ابن حجر وقع لنا بعلو من حديث المخلص - قال ابن صاعد غريب تفرد به ابن وهب عن ابن ابی ذئب قلت ذكر ابن منده ان زيد بن حباب تابع ابن ابی ذئب وللحديث شاهد عند ابن اسحق بسند منقطع- وقد تابع ابن ابی ذئب ايضا اسمعيل بن ابی اويس- وضميرة هذا هو الذی انكحه رسول الله صلى الله عليه وسلم بامرأة على سورة البقرة وزعم عبد الغنی المقدسی فی العمدة ان ضميرة هذا هو اليتيم الذی صلى مع النبی صلى الله عليه وسلم فی بيتهم- قال فقمت انا واليتيم وراءه وفی رواية واليتيم ورائنا- اقول - وهذا الحديث هو حديث انس رضی مشهور فی كتب الحديث-

مسلمان اونکو سے چاہیئے کہ اون کے ساتھہ بھلائی کرے لکھا اسکو ابی بن کعب نے- کہا ابن سعد اور بلاذری نے کہ حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ یہ فرمان لیکر مہدی کے پاس گئے پس رکھا مہدی نے اوسکو اپنی آنکھوں پر اور عطا کیے اونکو تین سو دینار اور ایکمرتبہ سفر میں نکلے اور انکے ساتھ انکی قوم تھی اور حسین کے پاس یہ فرمان تھا اونکو چوروں نے آلیا اور جو کچھہ اونکے پاس تھا لوٹ لیا اُنہوں نے وہ فرمان نکالا اور خبر دی چوروں کو اُسکے مضمون سے- اور سنایا وہ اونکو پس واپس دیدیا چوروں نے وہ مال جو اونسے لوٹا تہا اور پھر اُنسے کچھہ تعرض نہیں کیا۔ ذکر کیا اس فرمان کو جامع ازہر میں اور منسوب کیا اسکو بزار کیطرف اور کہا کہ اسکی سند میں حسین بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں کذاب ہیں۔ کہا ابن حجر نے کہ روایت کی ہم نے اس حدیث کو اسی عالی سند کیساتھ مخلص کی حدیث سے۔ اور کہا ابن صاعد نے کہ یہ حدیث غریب ہے متفرد ہوا ہے اسکے ساتھ ابن وہب ابن ابی ذئب سے کہا حافظ نے کہ کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن مندہ نے کہ زید بن حباب نے متابعت کی ہی ابن ابی ذئب کے اور ابن اسحق کے نزدیک اس حدیث کا شاہد بھی ہے منقطع سند کیساتھ اور متابعت کی ہی ابن ابی ذئب کی اسمٰعیل بن ابی اویس نے بھی اور یہ ضمیرہ وہی ہیں جنکا نکاح کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے سورہ بقر پر یعنی مہر تعلیم سورہ بقر مقرر کیا تہا اور گمان کیا عبد الغنی قدسی نے عمدہ میں کہ یہ ضمیرہ وہی یتیم ہیں جنکے گھر میں رسول اللہ نے نماز پڑہی اور اُنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑہی کہا راوی حدیث نے کہ پس کھڑا ہوا میں اور یتیم رسول اللہ کے پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ یتیم ہمارے پیچھے تہا۔ کہتا ہوں میں کہ یہ حدیث وہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہی جو مشہور ہے کتب حدیث میں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة-

قولہ صلعم لا يفرق بين والدة- اس میں دلیل ہے

فیه دلیل علی ان لا یفرق بین اثنین کالوالد
والوالدة وولدها او کالاخوین واحدهما صغیر
وکالزوجین وامثالهما لما فیه من الضرار وقد
قال صلی الله علیه وسلم لا ضرر ولا ضرار فی
الاسلام- **قوله ان احبوا**- فیه دلیل علی
تخییر المعتق بین ان یلحق بقومه وبین ان یمکث
عند معتقه وکان ضمیرة هذا اختار الله
ورسوله لمکث عند رسول الله صلی الله علیه وسلم
قوله بیکرة- فیه دلیل علی جواز بیع الحیوان
بالحیوان وهذه مسئلة اختلفوا فیها وفصلوها
فی کتب الفقه والحدیث- **قوله انهم
اهل بیت**- یستفاد منه ان جنس العرب
من لهم عز فی الاسلام ولذلك اظهر
رسول الله صلی الله علیه وسلم عربیتهم-

اس بات پر کہ تفریق کیجاوے درمیان دو کے جیسے باپ اور
ماں اور بیٹا اور جیسے دو ایسے بھائی جن میں سے ایک چھوٹا ہو
یا جیسے میاں بیوی اور ان کیطرح- اسوجہ سے کہ اسمیں ضرر پہونچنے
کا اندیشہ ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں جائز ہے اسلام میں کسیکو
ضرر پہونچانا اور نیز نہیں جائز ہے ضرر کا بدلا لینا **قولہ ان احبوا** اسمیں دلیل
ہے اسبات پر کہ آزاد شدہ غلام کو اختیار ہے کہ بعد آزاد ہونیکے اپنے مولی
کے پاس رہے یا اپنے اہل میں چلا جاوے اور ضمیرہ نے اختیار کیا تھا
اللہ اور اسکے رسول کو پس رہے رسول اللہ کی خدمتمیں بعد آزاد
ہونیکے بھی **قولہ بکرۃ** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ بیع حیوانکی
دوسرے حیوان سے جائز ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جسمیں علما کا اختلاف
ہے تفصیل اسکی کتب فقہ وحدیث میں مذکور ہے **قولہ انہم اہل بیت**
من العرب کے قید سے معلوم ہوگیا کہ جنس عرب کو خاص عزت
ہے اسلام میں اور اسی وجہ سے رسول اللہ نے ممتاز
کرکے اون کی عربیت ظاہر کی۔

۵ قوله لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام- الضر ضد النفع
ضره ضرا وضرارا واضر به اضرارا فالثلاثی
متعد والرباعی متعد بالباء فله ای لا یضر
الرجل اخاه فینقصه شیئا من حقه- والضرار
فعال من الضر ای لا یجازیه علی اضراره بادخال
الضرر علیه فالضرر فعل الواحد والضرار فعل
الاثنین والضرر ابتداء الفعل والضرار الجزاء
علیه وقیل الضرر ما تضر به صاحبك و تنتفع
انت به والضرار ان تضره من غیر ان تنتفع به وتکرارهما
للتاکید وهما بمعنی واحد وکلامه یدل
علی ان لفظه لا ضرر ولا ضرار وکذا فی
الغریبین لکنه فی ما رایت من النسخ الاضرار
والله اعلم کذا فی مجمع البحار-

۵ قولہ ولا ضرر ولا ضرار فی الاسلام- الضر ضد ہے نفع کے
بولا جاتا ہے ضرہ ضرا وضرارا واضر بہ اضرارا پس ثلاثی اسکا متعدی
بنفسہ ہے اور رباعی متعدی باکے ساتھ ہے یعنی نہ ضرر دے کوئی شخص
اپنے بھائی کو پس کم کردے کچھ اوسکے حق میں سے اور ضرار باب فعال ہے الضر سے
یعنی نہ بدلہ لے اوسکے ضرر پہونچانے پر اوسکو اپنی جانب سے ضرر پہونچا کر پس
ضرر فعل ہے ایک کا اور اضرار فعل ہے دو کا- اور ضرر ابتدا فعل
ہے اور ضرار بدلہ ہے اوسکا- اور بعض نے کہا ہے ضرر یہ ہے کہ ضرر
دے تو اپنی صاحب کو اور نفع حاصل کرے تو اوس سے اور اضرار یہ ہے کہ ضرر
دے تو اوسکو اور تجھے بھی نفع نہ ہو اور تکرار اس مقام پر واسطے تاکید کے
ہے اور وہ دونو ایک معنی میں ہیں- اسکا کلام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ
لفظ اس حدیث کے لا ضرر ولا ضرار ہیں اور اسیطرح غریبین میں ہے
لیکن وہ نسخہ جس میں ہم نے دیکھا ہے اون میں الاضرار ہے
واللہ اعلم- اسی طرح ہے مجمع البحار میں-

قوله الا بحق - فيه تعميم لحقوق الله وحق العباد فانه يتعرض لهم في كليهما۔

قوله الا بحق - یہ قول عام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں پس پکڑ ہوگی دونو حقوق کی بابتہ۔

هذا ما كتب من رسول الله صلى الله عليه وسلم بامر لابي شاة وهو خطبة خطبها صلى الله عليه وسلم بفتح مكة

یہ وہ تحریر ہے جس کو لکھا صحابہ نے ابو شاہ یمنی کے واسطے رسول اللہ کے حکم سے اور وہ خطبہ ہے جو پڑھا تھا رسول اللہ نے فتح مکہ میں

عن ابي هريرة قال لما فتح الله مكة على رسوله صلى الله عليه وسلم قام في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله قد حبس عن مكة القتل (او الفيل) وسلط عليها رسوله والمومنين فانها لا تحل لاحد كان قبلي وانها احلت لي ساعة من نهار وانها لن تحل لاحد من بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس الا الاذخر فانا نجعله لقبورنا وبيوتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر - فقام ابو شاه رجل من اهل اليمن اكتبوا لي يا رسول الله فقال صلى الله عليه وسلم اكتبوا لابي شاه رواه البخاري في كتاب العلم واللقطة والديات واللفظ في اللقطة واخرجه الامام احمد ومسلم ومن بعدهما من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة - قال وليد بن مسلم (الراوي) قلت للاوزاعي ما قوله اكتبوا لي يا رسول الله قال هذه الخطبة التي سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم - وفي رواية ابن

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا جبکہ فتح کردیا اللہ نے رسول اللہ کے لیئے مکہ کھڑے ہوئے آپ حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے روکا ہو مکہ سے قتل (یعنی لڑائی) یا فیل (تو اشارہ ہوگا قصہ اصحاب فیل کیطرف) اور مسلط و قابض کردیا اسپر اپنے رسول اور مومنین کو پس وہ مجھسے پہلے کیکے لیے حلال نہیں ہوا (یعنی اوسمیں لڑنا) اور حلال اور جائز کیا گیا میرے واسطے بھی ایک گھڑی کیلیے اور اب نہیں حلال ہے میرے بعد کیکو پس نہ وحشت زدہ کیے جاویں وہانکے شکار اور نہ توڑا جاوے وہانکا کانٹا اور نہیں حلال ہے وہانکی گری ہوئی چیز کا اٹھانا مگر اعلان کرنیکے واسطے۔ اور جس شخص کا کوئی (رشتہ دار) مارڈالا جاوے تو وہ مختار ہے دو امر ونمیں یا فدیہ لیلے یا قصاص پس فرمایا حضرت عباسؓ نے یارسول اللہ الا الاذخر (یعنی اوسکو مستثنی کردیجیے اور اسکے کاٹنے کا حکم دیجیے) کیونکہ کام میں لاتے ہیں ہم اوسکو اپنی قبروں میں اور اپنے گھروں میں آپنے فرمایا الا الاذخر (یعنی ہاں وہ مستثنی ہے) پس کھڑا ہوا ایک یمنی آدمی جسکا نام ابوشاہ تھا اور کہا کہ لکھوا دیجیے یہ خطبہ مجھکو یارسول اللہ آپنے فرمایا کہ لکھدو یہ خطبہ ابوشاہ کیواسطے۔ روایت کیا ہے بخاری نے کتاب العلم اور کتاب اللقطہ اور کتاب الدیات میں اور یہ الفاظ کتاب اللقطہ میں ہیں اور تخریج کیا ہے اسکو امام احمد اور مسلم نے اور اونکے بعد والوں نے ابی سلمہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے کہا ولید بن مسلم نے (جو راوی حدیث ہیں) کہ پوچھا میں نے اوزاعی سے کہا کہ کیا مطلب ہے ابوشاہ کے اس کہنے کا کہ اکتبوا لی یارسول اللہ جواب دیا کہ وہ خطبہ (لکھوانیکی خواہش کی تھی) جسکو سنا تھا رسول اللہ صلعم سے۔ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

ابی شیبۃ سماہ شاہ واخطأہ المحدثون وھو رجل عداوہ فی الصحابۃ ودونوہ فی کتبھم۔

کہ اون کا نام شاہ تہا اور محدثین نے اسکو غلط کہا تھا اور وہ ایک شخص ہے جسکو محدثین نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

التنفیر۔ ھو الزجر ای لایجعلہ نافرًا۔ لایختلی۔ ای لایقطع۔ الساقطۃ۔ ماسقط بغفلۃ مالکھا۔ المنشد۔ یقال منشد الضالۃ ای المعرف ومعلنھا۔ بخیر النظرین۔ من الخیرۃ یعنے الخیار بین الامرین۔ یقید۔ من القود محرکۃ وھو قتل لقاتل بدل المقتول۔ الاذخر۔ بکسر الھمزۃ وسکون الدال المعجمۃ حشیشۃ طیب الرائحۃ عریض الاوراق۔

التنفیر جہڑکنا یعنی اوسکو وحشت زدہ نہ کیا جاوے لایختلی یعنی نہ کاٹا جاوے الساقطۃ وہ چیز جو گم ہوجاوے اپنے مالک کی غفلت سے المنشد بولا جاتا ہے منشد الضالہ یعنی پہچوانیوالا اور اعلان کرنیوالا گمی ہوئی چیز کا بخیر النظرین ماخوذ ہے خیرہ سے یعنی مختار ہے وہ دو امروں میں یقید ماخوذ ہے قود محرکۃ سے جسکے معنی ہیں قتل کرنا قاتل کو مقتول کے عوض الاذخر بکسر ہمزہ وسکون دال معجمہ۔ ایک قسم کا گھانس ہے۔ خوشبودار۔ چوڑے پتوں والا۔

المسائل المستنبطۃ من ھذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قولہ لاتنفر صیدھا۔ قال الحافظ فی الفتح نبّہ عکرمۃ بذلک علی المنع من الاتلاف وسائر انواع الاذی تنبیھا بالادنی علی الاعلی وقد خالف عکرمۃ عطاءٌ ومجاھدٌ فقالا لاباس بطردہ مالم یفض الی قتلہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ وروی ایضا من طریق الحکم عن شیخ من اھل مکۃ ان حماما کان علی البیت فذرق علی ید عمرؓ فاشار عمر بیدہ فطار فوقع علی بعض بیوت مکۃ فجاءت حیۃ فاکلتہ فحکم عمر علی نفسہ بشاۃ

قولہ لاتنفر صیدھا۔ کہا حافظ نے فتح الباری میں کہ عکرمہ نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ ممانعت معلوم ہوتی ہے اس سے تلف کرنے (یعنی مار ڈالنے) اور ہر قسم کی اذیت دینے کی۔ (یعنی جب اون کے لیئے ادنی ایذا جائز نہیں ہے یعنے چمکانا تو پھر اونکو مار ڈالنا کب جائز ہوگا) اور مخالفت کی ہے عکرمہ کی عطار اور مجاہد نے پس کہا اونہوں نے کہ کچھ حرج نہیں ہے اونکے بھگانے میں جب تک کہ موّدی الی القتل نہو تخریج کی ہے اسکی ابن ابی شیبہ نے اور روایت کی ہے حکم کے طریقہ سے حکم نے اہل مکہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک کبوتر خانہ کعبہ کی چہت پر تہا پس بیٹ کردی اُسنے حضرت عمر کے ہاتہہ پر آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے پس اُڑگیا۔ اور کسی اور گھر پر جا بیٹھا وہاں ایک سانپ آیا اور اُسکو

وروی من طریق اخری عن عثمان نحوہ۔
قولہ لایختلی شوکھا - وجاء فی روایۃ
بدلھا- لایعضد بھا شجرۃ - قال ابن حجر
قال لقرطبی خص لفقہاء الشجر المنہی عن
قطعہ بما انبتہ اللہ من غیر صنع آدمی فاما ما
ینبت بمعالجۃ آدمی فاختلف فیہ والجمہور
علی الجواز وقال لشافعی فی الجمیع الجزاء
ورجحہ ابن قدامۃ واختلفوا فی جزاء ما قطع
من نوع الاول فقال مالک لاجزاء فیہ بل
یاثم وقال عطاء یستغفر وقال ابو حنیفۃ
یوخذ بقیمتہ ھدی وقال لشافعی فی
العظیمۃ بقرۃ وفیما دونہا شاۃ واحتج
الطبری بالقیاس علی جزاء الصید وتعقبہ
ابن القصار بانہ کان یلزمہ ان یجعل الجزاء
علی المحرم اذا قطع شیئا من شجر الحل ولا قائل
بہ وقال ابن العربی اتفقوا علی تحریم قطع
شجر الحرم الا ان الشافعی اجاز قطع السواک
من فروع الشجرۃ کذا نقلہ ابو ثور عنہ
واجاز ایضا اخذ الورق والثمر اذا کان
لا یضرھا ولا یھلکھا وبھذا قال عطاء
ومجاھد وغیرھما واجازوا قطع الشوک
لکونہ یوذی بطبعہ فاشبہ الفواسق
ومنعہ الجمہور واجابوا بان القیاس
المذکور بمقابلۃ النص فلا یعتبر بہ - قال
ابن قدامۃ ولا باس بالانتفاع بما انکسر
من الاغصان وانقطع من الاشجار بغیر
صنع آدمی ولا بما یسقط من الورق ونص

کھا گیا پس حکم کیا حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکری کا۔ روایت
کیگئی ہے دوسرے طریقہ سے حضرت عثمانؓ سے مثل اسکے **قولہ لایختلی شوکھا**
اور ایک روایت میں اسکی عوض اسطرح ہے کہ لایُعضَدُ بہا شجرۃٌ کہا ابن
حجر نے کہ ذکر کیا ہے قرطبی نے کہ حدیث میں جس پیڑ کے کاٹنے کی ممانعت
ہے فقہار نے اُسکو ان پیڑوں کے ساتھ خاص کیا ہے جسکے لگانے میں
آدمی کے کسب کو دخل نہو بلکہ خودرو ہوں اور جو ایسے نہوں تو اوسمیں
اختلاف ہے اور جمہور کا مذہب اسمیں جواز کا ہے اور کہا امام شافعی نے سب میں
جزا ہے اور ترجیح دی اسکو ابن قدامہ نے اور اختلاف کیا گیا ہے نوع اول
(یعنی جو آدمی کے کسب سے اگی ہوں) کی جزا میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک
تو کچھ جزا نہیں ہے صرف گنہگار ہوگا اور کہا عطا نے استغفار چاہیے
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسکی قیمت سے قربانی خرید لیجائے۔ اور کہا
شافعی نے کہ بڑے درخت کے عوض گائے اور اُسکے سوا میں بکری۔
اور حجت لایا ہے طبری قیاس کرکے جزاء صید پر۔ اعتراض کیا ہے اسپر
ابن قصار نے کہ اس قیاس کی بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر محرم حل میں درخت
کاٹے تو اُسپر جزا لازم ہو اور اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور کہا ابن
العربی نے کہ اتفاق کیا ہے علمار نے حرم کے درخت کاٹنے کی حرمت پر مگر
شافعی رحمہ اللہ نے اجازت دی ہے درخت کی ٹہنیوں سے مسواک کاٹنے کی۔
ایسا ہی نقل کیا ہے اونسے ابو ثور نے اور بھی اجازت دی ہے پتوں اور پھلوں
کی جبکہ نہ پہونچے اوس پیڑ کو ایذا نہ ہلاک کرے اوسکو اور یہی قول ہے
عطار اور مجاہد وغیرہ کا اور اجازت دی ہے اونہوں نے کانٹے کو کاٹ
ڈالنے کی اسوجہ سے کہ وہ بالطبع موذی ہے پس مشابہ ہوگیا وہ فاسقوں کے اور
منع کیا ہے اسکو جمہور نے اور جواب دیا ہے باینطور کہ قیاس مذکور نص کے
مقابلہ میں ہے جسکا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہا ابن قدامہ نے کہ
ان شاخوں اور لکڑیوں سے نفع حاصل کرنیمیں کچھ حرج نہیں ہے جو بغیر کسی کے
توڑے ہوئے خود بخود ٹوٹ گئی ہیں اور آدمی کے فعل کو اوسمیں دخل نہو اور
یہی حکم ہے پتوں کا اور نص کی ہے اسپر احمد نے اور
نہیں جانتے ہم اس میں کسی کا خلاف۔ **قولہ لا یحل**

عليه احد ولا نعلم فيه خلافًا- **قوله لا يحل ساقطتها**- فيه دليل على ان لقطة مكة لا تلتقط للتمليك بل للتعريف خاصة وهو قول الجمهور وانما اختصت بذلك عندهم لامكان ايصالها الى ربها لانها ان كانت للمكي فظاهر وان كانت للآفاقي فلا يخلو افق غالبًا من وارد اليها وقال اكثر المالكية وبعض الشافعية هي كغيرها من البلاد وانما تختص مكة بالمبالغة في التعريف لان الحاج يرجع الى بلده وقد لا يعود فاحتاج الملتقط بها الى المبالغة في التعريف -

ساقطتها- اِس میں دلیل ہے اس بات پر کہ مکہ کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا اِس نیت سے کہ اوسکا مالک بنے جائز نہیں ہے بلکہ صرف اوسکو شناخت کرانے اور اعلان کرنیکو اُٹھالے اور یہی قول ہی جمہور کا- اور اِس حکم کیساتھ مکہ اس وجہ سے خاص کیا گیا کہ وہاں اوس چیز کا اوسکے مالک کو پہونچا دینا ممکن ہی کیونکہ اگر وہ مالک مکہ کا ہے تو ظاہر ہے اور اگر وہ پردیسی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی کہ وہاں والا مکہ میں نہ آوے اس صورت میں سال اوس چیز کا اعلان کرے ممکن ہی کہ مالک کا پتہ چلجاوے) اور اکثر مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مذہب ہے کہ اِس مسئلہ میں مکہ کا بھی وہی حکم ہی جو اور شہروں کا اور خصوصیت جو تھی اسکا اسوجہ سے ذکر کیا گیا کہ چونکہ حاجی بعد فراغ حج کے اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں لوٹتے اسیوجہ سے اُس چیز کے پہچنوانے میں مبالغہ کیے جاتے ہیں

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابي هيمة وابي نخيلة اللهبي

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہیمہ اور ابونخیلہ لہبی کے لیے

قال ابن حجر في الاصابة اخرج ابن مندة من طريق سليمان بن داؤد المكي قال حدثنا محمد بن عثمان الطائفي الثقفي قال حدثني عبد الله بن عقيل عن ابيه قال خرجنا الى المسلم بن حذيفة العامري فاخبرنا ان ابا رهيمة السمعي وابا نخيلة اللهبي قالا اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبر من العقيق فكتب لنا كتابا وقال فيه من وجد شيئا فهو له والخمس من الركاز والزكوة من كل اربعين دينارًا دينارٌ-

حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کیا ہی کہ تخریج کی ہی اسکی ابن مندہ نے سلیمان بن داؤد المکی کے طریقہ سے کہا سلیمان نے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عثمان طائفی ثقفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عقیل نے اپنے باپ سے کہا گئے ہم مسلم بن حذیفہ عامری کے پاس پس خبر دی اونہوں نے ہم کو کہ ابو رہیمہ سمعی اور ابونخیلہ لہبی نے کہا کہ حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیق کا ایک ٹکڑا لیکر۔ آپ نے ہمارے واسطے ایک فرمان لکھدیا اور لکھا تھا اوس میں کہ جو شخص پاوے کچھ (مراد دفینہ) پس وہ اوس کا مالک ہے اور معادن میں خمس ہے اور زکوۃ ہر چالیس دینار پر ایک دینار ہے-

غرائب الالفاظ

نادر الالفاظ یعنی شرح لغات

رُهيمة - بالراء المهملة وبعدها هاء ثم ياء مثناة من تحت ثم ميم ثم هاء الوقف مصغرا - نخيلة - بالنون والخاء المعجمة والياء المثناة من تحت بعدها لام ثم هاء الوقف مصغرا وقيل بوجيلة بالباء الموحدة والجيم مصغرا - اللهبي - بكسر اللام وسكون الهاء وكسر الباء الموحدة - ركاز - بكسر الراء المهملة عند اهل الحجاز كنوز الجاهلية المدفونة في الارض وعند اهل العراق المعادن -

رُهیمہ - را مہملہ اور اوس کے بعد ہا ہوز پھر یا تحتانیہ پھر میم پھر ہا وقف بوزن تصغیر - نخیلہ - نون اور خا معجمہ اور یا تحتانیہ اوس کے بعد لام پھر ہا وقف بوزن تصغیر - اور بعض نے کہا ہے کہ ابو بجیلہ - با موحدہ اور جیم بوزن تصغیر اللهبی بکسر لام و سکون ہا ہوز و کسر با موحدہ - رکاز بکسر را مہملہ اہل حجاز کے نزدیک تو وہ خزانے جاہلیت کے زمانہ کی زمین میں دفن ہوں اور اہل عراق کے نزدیک کانیں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله من وجد - قال العيني في شرح البخاري ان وجد المسلم والذمي في داره معدنا فهو له ولا شئ فيه عند ابي حنيفة واحمد الا اذا حال عليه الحول وهو نصاب ففيه الزكوة وعند ابي يوسف ومحمد الخمس في الحال وعند مالك والشافعي الزكوة في الحال والحانوت والمنزل كالدار

قولہ من وجد - ذکر کیا ہے عینی نے شرح بخاری میں کہ اگر پاوے کوئی مسلمان یا ذمی اپنے گھر میں معدن پس وہ اوس کا مالک ہے، اور امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اوس سے اوسوقت تک کچھ نہیں لیا جائیگا جبتک کہ گذر جاوے اوس پر ایکسال اور وہ مقدار نصاب کا بھی ہو تو اب اوس میں زکوۃ ہے - اور صاحبینؒ کے نزدیک خمس لیا جاوے فی الحال اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک زکوۃ ہے فی الحال - اور دکانیں اور منزل مثل دار کے ہے

سه الحانوت مكان يتخذ للبيع والشراء فان كان للسكنى فما ادير عليه الحد ود دار وما يبات فيه بيت والمنزل بين الدار والبيت فالاول يدخل فيه الثاني والثالث والثالث يدخل فيه الثاني ومرافق السكنى كمكان المطبخ وبيت الخلاء والماء - ولا يدخل فيه منزل الدواب والاول يشتمله -

حانوت وہ مکان جو بنایا جاوے خرید و فروخت کے لیے - اور مکان اگر رہنے کے لیئے ہو تو جسپر حائط ہو چار دیواری وہ تو دار اور جو سونے کے واسطے ہو وہ بیت اور منزل درمیان دار اور بیت کے ہے پس اول تو شامل ہے ثانی اور ثالث کو اور ثالث شامل ہے ثانی کو اور ضروریات سکونت کو جیسے باورچیخانہ بیخانہ آبدارخانہ وغیرہ وغیرہ - اور نہیں داخل ہے اوس میں منزل دواب اور اول شامل ہے منزل دواب کو بھی .

(از مولوی [illegible])

وان وجده فی الفلاة والجبال والموات ففیه الخمس وباقیه للواجد وانکان فی العامر وکان الامام اختطه للغازی ففیه الخمس واربعة اخماس لصاحب الخطة **قوله فی الرکاز** - اختلفوا فی الرکاز هل هو معدان او غیره فقال مالک وغیره الرکاز دفن الجاهلیة فی قلیله وکثیره الخمس ولیس المعدان برکاز واختلفت الروایة فیه عن الشافعی - والمسئلة موضعها کتب الفقه

اور اگر پاوے اوسکو جنگل اور پہاڑوں میں اور پڑت زمین میں تو اوسمیں خمس ہے اور باقی پانیوالے کیواسطے ہے اور اگر ملے دفینہ آباد زمین میں اور امام نے وہ زمین کسی غازی کو معافی میں دیکہی ہو تو اوسمیں خمس ہے اور چار خمس صاحب معافی کے واسطے ہیں **قولہ فی الرکاز** - اختلاف کیا فقہا نے رکاز کے معنی میں کہ وہ معدن ہے یا کچہہ اور پس کہا امام مالک وغیرہ نے کہ رکاز دفینہ ہے زمانۂ جاہلیت کا اوس کے تہوڑے اور بہت میں خمس ہے اور نہیں ہے معدن رکاز اور مختلف ہیں اس میں روایتیں - امام شافعیؒ سے - اور مقام اس مسئلہ کا کتب فقہ ہیں ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لابی راشد الازدی والی جمیع الازد

ذکر فی کنز العمال - حدثنا محمد بن احمد قال حدثنا النضر بن سلمة المروزی شاذان قال حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن عثمان ابن محمد بن عثمان بن ابی راشد عن ابی راشد الازدی قال قدمت انا واخی ابو عاصیة من سروات الازد فاسلمنا جمیعا فکتب لی رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابا الی جمیع الازد - نسخته - من محمد رسول الله الی من یقرأ کتابی هذا من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة فله امان الله وامان رسوله وکتب هذا الکتاب لعباس بن عبد المطلب

وقال اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وقال اخرجه العقیلی فی الضعفاء وقال النضر ابن سلمة کذاب یضع الحدیث -

ذکر کیا ہے کنز العمال میں - حدیث بیانکی ہمسے محمد بن احمد نے کہا حدیث بیانکی ہمسے نضر بن سلمہ مروزی شاذان نے کہا کہ حدیث بیانکی ہمسے عبد الرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد نے بروایت ابی راشد ازدی کہا کہ آیا میں اور میرا بہائی ابو عاصیہ ازد کے سرداروں میں سے اسلام لے آئے ہم بس لکہا رسول اللہ نے میرے لیے فرمان جمیع ازد کیطرف نسخہ اوس کا یہ ہے کہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے طرف اوس شخص کے جو پڑہے میرا یہ فرمان جس شخص نے کہ گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑہی پس اوس کے لیے امان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی اور لکہا اس فرمان کو عباس بن عبد المطلب نے -

اور کہا کہ تخریج کی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا کہ تخریج کی ہے عقیلی نے ضعفاء میں اور کہا ہے کہ نضر بن سلمہ کذاب اور واضع الحدیث ہے ۔

ما کتبه صلی الله علیه وسلم لابی راشد الازدی

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لاحمر بن معویة وابنه شعبل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمر بن معویہ اور اُن کے بیٹے شعبل کے لیئے

فی الاصابة واسد الغابة انه اخرج ابونعیم وابن منده من طریق محمد بن عمرو بن حفص بن السکن بن سواء بن شعبل ابن احمر بن معویة عن ابیه عن جده ان احمر وفد الی النبی صلی الله علیه وسلم وکان وافد بنی تمیم فکتب صلی الله علیه وسلم له ولابنه شعبل کتابا ویکنی بابی شعبل۔ ونسخة الکتاب هکذا۔ هذا کتاب لاحمر بن معویة وشعبل بن احمر فی رحالهم واموالهم فمن آذاهم فذمة الله منه خلیة انکانوا صادقین وکتب علی بن ابی طالب وختم الکتاب بخاتم النبی صلی الله علیه وسلم وضبط ابن الاثیر شعبل عن ابن نقطة بکسر الشین وافاد الکتاب۔ ان الامام ان آمنهم علی شرط صح الامن کما یدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم انکانوا صادقین۔

اصابہ اور اسد الغابۃ میں لکھا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن حفص بن سکن بن سوا بن شعبل بن احمر بن معویہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اونکے باپ اپنے دادا سے کہ احمر حاضر ہوتے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں۔ اور ایلچی بنکر آئے تھے بنی تمیم کے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے اور اون کے بیٹے کے لیے فرمان اور کنیت اونکی ابوشعبل ہے۔ اور الفاظ اوس فرمان کے اس طرح ہیں کہ یہ تحریر (امان) ہی احمر بن معوۃ وشعبل بن احمر کے لیتے (امن دیگئی اونکو) اونکی ڈیروں اور مالونمیں پس جو شخص کہ اونکو ایذا دوے تو اللہ کا ذمہ اوس سے بری ہی اگر وہ ہیں سچے (یعنی اظہار اسلام میں) اور لکھا اسکو علی رض بن ابی طالب نے اور مہر کیا گیا فرمان بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم سے۔ اور ابن اثیر نے ابن نقطہ سے روایت کرکے شعبل کو بکسر شین ضبط کیا ہے۔ **اور مستفاد ہوا اس فرمان سے یہ مسئلہ** کہ اگر امام کفار کو کسی شرط کے ساتھہ امن دے تو جائز وصحیح ہوگا وہ امن۔ جیسے کہ دلالت کرتا ہے اس مفہوم پر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ان کانوا صادقین۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لاسیخت (اسیخب) مرزبان البحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسخت (اسیخب) حاکم بحرین کے لیے

قال فی الاصابة ذکره احمد بن یحیی البلاذری وقال کتب الیه النبی صلی الله علیه وسلم حین کتب الی منذر بن ساوی واهل البحرین یدعوهم الی الله تعالی فاسلم اسیخت والمنذر۔ وکان

لکھا اصابہ میں کہ ذکر کیا ہے اس کا احمد بن یحیی البلاذری نے اور لکھا کہ لکھا اوسکی طرف رسول اللہ نے (اوسی وقت) جبکہ لکھا آپنے منذر بن ساوی اور اہل بحرین کیطرف بلاتے تھے آپ انکو اللہ کیطرف۔ پس اسلام لاۓ سیخت اور منذر۔ نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے

نسخۂ کتابہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - انہ قد جاءنی الاقرع بکتابك وشفاعتك لقومك وانی قد شفعتك وصدقت رسولك الاقرع فی قومك فابشر فیما سألتنی وطلبتنی بالذی تحب ولکن نظرت ان اعلمہ وتلقانی فان جئتنا اکرمك وان تفقد اکرمتك اما بعد فانی لا استھدی احدا وان تھد لی اقبل ھدیتك وقد حمد عمالی مکانك واوصیك باحسن الذی انت علیہ من الصلوۃ والزکوۃ وقرابۃ المومنین وانی قد سمیت قومك بنی عبد اللہ فمرھم بالصلوۃ واحسن العمل وابشروا والسلام علیك وعلی قومك المومنین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرع تمہارا خط اور تمہاری سفارش تمہاری قوم کی بابت لیکر میرے پاس آئے میں نے تمہاری سفارش قبول کر لی اور تمہارے رسول اقرع کو سچا جانا تمہاری قوم کی بابتہ (یعنی جو کچھ قاصد نے قوم کی بابتہ کہا اسکو سچ جانا) پس خوشخبری حاصل کرتو اوس چیز میں جسکا تو نے سوال کیا مجھسے اوس چیز کیساتھ جسکو ہم دوست رکھتے ہیں (یعنی تعلیم اسلام اپنی قوم کو) لیکن خیال کیا میں نے کہ تعلیم دوں میں تمہارے قاصد کو یا تم خود مجھسے ملو پس اگر آؤگے تم میرے پاس تو اکرام کرونگا میں تمہارا اور اگر نہیں آؤگے تب بھی) اکرام کرونگا (بوجہہ تمہارے اسلام لانیکے) بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں کسی سے ہدیہ نہیں مانگتا ہوں اور اگر تم ہدیہ بھیجوگے تو تمہارا ہدیہ میں قبول کر لونگا اور بڑھا دیا ہے میرے عاملوں نے تمہارا مرتبہ (یعنی چونکہ ہمارے حکم سے تم نے اونکو جگہ دی اور اونکی اطاعت کی اسوجہ سے ہماری نگاہ میں تمہارا مرتبہ زائد ہوگیا) اور نصیحت کرتا ہوں میں تجکو اوس چیز اچھا کرنیکی جسپر تو ہے یعنی نماز اور زکوۃ اور قرابت مومنین کی - اور نام رکھا میں نے تیری قوم کا بنی عبد اللہ پس حکم کر تو اونکو نماز کا اور نیک کام کا اور خوشخبری حاصل کر تو اور سلام ہو تجپر اور تیری قوم کے سب مسلمانوں پر

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم الی اسقف اھل نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقف اہل نجران کے لیئے -

بسم اللہ ابراھیم واسحق ویعقوب - اما بعد فانی ادعوکم الی عبادۃ اللہ من عبادۃ العباد وادعوکم الی ولایۃ اللہ من ولایۃ العباد فان ابیتم فالجزیۃ فان ابیتم فقد اذنتکم بحرب والسلام -

اخرجہ البیھقی فی کتاب الدلائل والحاکم من طریق یونس بن بکیر عن سلمۃ بن عبد یسوع عن ابیہ عن جدہ کذا ذکرہ فی زاد المعاد والمصباح وقال رواہ صاحب الھدی ایضاً بھذا السند -

شروع کرتا ہوں میں ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے معبود کے نام سے - بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) بلاتا ہوں میں تمکو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت کیطرف اور بلاتا ہوں میں تمکو اللہ کے ولایت کیطرف بندوں کی ولایت کی طرف سے پس اگر انکار کرو تم تو جزیہ قبول کرو اور اگر اس سے بھی انکار کرو تو اعلان دیتا ہوں میں لڑائی کا والسلام

تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے کتاب الدلائل میں اور حاکم نے یونس بن بکیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اور مصباح المضی میں اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صاحب ہدی نے بھی اسی سند سے -

المسائل منه

وہ مسائل جو معلوم ہوتے ہیں اس سے

قوله باسم اله ابراهيم۔ قال فی زاد المعاد فلا اظن ذلك محفوظا وقد كتب الى هرقل بسم الله الرحمن الرحيم وهكذا كان سُنّته فی كتبه ولكن وقع فی هذه الرواية هذا وقيل ذلك قبل ان ينزل طس تلك آيات الكتاب وقرآن مبين۔ وذلك غلط على غلط فان هذه السورة مكية بالاتفاق وكتابه الى اهل نجران بعد مرجعه من تبوك۔ قوله فان ابتيم فالجزية۔ علم من هذا ما يعامل به الكفار فاول ما يبدا به دعوة الاسلام فان ابوا فيعلمهم بالجزية فان ابوا فالجهاد۔

قوله باسم اله ابراہیم۔ ذکر کیا ہے زاد المعاد میں کہ نہیں خیال کرتا میں اوس روایت کو محفوظ حالانکہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف قیصر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اور یہی طریقہ تھا آپکا جملہ تحریرات میں لیکن اس روایت میں اسیطرح آیا ہے۔ اور بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ فرمان لکھا گیا ہے سورہ طس تلک آیات الکتاب الآیہ کے نزول سے قبل اور ثابت ہوئی ہے سنیت بسم اللہ کی بعد اس کے کیونکہ سلیمان علیہ السلام نے جو نامہ بلقیس کو لکھا ہے اوسکو بسم اللہ سے شروع کیا ہے) اور ایسا کہہ کر اسکی تاویل کرنا غلطی در غلطی ہے کیونکہ اسبات پر توکہ یہ سورت مکی ہے اتفاق ہے۔ اور فرمان آپکا اہل نجران کیطرف تبوک کی واپسی کے بعد کا ہے قولہ فان ابتیم فالجزیۃ معلوم ہوگئی اس سے یہ کہ کفار سے اس طرح معاملہ کیا جاوے کہ اول شروع کریں دعوت اسلام سے پس اگر انکار کریں تو جزیہ کی بابت اون سے کہا جائے اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو جہاد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا الى ساقفة نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء و مقتدایان اہل نجران کے واسطے

لما كتب النبی صلی الله عليه وسلم لاساقفة نجران يدعوهم بدعوة الاسلام (كما ذكرناه آنفا) فعقدوا المجلس شاوروا فيه فاستقرا رايهم على ان يرسلوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شرجبيل بن وداعة الهمدانی وعبد الله بن شرجبيل وجبار بن قيس الحارثی ليأتوهم بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق الوفد حتى اذا كانوا بالمدينة وضعوا ثياب السفر عنهم

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اساقفہ نجران کو دعوت اسلام کا فرمان بھیجا (جسکو ہم ابھی ذکر کر آئے ہیں) اونہوں نے مجلس شوریٰ منعقد کی جس میں یہ رائے قرار پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرجیل بن وداعہ ہمدانی اور عبد اللہ بن شرجیل اور جبار بن قیس حارثی کو بھیجیں تاکہ یہ وہاں کی خبر لاویں۔ پس یہہ گروہ ایلچی بنکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو اوتار ڈالے اپنے سفری کپڑے اور حلّے پہین لیے جو یمنی چادروں کے تھے اور اون کے دامن گھسٹتے تھے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنیں پھر رسول کیخدمت میں حاضر ہوئے

وبسوا حللاً لهم يجرونها من الحبرة وخواتيم الذهب ثم اتوا الى رسول الله صلے الله عليه وسلم وسلموا عليه فلم يرد عليهم السلام وتصدوا لكلامه نهارا طويلا فلم يكلمهم فانطلقوا الى عثمان بن عفان وعبدالرحمن ابن عوف وكانا معرفة لهم فالتقوهما فقالوا يا عثمان ويا عبدالرحمن ان نبيكم كتب الينا بكتاب فاقبلنا مجيبين له فاتيناه فسلمنا عليه فلم يرد سلامنا ولم يلتفت الينا فما الراى منكما انعود - فقالا لعلى بن ابى طالب وكان فى القوم ما ترى يا ابا الحسن رضى الله عنك فقال ارى ان يضعوا حللهم هذه وخواتيمهم ويلبسون ثياب سفرهم ثم ياتون اليه ففعلوا وعادوا اليه صلے الله عليه وسلم فسلموا عليه فرد سلامهم فلم تزل به وبهم المسئلة حتى سالوا فى عيسى عليه السلام فقال اقيموا حتى اخبركم فاصبح الغدة قد نزل اليه عز وجل ان مثل عيسے عند الله كمثل آدم الى قوله تعـ - فنجعل لعنة الله على الكاذبين فاخبرهم الخبر واقبل على اهل بيته يريد المباهلة - فامتنعوا منها وصالحوا فكتب لهم النبى صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب ونسخته بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما كتب محمد النبى رسول الله لنجران اذ كان عليهم حكمه فى كل ثمرة وفى كل صفراء بيضاء وسوداء ورقيق فافضل عليهم

اور اسلام کیا - آپنے اونکو سلام کا جواب نہیں دیا - وہ عرصہ تک منتظر رہے کہ رسول اللہ کچھ فرماویں لیکن آپ نہیں بولے - پس وہ گئے عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف کے پاس جنکو وہ اول سے جانتے تھے اون سے ملے اور کہا کہ اے عثمان اور اے عبدالرحمن تمہارے نبی نے ہمکو خط بھیجا اور اب ہم اُسکے جواب کے لیئے آتے ہیں ہم رسول اللہ کے پاس گئے اور آپکو سلام کیا تو ہمارے سلام کا جواب نہیں دیا اور نہ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو اب تمھاری کیا رائے ہے کیا ہم واپس چلے جاویں پس مشورہ کیا اونہوں نے علی بن ابی طالب سے جو وہاں موجود تھے کہ آپ کی کیا رائے ہے اے ابوالحسن - رضی ہو اللہ آپ سے جواب دیا کہ میری خیال میں انکو چاہیئے اپنے یہ حُلّے اور انگوٹھیاں اُتار ڈالیں اور سفری کپڑے پہنیں پھر حاضر ہوں رسول اللہ کی خدمت میں پس انہوں نے ایسا ہی کیا پھر آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور سلام کیا آپ کو رسول اللہ نے جواب دیا - اُنسمیں سوال جواب ہوتے رہے یہانتک کہ سوال کیا اُنہوں نے عیسے علیہ السّلام کے بارہ میں - آپنے فرمایا کہ ٹھیرے رہو یہان تک کہ تم میں اسکی بابتہ خبر دوں جب صبح ہوئی تو اللہ تعـ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تحقیق مثال عیسے کے اللہ کے نزدیک مثل مثال آدم کے ہی الی قولہ تعـ - پس چاہیئے کہ کریں ہم لعنت اللہ کی جھونٹوں پر پس خبر دی اونکو رسول اللہ نے پھر آپ متوجہ ہوئے اپنے اہلبیت پر ارادہ کرتے تھے آپ مباہلہ کا پس باز رہے اس سے کفار اور صلح کرلی تو لکھا رسول اللہ صلعم نے اون کے واسطے فرمان لفظ اوس کے یہہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہہ وہ فرمان ہے جسکو محمد نبی رسول اللہ نے لکھا نجران کے لیئے جبکہ تسلیم کیا اونہوں نے رسول کا حکم سب پھلوں اور سونا چاندی - تانبہ - اور غلاموں کے جزیہ کے حق میں پس انعام کیا اوپر رسول اللہ نے اور چھوڑ دیئے یہ سب دو ہزار حُلّہ کے عوض ہیں - ہر رجب میں ایک ہزار حلہ اور ہر صفر میں ایک ہزار حُلّہ - اور ہر حلہ ایک اوقیہ کی قیمت کا ہو کچھہ کہ زائد ہو جاوے خراج پر یا کم ہو جاوے اواقی کی قیمت سے

وترك ذلك كله علے الفي حلة - في كل رجب
الف حلة وفي كل صفر الف حلة - وكل حلة
اوقية - فمازادت علے الخراج او نقصت عن
الاواقي فبحساب وما قضوا من درع او خيل
او ركاب او عرض اخذ منهم بحساب - وعلے
نجران مثواة رسلي ومتعتهم بها عشرين
فما دونه - فلا يحبس رسول فوق شهر وعليهم
عارية ثلثين درعًا وثلثين فرسا وثلثين
بعيرا اذا كان كيد باليمن ومعذرة وما هلك
مما اعاروا رسولي من درع او خيل وركاب
فهو ضمان على رسولي حتى يوديه اليهم -
ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد
النبي على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم
وغائبهم وحاضرهم وعشيرتهم وتبعهم
وعلے ان لا يغيروا مما كانوا عليه ولا يغير حق
من حقوقهم ولا ملتهم ولا يغير اسقف من
اسقفيته ولا راهب من رهبانيته ولا واقه
من وقيهته وكل ما تحت ايديهم من قليل
او كثير - وليس عليهم ربيته ولا دم جاهلية
ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ ارضهم
جيشا ومن سأل منهم حقا ففيهم النصف
غير ظالمين ولا مظلومين ومن اكل ربًا
من ذي قبل فذمتي منه بريئة ولا يوخذ
رجل منهم بظلم آخر - وعلے ما في هذه
الصحيفة جوار الله وذمة محمد النبي
رسول الله حتى ياتي الله بامره
واصلحوا فيما عليهم غير متقلبين بظلم -

تو وہ حساب میں مجرا ہوگا - اور جو وہ دینا چاہیں زرہیں یا گھوڑے یا اونٹ
یا سامان تو لیا جاویگا اون سے اواقی کے حساب سے اور نجران میں میرے
رسول (ایجنٹ) رہیں گے اور اون کے محافظ اردلی (باڈی گارڈ)
بیس آدمی یا اوس سے کم ہوں گے - اور نہیں روکا جاویگا رسول ایک مہینہ
سے زائد - اور اہل نجران پر لازم ہے کہ جب لڑائی یمن میں یا غدر
تو وہ تیس گھوڑے تیس زرہیں اور اسیقدر اونٹ مستعار دیں
اور اگر ہلاک ہو جاتے یا ضائع ہو جاتے اونکی اس عاریت میں سے کچھ
تو وہ ذمہ داری میں ہی میرے رسول کی یہاں تک کہ دیدے
وہ اون کو - اور نجران اور اوس کے توابع کیواسطے ذمہ اللہ اور
محمد رسول اللہ کا ہی اونکی جانوں پر اور اون کے مذہب پر اور
اونکی زمینوں پر اور اون کے مالونپر اور اون کے حاضر و غائب
پر اور اون کے قبائل اور اون کے توابع پر - اور اشیا پر کہ نہ بدلے
جاویں گے وہ اوس حالت سے جسپر وہ ہیں - اور نہ بدلا جاوے گا اونکا
کوئی حق اور نہ مذہب اور نہ بدلے جاویں گے اون کے اسقف
اور نہ رہبان اور نہ داقہہ اپنے اپنے عہدوں سے - (جو اور ذمہ میں
آگئے اللہ کے) ہر اون کی تہوڑی بہت وہ ملکیت جو اون کے
قبضہ میں ہے - اور نہیں ہے اونپر کوئی اشتباہ اور نہ دم جاہلیت
(یعنی ہدر ہو گیا) اور نہ یہ جمع کیے جاویں گے (یعنی لشکر بنانے
کے لیے) اور نہ ان سے عشر لیا جاویگا - اور نہ بھیجا جاوے گا
اون کے ملک میں لشکر - اگر اونپر دعوی کرے گا کوئی کسی حق کا
تو انصاف کیا جاوے گا اس طور سے کہ وہ نہ ظالم رہیں گے اور
نہ مظلوم - اور جو شخص کہ کہاتے سود تمسک کے ذریعہ سے تو
میرا ذمہ اوس سے بری ہے اور نہ مواخذہ ہوگا اونمیں سے کسی سے
دوسری کے ظلم کے عوض - اور جو کچھ کہ اس تحریر میں ہے اوسپر ذمہ
اللہ کا ہی اور ذمہ محمد نبی کا ہی جو اللہ کے رسول ہیں یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم نازل کرے جبتک کہ وہ خیر خواہی کریں اور صلح سے
رہیں اون معاہدوں کے ساتھ جنپر وہ ہیں نہ بدلیں اونکو زیادتی کر کے

شهد ابو سفيان بن حرب وغيلان بن عمرو
ومالك بن عوف والاقرع بن حابس الحنظلي
والمغيرة بن شعبة وكتب - ذكر في زاد
المعاد فقال اخرجه ابو عبد الله الحاكم عن
الاصم عن احمد بن عبد الجبار عن يونس
ابن بكير عن سلمة بن عبد يسوع عن
ابيه عن جده - قال يونس وكان نصرانيا
فاسلم -

گواہی دی اسپر ابو سفیان بن حرب اور غیلان بن عمرو اور مالک بن
عوف اور اقرع بن حابس حنظلی اور مغیرہ بن شعبہ نے اور لکھا اسکو
مغیرہ بن شعبہ نے زاد المعاد میں لکھاہے کہ تخریج کی اس کی
ابو عبد اللہ حاکم نے - وہ روایت کرتے ہیں اصم سے اور وہ
احمد بن عبد الجبار سے اور احمد یونس بن بکیر سے اور یونس
سلمہ بن عبد یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے
باپ اپنے دادا سے - کہا یونس نے اور وہ تھے نصرانی پھر
اسلام لے آئے ✣

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

قوله صفراء بيضاء سوداء - يعني
الذهب والفضة والنحاس - حلة - في
مجمع البحار الحلة بردان يمانيان منسوجان
بخطوط حمر مع سود وقيل كل ما يتزين به
وقيل قميصا يصل كميه بكمين آخرين يرى
انه لابس قميصين - اوقية - بضم
همزة وشدة ياء تحتانية وقد يجئ وقية
بالواو وبلا همزة كانت قديما اربعين درهما -
ركاب - وهي الرواحل من الابل - مثواة
رسلي - اى مسكنهم مدة مقامهم ونزلهم
والمثوى المنزل من ثوى بالمكان اذا اقام
فيه - اسقف - هو عالم رئيس من علماء
النصارى ورؤساءهم وهو سرياني ولعله
سمي به لخضوعه وانحنائه في عبادته لان
السقف محركة طول في انحنائه - راهب
كان النصارى يترهبون بالتخلي من اشغال

قولہ صفراء بیضاء سوداء - یعنی سونا - چاندی - اور تانبہ - حلۃ مجمع البحار
میں ہے کہ حلہ یمنی دو چادریں جو بنی ہوئی ہوتی ہیں سرخ
و سیاہ دھاریوں سے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے آرائش
کیجاوے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ کرتا جسکی آستینوں پر اور آستین
لگادی جاویں تاکہ یہ معلوم ہو کہ دو قمیص پہنے ہوئے ہے اوقیہ
بضم ہمزہ و تشدید یاء تحتانیہ - اور کبھی آتا ہے - وقیۃ - واؤ کیسات
بغیر ہمزہ کے پہلے (اوقیہ) چالیس درہم کا ہوا کرتا تھا -
رکاب سواریاں اونٹوں کی یعنے اونٹ - مثواۃ رسلی یعنی لوگوں کے
ٹھہرنیکی جگہہ جبتک کہ وہ رہیں - اور مثوی کے معنی منزل کے
ہیں مشتق ہے یہ ثوی بالمکان سے بولا جاتا ہے اوسوقت
جبکہ ٹھہرے کوئی مکان میں اسقف - وہ عالم رئیس ہے
علماء نصاریٰ سے - اور یہ لفظ سریانی ہے شاید اس نام کیساتھ
اسوجہ سے موسوم ہوا کہ وہ عبادت میں نہایت عاجزی کرنے والا اور زیادہ
جھکنے والا ہوتا ہے - اور سقف بالتحریک کے معنے ہیں زائد جھکنا
راہب نصاریٰ دنیا اور لذات دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ
دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا -

الدنیا و ترک ملاذه والعزلة عن اهلها وغیر ذلك یقال له الراهب - واقه - فیه لغتان بالقاف والفاء فقال فی القاموس الواقه ای قیّم البیعة وهی بیت صلیب النصاری ثم قال الواقه بالقاف هو الوافه والوقهة الطاعة -

دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔ **واقہ**۔ اس میں دو لغت ہیں قاف کے ساتھ اور فا کے ساتھ پس کہا قاموس میں الوافہ یعنی فا کے ساتھ اس کے معنی ہیں کنیسہ کا متولی اور کنیسہ وہ گھر جسمیں نصاری کی صلیب ہے۔ پھر ذکر کیا ہے الواقہ یعنی قاف کے ساتھ اور اوسکے معنی میں لکھا ہے وافہ بالفا اور وقہتہ کے معنی اطاعت کے ہیں۔

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

یستنبط منه - جواز اهانة رسل الکفار و ترك کلامهم اذا ظهر منهم التعاظم والتکبر فانه صلے الله علیه وسلم لم یکلم الرسل ولم یرد علیهم السلام حتی لبسوا ثیاب سفرهم والقوا حللهم - **ویستنبط منه** - ان السنة فی مجادلة اهل الباطل اذا قامت علیهم حجة فلم یرجعوا بل اصروا علی العناد ان یدعوهم الی المباهلة وقد امر الله بذلك رسوله فلم یقل ان ذلك لیست لامتك بعدك ودعا الیه ابن عمه عبد الله بن عباس من انکر علیه بعض المسائل ولم ینکر علیه الصحابة - **قوله الفی حلة** - افاد جواز صلح اهل الکتاب علی ما یرید الامام من الاموال والثیاب والثمر وغیرها ویجری ذلك مجری ضرب الجزیة فلا یحتاج الی ان یفرد کل واحد منهم بجزیة بل یکون ذلك المال جزیة علیهم یقتسمونها کما احبوا

مستنبط ہوتا ہے اس قصہ سے کفار کے قاصدوں کی اہانت کا جواز اور اونسے کلام نکرنا جبکہ ظاہر ہو اونسے بڑائی اور تکبر کیونکہ رسول اللہ صلعم نے نہیں باتیں کریں نجران کے قاصدوں سے اور نہ اونکے سلام کا جواب دیا جبتک کہ اونہوں نے اپنے سفری کپڑے نہ پہن لیے اور حلے نہ اتار ڈالے۔ اور **مستنبط** ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ یہ طریقہ مسنون ہے کہ اہل باطل سے مناظرہ کرنے میں اُسپر دلیل قائم ہوجائے اور وہ اپنے دعوی سے رجوع نہ کریں بلکہ اوسپر اور اصرار کریں تو بلائے اونکو مباہلہ کیطرف کیونکہ اللہ نے حکم دیا اسکی بابتہ اپنے رسول کو اور نہیں فرمایا کہ یہ مباہلہ تیرے بعد تیری امت کو نہیں جائز ہے۔ اور بلایا رسول اللہ کے چچازاد بھائی عبد اللہ بن عباس رض نے اون لوگونکو جو مخالفت کرتے تھے اونسے چند مسائل میں مباہلہ کیطرف اور نہیں اعتراض کیا آپ پر کسی صحابی نے **قولہ** الفی حلة۔ فائدہ دیا اسنے اس بات کا کہ جائز ہے صلح کرنا اہل کتاب سے ہر اوس چیز پر جو امام چاہے خواہ مال ہو یا کپڑے ہوں یا پھل وغیرہ اور قائمقام ہوجاتا ہے یہ مال جزیہ کے پس اس بات کی ضرورت نہیں کہ اونمیں سے ہر فرد پر جزیہ لگایا جائے بلکہ یہ سب مال بحیثیت مجموعی جزیہ ہے جب کی وصولی وہ جسطرح چاہیں آپسمیں ایک دوسرے پر تقسیم کرکے کرلیں

قوله مثواةُ رسلی- علم منه ان یجوز للامام ان یشترط علے الکفار ان یؤوا رسله ویضیفهم ویکرهم- **قوله علیهم عاریة** افاد جواز اشتراط الامام علیهم عاریة مایحتاج المسلمون الیه من سلاح او متاع او حیوان- **قوله من اکل ربوًا**- علم منه ان الامام لایقر اهل الکتاب علے الربوا لانها حرام فی دینهم وکذالک السکر واللواطة والزنا بل یحد هم فی کل ذلک- **قوله ما نصحوا**- افاد ان العهد والذمة مشروط بنصح اهل العهد فاذا غشوا المسلمین وافسدوا فی دینهم فلا عهد لهم ولا ذمة-

قولہ مثواۃ رسلی معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے اس بات کی کہ ٹھہرا دیں امام کے قاصدوں کو اور مہمانی اور اکرام کریں اونکا۔ **وعلیہم** عاریۃ۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے یہ کہ عاریت دینا ہوگی اونکو وہ چیز جسکی مسلمانونکو حاجت ہو خواہ ہتیار ہوں یا کسی اور قسم کا سامان یا جانور **قولہ** من اکل ربوًا معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ امام اہل کتاب کو ربا کا معاملہ کرنے دے اسوجہ سے کہ وہ حرام ہے اونکے مذہب میں بھی اسیطرح زنا نشہ اور لواطت پس حد جاری کرے کفار پر ان سب میں **قولہ** ما نصحوا معلوم ہوئی اس سے یہ بات کہ عہد اور پناہ مشروط ہے خیر خواہی اہل عہد کے ساتھ پس اگر وہ غدر کریں مسلمانوں سے یا فساد کریں دین میں تو نہ عہد ہے نہ پناہ کیونکہ وہ غدر سے ٹوٹ جاوے گا

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم للاسقف ابی الحارث

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا ہے رسول اللہ صلعم نے اسقف ابوالحارث کیلئے

کتاب الاسقف ابی الحارث

رُوی ان الاسقف ابا الحرث اتی رسول الله صلے الله علیه وسلم ومعه السید والعاقب ووجوه قومه واقاموا عنده یستمعون ما انزل الله تعالے علیه فکتب للاسقف الکتاب نسخته- بسم الله الرحمن الرحیم- من محمد النبی لی الاسقف ابی الحارث واساقفة نجران وکهنتهم ورهبانهم واهل بیعهم ورقیقهم وملتهم وشواطهم[عـه] علے کل ما تحت ایدیهم من قلیل وکثیر جوار الله ورسوله لایغیر اسقف من

روایت کی گئی ہے کہ اسقف ابوالحارث حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور اُس کے ہمراہ سید اور عاقب اور اور سردار قوم تھے۔ اور ٹھیرے رہے رسول اللہ کی خدمت میں سنتے تھے جو کچھ نازل کرتا تھا اللہ آپ پر پس لکھا رسول اللہ نے اسقف کے لیے فرمان۔ الفاظ اوس کے یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ تحریر ہے) محمد نبی صلعم کی جانب سے اسقف ابوالحارث اور اساقفہ نجران اور کاہنوں اور رہبانوں اور اہل کنیسا اور غلاموں اور اہل ملت اور اونکے خدام کیطرف ہر اونکے چھوٹے بڑے ملکیت پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ نہ بدلا جائے گا کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے اور نہ راہب اپنے عہدہ رہبانیت

عـه الشوط الطوف ویقال للخادم الشواط یعنے الطواف-

عـه شوط کے معنی پھیر کرنیکے ہیں کہا جاتا ہے خادم کو شواط یعنی پھیرے کرنے والا۔

اسقفیته- ولا راھب من رھبانیته- ولا کاھن من کھانته ولا یغیر حق من حقوقھم ولا سلطانھم ولا مما کانوا علیه علی ذلك جوار الله ورسوله ابدًا ما نصحوا اغیر متقلبین بظلم ولا ظالمین وکتب مغیرة ابن شعبة- ذکرہ صاحب زاد المعاد بسند المذکور قبله فی الکتاب-

سے اور نہ کوئی کاہن اپنے عہدہ کہانت سے اور نہ بدلا جاویگا کوئی حق اونکے حقوق میں سے اور نہ حاکم اونکا اور نہ اونکی وہ حالت جسپر وہ ہیں- اِس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے ہمیشہ اوس وقت تک جب تک کہ خیر خواہی کریں وہ اور صلح سے رہیں نہ بدلیں معاہدوں کو ظلم سے اور نہ زیادتی کریں اور لکھا اسکو مغیرہ بن شعبہ نے ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اوسی سند کے ساتھ جو اس سے اوپر والے فرمان میں گذر گئی۔

ھذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لاقیال حضرموت

یہ وہ فرمان ہے جس کو لکھا ہے رسول اللہ نے حضرموت کے سرداروں کیواسطے

قال الحافظ فی الاصابة ان ابن مندة اخرج من طریق عتبة بن ابی عتبة عن سلیمان بن عمر عن الضحاك بن نعمان ابن سعد ان مسعود بن وائل قدم علے النبی صلی الله علیه وسلم فاسلم وحسن اسلامه فقال یا رسول الله انی احب ان تبعث الی قومی یدعوھم الی الاسلام عسی الله ان یھدیھم بك فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم لمعویة اکتب له قال کیف اکتب له یا رسول الله قال کتب له- بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی الاقیال من حضرموت باقام الصلوة وایتاء الزکوة والصدقة علے البیعة وفی السواق الخمس وفی البعل العشر- لا خلاط ولا وراط ولا شغار ولا سباق ولا جنب ولا جلب ولا یجمع بین بعیرین فی عقال من اجبا فقد اربی

کہا حافظ نے اصابہ میں کہ ابن مندہ نے تخریج کی ہے عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے عتبہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن نعمان بن سعد سے کہ مسعود بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور اچھا یعنی خالص ہوگیا اونکا اسلام تو کہا کہ اے رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ کسی کو آپ میری قوم کی طرف بھیجیں جو اونکو دعوت اسلام کرے شاید اللہ اونکو آپ کی وجہ سے ہدایت دے. آپ نے حضرت معویہؓ سے فرمایا لکھدے اس کے لیئے فرمان. معویہؓ نے پوچھا یا رسول کیا اور کسطرح لکھوں فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کیطرف سے حضرموت کے سرداروں کے نام جسمیں حکم ہے نماز پڑہنے اور زکوۃ دینے کا اور مال تجارت سے صدقہ نکالنے کا. اور جو کھیتی کہ چرس سے پلائی جاوے اوسمیں خمس ہے اور سینچے کی زمین پر عشر ہے. مال زکوۃ ایک کا دوسرے کے مال کیساتھ نہ ملایا جاوے! اور نہ پوشیدہ کیاجاوے (یعنی عامل زکوۃ سے) اور رسم نکاح شغار آیندہ سے نہ کیجاوے اور شرط لگا کا مال رہن کرکے گھوڑدوڑ میں جائز نہیں ہے اور گھوڑدوڑ میں کوتل گھوڑا ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے- اور گھوڑے پر اسلیئے چلانا کہ وہ زیادہ دوڑے جائز نہیں ہے- اور نہ جمع کیا جاوے دو اونٹونکو ایک رسی میں اور

وكل مسكر حرامٌ- ذكره صاحب مصباح
المضي وقال اخرجه ابن سعد في الطبقات
نحوه الا ان فيه بدل الصدقة على البيعة-
الصدقة على تبيعة السائمة وزاد بعد
قوله لاجلب وعليهم عون سرايا المسلمين
لكني لم اجده في الطبقات- اخرجه ابن
السكن من طريق بقية (نقية) عن سليمان
ابن عمرو الانصاري عن الضحاك بن النعمان
ان مسروق بن وائل قدم على النبي صلى الله
عليه وسلم فذكر مثل قصة مسعود بن
وائل- واخرجه ايضا ابن ابي عاصم من
طريق عتبة بن ابي حكيم عن سليمان بن
عمرو عن الضحاك بن النعمان ان مسروق
قدم الحديث - وزاد وبعث النبي صلى الله
عليه وسلم زياد بن لبيد يعني الى اقيال
حضرموت- قال في جامع الازهر اخرجه
الطبراني في الكبير عن الضحاك بن النعمان
وفيه بقية ثقةٌ مدلسٌ-

جس نے کھیتی کو پکنے سے اول بیچا تو دگویا اُسنے سود لیا اور ہر نشہ والی
چیز حرام ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو صاحب مصباح المضی نے اور
کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں اسیطرح مگر اوسمیں
الصدقۃ علی البیعۃ کے عوض الصدقۃ علی تبیعۃ السائمۃ ہے اور
زائد کیا ہے قولہ لاجلب کے بعد وعلیہم یعنی اونپر لازم ہے مدد مسلمانوں
کے لشکروں کے لیکن میں نے نہیں پایا اسکو طبقات میں تخریج کی ہے
اسکی ابن سکن نے بقیۃ بالوحدۃ (نقیۃ ای بالنون) کے طریقہ سے
وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو انصاری سے اور وہ ضحاک بن
نعمان سے کہ مسروق بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر
ہوئے پھر ذکر کیا قصہ مسعود بن وائل کا اور تخریج کی ہے اسکی
ابن ابی عاصم نے بھی عتبہ بن ابی حکیم کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے اور سلیمان ضحاک بن نعمان سے کہ
مسروق حاضر ہوئے الحدیث۔ اور زائد کی اونہوں نے یہ بات
کہ بھیجا رسول اللہ نے زیاد بن لبید کو یعنی سرداران حضرموت
کی طرف۔ ذکر کیا ہے جامع ازہر میں کہ تخریج کی ہے اس کی
طبرانی نے کبیر میں ضحاک بن نعمان سے روایت کرکے اور اس
سند میں بقیہ ہے جو ثقہ ہے لیکن مدلس ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

اقيال- جمع قيل بفتح قاف وسكون
تحتانية- ملكٌ دون الملك الاعظم- سواق
جمع ساقية- وهي عاثور التي تجري فيه الماء
يقال له العاثور لان الماشي يتعثر فيها كذا
قاله الشوكاني في النيل والمراد بالساقية
هو الدلو الكبير الذي يسقى به الزرع-

اقیال جمع ہے قیل بفتح قاف وسکون تحتانیہ کی۔ پادشاہ جو
بڑے بادشاہ سے چھوٹا ہو (نواب یا رئیس) سواق جمع
ہے ساقیہ کی اور وہ دھرا ہے جس میں پانی بہتا ہے۔ اور اوسکو
عاثور اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چلنے والا اوسمیں گر پڑتا ہے یہی
ترجمہ ذکر کیا ہے شوکانی نے نیل میں۔ یا مراد ساقیہ سے وہ بڑا
ڈول جس سے پانی پلایا جاتا ہے کھیتوں کو (چرس)

بعل - بباء الموحدة والعين المهملة
هو ما نبت من النخيل في ارض يقرب
ماءها فرسخت عروقها في الماء فاستغنت
عن ماء السماء وغيرها - **خلاط** - هو
مصدر خالط والمراد به ان يخلط رجل
ابله بابل غيره او بقره او غنمه ليمنع حق
الله منها - **ورّاط** - هو ان يجعل الغنم في
وهدة من الارض ليخفى على المصدق
اخذ من الورطة وهي الهوة العميقة في
الارض ثم استعير للناس اذا وقعوا في
في بلية يتعسر المخرج منها وقيل الوراط
هو ان يغيب ابله او غنمه في ابل غيره
او غنمه وقيل هو ان يقول للمصدق
عند فلان صدقة وليست عنده صدقة
فهو ورّاط - **شغار** - بالشين والغين المعجمة
نهي عن نكاح الشغار وهو نكاح في الجاهلية
كان الرجل يقول شاغرني اي زوجني
اختك او بنتك او من تلي امرها حتے
ازوجك من الي امرها بلا مهر ويكون
بضع كل واحدة بمقابلة بضع الاخرے
من شغر الكلب اذا رفع احدى رجليه
ليبول لارتفاع المهر بينهما - **سباق** -
ما يجعل من المال رهنا على المسابقة -
جَنَب - بالجيم ثم النون محركة هو في
المسابقة ان يجنب فرسا الى فرسه الذي
يسابق عليه فاذا فتر المركوب تحول الى
المجنوب وفي الزكوة ان ينزل العامل

بعل بار موحدہ اور عین مہملہ وہ کھجوریں جو ایسی زمین میں
اگیں جس میں پانی قریب ہو - پس پہونچ جاویں اوسکی
جڑیں پانی تک اور ضرورت نہو بارش یا نہر وغیرہ کے پانیکی
خلاط مصدر ہے خالط کا - اور معنی یہ ہیں کہ ملا دے
کوئی شخص اپنے اونٹ دوسرے شخص کے اونٹوں میں یا اپنی
بقر غنم وغیرہ تاکہ روک دے حق اللہ کو - **وراط** یہ ہے
کہ اپنی بکریوں کو ایک گڑھے میں چھپا دے تاکہ بچ جاویں
وہ زکوۃ لینے والوں سے - یہ ماخوذ ہے ورطہ سے جسکے
معنی ہیں ایک گہرا غار زمین میں - پھر مستعار استعمال کیا جاتا
ہے اون لوگوں کے واسطے جو ایسی مصیبت میں پڑجائیں
جس سے نکلنا مشکل ہو - اور بعض نے وراط کے یہ معنی لکھے
ہیں کہ ملا دے اپنے اونٹ یا بکری دوسرے شخص کے اونٹ
یا بکری سے (اس ترجمہ کی بنا پر اسکے وہی معنی ہونگے جو خلاط
کے) اور بعض نے کہا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ کہے کوئی شخص زکوۃ
لینے والے سے کہ فلاں شخص کے پاس نصاب صدقہ کا ہے اور
حالانکہ نہو تو وہ کہنے والا شخص وراط کہلایا جاویگا **شغار** شین اور
دونو معجمہ منقوطہ - منع کیا ہے نکاح شغار سے اور یہ ایک نکاح کی
صورت تھی زمانہ جاہلیت میں کہتا تھا ایک شخص دوسرے سے
کہ میرے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی یا وہ عورت جسکا تو ولی ہے بیاہ دے اور
میں تیرے ساتھ اوس عورت کی شادی کرا دونگا بغیر مہر کے جسکا میں
ولی ہوں - ہر ایک اسمیں دوسرے کا عوض ہوسکے (گویا یہی مہر ہے)
ماخوذ ہے شغر الکلب سے بولا جاتا ہے جبکہ کتا پیشاب کرنیکو اپنی ایک ٹانگ
اٹھائے اس معنی اور مجازی معنی میں وجہ شبہ اٹھنا مہر کا دونوں کے درمیان سے
سباق وہ مال جو گھوڑ دوڑ پر شرط لگا کر رہن رکھدیا جائے **جنب**
جیم پھر نون - بالتحریک - یہ لغت دو جگہ استعمال ہوتا ہے اسپ یا مسابقت
میں تو یہ معنی ہیں کہ کوتل رکھے ایک گھوڑا اس گھوڑے کیساتھ جسپر دوڑ رہا
ہے تاکہ جب تھک جاوے تو اس کوتل پر سوار ہو جائے - اور باب زکوۃ میں

باقصی مواضع من اصحاب الصداقة ثم يأمر
بالاموال ان تجنب اليه ای تحضر - وقيل
ان يجنب رب المال بماله ای يبعده عن
مواضعه حتی يحتاج العامل الی الابعاد
فی اتباعه وطلبه - **جلب** - بالجيم ثم
اللام محركة هو فی الزكوة ان يقدم المصدق
علی اهل الزكوة فينزل موضعا ثم يرسل من
يجلب اليه الاموال من اماكنها ليوخذ الصدقة
ومعناه فی المسابقة ان تبع رجل فرسه
فيزجره ويجلب عليه ويصيح حثا له علی
الجری - **الاجباء** - بالجيم والباء الموحدة
بيع الزرع قبل ان يبدو صلاحه وقيل ان
يغيب ابله من المصدق وقيل ان يبيع
من رجل سلعة بمعلوم الی معلوم ثم
يشتريها منه باقل منه بالنقد -

اوسکے یہ معنی ہیں کہ عامل زکوٰۃ زکوٰۃ لینے والوں سے فاصلہ پر اپنا
مقام کرے اور پھر حکم دے کہ مال اوسکے پاس لایا جاوے۔
اور بعض نے کہا ہے کہ صاحب مال اپنا مال دور لیجاوے کہ عامل
زکوٰۃ کو ضرورت پڑے کہ زکوٰۃ لینے کو وہاں آئے۔ **جلب**
جیم پھر لام متحرک (اسکا استعمال بھی دو ہی جگہ ہوتا ہے ایک
باب زکوٰۃ میں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آگے بڑھ جائے عامل زکوٰۃ
پس مقیم ہے ایک جگہ پھر زکوٰۃ لینے کے لیئے مال اپنے پاس
منگوائے پس یہ ہم معنی ہوگا جنب کا) اور باب مسابقہ میں
اسکے معنی یہ ہیں کہ پیچھے لگالے ایک شخص کو اپنے گھوڑے
کے اوسکو چھیڑے اور اوس پر چلائے دوڑ پر تیز کرنیکے لیئے۔
اجباء جیم اور باء موحدہ کھڑی کھیتی بیچنا پکنے سے پہلے۔ اور
بعض نے کہا ہے کہ پوشیدہ کر دے اپنے اونٹ عامل زکوٰۃ
سے۔ اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ کوئی چیز ایک معین رقم
میں معین مدت تک کے وعدہ پر بیچے پھر خرید لیوے اسی مدت کے اندر
اوس قرض کی قیمت معینہ سے کم نقد قیمت دیکر خرید لے۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله باقام الصلوة وايتاء الزكوة -
هذا دليل علی ان الكفار مخاطبون باعمال
الاسلام لما روينا فی سبب الكتابة من انهم
ما كانوا اسلموا قبل ذلك الكتاب فكان الكتاب
كتاب دعوة الاسلام ويؤيده ما روی فی
الصحيحين عن ابن عمر رفعه امرت ان اقاتل
الناس حتی يشهدوا ان لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة
فاذا فعلوا ذلك عصموا منی دماءهم الحديث

قولہ باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ - یہ دلیل ہے اس
بات کی کہ کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام کے ساتھ (مثل مسلمانوں
کے) بوجہ اوس قصہ کے جو روایت کیا ہم نے اس فرمان کے
سبب کتابت میں (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فرمانے
اول اسلام نہیں لائے تھے پس یہ فرمان دعوت اسلام کا فرمان تھا
اور تائید کرتی ہے اس مسئلہ کی وہ حدیث جو روایت کیگئی ہے صحیحین میں ابن
عمر سے مرفوع کہ فرمایا رسول اللہ نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک
کہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول
ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں پس جب وہ یہ کرنے لگینگے تو بچا لیں گے

وكذا قوله عز وجل حكاية عن جواب اهل النار وهم الكفار قالوا لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين وكنا نخوض مع الخائضين - الآية - وغير ذلك من الادلة وهو قول جمع من الائمة وقال شرذمة من العلماء انهم لم يخاطبوا بالاعمال حتى يشهدوا بان لا اله الا الله واستدلوا بما رواه البخاري ومسلم ومن بعدهما من حديث ابن عباس رض ان النبي صلے الله عليه وسلم قال لمعاذ (حين بعثه الى اليمن) انك ستاتي قوما اهل كتاب فاذا جئتهم فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لك بذلك فاخبرهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوة في كل يوم وليلة - الحديث وتفصيل المسئلة في كتب اصول الفقه والعقائد - **قوله الصدقة على البيعة** - يدل على ان اموال التجارة يجب فيها الزكوة وذلك نحو قوله صلے الله عليه وسلم كما رواه ابو داؤد مرفوعا كان يامرنا ان نخرج الصدقة من الذى نُعِدُّ للبيع - **قوله وفي السواق الخمس وفي البعل العشر** - اعلم ان الاصل في زكوة الزرع ان الزرع الذى فيه مؤنة كثيرة فقدار الزكوة فيه قليل وما ليس فيه مؤنة كثيرة فقدار الزكوة فيه كثير وعلى هذا ما روى عن النبي صلے الله عليه وسلم فيما سقت الانهار والغيوم والمطر العشور وفيما سقى

سبھے اپنی جانیں الحدیث اور اسی کا موید ہے قول اللہ عز وجل کا نقل کیا ہے جواب اہل نار کا جو کفار ہیں کہا اونہوں نے نہیں نماز پڑھتے تھے ہم اور نہ کھانا کھلاتے تھے ہم مسکینوں کو اور بحث کرتے تھے ہم بحث کرنیوالوں کے ساتھ (یعنے اعتراض کی نیت سے) اور اس کے سوا دلیلیں ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور کہا چند علما نے کہ کفار مخاطب نہیں ہیں اعمال کے یہاں تک کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے (یعنی جبتک کہ اسلام نہ لے آئیں) اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے بخاری مسلم اور اونکے بعد والوں نے ابن عباس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذ رض سے (جبکہ بھیجا تھا اونکو بجانب یمن) کہ تم جاؤگے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں پس جب تم اونکے پاس پہنچو تو بلانا اونکو اسبات کی طرف کہ گواہی دیں وہ اسبات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس اگر وہ اطاعت کریں اس میں تمہاری (یعنی اسلام لے آویں) تو اب خبر دو تم اونکو اللہ نے فرض کی ہیں اونپر پانچ نمازیں رات دن میں الحدیث اور تفصیل اس مسئلہ کی کتب اصول فقہ اور کتب اصول عقائد میں ہے **قوله الصدقة على البيعة**۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اسبات پر کہ اموال تجارت میں واجب ہے زکوۃ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس قول کیطرح ہے جسکو ابو داؤد نے مرفوع روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ہم کو حکم دیتے تھے کہ نکالیں ہم زکوۃ اون اشیاء میں سے جنکو رکھتے ہیں ہم بیچنے کے واسطے **قوله وفي السواق الخمس** الخ۔ جان تو کہ قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوۃ میں یہ ہے کہ وہ کھیتی جس میں مشقت زائد ہو تو مقدار زکوۃ کی اوسمیں تھوڑی ہے اور جسمیں بہت محنت نہو اوسمیں مقدار زکوۃ کی زائد ہے اور اسی کلیہ پر ہے وہ حدیث جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون کھیتوں میں جو پلائی جاویں نہروں یا بادل اور بارش سے عُشر ہے اور جو پلائی جاویں چرس سے اون میں نصف عشر

بالسائبة نصف العشر وعليه العمل عند عامة العلماء وهذا الحديث لا يستقيم فيه هذا الاصل الذي ذكرناه بالمعانی التی ذكرناها الا ان يكون الارض عند تغلبی فعليه الضعف والتغلبی هو نصاری العرب الا ان لفظ الحديث ساكتٌ عنه وفصول الحديث يابی عنه - **قوله لا خلاط** - هذا الحديث يدل علی انه لا يجوز ان يخلط الرجل شياهه مثلاً بشياه غيره ليقل مخافة الصدقة بان يكون ثلثة نفر لكل اربعون شاة فيجب علی كل شاة فيخلطونها فيكون عليهم شاة واحدةٌ وهو معنی ما ورد فی الحديث الثانی لا يجمع بين متفرق ولا يفترق بين مجتمع خشية الصدقة وهذا علی مذهب الشافعی واما ابو حنيفة فمعنی الحديث عنده ان لا اثر للمخالطة فی تقليل الزكوة وتكثيرها فيؤخذ عنده فی الصورة المذكورة من كل واحد شاة - **قوله لا وراط** يحرم الوراط بكل معانيه المذكورة - **قوله لا شغار** - قال ابن عبد البر اجمع العلماء علی ان نكاح الشغار لا يجوز ولكن اختلفوا فی صحته فالجمهور علی البطلان وفی رواية عن مالك يفسخ قبل الدخول لا بعده وحكاه ابن المنذر عن الاوزاعی وذهبت الحنفية الی صحته ووجوب مهر المثل وهو قول الزهری والثوری ومكحول والليث ورواية عن احمد واسحق وابی ثور قال

ہے۔ اور اسی پر عمل ہے عام علماء کا۔ اور یہ حدیث (یعنی زمان مذکور) نہیں صحیح رہتا اوسمیں یہ قاعدہ اون معانی کے ساتھ جنکو ہم نے ذکر کیا مگر کہ ہو یہ زمین کسی تغلبی کی کیونکہ اونپر دونا حاصل تہا اور مراد تغلبی سے نصاریٰ عرب ہیں مگر لفظ حدیث کے (فرمان) ساکت ہیں اس سے اور احکام حدیث کے اسکے مخالف ہیں **قولہ لا خلاط**۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جائز نہیں ہے یہ بات کہ خلط کردے کوئی شخص اپنی بکریوں کو مثلاً دوسرے کی بکریوں کے ساتھ تاکہ کم ہو جاویں زکوٰۃ کے خوف سے۔ بایں طور کہ مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس بکریاں پس واجب ہے ہر ایک پر زکوٰۃ میں ایک بکری اب وہ تینوں آپس میں اپنی بکریاں ملا دیں تو اب اونپر میں صرف ایک بکری آئیگی اور یہی معنی ہیں اس قولِ رسول اللہ صلعم کے جو وارد ہوا ہے دوسری حدیث میں کہ لا یجمع یعنی نہ جمع کیا جاوے درمیان متفرق کے اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع کو صدقہ کے خوف سے اور یہ معنے امام شافعیؒ کے مذہب پر ہیں۔ لیکن معنی اس حدیث کے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ ہیں کہ کچھ اثر نہیں ہوتا خلط کرنے سے زکوٰۃ کی کمی و بیشی میں۔ پس اونکے نزدیک لیجاویگی صورت مذکورہ میں (یعنی خلط کے بعد بھی) ہر ایک سے ایک بکری **قولہ لا وراط** حرام ہے وراط اپنے سب معانی مذکورہ کی رو سے **قولہ لا شغار**۔ کہا ابن عبد البر نے کہ علماء کا اس بات پر تو اجماع ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں ہے لیکن (اگر واقع ہو جاوے تو) اوسکی صحت میں اختلاف ہے۔ جمہور کا مذہب ہے کہ باطل ہوتا ہے (یعنی گویا ہوا ہی نہ تھا) اور امام مالک سے ایک روایت ہے کہ دخول سے اول فسخ کر دیا جاوے اوسکے بعد فسخ نہیں ہوگا اور حکایت کیا ہے یہی قول ابن منذر نے اوزاعی سے اور مذہب احناف کا صحت نکاح کا ہے اور واجب ہوتا ہے مہر مثل اور یہی قول زہری اور ثوری اور مکحول اور لیث کا ہے۔ اور ایک روایت ہے احمد سے اور اسحق اور ابو ثور سے۔ کہا حافظ نے کہ یہی

الحائظ وهو قوی علی مذهب الشافعی - قوله لاسباق - یدل علی انه لایجوز اخذ المال بالمسابقة ولکن ورد فیه الاستثناء فیما روی عن امام احمد وغیره عن ابی هریرة رفعه لاسبق الا فی خفٍ اوحافرٍ اونصلٍ والمراد به الابل والخیل والسهم هذا مما اتفق علیه الفقهاء و قد الحقوا بها ماکان بمعناه کالبغال والحمیر والفیل لانها عداة للقتال - قوله لاجنب ولاجلب - علم انه لایجوز الجنب ولا الجلب بکل معانیهما فی ما بین الزکوة والمسابقة - ولما کان مسئلة السباق والجنب و الجلب - فی هذا الکتاب من اهم المسائل اردنا ان نستوعب الکلام فیه من احکامه وصوره و کان الشیخ الامام ابن القیم قد استوفی هذا البحث فی کتابه المسمی - بالسبق والرمی - جلبنا منه الفصل الذی فیه المرام وهو هذا -

قول امام شافعیؒ کے مذہب کا قوی قول ہے **قولہ لاسباق** دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جائز نہیں ہے مال لینا شرط مسابقت پر لیکن وارد ہوئی ہے اس باب میں استثنیٰ اوس حدیث میں جسکو روایت کیا امام احمد نے ابی ہریرۃ سے مرفوع نہیں جائز ہے شرط با لمال مسابقت میں مگر خف یا حافر یا نصل میں اور مراد اوس سے گھوڑا اونٹ اور تیر ہیں۔ یہ اون مسائل میں سے جنپر اتفاق کیا ہے فقہائے اور لاحق کر دیا ہے انکے ساتھ اون چیزوں کو جو ان جیسی ہیں جیسے خچر اور گدہا اور اونٹ اسوجہ سے کہ یہ سب سامان ہے لڑائی کا **لاجنب ولاجلب** معلوم ہو گئی اس سے یہ بات کہ جلب اور جنب دو نو باب یعنے زکوۃ اور مسابقہ میں اپنی کسی معنی کی رُو سے جائز نہیں ہے۔ **چونکہ** اس فرمان میں جلب جنب اور مسابقت کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں سے تہا تو ارادہ کیا ہم نے کہ اس کی پوری بحث اور اس کے متعلقہ احکام اور صورتیں بیان کریں اور شیخ امام ابن القیم نے خوب کامل طور سے بیان کیا ہے اس بحث کو اپنی کتاب مسمی **بالسبق والرمی** میں نقل کر لی ہم نے اوس کتاب سے وہ فصل جس میں مقصود تھا اور وہ یہ ہے۔

الفصل فی حکم السبق والرهان وصورته المتفق علیها والمختلف فیها -

فصل سبق اور رہن کے حکم کے بیان میں اور اوس کی وہ صورت جو متفق علیہ ہے اور وہ صورت جس میں علماء کا اختلاف ہے

اتفق العلماء علی جواز الرهان فی المسابقة علی الخیل و السهام فی الجملة واختلفوا فی فصلین احدهما فی الباذل للرهن من هو والثانی فی حکم عود الرهن الی من یعود فذهب الشافعی واحمد وابو حنیفة الی

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسابقت خیل اور سہام میں شرط کرنا جائز ہے لیکن اسکی تفصیل میں سے دو حکموں میں اختلاف ہے ایک حکم تو یہ کہ شرط لگانیوالا مسابقت میں کون ہو دوسرے یہ کہ مسابقت کا حکم کسکی طرف لوٹتا ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ

ان الباذل للرهن يجوز ان يكون احد المتعاقدين ويجوز ان يكون كلاهما وان يكون اجنبيا ثالثا اما الامام واما غيره ولكن ان كان الرهن منهما لم يحل الا بمحلل وهو ثالث يدخل بينهما لا يخرج شيئا فان سبقهما اخذ سبقهما وان سبقاه معا احرزا سبقهما ولم يغرم شيئا وان سبق المحلل مع احدهما استدرك والسابق

شرط لگانیوالا ہر دو فریق میں سے ایک ہی ہو سکتا ہے اور جائز ہے کہ دونو ہوں یا کوئی تیسرا اجنبی ہو وہ خواہ امام ہو یا اوس کے سوا کوئی اور لیکن اگر شرط دونو کی جانب سے ہو تو بغیر محلل کے جائز نہیں اور محلل وہ تیسرا شخص ہے جسکو وہ دونو مقرر کریں اور رقم شرط میں اوسکو دخل نہو پس اگر محلل دونو فریق پر سبقت لیگیا تو دونو کا مال شرط لیلیگا اور اگر وہ دونو اوسپر سبقت لیگئے یعنی ان میں دونو میں سے کسیکو ایکدوسرے پر فوقیت نہو تو اپنے اپنے مال شرط کے دونو مالک رہینگے اور محلل کو کچھ دینا نہیں ہوگا۔ اور اگر محلل ان میں کسی ایک کے

سہ قوله والسابق في سبقه الخ وتفصيل هذا المقام على ما في المحيط والذخيرة وغيرهما ان المسابقة ان كانت بغير شرط وعوض فهو جائز وان كان بعوض وشرط فان كان من الجانبين بان يقول الرجل للآخر ان سبق فرسك او ابلك او سهمك اعطيتك كذا وان سبق فرسي او غير ذلك اخذت منك كذا ويضع كل منهما مالا بشرط ان السابق ايهما كان ياخذهما فهو غير جائز لانه من صور القمار والميسر المنهي عنه وفيه تعليق التمليك بالخطر فاما اذا كان المال من احدهما بان يقول ان سبقتني فلك كذا وان سبقتك فلا شيء لنا او كان المال من اثنين لثالث بان يقولا ان سبقتنا فالمال لك وان سبقناك فلا شيء عليك فهو جائز وانما جازت المسابقة في غير صورة القمار لاشتماله على التحريض لاسيما في آلات الحرب كالفرس والسهم وغير ذلك والمراد بالجواز في صورة الجواز حل اخذ المال لا للاستحقاق فانه لا يستحق بالشرط شيء لعدم العقد والقبض وصرح به في فتاوى البزازية۔

سہ قوله والسابق في سبقه تفصیل اسکی جیسے کہ محیط اور ذخیرہ وغیرہ میں لکھا ہے یہ ہے کہ مسابقت اگر بغیر کسی شرط اور عوض کے ہو تب تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط کے ساتھ ہو تو پھر اوس میں بھی اگر شرط دونو جانب سے ہے باینطور کہ کہے ایک شخص دوسرے سے کہ اگر تیرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر بڑھ جاوے گا تو اسقدر تجھکو دونگا اور اگر میرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر تجھسے بڑھ جاویگا تو اسقدر تجھسے لیلونگا یا رکھدے ہر ایک دونو فریقوں میں سے کچھ مال اِس شرط پر کہ جو بڑھ جاوے وہ دونو کا مال لیلے تو یہ ناجائز ہے اسوجہ سے کہ یہ قمار کی صورتیں سے ایک صورت ہے جسکی ممانعت ہے اور نیز اسمیں معلق کرنا ہے ملک کا امر متردد کے ساتھ جو ناجائز ہے۔ لیکن اگر ہو مال ایک کیجانب سے اسطور سے کہ کہے ایک اونمیں کا دوسرے سے کہ اگر بڑھ گیا تو مجھسے تو تیرے لیے اسقدر مال ہے اور اگر میں بڑھ گیا تو میرے لیے کچھ نہیں۔ یا ہو مال دونو کا کسی تیسرے شخص کیواسطے باینطور کہ کہیں وہ دونو کہ اگر تو ہم سے بڑھ گیا تو دونو مال تیرے اور جو ہم تجھسے بڑھ گئے تو تجھے کچھ دینا نہیں ہوگا تو یہ جائز ہے۔ اور جن صورتوں میں قمار نہو اون میں مسابقت اسلیے جائز ہے کہ اُس سے مستعدی اور شوق ہوتا ہے جہاد کا خاصکر آلات حرب میں جیسے گھوڑا تیر اور اس کیطرح اور چیزیں اور ان سب جواز کی صورتمیں جواز سے مراد یہ ہے کہ مال لینا جائز ہو جاتا ہے نہ یہ کہ استحقاق ہو جاتا ہے کیونکہ نہیں استحقاق ہوتا ہے مجرد شرط سے کسی چیز کا بوجہ عقد اور قبض نہ ہونیکے تصریح کی ہے اسکی فتاوی بزازیہ میں۔

في سبقه - ثم اختلفوا في امر آخر - في المحلل
وهو انه هل يجوز ان يكون المحلل اكثر من
واحد او لا يجوز الا واحد فظاهر كلامهم
ان المحلل يكون كاحد الجزئين اما واحداً
واما عدداً وقال ابو الحسن الآمدي من
اصحاب احمد لا يجوز اكثر من واحد ولو كانوا
مائة لان الحاجة تندفع به - قالوا و
العقد بدون المحلل اذا اخرجا معاً قمار
ومذهب مالك انه انما يجوز ان يخرج
السبق ثالث ليس المتسابقين اما الامام
او غيره ولا يجري معهم فمن سبق منهما
اخذ ذلك السبق فان جرى معهما الذي
اخرج السبق فلا يخلوا - اما ان يكون خيل
السابق فرسين او اكثر فانكانتا فرسين
فسبق مخرج السبق فالسبق طعمة لمن
حضر ولا يأخذه - السابق وانكانت خيلا
كثيرًا وقد سبق مخرج السبق اعطي سبقه
الذي يليه وهو المصلّىعہ ولم يأخذه فقه
ذلك ان سبقه لا يعود اليه سواء سبق
او سُبق - ولا يجوز عنده ان يخرجا معاً
لا بمحلل ولا بغير محلل ولا ان يخرج احد
المتسابقين وقد روي عن مالك رواية
ثانية جواز اخراج السبق منهما بمحلل
كقول الثلاثة قال ابن عبد الله وهذا

شرکت کے ساتھ دوسرے سے بڑھ گیا تو خود فاضل رہا یعنی
اوسکو کچھ نہیں ملیگا اور بڑھنیوالا اپنے سبقت کے حکم میں ہوگا یعنی
وہ مالک ہو جاویگا مال شرط کا پھر اختلاف کیا ہے علمار نے ایک امر آخر
یعنی محلل کے بارہ میں اور یہ کہ کیا جائز ہے کہ محلل چند آدمی ہوں یا سوا
ایک کے زائد جائز نہیں پس اونکے ظاہر کلام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ محلل کا حکم فریقین کا سا حکم ہے خواہ ایک ہو یا چند آدمی ہوں۔
ابو الحسن آمدی نے جو اصحاب امام احمد سے ہیں کہا ہے کہ ایک سے زائد محلل
کا ہونا جائز نہیں اگرچہ فریقین سو نفر ہی کیوں نہوں اسوجہ سے کہ حاجت
اور ضرورت اوس ایک سے ہی پوری ہو جاتی ہے۔ اور نیز یہی علمانے کہا ہے
کہ عقد بغیر محلل کے اوس صورت میں جبکہ دونوں نے معاً شرط لگائی ہو
قمار ہے امام مالکؒ کا مذہب یہ ہے کہ محلل وہ ہے جو فریقین کیلئے علیحدہ
شرط لگائے وہ خواہ امام ہو یا کوئی اور اوسکے سوا۔ اور اونکے ساتھ دوڑ
میں شرکت نکرے۔ اون دونوں میں سے جو سبقت لیجائے وہی اوس شرط
کا مالک ہے اور اگر محلل بھی دوڑ میں شریک ہوا ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا
تو دوڑ کے گھوڑے صرف دو ہونگے یا زائد پس اگر دو ہی گھوڑے ہیں اور
شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہے تو مال شرط لقمہ ہے حاضرین کیلئے اور نہیں لے
سکتا اور سابق یعنی واپسی مال شرط کی اپنے مالک کیطرف جائز نہیں ہے
اور اگر دوڑ کے گھوڑے زائد ہوں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہے تو مال شرط
اُس شخص کو دیدے جسکا نمبر اُسکے بعد ہو اور خود نہ لے۔ اور وجہ اس حکم
کی یہ ہے کہ کسی حال میں بھی مال شرط۔ شرط لگانیوالے کیطرف نہیں لوٹتا خواہ وہ
سابق ہو یا اُسپر کوئی سبقت لیجائے۔ اور امام مالک کے نزدیک جائز نہیں ہے
کہ شرط لگاویں وہ دونوں فریق معاً خواہ محلل کیساتھ ہو یا بغیر محلل کے اور نہ یہ جائز
ہے کہ شرط لگائے اون دونوں فریق میں کا ایک اور دوسری روایت اونسے یہ ہے
کہ جائز ہے شرط لگانا فریقین کا آپس میں جبکہ محلل ہو جیسیکہ قول ہے آئمہ ثلاثہ کا

عہ قوله المصلي وهو من صلا وهو من
يكون عن يمين وشمال كذا في مجمع البحار
والحاصل ان يليه -

عہ قول المصلي - یہ مشتق ہے صلا سے - وہ شخص جو سیدہی
اور اولٹی جانب ہو اسی طرح ہے مجمع البحار میں اور مراد وہ شخص
جو اوس کے متصل ہو ۱۲

اجوبة قوليه وهو اختيار ابن المواز - **قلت**
ولكن اصحابه على خلافه والمشهور عندهم
ما حكيناه عنه اولا والقول بالمحلل مذهب
تلقاه الناس عن سعيد بن المسيب واما
الصحابة فلا يحفظ عن احد منهم قط انه
شرط المحلل ولا راهن به مع كثرة تناضلهم
ورهانهم بل المحفوظ عنهم خلافه كما ذكر
عن ابی عبیدة الجراح وقال الجوزجانی
الامام فی کتابه المترجم ؏ - حدثنا
ابو صالح هو محبوب بن موسى الفراء قال
حدثنا ابو اسحق هو الفزاری عن ابن عيينة
عن عمرو بن دينار قال قال رجل عند
جابر بن زيد ان اصحاب محمد كانوا لايرون
بالدخيل باسا فقال هم كانوا اعف
من ذلك والدخيل عندهم هو المحلل
فهذا غايته ما نقل عنهم انهم لايكونوا يرون
به باسا وفرق بين ان لا يروا به باسا وبين
ان يكون شرطا في صحة العقد وحله
فهذا لا يعرف عن احد منهم البتة وقوله
كانوا اعف من ذلك اى كانوا اعف من
ان يدخلوا بينهم في الرهان دخيلا
كالمستعار ولهذا قال جابر بن زيد راوی
هذه القصة انه لا يحتاج المتراهنان
الى المحلل - هكذا احكاه الجوزجانی
وغيره عنه - انتهى قول ابن القيم -

؏ وهذا يستعمل بدل لفظ المسمى واما
الكتاب فاسمه كتاب السبق والرمي ١٢

ابن عبد اللہ نے کہا امام مالک کے دونو قولوں میں سے یہی بہتر ہے اور اسکو
اختیار کیا ہے ابن المواز نے کہتا ہوں میں کہ علماء مالکیہ خلاف ہیں
اس کے اور مشہور اونکے نزدیک وہی قول ہے جو ہم نے اول
بیان کیا - اور محلل والا قول علماء نے سعید بن مسیب سے لیا ہے اور
صحابہ میں سے کسی سے روایت نہیں ہے کہ اونہوں نے محلل کی
شرط لگائی ہو - اور نہ محلل کیساتھ مسابقت کی باوجود کثرت سے
تیر اندازی کرنے اور گھوڑ دوڑ کرنیکے بلکہ اونسے اسکے خلاف مروی
ہے جیسے کہ روایت کیگئی ہے ابو عبیدہ بن جراح سے - اور کہا امام جوز
جانی نے اپنی کتاب میں کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح محبوب بن
موسیٰ فرا نے کہا ابو صالح نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق فزاری
نے ابن عیینہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار
سے عمرو کہتے ہیں کہا ایک شخص نے جابر بن زید کی مجلس میں کہ رسول اللہ
کے اصحاب دخیل کے مقرر کرنیمیں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے تو
جواب دیا جابر بن زید نے کہ اصحاب رسول اللہ کے بہت بچنے والے تھے
اس سے اور دخیل اونکی اصطلاح میں محلل کو کہتے ہیں پس غایت الباب
اوس امر کی جو اونسے منقول ہے یہ ہے کہ صحابہ محلل کے مقرر کرنیمیں
کوئی حرج نہیں جانتے تھے اور فرق ہے اس امر میں کہ حرج نہیں جانتے
تھے اور اس امر میں کہ اوسکا داخل کرنا شرط ہو صحت عقد اور اوسکے
جواز کے لیے اور یہ بات کسی صحابی سے مشہور نہیں ہے بالکل - اور
قول راوی کا کہ کانوا اعف من ذلک یعنی صحابہ بہت بچا کرتے تھے
شرط لگانے میں محلل کے داخل کرنے سے جو مانند مستعار
کے ہے - اسی وجہ سے اس قصہ کے راوی جابر بن زید
نے کہا کہ شرط کے دونو فریق محلل کے محتاج نہیں - اسی
طرح نقل کیا ہے جوزجانی وغیرہ نے جابر بن زید سے
ختم ہوا کلام ابن قیم کا -

؏ یہ لفظ یعنی المترجم مستعمل ہوتا ہے لفظ المسمی کی جگہ لیکن وہ
کتاب تو اوسکا نام کتاب السبق والرمی ہے ١٢

ولما كان لهذه المسئلة فروع يفيد ذكرها احتجنا الى فصل آخر

اور چونکہ اس مسئلہ کے ایسے فروع تھے جن کا ذکر مفید تھا تو محتاج ہوئے ہم ایک دوسری فصل کی طرف

من كتاب الامام ابن القيم فقال
اتفقوا على جواز اكل المال بسباق الخيل
والابل والنصال من حيث الجملة ۔
واختلفوا في كيفية الجواز واختلفوا
في مسائل - ايضا - **المسئلة الاولى**
اختلفوا في جواز المسابقة على البغال و
الحمير بعوض فقال الامام احمد ومالك
والشافعي في احد قوليه والزهري لا يجوز
ذلك وقال ابو حنيفة والشافعي في القول
الآخر تجوز - **المسئلة الثانية** - اختلفوا
في المسابقة على الحمام والنبل والسفر بعوض
فمنعه احمد ومالك واكثر الشافعية واجازه
اصحاب ابي حنيفة وبعض الشافعية وبعض
اصحاب احمد في الحمام الناقلة للاخبار -
المسئلة الثالثة - هل يجوز العوض
في المسابقة على الاقدام فمنعه مالك واحمد
والشافعي في المنصوص عنه صريحا واجازه
الحنفية وبعض الشافعية وهو مخالف
لنص الامام - واتفقوا في جوازه بلا عوض
بما رواه الامام احمد في مسنده وابو داؤد
في سننه من حديث عائشة قال سابقني
النبي صلى الله عليه وسلم فسبقته فلبثنا
حتى ارهقني اللحم سابقني فسبقني فقال
هذه بتلك وسابق الصحابة بالاقدام

امام ابن القیم کی کتاب میں سے پس کہا امام نے کہ
اتفاق کیا ہے مال شرط کے کھانے میں گھوڑے اور اونٹ
اور تیر کی گھوڑدوڑ میں فی الجملہ ۔ اور اختلاف کیا ہے جواز کی کیفیت
میں اور دوسرے بہت سے بھی چند مسائل میں اختلاف ہے ۔
اول مسئلہ یہ ہے کہ خچر اور گدھوں کی مسابقت کے جواز میں
بشرط مال اختلاف ہے پس امام احمد اور مالک اور شافعی کے
دو قولوں میں سے ایک قول اور زہری جائز نہیں رکھتے اور ابو حنیفہ
اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے قول میں جواز ہے ۔
مسئلہ ثانی یہ کہ اختلاف کیا ہے کبوتر اور تیر اور شکرہ کی مسابقت
بالمال میں پس امام احمد و مالک و اکثر شافعیہ نے تو منع کیا ہے
اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فقہاء اور بعض شافعیہ فقہاء اور بعض فقہاء
امام احمد نے جائز رکھا ہے اون کبوتروں میں جنکو خبر رسانی کی تعلیم دیجاوے
تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا جائز ہے عوض مسابقۃ بالاقدام میں
پس منع کیا ہے اسکو امام مالک اور امام احمد نے اور امام شافعی
نے اپنی صریح اور منصوص روایت کی رو سے اور اجازت دی ہے
اسکی حنفیہ اور بعض شافعیہ نے لیکن وہ خلاف ہے امام شافعی کی
نص کے اور علما نے بلا عوض مسابقت بالاقدام کے جواز میں
اتفاق کیا ہے کیونکہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داؤد نے
اپنی سنن میں حدیث عائشہ سے روایت کیا ہے کہا عائشہ رض
نے مینے اور رسول اللہ نے مسابقت کی تو میں اونسے بڑھ گئی
چند روز کے بعد جبکہ میں بدن سے بھاری پڑ گئی پھر ہم
نے مسابقت کی تو رسول اللہ بڑھ گئے پس فرمایا
آپ نے کہ یہ اوس دفعہ کا عوض ہے ۔ اور مسابقت
کی صحابہ نے رسول اللہ کے سامنے بغیر شرط کے ۔

بین یدایہ صلے اللہ علیہ وسلم بغیر برھان
وفی صحیح مسلم عن سلمۃ بن الاکوع
قال بینما نحن نسیر وکان رجل من الانصار
لایسبق ابدا فجعل یقول لامسابق
المدینۃ ھل من مسابق فقلت اما تکرم
کریما وتھاب شریفا قال لا الا ان یکون
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال قلت
یارسول اللہ بابی انت وامی ذرنی لاسابق
الرجل قال ان شئت فسبقتہ الی المدینۃ
المسئلۃ الرابعۃ - ھل یجوز العوض
فی المسابقۃ بالسباحۃ فمنعہ الاکثرون
وجوزہ بعض الشافعیۃ والحنفیۃ۔
المسئلۃ الخامسۃ - الصراع منع احمد
ومالک وبعض اصحاب الشافعی العوض
فیہ وھو مقتضے نص الشافعی فی منعہ
العوض فی المسابقۃ بالاقدام وجوزہ
بعض اصحابہ واصحاب ابی حنیفۃ -
المسئلۃ السادسۃ - المشابکۃ
بالایدی لایجوز بعوض عند الجمھور وفیہا
وجہ للشافعیۃ للجواز ومقتضے مذھب
اصحاب ابی حنیفۃ جوازہ فانھم
جوزوہ فی الصراع والمسابقۃ بالاقدام
والمغالبۃ فی مسائل العلم - المسئلۃ
السابعۃ - المسابقۃ بالسیف والرمح
والعمود منعہا بعوض مالک واحمد وجوزھا
اصحاب ابی حنیفۃ وللشافعیۃ فیہ
وجھان - المسئلۃ الثامنۃ - المسابقۃ

صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا اونہوں
نے کہ ہم سفر کر رہے تھے اور ایک انصاری تھا جس سے
مسابقت میں کوئی نہیں بڑھا تھا پس وہ کہنے لگا کہ کیا کوئی مدینہ
تک مسابقت کرنیوالا ہے۔ کیا کوئی مسابق ہے۔ مینے کہا کیا
نہیں اکرام کرتا تو کریم کا اور نہیں ڈرتا شریف سے (مطلب یہ کہ
کیا تجھے کسی کا لحاظ نہیں ہے) جواب دیا نہیں مگر رسول اللہ کا
مینے کہا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے
اجازت دیجیے کہ اس شخص سے مسابقت کروں آپ نے فرمایا
کہ تیری خوشی پس بڑھ گیا میں اوس سے مدینہ تک **چوتھا مسئلہ**
یہ کہ کیا جائز ہے بدل تیرنے کی مسابقت میں پس اکثر علمائے
اسکو منع کیا ہے اور جائز رکھا ہو اوسکو حنفیہ اور بعض شافعیہ
نے۔ اور **پانچواں مسئلہ** مسابقت کشتی کا ہے امام احمد
اور امام مالک نے منع کیا ہے اور بعض شافعیہ نے اسمیں
رقم لینا منع کیا ہے اور امام شافعی کے قول کا بھی یہی مقتضا
ہے کہ اونہوں نے تصریح کی ہو کہ مسابقت بالاقدام میں عوض
منع ہے اور بعض شافعیہ اور سب حنفیہ کے نزدیک بالکل جائز
ہے **چھٹا مسئلہ** پنجہ لڑانیکا ہے (شامل ہو گیا اسمیں کلائی
لڑانا بھی) نہیں جائز ہے اسمیں عوض لینا جمہور کے نزدیک
اور شافعیہ میں ایک روایت جواز کی ہے اور اصحاب حنفیہ کے
مذہب کا مقتضی یہ ہے کہ جائز ہے اسلیے وہ جائز رکھتے
ہیں عوض لینا کشتی اور بھاگ دوڑ اور مسابقت
فی العلم میں **ساتواں مسئلہ** تلوار اور نیزہ اور لٹھ
کی مسابقت کا ہے - امام مالک اور امام احمد نے
اس میں بدل لینا منع کیا ہے۔ حنفیہ جائز رکھتے ہیں۔
مذہب شافعیہ میں اس کی دو روایتیں ہیں **آٹھواں
مسئلہ** گو پین مسابقت کا ہے عوض کے
ساتھ منع کیا ہے اس کو جمہور نے۔ اور شافعیہ کے

بالمقاليع على العوض منعها الجمهور والشافعية
فيه وجه ومقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة الجواز- **المسئلة التاسعة**
المغالبة بشيل الاثقال كالحجارة والعلاج
فالجمهور لايجوزون العوض فيه ومن
جوزه على المشابكة والسباحة والصراع
والاقدام فمقتضى قوله الجواز ههنا
اذ لافرق- **المسئلة العاشرة** المثاقفة
لاتجوز بعوض عند الجمهور واباحها بعض
الشافعية وهو مقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة- **المسئلة الحادية عشر**-
المسابقة على حفظ القرآن والحديث والفقه
وغيره من العلوم النافعة والاصابة
في المسائل هل تجوز بعوض منعه اصحاب
مالك واحمد والشافعي وجوزه اصحاب
ابي حنيفة وشيخنا وحكاه ابن عبد البر
عن الشافعي وهو اولى من الشباك والصراع
والسباحة فمن جوز المسابقة عليها
بعوض فالمسابقة على العلم اولى بالجواز
وهي صورة مراهنة الصديق لكفار
قريش على صحة ما اخبرهم به وثبوته
وقد تقدم انه لم يقم دليل شرعي
على نسخه وان الصديق اخذ رهنهم
بعد تحريم القمار وان الدين قيامه
بالحجة والجهاد فاذا جازت المراهنة على
آلات الجهاد فهي في العلم اولى بالجواز
وهذا القول هو الراجح-

نزدیک بھی یہ ایک روایت ہیں ہے اور مقتضی مذہب
حنفیہ کا یہ ہے کہ جائز ہے **نواں مسئلہ** غالب آجانا بھاری
چیزوں کے اٹھانے میں جیسے پتھر اور کھجور کے تنہ پس جمہور
نہیں جائز رکھتے اوس میں عوض اور جس شخص نے کہ جائز
رکھا ہے عوض لینا پنجہ لڑانے اور تیرنے اور کشتی اور بھاگ
دوڑ میں اوس کے قول کا مقتضی یہ کہ جائز ہو یہاں بھی اسلیے
اون میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے **دسواں مسئلہ**
پھیکری پھینکنے کا۔ نہیں جائز ہے اوس میں عوض جمہور کے
نزدیک اور مباح کہا ہے اسکو بعض شافعیہ نے اور یہی مقتضی
ہے مذہب علماء حنفیہ کا۔ **گیارھواں مسئلہ** مسابقت
حفظ قرآن اور حدیث اور فقہ وغیرہ اون علوم پر جو نافع ہوں اور
مفید ہوں دریافت مسائل کے لئے۔ کیا جائز ہے اوس
میں عوض لینا۔ منع کیا ہے اسکو اصحاب امام مالک اور
امام احمد اور شافعی نے اور جائز رکھا ہے اسکو اصحاب
امام ابوحنیفہ اور ہمارے شیخ نے (مراد از ابن تیمیہ) اور
نقل کیا ہے اسکو ابن عبدالبر نے امام شافعی سے اور یہ بہتر
ہے پنجہ لڑانے اور کشتی لڑنے اور تیرنے سے پس جس نے
کہ جائز رکھا ہے مسابقت کو اونمیں عوض کے ساتھ تو مسابقت
فی العلم میں تو بطریق اولی جائز ہونا چاہیے۔ اور یہ وہی صورت
ہے جس طرح کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی تھی کفار
قریش سے اوس چیز کے صحیح ہونے کی جس کی اونکو خبر
دی تھی (یعنی خبر دربارہ روم) جسکا قصہ مشہور ہے اور
پہلے گذر چکا ہے کہ اسکے نسخ پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں
ہوئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مال شرط کفار سے لیا
قمار کی حرمت کے بعد اور دین کا قیام حجۃ اور جہاد سے ہی
پس جبکہ شرط لگانا آلات جہاد پر جائز ہوا تو باب علم میں بجواز
اولی ہے اور یہی قول راجح ہے۔

المسئلة الثانية عشر- المسابقة
بالسهام على بعد الرمي لا على الاصابة
فايهما كان ابعد مدى كان هو الغالب
منعها بالعوض اصحاب احمد والشافعي
ويلزم من جوازها في المسابقة بالاقدام
والسباحة والمصارعة جوازها هنا بل هي
اولى بالجواز فان المقصود بالرمي امران
البعد والاصابة فالبعد احد مقصوديه
والسبق به من جنس السبق بالخيل والابل
وبكل حال فهو اولى من سائر الصور التي
قاسوها على مورد النص بالجواز وظاهر
الحديث يقتضيه فانه اثبت السبق في
النصل كما اثبته في الخف والحافر وهذا
يقتضي ان يكون السبق به كالسبق
بهما فاما ان يقال يقتضي الاصابة دون
السبق في الغاية فكلا وهو في اقتضاءهما
معا اظهر من الاقتصار على الاصابة
فقط والله اعلم- انتهى قول ابن القيم-
قوله من اجبا- يدل على ان الاجبأ
لا يحل بكل معانيه- اما الاول فهو ما يدل
عليه حديث ابن عمر ان النبي صلى الله
عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو
صلاحها وتفصيل ما اختلف فيه السلف
من انه يكفي فيه بدو الصلاح في جنس
الثمار او في كل بستان وزرع او في كل شجرة
علىحدة على الاقوال وموضعه الفقه
واما المعنى الثاني فقد سبق حكمه في قوله

بارھواں مسئلہ تیروں کی مسابقت کا ہے دور پھینکنے میں
نہ نشانہ صحیح لگانے میں پس دونوں میں سے جو دور پھینکیگا وہی
غالب ہوگا. منع کیا ہے اسکو عوض کے ساتھ اصحاب امام احمد اور
شافعی نے۔ اور بھاگ دوڑ اور تیرنے اور کشتی کی مسابقت
میں عوض جائز رکھنے سے لازم آتا ہے اوسکا جواز اسجگہ بھی
بلکہ یہ بہتر ہے جواز کے لیے اسلیے کہ مقصود تیراندازی سے دو
ہوتے ہیں دور پھینکنا اور صحیح نشانہ لگانا پس دوری دو مقصودوں
میں ایک ہے اور مسابقت اسکی مثل مسابقت گھوڑوں اور
اونٹوں کے ہے۔ اور بہرحال یہی اولی ہے اون تمام صورتوں
سے جنکو قیاس کیا ہے مورد نص پر جواز کے ساتھ اور ظاہر
حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کیونکہ اوسمیں ثابت کی گئی مسابقت
تیراندازی میں جیسے کہ ثابت ہے گھوڑے اور اونٹ میں
مقتضے اسکا یہ ہے کہ تیراندازی کی مسابقت کا حکم مثل گھوڑ
دوڑ کی مسابقت کے چاہیے پس اگر کہا جائے کہ مقتضے اسکا
نشانہ بازی ہے نہ مسابقت غایت اور بعد کا تو جواب یہ
ہے کہ ہرگز نہیں۔ شمول قیاس کا دونوں کو اظہر ہے اقتصار
کرنے سے فقط نشانہ بازی پر واللہ اعلم۔ ختم ہوا قول ابن
قیم کا۔ **قولہ من اجبا** یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ اجبا نہیں جائز ہے اپنی کسی معنی کی رو سے لیکن معنی
اول پس اوس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہے ابن عمرؓ
کی حدیث۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ وہ پکجاویں۔ اور تفصیل اُس
امر کی جس میں سلف نے اختلاف کیا ہے کہ کافی ہے پکنا
جنس ثمار کا یا ہر باغ اور کھیتی کا یا ہر درخت کا علیحدہ
چند مذاہب پر ہے اور بیان اوسکا فقہ میں ہے۔
لیکن معنے ثانی پس گذر گیا حکم اوسکا قولہ لا دراط میں
پس وہ مقتضے ہے اس بات کو کہ اس جگہ وہ معنے

ولا اوراط وهذا يقتضي ان لا يراد هنا لئلا يتكرر نعم ويجوز ان يراد به المعنى الثالث - **قوله كل مسكر حرام** هذا دليل لمن عمم معنى الخبر وقال ان كل مسكر خمر وهو قول علي وعمر وابنه وسعد وابي موسى وابي هريرة وابن عباس وعائشة ومن التابعين عروة وسعيد بن المسيب والحسن وسعيد بن جبير وهو قول مالك والاوزاعي والثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق وغيرهم واستدلوا بحديث ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كل مسكر خمر وكل مسكر حرام وفي رواية كل مسكر خمر وكل خمر حرام وقد خصص بعضهم بالعنب وفصلوا في ان تحريمه قطعي وتحريم ما عداه ظني وروى عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة وهذا دليل التخصيص - **اقول** - هكذا قيل وفيه ان دعوى تخصيص الخمر بالعنب لم يثبت بهذا الا ان يقال انه جواب عن عموم الخبر فكأنه اجاب بنقض التعميم ويمكن ان يوجه بان معنى الحديث ان الخمر من احدى هاتين الشجرتين فمن تبعيضية - وهذا التاويل هو مقتضى حديث ابن عباس حرمت الخمر لعينها والمسكر من كل شراب كما رواه الطحاوي ونقل الطحاوي عن ابي حنيفة

مراد نہ ہوں تاکہ تکرار لازم نہ آئے۔ ہاں تیسرے معنی اس جگہ مراد ہو سکتے ہیں۔ **قولہ کل مسکر حرام**۔ یہ دلیل ہے اوس شخص کی جس نے حدیث کے معنے عام لیے ہیں اور کہا ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور یہی قول ہے حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور سعد بن وقاص اور ابو موسی اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم کا اور تابعین میں سے عروہ اور سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر کا اور یہی قول ہے امام مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق وغیرہ کا اور استدلال لائے ہیں وہ حدیث ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور بعض نے تخصیص کی ہے خمر کی انگور کے ساتھ اور تفصیل کی اس امر میں کہ تحریم خمر انگور کی قطعی ہے اور تحریم اوسکے ماسوا کے ظنی۔ اور مروی ہے ابو ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے کہ خمر اون دو شجروں یعنے نخلہ و عنب کا ہوتا ہے اور یہ دلیل ہے تخصیص کی **کہتا ہوں میں** کہ اسیطرح کہا گیا ہے اور اسمیں یہ اعتراض ہے کہ یہ دعوی کہ خمر خاص ہے عنب کے ساتھ نہیں ثابت ہوتا اس سے مگر کہ کہا جائے کہ یہ جواب ہے اوس شخص کا جس نے حدیث کو عام کیا ہے پس گویا کہ جواب دیا اوسکی تعمیم توڑکر اور ممکن ہے کہ توجیہ کی جاوے باینطور کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ شراب ان دو پیڑوں میں ایک کی ہوتی ہے۔ پس من تبعیضیہ ہوگا اور یہ تاویل مقتضی ہے حدیث ابن عباس کی حرام کی گئی خمر بعینہ اور نشہ کرنے والی ہر قسم کی شراب جیسے کہ روایت کیا اس کو طحاوی نے اور نقل کیا ہے طحاوی نے امام ابوحنیفہ سے کہ خمر حرام ہے بالکل تھوڑا ہو یا بہت اور نشہ

ان الخمر حرام قليلها وكثيرها والسكر من
غيرها حرام وليس كتحريم الخمر والنبيذ
المطبوخ لا بأس من اي شئ كان وعن ابي
يوسف لا بأس بالنقيع من كل شئ وان
غلى الا الزبيب والتمر قال كذا حكاه محمد
عن ابي حنيفة وعن محمد ما اسكر كثيره فاحب
ان لا اشربه ولا احرمه وقال الثوري اكره
نقيع التمر ونقيع الزبيب اذا غلى ونقيع
العسل لا بأس به - انتهى -

غیر خمر کا حرام ہے لیکن اوسکی حرمت مثل خمر کی حرمت کے
نہیں ہے اور جوش دی ہوئے نبیذ کا کچھ حرج نہیں خواہ کسی
چیز کا ہوا ور ابو یوسف سے روایت ہے کہ کچھ حرج نہیں
ہر چیز کے نقیع کا اگرچہ وہ جوش مارے مگر انگور اور کھجور کا۔
کہا طحاوی نے کہ اسیطرح روایت کی ہے امام محمد نے امام
ابو حنیفہ سے اور امام محمد سے روایت ہے کہ جس شے
کی زیادتی مسکر ہو تو میں اچھا سمجھتا ہوں کہ نہ پیوں اوسکو اور
نہ حرام کروں اور کہا ثوری نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں نقیع تمر
اور نقیع زبیب کو جبکہ جوش مارے اور کچھ حرج نہیں نقیع عسل کا۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لاكيدر واهل دومة الجندل

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ نے اکیدر اور دومۃ الجندل والوں کے لیئے

قال الزرقاني ارسل رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو بتبوك الى اكيدر صاحب
دومة الجندل سرية عليها خالد بن الوليد

کہا زرقانی نے کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے جبکہ
تھے وہ تبوک میں اکیدر کی طرف ایک لشکر
جس کے امیر خالد بن ولید تھے۔ بس قید کیا آپ نے

سه قوله النبيذ - من الانتباذ وهو ان يجعل نحو
تمرا وزبيب في الماء ليحلوا فيشرب ونهي عنه وهو
منسوخ الا عند جماعة وجواب ابن عباس
به بالحديث للمرأة السائلة عن نبيذ يدل
على ان مذهبه عدم النسخ ١٢ كذا في
مجمع البحار -

عه قوله بالنقيع - جاء في حديث آخر الكرم
يتخذونه زبيبا ينقعونه اي يخلطونه بالماء
ليصير شرابا وكلما القي فقد انقع والنقوع
بالفتح ما نقع في الليل يشرب نهارا وبالعكس
والنقيع شرابا يتخذ من زبيب او غيره ينقع
في الماء من غير طبخ ١٢ مجمع البحار

سه قولہ النبیذ مشتق ہے انتباذ سے اور وہ یہ ہے کہ ڈالی جائے
کھجور یا انگور مثلاً پانی میں تاکہ میٹھی ہو جاویں پھر پی جاویں اور منع کیا گیا
ہے اس سے اور یہ منسوخ ہے مگر ایک گروہ کے نزدیک جواب ابن عباس
کا حدیث سے اوس عورت کو جو سائل تھی نبیذ کی
بابتہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ آپ کا مذہب عدم نسخ
کا ہے۔ مجمع البحار۔

عه قولہ بالنقیع۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بنانے میں انگور
کا نقیع ملاتے ہیں اوسکو پانی میں تاکہ ہو جائے شراب اور جب ڈالا جاوے
پانی میں تو ہو جاتا ہے انقع۔ اور نقوع بفتح وہ چیز جو بھگو دیجاوے
رات کو تاکہ پی جاوے دن میں یا بالعکس او۔ نقیع وہ شراب
جو بنائی جاوے انگور سے پانی میں بھگو کر بغیر پکائے ہوئے مجمع البحار

فاسره وجاء به فصالحه على الجزية
وخلى سبيله وكتب له كتابا نسخته۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔
هذا كتاب من محمد رسول الله صلى
الله عليه وسلم لاكيدر حين اجاب الاسلام
وخلع الانداد والاصنام مع خالد بن
الوليد سيف الله فى دومة الجندل و
اكنافها۔ ان لنا الضاحية من الضحل والبور
والمعامى واغفال الارض والحلقة والسلاح
والحافر والحصن ولكم الضامنة من النخل
والمعين من المعمور ولا تعدل سارحتكم
ولا تعد فاردتكم ولا يحظر عليكم النبات
تقيمون الصلوة لوقتها وتؤتون الزكوة
بحقها عليكم بذلك عهد الله والميثاق ولكم
الصدق والوفاء شهد الله ومن حضر
من المسلمين۔ ذكره فى المواهب وقال
الزرقانى اخرجه الواقدى فى المغازى
بحذف قوله حين اجاب الى قوله واكنافها
قال حدثنى شيخ من دومة ان رسول الله
كتب لاكيدر كتابا قال صاحب المصباح
اورده محمد بن سعد فى الطبقات وقال
قال عمرو بن محمد الاسلمى حدثنى رجل
من اهل دومة۔ ونقله السهيلى هكذا
فى روض الانف عن ابى عبيد قال اتانى
به شيخ فقرأته فاذا فيه۔ فذكر الكتاب۔
وهذا الكتاب صريح فى اسلام اكيدر
وبهذا ونحوه اغتر ابن منده وابو نعيم

اوسکو اورلے آئے رسول اللہ کے پاس پس صلح کی
آپ نے اوس سے جزیہ پر اور چھوڑ دیا اور اوسکو فرمان لکھدیا
جس کے لفظ یہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
سے سیف اللہ خالد بن ولید کے ہمراہ اکیدر کے نام جبکہ
قبول کرلیا اوس نے اسلام اور چھوڑ دیا شرک کو
اور بتوں کو دومۃ الجندل میں (اس بابتہ) کہ ہمارے واسطے
ہیں قریب آبادی کے اطراف زمین کی نہریں اور زمین
بے زراعت اور بے عمارت اور پڑت زمین اور زرہیں
اور ہتھیار اور گھوڑے اور قلعہ۔ اور تمہارے لیے ہیں وہ
درختان خرما جو داخل آبادی ہیں اور بستی کے قریب کی نہریں
اور عامل زکوۃ کے پاس تمہارے چرنیوالے جانور جمع کرکے
زکوۃ لینے کی غرض سے نہ بھیجے جاوینگے (بلکہ زکوۃ وصول کرنیکو
وہ خود آئیگا) اور زکوۃ لینے کے حساب میں تمہارے گلہ کے سوا جانور
نہیں شمار کیے جاوینگے اور نہ روکا جائیگا کوئی تم میں سے گھاس چرنے سے
جہاں وہ چاہے پڑہوگے تم نماز اوسکے وقتوں پر اور دوگے تم
زکوۃ پوری پوری۔ لازم و واجب ہے تم پر اللہ کے عہد کیا تھا اور تمکو لازم
ہے اس لکھے ہوئے کو سچائی سے پورا کرنا۔ گواہی دی اسپر اللہ نے اور
اون مسلمانوں نے جو موجود تھے ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی
نے کہ تخریج کی ہے اسکی واقدی نے مغازی میں اور حذف کیا ہے اوسنے
اپنی تخریج میں قول رسول اللہ حین اجاب کو قولہ واکنافہا تک اور کہا
کہ حدیث بیان کی مجھسے دومہ کے ایک شخص نے کہ رسول اللہ نے لکھا اکیدر کو
ایک فرمان۔ کہا صاحب مصباح المضی نے کہ بیان کیا ہے اسکو محمد بن سعد
نے اپنی طبقات میں اور کہا کہ کہا عمرو بن محمد الاسلمی نے کہ حدیث بیان
کی مجھسے اہل دومہ میں سے ایک شخص نے اور نقل کیا ہے اسکو سہیلی نے اسطرح
روض الانف میں ابو عبید سے روایت کرکے کہا ابو عبید نے کہ لایا میرے پاس
اوس فرمان کو ایک بوڑہا آدمی پس میں نے اوسکو پڑہا تو اوس میں لکھا ہوا تھا کہ۔

فذكره في الصحابة وشنّع عليه ابو الحسن ابن الاثير فقال انما اهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصالحه ولم يسلم وهذا مما لاخلاف فيه بين اهل السير ومن قال انه اسلم فقد اخطأ بل كان نصرانيا وقتله خالد بن الوليد في خلافة ابي بكر كافرا كما ذكره البلاذري ويحتمل ان يكون اسلم بعد ذلك كما قال الواقدي وكما يظهر من هذا الكتاب ثم ارتد بعد النبي صلى الله عليه وسلم مع من ارتد كما قال البلاذري ومات على ذلك كافرا۔

پس ذکر کیا فرمان۔ یہ فرمان صریح ہی اکیدر کے اسلام میں اور اس سے اور اس کے مثل روایات سے وہو کر کہا ہے ابن منده اور ابو نعیم نے پس ذکر کیا ہی اون دونو نے اکیدر کو صحابہ میں اور اعتراض کیا ہی اسپر ابو الحسن ابن الاثیر نے پس کہا کہ ہدیہ بھیجا اکیدر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور صلح کی آپسے اور اسلام نہیں لایا اور یہ بات (یعنی اوسکا عدم اسلام) بغیر خلاف کے مسلم ہے اہل سیر کے نزدیک اور جس شخص نے کہا کہ وہ اسلام لے آئے تھے اوسنے غلطی کی ہی بلکہ وہ نصرانی تھا اور قتل کیا ہی اوسکو خالد بن ولید نے ابوبکرؓ کی خلافت میں بحالت کفر جیسا ہی ذکر کیا ہی اُسکی نسبت بلاذری نے اور احتمال ہی کہ اسلام آیا ہو اوسکے بعد جیسکہ کہا ہی واقدی نے اور جیسکہ معلوم ہوتا ہے اس فرمان سے پھر مرتد ہوگیا بعد رسول اللہ کے اور لوگوں کے ساتھ جو مرتد ہوئے ہیں جیسکہ کہا ہی بلاذری نے اور مرگیا ہو اوسیطرح بحالت کفر

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

الضاحية - البارز الظاهر من الارض وفي الروض اطراف الارض - **ضحل** بفتح المعجمة وسكون المهملة واللام الماء القليل وقيل الماء القريب المكان - **بور** - الارض التي لم تزرع - **والمعامي واغفال الارض** - في الروض المعامي اراضي المجهولة واغفال الارض ما لا اثر فيه من عمارة اونحوها قال الزرقاني هذا عطف تفسيري وهذا يقتضي تغائرهما الا ان يقال هو بحسب المفهوم وماصدقهما واحد بان يراد بالمجهول ما لا اثر فيه وفي القاموس الاعماء الجهال جمع اعمى واغفال الارض التي لا عمارة بها كالاعمى

الضاحیة ظاہر اور صاف زمین اور روض الآنف میں اسکا ترجمہ لکھا ہے کہ اطراف ارض **ضحل** بفتح ضاد معجمہ و سکون حا مہملہ اور لام۔ تھوڑا پانی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ پانی جو بستی سے قریب ہو۔ **بور** وہ زمین جو بوئی ہوئی نہو۔ **المعامي و اغفال الارض**۔ روض الآنف میں لکھا ہے کہ معامی بیکار زمین اور اغفال الارض۔ وہ زمینیں جنمیں عمارت وغیرہ کا اثر نہو کہا زرقانی نے کہ یہ عطف تفسیری ہے اور عبارت مقتضی ہی اون دونو کے تغایر کو مگر کہ تاویل کی جائے اس طور سے کہ تغایر بحسب المفہوم ہے اور ما صدق اس کا واحد ہے بایںطور کہ مراد مجہول سے وہی زمین ہے جس میں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو اور قاموس میں ہے کہ اعماء یعنی جہال جمع ہے اعمی کی اور اغفال الارض وہ زمین جس میں عمارت نہ ہو گویا جیسے اندھا آدمی۔

الضامنة من النخل - بالمعجمة هي ماكان داخلا في العمارة وتضمنت امصارهم وقراهم لان اربابها ضمنوا حفظها فهي ذات ضمان **معين** - الظاهر من ماء الدائم - **لاتعدل سارحتكم** - السرح والسارح والسارحةُ سواء الماشية اي لاتصرف ولاتمنع ماشيتكم عن مرعى تريده كذا قاله الواقدي وقال في الروض معناه ان لاتحشر الى المصدق - **لاتعد فاردتكم** يعني الزيادة على الفريضة اي لاتضم الى غيرها فتعد منها وتحسب - **لايحظر عليكم النبات** - بالحاء المهملة والظاء المعجمة الحظر المنع فالمعنى لاتمنعون من الرعي حيث شئتم كذا قاله السهيلي و قال في مجمع البحار اي لاتمنعون من الزراعة حيث شئتم - قال ابن حديدة النبات النخل القديم الذي ضرب عروقه في الارض وثبت انتهى - وفي رواية - **لايحصر** بمهملة **البيات** - بباء الموحدة والياء التحتانية اي لاتضيق عليكم في البيات بارض تزرعون بها -

الضامنة من النخل ضاد معجمہ میم اور نون۔ وہ چیز جو داخل ہو آبادی میں اور متضمن ہوں اوسپر بستیاں اور شہر اس وجہ سے کہ وہاں رہنے والے ضامن ہیں اوسکی حفاظت کی پس وہ صاحب ضمان ہیں **معین** ظاہر پانی ہمیشگی والا مراد چشمہ **لاتعدلُ سارحتکم** - السرح - سارح - سارحہ سب کے ایک معنے ہیں یعنی چوپایہ یعنی نہ روکے جاوینگے اور نہ منع کیے جاوینگے تمہارے جانور چراگاہ سے اسیطرح کہا ہے واقدی نے اور کہا روض الانف میں کہ اوسکے معنی یہ ہیں کہ نہ بھیجے جاوینگے طرف عامل زکوۃ کے **لاتعد فاردتکم** یعنی زائد فرض پر یعنے نہ ملایا جاویگا فریضہ غیر فریضہ کیطرف تاکہ وہ غیر فریضہ شمار کر لیا جاوے فریضہ کے ساتھ زکوۃ میں **لایحظر علیکم النبات** - حار مہملہ ظار معجمہ خطر کے معنی منع کے ہیں پس معنی یہ ہونگے کہ نہ منع کیے جاؤگے تم چرائی سے جہاں تم چاہو اسیطرح بیان کیا ہے سہیلی نے اور کہا مجمع البحار میں کہ نہ منع کیے جاؤگے تم زراعت سے جہاں تم چاہو تفسیر کی ہے ابن حدیدہ نے نبات کی کہ نبات اوس پرانی کھجور کو کہتے ہیں جسکی جڑیں زمین میں گھس جاویں اور مضبوط ہو جاویں۔ انتہی اور ایک روایت میں بجائے اسکے **لاتحصر** بمہملتین **البیات** بار موحدہ اور یار تحتانیہ معنی یہ ہیں کہ نہ تنگی کی جاویگی تم پر شب گذارنے یا گھر بنانے میں اوس زمین میں جہاں تم کھیتی کرتے ہو۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله بور الى اغفال الارض - افاد ان الارض التي ليست في يد احد من الرعية تنزل عليه حكم بيت المال ويستنبط منه

قولہ بور الی اغفال الارض - اس قول نے فائدہ دیا اس بات کا کہ جو زمین کسی کے قبضہ میں نہو تو نازل ہوتا ہے اوسپر حکم بیت المال کا (یعنی وہ زمین نزولی ہو جاتی ہے) اور مستنبط ہوتی ہے

كل ما فرغ من الايدی من الاموال فهو ايضا
لبيت المال لانه لم يزاحمه احد من الناس
قوله والحلقة الى الحصن - يستفاد
منه ان الامام يجوز له ان يأخذ من رعيته
ما يری من الحلقة والسلاح والحافر والحصن
فيعد بها فی قتال المشركين وكم يأخذها
منه وكم يتركها عندهم فهو على رای الامام
واما الحصن فالظاهر انه لا يتركه فی ايديهم
ولكن ما وقع فی فتح خيبر يرشد الى انه يجوز
للامام ان يترك الحصون فی ايديهم فان
يهود خيبر لما الجوا الى الحصن نزلوا على الصلح
الذی بذلوه ان لرسول الله صلى الله عليه
وسلم الصفراء والبيضاء والحلقة والسلاح
ولهم رقابهم وذريتهم وان ينفوا من الارض
ولم يذكر فيه عقد الحصن فالظاهر انه
ترك لهم - **قوله تقيمون الصلوة
لوقتها** - فيه دليل على رد من قال بالجمع
وهو معنی قوله تعالى كتابا موقوتا وروی
عبادة بن الصامت مرفوعا ستكون بعدی
عليكم امراء تشغلهم اشياء عن الصلوة
لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة
لوقتها - الحديث رواه ابو داؤد واحمد
وغيرهما الا ما كان من عذر نسيان او نوم
فوقتها اذا ذكر وقد ورد ذلك منصوصا
فی احاديث المرفوعة وليس مقام لبسط
الكلام فی ذلك - **قوله تؤتون الزكوة
بحقها** - معناه بحق الزكوة على ما ورد به

اِس سے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو کسی کے قبضہ میں نہ ہو خواہ
وہ مال ہی ہو وہ بھی بیت المال کا ہو جاتا ہے کیونکہ اوسکے
لیے کوئی شخص جھگڑا کرنیوالا نہیں ہے **قولہ** والحلقۃ الی
الحصن - فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ امام کو جائز ہے
کہ زرہ - ہتھیار قلعہ وغیرہ میں جو کچھ مصلحت دیکھی اپنی رعیت
سے لیلے - اور تیاری کرے اوسکے ساتھ مشرکین سے
لڑنیکی - اور کسقدر اونسے لے اور کسقدر اونکے لیے چھوڑدے
یہ امام کی رائے اور مصلحت پر ہے لیکن قلعہ پس ظاہر تو یہی ہے
کہ نہ چھوڑے اوسکو اونکے قبضہ میں لیکن واقعہ فتح خیبر دلالت
کرتا ہے اِس بات پر کہ جائز ہے امام کو کہ قلعہ بھی اونکے قبضہ
میں چھوڑ دے کیونکہ جب یہود خیبر محصور ہوئے قلعہ میں تو
راضی ہوئے صلح پر جسکو طے کیا اونہوں نے باینطور کہ واسطے
رسول اللہ صلعم کے ہے اشرفیاں اور روپیہ اور زرہیں اور
ہتھیار اور اونکے لیے ہے غلام اور اونکی اولاد اور یہ بات کہ
جلاوطن ہو جاویں - اور نہیں ذکر کیا عقد صلح میں قلعہ کا بس
ظاہر یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا تھا اونکے لیے **قولہ** تقیمون الصلوۃ
لوقتہا - اسمیں رد ہے اوس شخص کا جس نے قول کیا ہے جمع کا اور
یہی معنی ہیں قول اللہ عز وجل کے کتابا موقوتا کے اور روایت
ہے عبادہ بن صامت سے مرفوع (فرمایا آپنے) کہ ہونگے
میرے بعد ایسے امیر جنکو بہت سی باتیں نماز وقت پر ادا
کرنیسے روکدینگی یہانتک کہ نماز کا وقت جاتا رہیگا پس پڑھو تم نماز
اپنی وقت پر (یعنی ایسی صورت میں اقتدا امیر کی واجب نہیں ہے) اس
حدیث کو روایت کیا ہے ابو داؤد و احمد وغیرہ نے لیکن اگر کوئی عذر ہو جاوے
مثلاً بھول جائے یا نماز کے وقت سوتا ہو تو اوسکا وقت وہی ہے جب یاد
ہو (یعنی جب وہ عذر رفع ہو جائے) اور اس بارہ میں احادیث مرفوعہ
بہت ہیں جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے **قولہ** تؤتون الزکوۃ بحقہا
اسکے معنی یہ ہیں کہ ادا کروگے تم زکوۃ کو حق زکوۃ کے ساتھ -

الشرع من قدر الزكوة بتفاصيله في
اجناس الحيوانات والنقدين والزرع
وغير ذلك وكذا ما ورد من قوله صلى الله
عليه وسلم لا جلب ولا جنب وغير ذلك
من المنهيات والمامورات فان هذه
هي حق الزكوة - **قوله شهد الله ومن
حضر** - هذا كقوله تعالى شهد الله انه
لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما
بالقسط - الآية - وقد ذكروا فيه ان
الشهادة من الله ومن غيره بمعنى واحد
وقال بعضهم انه ليس كذلك فقال الاولون
ان الشهادة هنا عبارة عن الاخبار المقرون
بالعلم وهو مفهوم واحد وحاصل في
حق الجميع وقال الآخرون ان شهادة
الله نصب الدلائل الدالة عليها وانزال
الآيات الناطقة بها وشهادة الملائكة
الاقرار وشهادة اولوا العلم الايمان بها
والاحتجاج عليها كذا فسره البيضاوي
وعلى الكل يستقيم ان الحديث يدل
على ان كتب الشهادة مما يوجب الوثوق
به سواء كان الكتاب من الامام او
المامور وانه حجة ويرد به قول من قال
ان الكتاب لا يقوم به الحجة سواء
كان الشهادة مكتوبة عليه ام لا =

یعنی جس طرح شرع میں وارد ہوا ہے مقدار زکوۃ کی اوسکی
تفاصیل کے ساتھ اجناس حیوانات اور نقدین یعنی سونا
چاندی اور کھیتی وغیرہ میں اور اسیطرح وہ احکام جو وارد
ہوئے ہیں قول رسول اللہ صلعم لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ میں اور
اس کے سوا جو اوامر و نواہی ہیں پس تحقیق یہ معنی ہیں
حق زکوۃ کے **قولہ شہد اللہ ومن حضر** یہ مثل قول اللہ عزوجل
کے ہے کہ شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ الآیۃ۔ اور ذکر کیا ہے مفسرین
نے اس کے ترجمہ میں کہ شہادت من اللہ اور شہادت من غیر اللہ
میں دونو جگہ شہادت کے ایک ہی معنی ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ
اسطرح نہیں ہے بلکہ فرق ہے پس اول گروہ نے کہا کہ
اس جگہ شہادت کے معنی ہیں وہ خبر جو ملی ہوئی ہو علم کے ساتھ
اور شہادت بایں معنی مفہوم واحد ہے اور حاصل کہ جمیع شہادات
میں۔ اور کہا دوسرے گروہ نے کہ مراد اللہ کی شہادت سے یہ ہے کہ
وہ قائم کرے ایسے دلائل جو دال ہوں اوسکی وحدانیت پر
اور اتارے ایسی آیات جو دلیل ہوں وحدانیت کی۔ اور مراد شہادت
ملائکہ سے یہ ہے کہ اقرار کریں وہ اوسکی وحدانیت کا اور شہادت
عالموں کی یہ ہے کہ ایمان لائیں خدا کی وحدانیت پر اور حجتیں بیان
کریں اوسکی۔ اسیطرح اس مقام کی تفسیر کی ہے امام بیضاوی نے
اور ہر معنی کی بنا پر حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ
شہادت کے لکھنے سے تحریر پر اعتبار واجب ہوتا ہے خواہ
وہ تحریر امام کی ہو یا عوام رعایا میں سے کسی کی اور یہ کہ شہادت
حجت ہے اور رد ہوتا ہے اس حدیث سے اوس شخص کا
قول جو قائل ہے اس بات کا کہ تحریر حجت نہیں ہو سکتی
خواہ اوسپر شہادت لکھی ہوئی ہو یا نہ ہو۔

اسلام اکثم بن صیفی

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لاكثم بن صيفي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اکثم بن صیفی کے لیے

ذكر الحافظ في الاصابة انه قال ابو حاتم في المعمرين لما سمع اكثم بن صيفي بخروج النبي صلى الله عليه وسلم بعث اليه ابنه حبيشاً ليأتيه بخبره قال يا بنيّ اني اعظك بكلمات فخذ بهن من حين تخرج من عندك الى ان ترجع - فذكر قصة طويلة فيها - فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم - اني احمد اليك الله الذي لا اله هو - ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله - فقال اكثم لابنه ماذا رأيت قال رأيته يامر بمكارم الاخلاق وينهى عن ملائمها فجمع اكثم قومه ودعاهم الى اتباعه وقال ان اسقف نجران كان يخبر بامره وبعثه فكونوا اولاً في امره فقال لهم مالك بن نويرة ان شيخكم خرف فقال اكثم ويل للشجي[1] من الخلي والله ما عليك آسي ولكن على العامة ثم نادى في قومه فتبعه منهم مائة رجل فساروا حتى كانوا دون المدينة باربع ليال كره ابنه حبيش مسيرة فادلج على ابل اصحاب ابيه فنحرها وشق قربهم ومزاداتهم فاصبحوا ليس معهم ماء فجهدهم العطش وايقن اكثم بالموت

ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں کہ بیان کیا ہے ابوحاتم نے ذکر معمرین میں کہ جب اکثم بن صیفی نے رسول اللہ کا مبعوث ہونا سنا تو اپنے بیٹے حبیش کو رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہاں کی خبر لائے اور کہا اے میرے بیٹے میں تجھکو چند باتوں کی نصیحت کرتا ہوں اونکو یاد رکھیو یہانتک کہ تو میرے پاس واپس لوٹکر آوے پس ذکر کیا ابوحاتم نے ایک طویل قصہ جسمیں ذکر ہے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثم کو یہ فرمان کہ میں تعریف کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کے کہ سوا اوسکے کوئی معبود نہیں ہے تحقیق اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کہوں میں لا الہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس پوچھا اکثم نے اپنے بیٹے سے (یعنی اوسکی واپسی پر) کہ کیا دیکھا تو نے اوسنے جوابدیا کہ دیکھا مینے آپکو کہ حکم کرتے ہیں آپ عمدہ اخلاق کا اور منع کرتے ہیں بری عادتوں سے پس جمع کیا اکثم نے اپنی قوم کو اور بلایا اونکو رسول اللہ کے اتباع کیطرف۔ اور کہا کہ اسقف نجران خبر دیا کرتا تھا آپکی نبوت اور آپکی بعثت کی پس ہو جاؤ تم اول اس امر میں پس کہا قوم سے مالک بن نویرہ نے کہ تمہارا شیخ سٹھیا گیا ہے جوابدیا اکثم نے کہ خرابی واسطے غمگین کے تنہا آدمی سے قسم اللہ کی مجھے تیرا غم نہیں ہے بلکہ عام مخلوق کا غم ہے پھر مخاطب ہوا اپنی قوم کیطرف پس تابعداری کی اوسکی اونمیں سے سو آدمیوں نے پس کوچ کیا انہوں نے یہانتک کہ جب مدینے سے چار منزل کا فاصلہ رہگیا تو مکروہ جانا اوسکے بیٹے حبیش نے اس سفر کو پچھلی راتسے اٹھا اپنے باپکے ہمراہیونکے اونٹونکو ذبح کر ڈالا اور انکی مشکیں اور پکھالیں

؎ الشجي الحزين والخلي من لا زوج له فانه يزيد في الوحشة ۱۲ـ

؎ شجی یعنی غمگین۔ اور خلی وہ شخص جسکے بیوی نہ ہو پس زائد ہوتی اوسکی وحشت ۱۲ مجمع البحار۔

فقال لاصحابه اقدموا على هذا الرجل
فاعلموه بانی اشهد ان لا اله الا الله
وانه رسول الله واتبعوه فقدموا عليه
واسلموا ولما بلغ حاجبا ووكيعا خروج
اكثم خرجا فی اثره فلما مرا بقبره نحرا عليه
جزورا وقالا لاصحابه ماذا امركم به
قالوا امرنا بالاسلام فاسلما معهم قال
ابو حاتم عاش اكثم ثلثمائة وثلثين سنة

پہاڑ ڈالیں جب وہ صبح کو اُٹھے تو اون کے پاس پانی نہیں تھا
یقین کر لیا اکثم نے اپنی موت کا اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ
جاؤ اس شخص کے پاس (مراد رسول اللہ) اور خبر دو اوسکو کہ میں گواہی
دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہو کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی
کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تابعداری کرو تم اونکی پس حاضر ہوئے
سب رسول اللہ کی خدمت میں اور اسلام لے آئے اور جبکہ حاجب اور وکیع کو خبر پہونچی اکثم کے
سفر کی تو وہ دونو اوسکے پیچھے چلے جب اوسکی قبر پر پہونچے تو وہاں قربانی کی اور اوسکے ہمراہی
سے پوچھا کہ تمکو اوسنے کیا حکم دیا جواب دیا کہ اسلام لانیکا۔ وہ دونو بھی ان سب کے ساتھ

هذا ما كتبه النبی صلی الله علیه وسلم لاهل قبيلة جربا واذرح

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جربا اور اذرح والوں کے لیے

قال الواقدی توا الی النبی صلی الله علیه وسلم
مع صاحب ايلة بجزيتهم فاخذها وكتب
لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم
هذا كتاب من محمد النبی رسول الله لاهل
اذرح وجربا انهم آمنون بامان الله وامان
محمد صلی الله علیه وسلم وان علیهم مائة
دينار فی كل رجب وافية طيبة والله
كفيل عليهم بالنصح والاحسان الى المسلمين
ومن لجاء اليهم من المسلمين من المخافة
والتعزير - اذا خشوا على المسلمين فهم
آمنون حتى يحدث اليهم محمد صلى الله
عليه وسلم شيئا من قتل وخروج - ورواه
البخاری عن ابی حميد الساعدی فی قصة
قدوم ملك ايلة - ذكره المواهب وقال
من قوله اذا خشوا الى آخر الكتاب - هذا
بقية الكتاب عند الواقدی كما ذكره

کہا واقدی نے کہ حاضر ہوئے وہ حاکم ایلہ (اکیدر) کے ساتھ جزیہ
لیکر گویا مطیع ہو کر پس قبول کیا رسول اللہ نے وہ جزیہ اور لکھدیا
اونکو فرمان بلفظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہہ
فرمان ہے محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے اذرح اور جربا والوں کے
لیے اس بابتہ کہ وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
امن میں ہیں اور اونپر سو دینار ہیں (جزیہ) ہر رجب میں پورے
اور کھرے۔ اور اللہ نے حکم کیا اونکو عام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی
اور بھلائی کرنیکا۔ اور ان مسلمانوں کے ساتھ جو بحالت خوف یا کسی قسم
کی مدد مانگنے کو اونکے ہاں پناہ گزیں ہو جاویں اور جب کبھی اندیشہ
کریں وہ مسلمانوں کی جانب سے تو وہ اپنے کو امن میں سمجھیں یہانتک کہ
فرمان بھیجیں اونکی بابتہ رسول اللہ صلعم خواہ قتل کا یا اخراج کا۔
روایت کیا ہے اسکو بخاری نے ابی حمید ساعدی سے ملک
ایلہ کے آنے کے قصہ میں۔ اور ذکر کیا اسکو مواہب نے
اور کہا قول رسول اللہ اذا خشوا سے آخر فرمان تک کی
بابتہ کہ یہ بقیہ نامہ کا ہے واقدی کے نزدیک جیسے کہ
ذکر کیا ہے شامی نے قصہ تبوک میں جربا جیم اور رار

الشامی فی بتوک - جربا - بالجیم والراء المہملۃ والباء الموحدۃ - اذرح - بفتح ہمزۃ وسکون الذال المعجمۃ والراء والحاء المہملتین -

مہملہ اور بار موحدہ **اذرح** بفتح الف اور سکون ذال معجمہ اور رار اور حار دونو مہملہ -

ھذا ما کتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاھل دومۃ الجندل مع قطن بن حارثۃ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے دومۃ الجندل والوں کے لیے ہمراہی قطن بن حارثہ

قال الحافظ روی ابن شاہین من طریق ہشام بن الکلبی باسناد لہ قال وفد حصین وحارثۃ ابنا قطن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلما وکتب لہما کتابا وقال صلی اللہ علیہ وسلم فیہ - ھذا کتاب من محمد رسول اللہ لاھل دومۃ الجندل وما یلیہا من طوائف کلب مع حارثۃ بن قطن - لنا الصاخبۃ من البغل ولکم الصامت من النخل علی الجاریۃ العشر وعلی العامرۃ نصف العشر - ورواہ ابن سعد عن ہشام بن الکلبی باسناد آخر فقال حدثنی ہشام بن محمد قال حدثنی ابن ابی صالح رجل من بنی کنانۃ عن ربیعۃ بن ابراہیم قال وفد حارثۃ ابن قطن وحمل بن سعدانۃ الی رسول اللہ فکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحارثۃ کتابا - فذکر الکتاب - **الصاخبۃ** - الصخبۃ واضطراب الاصوات ومنہ فی نعتہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا صخب بکسر الخاء المعجمۃ صفۃ مشبہۃ ای لا یرفع صوتہ علی الناس لسوء خلقہ - **والصامت** - ضدہ

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ہشام بن کلبی کے طریقہ سے اونکی سند کے ساتھ کہا کہ ایلچی بنکر حاضر ہوئے حصین اور حارثہ بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لے آئے وہ دونو اور لکھدیا رسول اللہ نے اون کو فرمان - اور تحریر فرمایا آپنے اوس میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کا دومۃ الجندل والوں کے لئے اور اون لوگوں کے لئے جو اون سے متعلق ہیں قبائل کلب کے حارثہ بن قطن کے ہمراہ ہمارے واسطے صاخب ہیں یعنی خچر اور تمہارے واسطے صامت ہیں یعنی کھجوریں - آباد زمینوں پر عشر ہے اور نو توڑ پر نصف عشر اور روایت کیا ہے اسکو ابن سعد نے ہشام بن کلبی سے دوسری سند کے ساتھ پس کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ہشام بن محمد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی صالح نے جو ایک شخص ہے قبیلہ بنی کنانہ کا وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن ابراہیم سے کہا کہ حاضر ہوئے حارثہ بن قطن اور حمل بن سعدانہ رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا رسول اللہ نے حارثہ کے لیے ایک فرمان پھر ذکر کیا اس فرمان کو **الصاخبۃ** شور اور چیخ پکار اور اسی سے رسول اللہ صلعم کی صفت میں کہ ولا صخب بکسر خار معجمہ صفت مشبہ یعنی نہیں بلند کرتے تھے آپ اپنی آواز لوگوں پر بوجہ سوء خلق کے **والصامت** اوسکا ضد ہے - مقید اور خاص کردیا اول کو بغل کے

قید وخصص الاول ھنا فی النخل والثانی فی النخل بقولہ من۔

ساتھ اور دوسرے کو نخل کے ساتھ لفظ من سے۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لاھل الطائف

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل طائف کیواسطے

قال الحافظ اخرج العسکری من طریق عنبسۃ بن سعد (عتبۃ بن سعید) عن الزبیر بن عدی عن اسید الجعفی قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکتب الی اھل الطائف۔ آن نبیذ الغبیراء حرام۔ الغبیراء۔ ھو ضرب من الشراب یتخذہ الحبش من الذرۃ ویسمی السکرکۃ وقیل تعمل من الغبیراء وھو التمر المعروف وقد جاء فی تحریمہ حدیث آخر فقال صلے اللہ علیہ وسلم ایاکم والغبیراء فانھا خمر العالم ای ھی مثل الخمر التی یتعارفھا جمیع الناس لا فصل ولا فرق بینھما فی التحریم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے عسکری نے عنبسہ بن سعد (عتبۃ بن سعید) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زبیر بن عدی سے اور زبیر اسید الجعفی سے کہا کہ موجود تھا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپ نے اہل طائف کو کہ نبیذ غبیراء حرام ہے۔ غبیراء وہ ایک قسم کی شراب ہے جسکو حبش والے جوار سے بناتے ہیں اور اوسکا نام سکرکہ بھی ہے اور بعض نے کہا ہے وہ بنائی جاتی ہے غبیراء سے اور وہ مشہور کھجوریں ہیں۔ اور وارد ہوئی ہے اسکی تحریم میں دوسری حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بچو تم غبیراء سے پس تحقیق وہ شراب ہے عالم کی یعنی وہ مثل اوس شراب کے ہے جو متعارف ہے لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے اون دونوں کے حرام ہونے میں۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم ایضًا لاھل الطائف

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو

قال الحافظ اخرج الدارقطنی فی غرائب مالک فی آخر ترجمۃ نافع مولی ابن عمر من طریق عبد الرحمن بن خالد بن نجیح عن حبیب کاتب مالک قال قدم علی مالک قوم من اھل عمان وکان فیھم رجل یقال لہ صداقۃ بن عطیۃ بن حماس

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی۔ دارقطنی نے غرائب مالک میں نافع مولی ابن عمر کے اخیر ترجمہ میں عبد الرحمن بن خالد بن نجیح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حبیب سے جو کاتب ہیں مالک کے کہا کہ مالک کے پاس ایک گروہ اہل عمان کا آیا جن میں سے ایک شخص کا نام صدقہ بن عطیہ بن حماس بن نجبہ بن حماد بن نیاق تھا مالکا دنگی

ابن نجبة بن حمار بن نياق وكان مالك
يكرمه فقيل لمالك ان عنده عدة
احاديث فامرني مالك ان اكتب عنه
هذا الحديث فاملى عليّ قال حدثني
ابي عطية قال سمعت جدي نجبة بن
حمار يحدث عن جده نياق قال كنت
ارعى ابلا ببادية لنا في الطائف فجاءنا
كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
اسلموا وان لم تسلموا فادّوا الجزية -

تعظیم کرتے تھے پس کہا گیا مالک سے کہ انکو چند حدیثیں
یاد ہیں پس حکم دیا مجھکو مالک نے کہ لکھوں میں اونسے
یہ حدیث پس لکھوایا اونھوں نے مجھکو کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے میرے باپ عطیہ نے اونھوں نے کہا کہ سُنا
میں نے اپنے دادا نجبہ بن حماد سے نجبہ حدیث بیان کرتے
تھے اپنے دادا نیاق سے کہا کہ میں طائف کے
جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا اوسی زمانہ میں آیا ہمارے
پاس رسول اللہ کا فرمان کہ اسلام لاؤ تم اور اگر اسلام نہ لاؤ
تو ادا کرو جزیہ (یعنے ذمی بنو)

مکتوب بنام اہل عمان

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل العمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل عمان کے لیئے

ذكر البخاري وابن ابي خثيمة وسمويه في
فوائده وابن السكن وغيرهم من طريق
ابي جمرة عبد العزيز بن زياد الحنظلي
قال حدثني ابو شداد رجل من بني
ذمار (وهو قرية من قرى عمان) قال
جاءنا كتاب النبي صلى الله عليه وسلم في
قطعة من ادم - من محمد رسول الله الى
اهل عمان - سلامٌ اما بعد فاقروا بشهادة
ان لا اله الا الله واني رسول الله وادّوا
الزكوة وخطوا المساجد وكذا وكذا
والاغر وتكر - ابو شداد - الذماري -
بالمعجمة والميم والمهملة العماني - قاله
ابو عمر وتعقب بان ذمار من صنعاء لا من
عمان وقال الرشاطي عمان بضم اول
والتخفيف من عمل البحرين وذمار قرية

ذکر کیا ہے بخاری اور ابن ابی خثیمہ نے اور سمویہ نے
اپنے فوائد میں اور ابن سکن وغیرہ نے ابی جمرہ عبد العزیز
بن زیاد حنظلی کے طریقہ سے کہا اونھوں نے کہ حدیث
بیان کی مجھسے ابو شداد نے جو ایک شخص ہے بنی ذمار میں
کا (اور وہ (ذمار) ایک گاؤں ہے عمار کے دیہات میں سے)
کہا کہ آیا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو
لکھا ہوا تھا ایک ادھوڑی کے ٹکڑے پر محمد رسول اللہ کی
جانب سے اہل عمان کی طرف - سلام - بعد اسکے معلوم ہو کہ
اقرار کرو تم اس بات کی شہادت کا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود
نہیں ہے اور اس بات کا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور ادا
کرو زکوۃ اور جاؤ مسجد ونمیں یہہ اور یہہ (یعنی احکام متفرقہ اسلام)
ورنہ لڑونگا میں تم سے - **ابو شدّاد** - ذماری ذال معجمہ اور میم اور را
مہملہ عمانی کہا اسکو ابو عمر نے اور اعتراض کیا ہی اسپر اسطور سے
کہ ضمار صنعار کے متعلق ہے نہ عمان کے اور کہا رشاطی نے
کہ عمان بضم اول اور تخفیف میم بحرین کے پرگنات میں سے ہے اور ذمار

منہا ویحتمل ان کان ابو عمر حفظہ ان یکون اصلہ من ذمار وسکن عمان والذی یقول من اہل العلم۔ الدمائی۔ بالمہملۃ نسبۃ الی دماء وہی من عمان وقالہ ابن منداۃ وابو نعیم العمانی۔ **قولہ خطوا المساجد** ۔من الخطوۃ وہو بعد ما بین القدمین فی المشی ومنہ الحدیث کثرۃ الخطا الی المساجد۔ **قولہ الاغز وتکم**۔ ولم یذکر فیہ الجزیۃ لانہم کانوا من العرب ولیس علی العرب الجزیۃ بل فیہم الاسلام او القتل۔

اوسکا ایک گاؤں ہے۔ اور احتمال ہے کہ ابو عمر کو ایسا یا دہوکہ اونکی اصل تو ذمار کی ہے اور رہتے تھے وہ عمان میں۔ اور جو بعض اہل علم نے اوسکو دمائی۔ دال مہملہ کے ساتھ کہا ہے تو نسبت کی ہے اوسکی دمار۔ دال مہملہ اور میم کی طرف جو ایک قریہ ہے عمان کا۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اوسکو عمانی کہا ہے۔ **قولہ** خطوا المساجد مشتق ہے یہ خطوۃ سے جس کے معنی ہیں فاصلہ دونو قدموں کے درمیان میں چلنے میں اور اسی سے ہے حدیث کثرۃُ الخُطَا اِلی المُسَاجد یعنے بہت جاؤ مسجد و نمین **قولہ** والاَغزُ وتُکم۔ اور نہیں ذکر کیا یہاں جزیہ کا اس وجہ سے کہ تھے وہ لوگ عرب اور عرب پر جزیہ نہیں ہے بلکہ اونمیں اسلام ہے یا جہاد۔

ھذا ما کتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی باذان ملک الیمن۔ کان عاملاً علیہ من ملک فارس کسریٰ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان ملک یمن کو۔ اور وہ عامل تھا یمن پر کسری بادشاہ فارس کیجانب سے

فی الخمیس قال کتب الی باذان وہو علی الیمن من قبل کسری۔ بلغنی ان فی ارضک رجلا یتنبئ فاربطہ وابعثہ الی۔ فبعث باذان قہرمانہ وہو بابویہ وکان کاتبا حاسبا وبعث معہ رجلا من الفرس یقال لہ خرخرہ فکتب معہما الی رسول اللہ یامرہ ان ینصرف معہما الی کسری فقال لبابویہ انظر الرجل وما ہو وکلمہ واتنی بخبرہ فخرجا فلما بلغا الطائف وکان حینئذ جمع من قریش مثل ابی سفیان وصفوان وغیرہما فسألا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا انہ بیثرب ولما سمع ابو سفیان وصفوان مضمون کتاب باذان فرحا وقالا مثل کسری وقدم بابویہ وخرخرۃ المدینۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما

تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ کسریٰ کی طرف سے باذان حاکم یمن کو نامہ لکھا گیا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے علاقہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے پس اوسکو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدے پس بھیجا باذان نے اپنے مصاحبین میں سے ایک شخص جسکا نام بابویہ تھا اور منشی تھا اور حسابی اور بھیجا اوس کے ساتھ ایک فارس کا آدمی جسکا نام خرخرہ تھا پس لکھا ان دونو کے ہمراہ رسول اللہ کو نامہ حکم کرتا تھا آپ کو کہ جاویں آپ اون دونو کے ہمراہ کسری کے پاس پہنچکر کہا باذان نے بابویہ سے کہ ملاقات کر اس شخص سے اور معلوم کر کہ وہ کیا کہتا ہے اور اوس سے گفتگو کر اور میرے پاس خبر لا۔ پس کوچ کیا اون دونو نے جب وہ طائف میں پہونچے جہاں کہ اسوقت چند سرداران قریش مثل ابوسفیان و صفوان وغیرہ کے موجود تھے تو سوال کیا اونہوں نے رسول اللہ کی بابتہ لوگوں نے کہا کہ وہ مدینہ میں ہیں اور جبکہ

فقدما عليه انزلهما و امرهما بالمقام ايامًا ثم ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة لهما فلما دخلا عليه قال لهما اجلسا فبركا على ركبهما وكلمه بابونة وقال ان شاهنشاه ملك كسرى كتب الى الملك باذان يأمره ان يبعثه اليك من يأتيه بك وقد بعثني اليك لتنطلق معي فان فعلت كتبت الى ملك الملوك بكتاب ينفعك به وان ابيت فهو ممن قد علمت فهو مهلكك ومهلك قومك ومخرب بلادك واعطاه كتاب باذان ولما اطلع رسول الله صلى الله عليه وسلم مضمون الكتاب وسمع حكايتهم المزخرفة تبسم ودعاهما الى الاسلام فلم يسلما فاتى جبرئيل رسول الله واخبره ان الله عزوجل سلط على كسرى ابنه شيرويه فقتله فلما اتياه من الغد قال ان ربي قد قتل الليلة ربكما (يعني كسرى) كذا وكذا فكتب صلى الله عليه وسلم لباذان - ان الله وعدني ان يقتل كسرى في يوم كذا - وبعث به معهما وقال قولا له ان اسلمت اعطيتك ما تحت يديك فقدما على باذان واخبراه فقال والله ما هذا كلام ملك لننظرن ما قال فلم يلبث ان قدم عليه كتاب شيرويه - اما بعد فاني قتلت كسرى ولم اقتله الا غضبا لفارس بما كان يستحل من قتل اشرافها -

ابوسفیان وغیرہ کو مضمون خط کی اطلاع ہوئی تو بہت خوش ہوئے اور کہا کہ شل کسری دیہ عرب کا محاورہ ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ کسری جیسے سے سابقہ پڑا ہے اب معلوم ہوگا) بابونہ اور خرخرہ رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آئے جب وہاں پہونچے تو آپنے اون کی مہمانی کی اور مدینہ میں ٹھیرنیکا حکم دیا پھر رسول اللہ نے اونکو ایک روز آدمی بھیجکر بلایا جب وہ آئے تو کہا بیٹھ جاؤ وہ دونو دوزانو بیٹھ گئے اور گفتگو شروع کی بابونہ نے اور کہا کہ شاہنشاہ کسری نے نامہ لکھا ہے ملک باذان کو جس میں اونکو حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس وہ ایسے شخص کو بھیجے جو تم کو وہاں لیجائے اور باذان نے مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میرے ہمراہ چلو پس اگر تم نے مان لیا تو ملک الملوک کی خدمت میں ایسی تحریر تم کو لکھدوں گا جس سے تم کو نفع ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو وہ اون لوگوں میں سے ہے جسکو تم جانتے ہو ہلاک کردیگا تم کو اور تمہاری قوم کو اور ویران کردیگا تمہارے ملک کو۔ اور دیا آپ کو خط باذان کا جب مطلع ہوئے رسول اللہ صلعم خط کے مضمون پر اور اونکی بیہودہ باتیں سنیں تو آپ مسکرائے اور اون دونو کو دعوت اسلام کی پس وہ اسلام نہیں لائے۔ اور آئے جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ کے پاس اور خبر دی آپکو کہ اللہ عزوجل نے مسلط کردیا کسری پر اوسکے بیٹے شیرویہ کو جسنے اوسکو مارڈالا جبکہ وہ دوسرے روز رسول اللہ کے پاس آئے تو آپنے فرمایا کہ آج کی رات میرے رب نے تمہارے رب (یعنی کسری) کو مارڈالا اس طرح۔ پس لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان کو کہ تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہے مجھسے کہ مارڈالیگا کسری کو فلاں دن اور بھیجا یہ نامہ اون دونو کے ہمراہ اور فرمایا کہ اوس سے کہدینا کہ اگر تو اسلام لے آئیگا تو جو کچھ تیرے قبضہ میں ہے وہ تجھی کو دیدونگا پس وہ دونو آئے باذان کے پاس اور خبر دی اوسکو تو اوسنے کہا کہ قسم خدا کی یہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں ہے (یعنی اوس جیسا) ہم خود انتظار کرینگے اس خبر کا تھوڑے دن نہیں گذرے تھے کہ اوسکے پاس شیرویہ کا خط آیا کہ بعد حمد کے معلوم ہو کہ میں نے کسری کو

تابعین عن اطاعت فارس سلطان باذان

وتجمیز بعوثهم فاذا جاءك كتابي هذا فخذ الی الطاعة ممن قبلك وانظر الرجل الذی كتب الیك الكسری فیه فلا تهیجه حتی یاتیك امری - فلما قرأه قال هذا الرجل لنبی مرسل فاسلم - وكذا رواه ابوسعد النیسابوری فی كتاب شرف المصطفی من طریق ابن اسحق عن الزهری عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ورواه ابن هشام عن الزهری ایضا - هكذا فی بهجة المحافل وذكره صاحب سیرة الشامی فی ذكر المكتوب الی كسری باختلاف من هذا فقال قال ابو الربیع یقال ان الخبر الی باذان بموت كسری وهو مریض فاجتمعت له اساورته فقالوا من نومر علینا فقال اتبعوا هذا الرجل وادخلوا فی دینه واسلموا وكان باذان اسلم فی حیوة رسول الله صلی الله علیه وسلم - واخرجه ابو نعیم الاصبهانی فی الدلائل وذكره الحافظ فی الاصابة عنه -

مار ڈالا ہے اور نہیں قتل کیا بیٹے اوسکو مگر غصہ ہوکر فارس کے فائدہ کے لیے اسوجہ سے کہ وہ حلال جانتا تہا شرفائے فارس کا قتل اور روکے رکہتا تھا اون کے لشکروں کو سرحدوں پر پس جب تجہے میرا یہ خط ملے تو حاصل کر معاہدہ جماعت کا میرے لیے اون لوگوں سے جو تیرے سامنے ہیں - اور مہلت دے اوس شخص کو جسکی بابتہ تجہہ کسری نے لکھا تھا بس نہ چہیڑ اوسکو یہانتک کہ آئے تیرے پاس میرا حکم جبکہ پڑہا باذان نے اس نامہ کو کہا کہ یہ شخص ضرور نبی مرسل ہے پس اسلام لے آیا اسیطرح روایت کیا ہے اسکو ابوسعد نیشاپوری نے کتاب شرف المصطفی میں ابن اسحق کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور زہری روایت کرتے ہیں ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اور روایت کیا اوسکو ابن ہشام نے بہی زہری سے - اسیطرح بہجۃ المحافل میں لکھا ہے اور ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ شامی نے ذکر مکتوب الی الکسری میں اس سے تہوڑے اختلاف کے ساتھ پس کہا کہ کہا ابو ربیع نے کہ کہا جاتا ہے کہ باذان کو جب کسری کے موت کی خبر لگی تو مریض تھا اوسکے پاس اوسکے سردار جمع ہوے کہ ہم اب اپنے پر امیر کسکو بناویں تو جوابدیا کہ تابعداری کرو اس شخص کی اور داخل ہوجاؤ اوسکے دین میں اور اسلام لے آؤ اور باذان اسلام لے آیا تہا رسول اللہ صلعم کی زندگی میں اور تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اصبہانی نے دلائل میں اور ذکر کیا ہے اسکو حافظ نے ابونعیم کے حوالہ سے -

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لبدیل بن ورقاء

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقار کو

اخرج ابن حجر وابن الاثیر باسنادهما الی ابی بكر بن ابی عاصم قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد ابن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد الله ابن سلمة بن بدیل بن ورقاء قال حدثنی ابی محمد عن ابیه عبد الرحمن عن ابیه محمد

تخریج کی ہے ابن حجر اور ابن اثیر نے اپنی اپنی سندوں سے جو پہونچتی ہیں ابی بکر بن عاصم کیطرف کہا ابوبکر نے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقار نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ محمد نے اپنے باپ عبد الرحمن سے اونہوں نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے

عن ابيه بشير عن ابيه عبدالله عن ابيه
سلمة قال دفع الى ابى بديل بن ورقاء
كتابا فقال يابني هذا كتاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاستوصوا به فلن
تزالوا بخير مادام فيكم لسخته۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول
الله الى بديل بن ورقاء وسروات بني عمرو
فانى احمد اليكم الله الذى لا اله الا هو
اما بعد فانى لم اثم بالكم ولم اضع فى جنبكم
وان اكرم اهل تهامة على انتم واقربهم لى
رحما ومن معكم من المطيبين وانى قد
اخذت لمن هاجر منكم مثل ما اخذت
لنفسى ولو هاجر بارضه غير ساكن مكة
الا معتمرا او حاجا وانى لم اضع فيكم اذا
سلمت وانكم غير خائفين من قبلى ولا محصن
وان الكتاب بيد على بن ابى طالب۔ و
اخرجه الحافظ فى ترجمة بسر بالموحدة
والمهملة ايضا بطريق ابن ابى شيبة قال
حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن زكريا
ابن ابى زائدة قال كنت مع ابى اسحق
السبيعى فيما بين مكة والمدينة فسايره
رجل من خزاعة فاخرج الينا رسالة
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خزاعة
وكتبها يومئذ كان فيها۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد
رسول الله الى بديل بن ورقاء بسر
وسروات بني عمرو۔ فذكره ورواه الطبرانى

باپ بشیر سے اونہوں نے اپنے باپ عبداللہ سے اونہوں نے
اپنے باپ سلمہ سے کہا کہ دیا مجھکو میرے باپ بدیل بن ورقا نے
ایک خط اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وصیت قبول کرو اسکی بابتہ ہمیشہ اچھے رہوگے
جب تلک یہ فرمان تم میں رہے گا۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کا بدیل
بن ورقا اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کے نام میں تمہاری طرف
ایسے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
حمد کے بعد معلوم ہو کہ میں تمہارے کسر شان نہیں کرونگا
اور نہ ناقدری کرونگا تمہارے سرداروں کی۔ اور تم تمام اہل تہامہ
میں سے مجھے عزیز ہو اور اون سب سے زائد رشتہ میں قریب ہو اور
اسیطرح جو لوگ تمہارے ساتھ ہوں معاہدین حلف مطیبین کے
اور جو کچھ کہ میں نے اپنے نفس کے لیے مقرر کر لیا ہو وہی مقرر کر لیا ہے اوس
شخص کیواسطے جو تم میں سے ہجرت کرے۔ اگرچہ ہجرت کرے اپنے
وطن کے علاقہ میں بشرطیکہ مکہ میں رہے مگر عمرہ یا حج کی غرض سے۔
اور تم کو نقصان میں نہیں ڈالونگا جب میں کسی سے صلح کرونگا اور تم
میری جانب سے بیخوف رہنا اور نہ تم روکے جاؤگے (یعنی اپنے مقاصد
سے) اور تحقیق یہ تحریر علی بن طالب رض کے ہاتھ کی ہے! ور تخریج کی ہے
اسکی حافظ نے لبسر بار موحدہ اور سین مہملہ ابن ابی شیبہ کے طریقہ سے
بہی لکھا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے زکریا
بن ابی زائدہ سے روایت کرکے کہا کہ تہا میں ابی اسحق سبیعی کے
ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں کہ ساتھ ہوا اونکے ایک شخص خزاعہ
کا پس نکالا ایک خط جو رسول اللہ کا تھا خزاعہ کیطرف۔ الفاظ
اوس کے اوس دن یہ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے بدیل
بن ورقا اور سردان قبیلہ بنی عمرو کی جانب سے پس ذکر کیا فرمان
اور روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے مطولا عبدالرحمن

مطولا من روایة عبد الرحمن بن محمد بن
عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد الله بن
سلمة بن بدیل بن ورقاء عن ابائه عن ابیه
الی بدیل فذکره واخرجه الفاکهی فی کتاب
مکة عن عبد الرحمن به وذکر انه املاه علیهم
من کتابه واخرجه عمر بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة بدیل قال کتب الیه النبی صلعم
والی بسر بن سفیان یدعوهما الی الاسلام

بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد اللہ بن سلمہ
بن بدیل بن ورقاء کی روایت سے۔ ہر ایک اون میں
کا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے بدیل بن ورقاء تک
پس ذکر کیا اوس فرمان کو اور تخریج کی ہی فاکہی نے کتاب
مکہ میں عبد الرحمن سے اوسی سند سے اور ذکر کیا اونہوں نے بیان کیا گیا تھا
اس فرمان کو اپنی کتاب سے اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات
میں بدیل کے ترجمہ میں اور کہا کہ لکھا اوسکی اور بسر بن سفیان کی طرف
رسول اللہ نے فرمان۔ بلاتے تھے آپ اونکو اسلام کی طرف۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

لم اثم من الوثم وهو الکسر والدق
ومعناه یتم من اعاة شانکم **لم اضع**
من وضع یضع بمعنے حطه وخذله او
من وضع فی البیع ای خسر فی راس المال
جنب۔ وهو من الجانب ای لم
اخذل جانبکم یعنی انفسکم وایضا
الجنب الامراء ومنه قطع جنبا من
المشرکین **تهامة**۔ بلاد تهامة بحجاز
من ذات عرق الی البحر وجدة **مطیبین**
اجتمع بنو هاشم وبنو زهرة وتیم
فی دار ابن جدعان فی الجاهلیة وجعلوا
طیبا فی جفنته وغمسوا ایدیهم فیه
کعادتهم فی العهود وتحالفوا علی
التناصر والاخذ للمظلوم من الظالم
فسموا المطیبین وشهده النبی صلی الله
علیه وسلم فی صغره مع عمومته

لم اثم مشتق ہے وثم سے جسکے معنے ہیں توڑنا اور کچلنا تو یہ
معنے ہوئے کہ پوری کیجاویگی اونکی شان کی رعایت یعنی اونکی شان
کا خیال رکھا جاویگا **لم اضع** مشتق ہے وضع یضع سے جسکے معنے
ہیں گرا دینا مرتبہ سے اور ذلیل کرنا۔ یا مشتق ہے۔ وضع فی البیع سے
بولا جاتا ہے جبکہ نقصان ہوجائے راس المال میں **جنب** مشتق
ہے جانب سے یعنے نہیں پست کرونگا جانب تمہاری یعنی خود تمکو
اور جنب کے معنی امراء کے بھی ہیں اور اسی سے ہی یہ قول کہ قطع الخ
یعنی علیحدہ کئے چند سردار مشرکین کے **تہامہ** بلاد تہامہ کی حد
حجاز میں ذات عرق سے دریا اور جدہ تک ہے **مطیبین** جمع ہوئے
بنو ہاشم اور بنو زہرہ اور تیم زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان کے
گھر میں۔ اور رکھی کوئی خوشبو والی چیز ایک برتن میں اور ڈبوئے
اپنے ہاتھ اوسمیں جیسے کہ اونکی عادت تھی عہد کرنیکے وقت اور
قسمیں کھائیں اپسمیں مدد کرنے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے
پر پس نام رکھا گیا اونکا مطیبین اور موجود تھے اس
میں رسول اللہ صلعم جبکہ آپ چھوٹے تھے شریک
ہوئے تھے اپنے چچاؤں کے ہمراہ۔

اخذت لمن - اخذ له ای نصرہ
اذا سلمت - هو من السلامة
ومن المسلم وهو الصلح -

اخذت لمن عرب کا محاورہ ہے کہ اخذ لہ یعنی مدد کی اوسکی
اذا سلمت یہ مشتق ہے سلامت سے یا مشتق ہے
سلم سے جسکے معنی صلح کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وُہ مسائل جو اس فرمان سے مستنبط ہوتے ہیں

قوله من معكم من المطيبين يدل على ان من صالح قوما فعاهد فيه لحلفائهم فقد تم العهد مع الحلفاء ويجب الوفاء وان لم يشاركهم الحلفاء في هذا العهد مشافهة - **قوله قد اخذت** اعلم ان الهجرة في عرف الشرع الخروج من ارض الى ارض لوجه الله تعالى وابتغاء لمرضاته وقد وقع الهجرة في الاسلام على وجهين الاول الانتقال عن دار الخوف الى دار الامن كما في هجرة الحبشة التي وقع في ابتداء الاسلام هاجر اليها بعض الصحابة وكالهجرة من مكة الى المدينة من بعض الصحابة قبل هجرة النبي صلى الله عليه وسلم اليها واستقرار الاسلام والثاني الانتقال من دار الكفر الى دار الاسلام وذلك بعد استقرار صلى الله عليه وسلم بالمدينة وهجرة المسلمين

قولہ من معکم من المطیبین - یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جو شخص کہ صلح کرے ایک قوم سے اور معاہدہ کرے اوس صلح میں اپنے ہم عہدوں کے ساتھ بھی تو پورا ہو جاتا ہے عہد حلفا کے ساتھ اور واجب ہوتا ہے اوسکا پورا کرنا۔ اگرچہ نہ شریک ہوں حلفا اونکے ساتھ اس عہد میں رودررو **قولہ قد اخذت** - جان تو کہ ہجرت کے معنی عرف شرع میں یہ ہیں کہ نکل جانا ایک جگہ سے دوسری جگہ اللہ کے واسطے اور اوسکی مرضی چاہنے کے لیے اور واقع ہوئی ہے ہجرت اسلام میں دو طرح اول تو چلا جانا خوف کی جگہ کو چھوڑ کر دار الامن کی طرف جیسے کہ ہجرت حبشہ وہ جو واقع ہوئی ابتدا اسلام میں۔ ہجرت کی حبشہ کیطرف بعض صحابہ نے اور جیسیکہ ہجرت بعض صحابہ کی مکہ سے مدینہ کیطرف قبل ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور استقرار اسلام کے اور دوسری چلا جانا دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف اور یہ ہجرت ہی بعد استقرار رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں اور ہجرت جمیع مسلمانوں کی مدینہ کی طرف مکہ اور غیر مکہ سے اور اس وقت ہجرت شائع اور مخصوص ہوگئی تھی مکہ سے مدینہ کی طرف یہاں تک کہ فتح ہوا مکہ پس جاتا رہا اختصاص۔ اور حدیث لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد و نیۃ (یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے لیکن جہاد ہے اور نیت) تو مراد اوس سے یہ ہے کہ نہیں واجب ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے مکہ سے کیونکہ اب ہوگیا وہ دار الاسلام اور باقی رہ گیا حکم

اليه من مكة وغيرها وكانت الهجرة
اذ ذاك شاعت وتخصصت بالانتقال
من مكة الى المدينة الى ان فتحت
مكة فارتفع الاختصاص وحديث
لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد
ونية المراد به لا هجرة بعد فتح
مكة منها لانها صارت دار الاسلام
وبقي الانتقال من دار الكفر لمن قدر
عليه وهو المراد من قوله صلى
الله عليه وسلم لا ينقطع الهجرة
حتى ينقطع التوبة وحكمه ان
يدع اهله وماله لا يرجع في شيء
من ذلك وينقطع بنفسه الى مهاجره
ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم
يكره الموت بارض هاجر منها و
قال اللهم لا تجعل منايانا بمكة
الا اذا صارت ارضه دار الاسلام
فيجوز يرجع اليها وللهجرة معنى
أخر روى الامام احمد في مسنده
الهجرة ان تهجر الفواحش ما ظهر
وما بطن وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة
فانت مهاجر وان مت بالحضر۔
واسناده حسن۔ فصارت الهجرة
هجرتان روى الامام احمد ايضاً الهجرة
هجرتان احدهما ان تهجر السيئات
والاخرى ان تهاجر الى الله ورسوله
ولا تنقطع الهجرة (اي بمعنى ان تهجر السيئات)

چلے جانے کا دار الکفر سے اوس شخص کو جو قادر ہوا وسپر اور یہی مراد ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقطع الہجرۃ حتے ینقطع التوبۃ (یعنی نہیں منقطع ہوگی ہجرت جب تلک کہ نہ منقطع ہو توبہ) اور حکم اوسکا یہ ہے کہ چھوڑ دے اپنے اہل ومال کو داگر اون کی وجہ سے ہجرت میں حرج واقع ہوتا ہو) نہ رجوع کرے اون میں کسی میں اور چلا جاوے اپنی جان سے کر اوس جگہ جہاں کی ہجرت کا ارادہ کیا ہے اور اسی سے رسول اللہ وہاں مرنا بھی برا جانتے جہاں سے کہ ہجرت کی ہو۔ اور فرمایا آپ نے کہ اے اللہ نہ کر تو ہماری موت مکہ میں۔ مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے کہ ہجرت کی ہے دار الاسلام ہو جاوے تو جائز ہے لوٹنا اوس کی طرف۔

اور ہجرت کے ایک معنی اور بھی ہیں روایت کی ہے امام احمد نے اپنی مسند میں کہ ہجرت یہ ہے کہ چھوڑ دے تو بری باتیں ظاہر و باطن اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی تو تو مہاجر ہوگا (یعنی مہاجر کے حکم میں ہوگا) اگرچہ مرے تو اپنے وطن میں ہی۔ اور اسناد اس کی حسن ہے پس ہوئی ہجرت دو قسم۔ امام احمد نے ہی روایت کیا ہے کہ ہجرت دو قسم کی ہے ایک تو یہ کہ چھوڑ دی جاویں بری باتیں اور دوسرے یہ کہ ہجرت کی جاوے اللہ اور اوس کے رسول کی طرف اور نہیں منقطع ہوگی ہجرت (یعنی ہجرت بایں معنی کہ چھوڑ دئے جاویں گناہ) جب تک کہ توبہ مقبول ہے اور اسکا مصرح ہے قول رسول اللہ لا ینقطع الہجرۃ میں۔ یعنے وہ فرض ہے ہر مسلمان پر ہر حال میں اور یہ دوسری تاویل ہے دونوں حدیثوں کے دفع تعارض کی۔

قولہ ولو ہاجر بارضہ۔ فائدہ دیا اس قول نے اس بات کا کہ رسول اللہ صلعم نے نہیں فرض کیا دوسرے

ما كانت التوبة مقبولة وحكمه مصرح في قوله لا تنقطع الهجرة يعني انه فرض على كل مسلم في كل حال وهذا توجيه اخر لدفع التعارض بين الحديثين **قوله ولو هاجر بارضه** افاد ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يفترض عليهم الخروج من ارضهم الى المدينة بل افترض عليهم هجران مانهى الله كما يدل عليه قوله بارضه وقوله غير ساكن مكة ويحتمل ان يراد بالارض ارض بلده فالمعنى ان يترك بلده ويذهب الى غيره من البلد يأمن فيه الكفر كالحبشة يعنيه مثلا فيستقيم الهجرة بكلا معنييه فكان صلى الله عليه وسلم افترض عليهم الهجرتان **قوله اذا اسلمت** يفيد ان المعاهد اذا عاهد عهدا يجب عليه ان يراعى حلفاؤه۔

چھوڑنا ممنوعات شرعیہ کا جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول رسول اللہ کا بارضہ اور قول رسول اللہ کا غیر ساکن مکۃ۔ اور احتمال ہے کہ مراد لیجا دے ارض سے اوس کے وطن کی ارض متعلقہ پس معنے یہ ہونگے کہ چھوڑ دے اپنے وطن کو اور چلا جائے دوسرے شہر میں جہاں امن پاوے کفر سے جیسے حبشہ مثلاً پس درست ہوجا دے گی ہجرت اپنی دونو معنے کے اعتبار سے۔ پس فرض کیں اونپر رسول اللہ نے دونو ہجرتیں۔ قولہ اذا اسلمت فائدہ دیا اس بات کا کہ عہد کرنے والا جب معاہدہ کرے کسی سے تو واجب ہے اوس پر کہ خیال رکھے اپنے حلفا کا بھی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بكر بن وائل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے قبیلہ بن بکر وائل کے لئے

اخرج البغوي والامام احمد قال حدثنا عبد الله قال حدثني ابي قال حدثنا يونس وحسين قالا حدثنا شيبان عن قتادة قال حدثنا مرثد بن ظبيان قال جاءنا كتاب من محمد رسول الله فما وجدنا له كاتبا يقرأه علينا حتى قرأه

تخریج کی ہے بغوی اور امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور حسین نے کہا اون دونوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے روایت کر کے کہا کہ حدیث بیان کی مرثد بن ظبیان نے کہا آیا ہمارے پاس فرمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جب ہم کو کوئی منشی نہیں ملا

رجل من ضبیعة "نسخته من محمد رسول الله - الی بکر بن وائل اسلموا تسلموا۔

قال الحافظ واخرجه ابن مندہ وابو نعیم من طریق محمد بن ہشام عن عمیر ابن حاجب بن یزید بن شہاب عن ابیہ عن جدہ قال وفدت انا وخمسة الحدیث وقال ایضا اخرج ابن المسکن من طریق عمرو بن جیحة قال حدثنی عمیر بن حاجب بن یونس من شہاب ابن زبیر بن منذعور بن ظبیان بن سلمة قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان مرثد بن ظبیان ھاجر فذکر فیھا الکتاب - واخرج ابوبکر الشیرازی فی الالقاب من طریق احمد بن یعقوب بسندہ الی شہاب ابن زبیر قال واخرجه خلیفة بن خیاط فی تاریخه -

جو وہ ہم کو سناتا یہاں تک کہ پڑہا اوسکو قبیلہ ضبیعہ کے ایک شخص نے۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے بکر بن وائل کیطرف۔ اسلام لے آؤ تم سلامت رہوگے

کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے محمد بن ہشام کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمیر بن حاجب بن یزید بن شہاب سے عمیر اپنے باپ سے اور اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا کہ ایلچی بنا میں اور پانچ شخص۔ الحدیث۔ اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن السکن نے بھی عمرو بن جیحہ کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے عمیر بن حاجب بن یونس بن شہاب بن زبیر بن منذعور بن ظبیان بن سلمہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے اونھوں نے روایت کی اپنے دادا سے کہ مرثد بن ظبیان نے ہجرت کی پس ذکر کیا اس قصہ میں فرمان کا۔ اور تخریج کی ہے ابوبکر شیرازی نے القاب میں احمد بن یعقوب کے طریقہ سے اون کی سند پہونچتی ہے شہاب بن زبیر تک۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اس کی خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ میں۔

ھذا ماکتبه صلی اللہ علیہ وسلم لبلال بن حارث المزنی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو

اخرج ابوداؤد من کتاب القطائع باسانید عن عوف المزنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع بلال بن الحارث المزنی معادن القبلیة جلسیھا وغوریھا وقال غیرہ جلسیھا

تخریج کی ہے ابو داؤد نے کتاب القطائع میں مختلف سندوں کے ساتھ عوف مزنی سے روایت کرکے کہ جاگیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو قبیلہ کی کہانیں نشیب کے زمین کی بھی اور بلندی کی بھی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس

وغورها وحيث يصلح الزرع
من قدس ولم يعطه حقا مسلم
وكتب له في ذلك كتابا۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا
ما اعطى محمد صلى الله عليه
وسلم بلال بن الحرث المزني
اعطاه معادن القبلية جلسيها
وغورها (جلسيها وغورها) و
حيث يصلح الزرع من قدس و
لم يعطه حقا مسلم وكتب
ابي بن كعب۔

میں اور نہیں دیا آپ نے حق کسی
مسلمان کا (یعنی ظلماً غصب کر کے) اور
لکھدیا اس بابتہ یہ فرمان۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر
ہے اوس چیز کی کہ عنایت کیا رسول اللہ
نے بلال بن حارث مزنی کو۔ دیں آپ نے
اوسکو قبیلہ کی کانیں نشیب کے زمین کی بھی
اور بلند زمین کی بھی۔ اور زمین قابل کاشت
بیت المقدس کی۔ اور نہیں دیا آپ نے اوسکو حق
کسی مسلمان کا اور لکھا اس کو ابی بن
کعب نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بني زهير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی زہیر کی طرف

اخرج الامام احمد وابو داؤد
والنسائي من طريق الجريري عن
ابي العلاء وهو يزيد بن عبد الله
بن الشخير قال كنا في سوق
الابل فجاء اعرابي اشعث الراس
معه قطعة اديم احمر فقال افيكم
من يقرأ قلت نعم فاخذته فاذا
فيه۔
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد
رسول الله الى بني زهير بن
اقيش حي من عكل انهم ان
شهدوا ان لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله وفارقوا

تخریج کی ہے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے
جریری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو العلاء
یزید بن عبد اللہ بن الشخیر سے کہا کہ تھے ہم اونٹوں
کے بازار میں کہ آیا ایک اعرابی جس کے بال بکھرے
ہوئے اور گرد آلود تھے اور اوس کے پاس ایک
چمڑے کا ٹکڑا تھا اوس نے پوچھا کہ تم میں کوئی پڑھا ہوا
ہے میں نے کہا ہاں میں نے وہ ٹکڑا اوس سے لیلیا تو
اوس میں لکھا تھا کہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کے نام جو ایک
قبیلہ ہے عکل کا (یہ مضمون کہ) اگر وہ گواہی دیں اس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی
محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیحدہ ہو جائیں مشرکین سے

المشركين واقاموا الصلوة واتوا الزكوة واقروا بالخمس من غنائمهم وسهم النبي صلى الله عليه وسلم وصفيه فانهم امنون بامان الله وامان رسوله۔

اور نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور اقرار کریں خمس دینے کا اپنے مال غنیمت سے اور اقرار کریں رسول اللہ کا حصہ اور آپ کی پسند کردہ چیز دینے کا تو وہ بے خوف ہیں اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ کے ساتھ۔

قال الزرقاني واخرجه ابن قانع والطبراني وفيه فسألنا عنه فقيل هذا النمر بن تولب واخرجه ابن الاثير بسنده الى ابي العلاء المذكور وذكره ابن عبد البر في الاستيعاب۔

کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن قانع اور طبرانی نے اور مذکور ہے اوس میں کہ پس سوال کیا ہم نے اوس شخص کی بابتہ تو بیان کیا گیا کہ وہ نمر بن تولب ہیں اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اپنی سند کے ساتھ جو پہونچتی ہے ابو العلا مذکور کی طرف اور ذکر کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے استیعاب میں۔

واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة نمر بن تولب قال اخبرنا عمرو بن عاصم الكلابي في بعض الحديث الذي رواه لنا اسمعيل ابن علية من حديث يزيد بن عبد الله بن الشخير قال اتانا رجل من عكل ومعه كتاب من رسول الله صلى الله عليه وسلم في قطعة جراب كتبه لهم۔

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں نمر بن تولب کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو عمرو بن عاصم کلابی نے بعض اوس حدیث میں جسکو روایت کیا ہے ہمارے لئے اسمٰعیل بن علیہ نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر کی حدیث سے کہا کہ آیا ہمارے پاس ایک آدمی عکل کا اور اوس کے ساتھ ایک فرمان تہا رسول اللہ صلعم کا ایک چمڑے کے ٹکڑے میں جو اون کے لیے لکہا تھا۔

من محمد رسول الله الى بني زهير ابن اقيش والرجل هو النمر بن تولب الشاعر وبنو زهير بن اقيش بطن من عكل۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کی جانب۔ اور وہ آدمی نمر بن تولب شاعر تھا اور بنو زہیر بن اقیش ایک شاخ ہے قبیلہ عکل کی۔

اقيش بضم الهمزة وفتح القاف وسكون التحتانية والمعجمة قبيلة من عكل وهم اولاد عوف بن

اقیش بضم ہمزہ اور فتح قاف اور سکون یا تحتانیہ اور شین معجمہ ایک قبیلہ ہے عکل کا اور وہ اولاد ہیں عوف بن عبد مناف بن اد العکلی کی۔ پرورش کیا اون کو اون کی ماں نے پس نسبت

عبد مناف بن ادعی کلے حضنتہم امہم فنسبوا الیہا۔ **صفی** - ھو ما یاخذ رئیس الجیش لنفسہ من الغنیمۃ قبل القسمۃ والصفیۃ مثلہ و جمعہ الصفایا ومنہ الصفیۃ کانت من الصفی ای صفیۃ بنت حیی کانت مما اصطفاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غنیمۃ خیبر۔

ویستنبط منہ - ان للامام ان یختص من الغنیمۃ بشیٔ لا یشارکہ فیہ غیرہ وھو الذی یقال لہ الصفی ومن الدلیل علیہ ایضاً ما روی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنفل سیفہ ذوالفقار یوم بدر اخرجہ احمد والترمذی وقال بعضہم لا یجوز للامام ان یاخذ من الغنیمۃ الا الخمس ودلیلہم قولہ عز وجل واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول - الآیۃ - وما رواہ الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث سریۃ قسم خمس الغنیمۃ فضرب ذلک الخمس فی خمسہ ثم قرأ - واعلموا - انما غنمتم الآیۃ - وکذا ما روی عن عمرو بن عنبسۃ فی حدیثہ المرفوع لا یحل لی من غنائمکم مثل ھذا الا الخمس وقالوا ان حکم

کی گئی اوسی کی طرف

صفی وہ چیز جس کو پسند کرے سردار لشکر اپنے واسطے غنیمت تقسیم ہونے سے اول اور صفیہ اوسی کی طرح ہے اس کی جمع صفایا اور اسی سے ہے کہ الصفیۃ کانت من الصفی - یعنی ام المومنین صفیہ بنت حیی تھیں اون چیزوں میں سے جن کو پسند کر لیا تھا اپنے واسطے رسول اللہ نے غنیمت خیبر میں سے۔

اور مستنبط ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو مال غنیمت میں سے اپنے لیے کوئی چیز پسند کرلے جس میں دوسرا شریک نہ ہو اور اسی کو صفی کہتے ہیں اور دلیل اسکی وہ حدیث بھی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے پسند کی تھی اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے دن (یعنی مال غنیمت میں سے) تخریج کی ہے اسکی امام احمد اور ترمذی نے اور بعض کا قول ہے کہ امام کو سوا خمس کے مال غنیمت میں سے اور کچھ لینا جائز نہیں ہے اون کی دلیل قول اللہ عز وجل کا - واعلموا الخ ہے یعنی جان لو اس بات کو کہ جب تم کچھ مال غنیمت لاؤ تو اوس میں سے خمس اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ الآیۃ۔ اور دلیل اون کی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے کہ جب بھیجتے تھے رسول اللہ کوئی لشکر تقسیم کرتے تھے آپ مال غنیمت کو پانچ حصہ پھر اوس خمس کے پانچ حصہ کیا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ واعلموا انما غنمتم الآیۃ - اور اسیطرح وہ حدیث جو مروی ہے عمرو بن عنبسہ سے مرفوع وہ فرمایا آپ نے کہ نہیں جائز ہے تمہارے مال غنیمت میں سے مثل اسکے کچھ مگر خمس اور کہا علمانے کہ

الصفي كان قبل نزول الآية واجابوا الاولون بان الآية ساكتة عن حكم الصفي وثبت حكمه بما روى فلا ضير واما حديث عمرو يعني لا يحل لي فمعناه على طريق الغلول كما وقع في سبب ورود هذا الحديث ويدل عليه قوله صلى الله عليه وسلم مثل هذا - في حديث المذكور -

صفی کا حکم آیت اترنے سے پہلے تھا اور جواب دیا اول مذہب والوں نے کہ آیت میں صفی کے حکم کا کچھ بیان نہیں ہے ثابت ہے اوسکا حکم اس حدیث سے جو بیان کی گئی پس کچھ حرج نہیں ہے (یعنی اس کے ثبوت میں) اور حدیث عمرو بن عنبسہ کے یعنی لا یحل لی تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے مجھکو بطور خیانت اور غلول کے جیسیکہ اس حدیث کا قصہ اوسپر دلالت کرتا ہے اور دلالت کرتا ہے اس تاویل پر قول رسول اللہ صلعم کا مثل ہذا حدیث مذکور میں

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بني نهد -

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی نہد کی طرف

عن عمران بن حصين قال قدم وفد بني نهد بن زيد على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال طهفة بن زهم النهدي يشكو الجدب اليه فقال يا رسول الله اتيناك من غوري تهامة باكوار الميس ترتمي بنا العيس نستحلب الصبير ونستخلب الخبير ونستعضد البرير ونستخيل الرهام ونستجيل الجهام من ارض غائلة النطاء غليظة الوطاء قد نشف المدهن ويبس الجعثن وسقط الاملوج ومات العسلوج وهلك الهدي ومات الودي برئنا اليك يا رسول الله من الوثن والعنن وما يحدث الزمن لنا دعوة الاسلام وشرائع الاسلام ما طما البحار وقام تعار ولنا نعم همل اغفال ما تبل ببلال ووقير كثير الرسل قليل الرسل اصابتها السنية الحمراء مؤزلة ليس لها علل ولا نهل -

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کھڑے ہوئے طہفہ بن زہم نہدی شکایت کرتے تھے قحط سالی کی پس کہا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کی خدمت میں تہامہ کی جانب نشیب سے حاضر ہوئے ہیں درخت میس کی کاٹھیوں پر بہگا لائے ہمکو اونٹ چاہتے ہیں ہم بارش اور کاٹتے ہیں ہم جانوروں کے اون اور پیلو کے پھل توڑتے ہیں (یعنی ان چیزوں پر ہماری بسر ہے) کم برسنے ہی بارش کی امید کرتے ہیں ابر کو اپنے اوپر گھومتا ہوا خیال کرتے ہیں (ہم اوس ملک سے ہیں جسکی مسافت مسافر کو ہلاک کرنیوالی ہے جس میں چلنا دشوار ہے تحقیق خشک ہوگئے پہاڑوں کے گڈھوں کے پانی اور درخت سوکھ گئے پتیاں گر پڑیں اور ٹہنیاں خشک ہوگئیں قربانی کے جانور ہلاک ہوگئے کھجور سوکھ گئی ہم آپکے پاس شرک اور ظلم اور حوادث زمانہ سے بیزار ہوکر آگئے ہیں یا رسول اللہ قبول کیا ہمنے دعوت اسلام کو اور احکام اسلام کو جبتک کہ سمندر موجیں مارے اور تعار پہاڑ قائم رہے (یعنی قیامت تک اور ہمارے لیے آوارہ اونٹ کے گلہ میں جنمیں دودہ ہی کا نام نہیں اور بکریوں کے گلہ میں جو چرنیکے لیے دور جاتے ہیں اور دودہ کم دیتی ہیں اور کچھ

فقال صلے الله علیه وسلم فی الدعاء
لهم ۔ اللهم بارك لهم فی محضها و مخضها
ومذقها وابعث راعیها فی الدثر بیانع الثمر
وافجر له الثمد وبارك له فی المال والولد
من اقام الصلوة کان مسلما ومن اتی الزکوة
کان محسنا ومن شهد ان لا اله الا الله کان
مخلصا لکم یا بنی نهد ودائع الشرك ووضائع
الملك لا تلطط فی الزکوة ولا تلحد فی الحیوة
ولا تثاقل عن الصلوة ۔ ثم کتب معه کتابا
الی بنی نهد ۔

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ من محمد رسول
الله الی بنی نهد بن زید السلام علی من
آمن بالله عزوجل ورسوله ۔ لکم یا بنی نهد
فی الوظیفة الفریضة ولکم الفارض والفریش
وذو العنان الرکوب الفلو الضبیس لا یمنع
سرحکم ولا یعضد طلحکم ولا یحبس درکم
ما لم تضمروا الاماق وتاکلوا الرباق من اقر
بما فی هذا الکتاب فله من رسول الله صلے
الله علیه وسلم الوفاء بالعهد والذمة و
من ابی فعلیه الربوة ۔

قال الحافظ اخرجه ابن عساکر فی کتاب الامثال
والدیلمی وابن الاعرابی فی معجمه وابو نعیم
کلهم من طریق عوام بن الحوشب عن الحسن
عن عمران بن حصین رضی الله عنه ورواه
ایضا زبیر بن معویة عن لیث بن ابی سلیم
عن حبة العرنی عن حذیفة الیمان مثله
باختلاف یسیر قال ابن الاثیر وذکر صاحب

قحط سالی سے قحط زدہ ہوگئی ہیں گھاٹ پر اونکو پانی میسر ہوتا ہے
نہ صبح کا نہ شام کا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اونکو دعا دیکر
فرمایا کہ اے الله برکت دے تو اونکے خالص دودہ میں اور مکھی نکالے
ہوئے دودہ میں اور لسّی میں اور اونکے چرواہے کو پہونچا تو
سبز جنگل میں پختہ پھلوں پر اور بہت کر دے اونکے لیے پانی
اور اونکے مال اور اولاد میں برکت دے۔ جو اونمیں سے نماز پڑھے
وہ مسلمان ہے جس نے زکوۃ دی اوسنے درجہ احسان کا پایا
اور جس نے گواہی دی کہ الله ایک ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ
مخلص ہی معاف ہیں تمہارے لیے اے بنی نہد امانات عہد شرک
کے اور تم سے اوسیقدر صدقات لیے جاوینگے جسقدر دیگر بلاد اسلام
سے زکوۃ اور حق سے تمام عمر نہ پھرنا اور نماز میں سستی نہ کرنا پھر اونکو بنی نہد
کیلیے ایک فرمان لکھدیا کہ بسم الله الرحمن الرحیم محمد رسول الله کی
جانب سے بنی نہد بن زید کیطرف سلام ہو اوسپر جو ایمان لائے الله
اور اوسکے رسول پر اے بنی نہد بوڑھے اونٹ اور بیمار اور مریض جانور تم
رکھنا یعنی زکوۃ میں مت دینا۔ اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور
اور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا انتہا بچہ۔ نہ روکا جاویگا
تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ
روکے جاوینگے دودہ کے جانور جبتک کہ نہ پیدا کروگے دل میں
بغض اور نہ توڑوگے عہد کو جس نے اقرار کیا اوس سب کا جو اس
فرمان میں ہے اوسکے واسطے تو رسول الله کیجانب سے عہد کا پورا کرنا واجب ہے
اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے یعنی دوہری زکوۃ گویا جرمانہ
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے اپنی کتاب الامثال میں
اور دیلمی نے اور ابن الاعرابی نے اپنی معجم میں اور ابو نعیم نے سب نے
عوام بن حوشب کے طریقہ سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں
حسن سے اور حسن عمران بن حصین رضی الله عنہ سے اور روایت کیا ہے اسکو
زبیر بن معویہ نے بھی لیث بن ابی سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں حبہ عرنی
سے وہ حذیفۃ الیمان سے۔ اس تھوڑے اختلاف کیساتھ بیان کیا ہے

سیرۃ المحمدیۃ عن علی رضی اللہ عنہ فی روایتہ الطویلۃ وفیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم بارک لہم فی محضہا ومخضہا ومذقہا وابعث راعیہا فی الدثر وافجر لہم الثمد وبارک لہم فی المال والولد ثم کتب معہم کتابا نسختہ ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ من محمد رسول اللہ الی بنی نہد ۔ السلام علیکم ۔ من اقام الصلوۃ کان مومنا ومن اتی الزکوۃ کان مسلما ومن شہد ان لا الہ الا اللہ لم یکتب غافلا لکم فی الوظیفۃ الفریضۃ ولکم الفارض والفریش وذو العنان الرکوب والفلو الضبیس لا یمنع سرحکم ولا یعضد طلحکم ولا یحبس درکم مالم تضمروا الرماق ولم تاکلوا الاباق من اقر فلہ الوفاء بالعہد والذمۃ ومن ابی فعلیہ الربوۃ ۔
واما طہفۃ بن زہیر فہکذا سماہ ابن عبد البر فی الاستیعاب بالفاء واما ابن مندۃ وابو نعیم فحکے عنہما ابن الاثیر فی اسد الغابۃ انہما سمیاہ طہیہ بالیاء التحتانیۃ واما طخفہ بالخاء المعجمۃ والفاء وتغنہ بالغین المعجمۃ والنون وطقفہ بالقاف والفاء فذکرہا الشہاب الخفاجی فی شرح الشفا ۔

اسکو ابن اثیر نے ۔ اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیر محمدیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اپنی طویل روایت میں اور اوس روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ۔ اے اللہ برکت دے اونکے خالص دودہ میں اور اونکے گہی نکالے ہوئے دودہ میں اور اونکی لسی میں اور روکدے زمانہ کو پختہ پہلوں کے ساتھ یعنی پختہ پہل پیدا کر اور بہیج دے اونکے چرواہے کو سبز جنگل میں اور بہت کردے اونکے لیے پانی اور برکت دے اونکی اولاد میں پھر لکھا اونکے لیے ایک فرمان الفاظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کیجانب سے بنی ہند کیجانب ۔ السلام علیکم ۔ جو شخص کہ نماز پڑہے وہ مومن ہے اور جو شخص کہ زکوۃ دے وہ مسلمان ہے اور جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے وہ غافل نہیں لکہا جاویگا ۔ تمہارے واسطے ہیں بوڑہے اونٹ اور بیمار مریض جانور ۔ اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گہوڑا اور بچہیرا نہایت بچہ ۔ نہ منع کیا جاویگا تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ روکے جاوینگے دودہ کے جانور جب تک کہ جس شخص نے اقرار کیا اسکا پس اوسکے واسطے عہد پورا کرنا واجب ہے اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے ۔ طہفہ بن زہیر کے نام میں اختلاف ہے اسی نام کیساتھ بیان کیا ہے اونکو ابن عبد البر نے استیعاب میں یعنی فا کیساتھ لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم پس نقل کیا اون دونوں سے ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ اونہوں نے انکا نام طہیہ بیاء تحتانیہ لکہا ہے لیکن طخفہ خاء معجمہ اور فاء اور تغنہ تاء فوقانیہ غین معجمہ اور نون اور طقفہ قاف اور فاء ۔ پس ذکر کیا ان تینوں ناموں کو شہاب ۔ خفاجی نے شرح شفا میں ۔

غرائب الالفاظ التی وردت فی القصۃ والکتاب

اون لغات کے شرح جو اس فرمان اور روایت قصہ میں وارد ہوئے ہیں

غوری ۔ بفتح المعجمۃ ما انحدر من الارض

غوری بفتح غین معجمہ ۔ پست زمین ۔ اضافت کی گئی اسکی

اضيف الى تهامة يعنى ما انحدر من ارض
تهامة - اكوار - جمع كور وهو رحل البعير
الميس - بفتح الميم شجر يعمل منه الرحال
ترتمى - من الارتماء وهو القصد - **العيس**
بكسر المهملة الابل البيض الى صفرة والمراد
هنا الابل مطلقا - **نستحلب** بالمهملة اى
نطلب المطر - **الصبير** - وهو سحاب
ابيض متراكب متكاثف - **نستخلب**
بالمعجمة اى نقطع - **الخبير** - وهو الوبر
نستعضد - اى نقطع - **البرير** -
ثمر العراك اى كانوا ياكلونه فى الجدب
لقلة الزاد - **نستخيل** بالخاء المعجمة
والتحتانية اى نتخيل - **الرهام** - بكسر
الراء المهملة وهى الامطار الضعيفة واحدتها
رهمة بضم المهملة اى نتخيل الماء فى
سحاب قليل - **نستجيل** بالجيم والتحتانية
نراه جائلا يذهب به الريح ههنا وههنا
الجهام - بفتح الجيم السحاب الذى فرغ
ماءه - **غائلة** - التى تهلك سالكها
النطاء - بكسر النون والمهملة البعيد
يقال بلد نطى اى بعيد - **غليظة الوطأ**
اى يعسر فيه الوطأ وهو المشى - **نشف**
اى يبس - **مدهن** - بفتح الميم
والهاء الحفرة فى الجبل يجتمع فيها الماء -
جعثن - بكسر الجيم وسكون المهملة
وكسر المثلثة اصل النبات - **ايلوح** بفتح
الهمزة واللام والجيم ورق شجر يشبه الطرفا

تہامہ کی طرف یعنی تہامہ کی نشیبی زمین۔
اکوار جمع ہے کور کی مراد اونٹ **میس** بفتح میم وہ درخت
جس کے اونٹوں کے ساز بنائے جاتے ہیں **ترتمی** مشتق ہے
ارتمار سے جس کے معنی قصد کرنیکے ہیں **عیس** بکسر عین مہملہ
زردی مائل سپید اونٹ یہاں مراد مطلق اونٹ ہیں **نستحلب**
حار مہملہ یعنی طلب کرتے ہیں ہم بارش **الصبیر** سپید ابر
(دودیا بادل) خوب چھایا ہوا اور غلیظ گہرا **نستخلب** خار معجمہ
یعنی کاٹتے ہیں ہم **الخبیر** اون پشم **نستعضد** یعنے
کاٹتے ہیں ہم **البریر** پیلو کا پھل یعنے کہاتے تھے اوسکو
قحط سالی میں بوجہ کمی اناج وغیرہ کے **نستخیل** خار معجمہ
یار تحتانیہ یعنی خیال کرتے ہیں ہم **الرہام** بکسر رار مہملہ کم
بارش (پھوار) اسکا واحد رُہمۃ ہے بضم رار مہملہ پس معنے
یہ ہوئے کہ گمان کرتے ہیں ہم بارش کا تھوڑے ابر میں۔
نستجیل جیم یار تحتانیہ۔ دیکھتے ہیں ہم اون کو گھومتے ہوئے
لیجاتی ہے اونکو ہوا کبھی یہاں کبھی وہاں **الجہام** بفتح جیم
وہ ابر جو اپنا پانی برسا چکا ہو۔ **غائلہ** وہ راستہ جسکا
چلنے والا ہلاک ہو جائے۔ **النطار** بکسر نون وطار مہملہ
دور بولا جاتا ہے بلد نطی یعنی دور **غلیظۃ الوطار**
یعنی سخت ہو اوس میں چلنا **نشف** یعنی خشک ہوگیا
مدھن بضم میم اور ہار ہوز۔ پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی
جمع ہو جائے **جعثن** بکسر جیم اور سکون عین مہملہ
اور کسر ثار مثلثہ۔ گہانس کی جڑ **الوج** بضم ہمزہ اور
لام اور جیم اوس درخت کا پتہ جو مشابہ ہوتا ہے درخت
جہاؤ سے۔ **عسلوج** بضم عین مہملہ وبضم لام وجیم
وہ شاخ جو سوکھ جائے اور اوس کی تراوٹ جاتی
رہے۔ **الودی** بفتح واؤ وکسر دال مہملہ وتشدید یار تحتانیہ
کھجور۔ مراد یہ کہ سوکھ گئیں کھجوریں۔

عسلوج - بضم المهملة واللام والجيم
وهو الغصن اذا يبس وذهبت طراوته
الودى - بفتح الواو وكسر المهملة وشد
التحتانية النخل يريد انه يبست النخل
علن - محركة يقال علن لى الشئ اذا
اعترض اراد به الظلم وقيل اراد به الخلاف
والباطل - طما - اى ارتفع بامواجه
تعار - ككتاب اسم جبل - واراد به الى
يوم القيامة - نعم بفتحتين همل
بضم الهاء وشد الميم جمع هامل اى مهملة
لا رعاء لها - اغفال - جمع غفل بالفتح
اللتى لا لبن لها - لاتبل بلال - اى
لا ترطب برطب - وقير - بالواو والقاف
قطيع الغنم - كثير الرسل - بفتح الراء
المهملة - شديد التفرق فى طلب المرعى
قليل الرسل - بكسر المهملة هو اللبن
سنية الحمراء - بضم السين المهملة
صغر للتعظيم اى جدب شديد مؤزلة
من الازل وهو الضيق والشدة - علل
محركة الشربة الثانية - نهل محركة الشربة
الاولى - محضها - بالمهملة والمعجمة اى
خالص لبنها - مخضها - معجمتين ما مخض
من اللبن واخذ زبده واصله تحريك
السقاء الذى فيه اللبن حتى يتميز زبده
فيوخذ منه ويسمى ذلك اللبن الماخوذ
زبده مخيضا - وهو صفة لا مصدر ميمى
مذقها - بالميم والمعجمة والقاف اى ممزوج

علن بالتحریک بولا جاتا ہے علن لی الشئ جبکہ پیش آجائے کوئی شے مراد اس سے ظلم ہے اور بعض نے کہا کہ مراد اس سے خلاف اور باطل ہے طما یعنی بلند ہوا اپنی موجوں سے تعار بروزن کتاب نام ہے ایک پہاڑ کا مراد اس فقرہ سے یہ کہ قیامت تک۔

نعم بفتح نون وعین مہملہ ہمل بضم ہا و تشدید میم جمع ہے ہامل کی یعنی ہمل بیکار جس میں چارہ نہ ہو۔ اغفال جمع ہے غفل کی بفتح غین معجمہ وہ جانور جس کے دودہ نہ ہو۔

لاتبل ببلال یعنے نہیں تر ہوتے کسی تری سے وقیر واو قاف۔ بھیڑوں کا گلہ۔ کثیر الرسل بفتح راء مہملہ بہت دور دور ہو جانا چارہ کی طلب میں۔

قلیل الرسل بکسر راء مہملہ۔ دودہ۔ سنیۃ الحمراء بضم سین مہملہ تصغیر وا سطے تعظیم کے ہے یعنے سخت قحط سالی۔

موزلۃ ماخوذ ہے ازل زاء معجمہ سے جس کے معنی ہیں سختی اور تکلیف۔

علل محرکۃ دوسری مرتبہ پانی پلانا۔ نہل محرکۃ اول مرتبہ پانی پلانا۔ محضہا حاء مہملہ ضاد معجمہ یعنی اونکا خالص دودہ۔

مخضہا خاء معجمہ ضاد معجمہ۔ وہ دودہ جو بچا ہوا رہجاوے اور اوس کا مکھن اتار لیا جائے اور اس کے اصل معنے یہ ہیں کہ ہلانا اوس برتن کا جس میں دودہ ہو یہاں تک کہ علیحدہ ہو جائے اوسکا مکھن پس وہ اوس سے لے لیا جائے۔ اوس دودہ کو جسکا مکھن لیلیا جائے مخیض کہتے ہیں اور وہ صفت ہے نہ مصدر میمی۔

مذقہا میم اور ذال معجمہ اور قاف یعنی پانی ملایا ہوا اور اوس کے اصلی معنی ملانے کے ہیں پھر استعمال

بالماء واصل معناه الخلط ثم استعمل في اللبن
المخلوط بالماء والضمائر راجعة لارضهم
ولانعامهم المذكورة في كلام طهفة فدعى
النبي صلى الله عليه وسلم بالبركة في الباتهم
باقسامها والقصد الدعاء لهم بخصب الضهم
وسقيها فانما الالبان تكثر بنبات المرعى وهو
انما يكون بالمطر فكانه قال اللهم اسق بلادهم
واجعلها مخصبة ملبنة - الدثر - بمهملة
المفتوحة ثم المثلثة ساكنة ويجوز فتحها ثم
المهملة المال الكثير وقيل الخصب والنبات
لانه من الدثار وهو الغطاء لانها تغطي وجه
الارض - ثمد - بفتح المثلثة واسكان الميم
وقد تفتح الماء القليل لامادة له اى صيره
كثيرا - ودائع الشرك - المراد به العهود
والمواثيق اللتي كانت بينهم وبين من جاورهم
من الكفار في المهادنة يقال توادع الفريقان
اذا اعطى كل واحد منهم للآخر ان لا يغزوه
ويسمى ذلك العهد وديعًا بلاهاء فيقال
اعطيته وديعا اى عهدا قيل والظاهر ان
المراد عهودهم الواقعة بعد الحروب بعدم
المواخذة بما قتلوا وان ما اراقوا من الدماء
هدر كما في حديث الآخر كل دم في الجاهلية
تحت قدمي هذا اى متروك هدر وقيل المراد
ما كانوا استودعوه من اموال الكفار الذين
لم يدخلوا في دين الاسلام اراد احلالها
لهم لانها مال كافر قدر عليه من غير عهد ولا
شرط فهو فئى ما لم يوجف عليه بخيل وركاب فهو

کیا گیا اوس دودھ کے لیے جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور
یہ سب ضمیریں راجع ہیں اوس قوم کی زمینوں اور جانوروں
کی طرف جو مذکور ہیں طہفہ کے کلام میں پس دُعا کی
رسول اللہ نے برکت کی اون کے ہر قسم کے دودھ
میں اور مقصود اس دعا سے دراصل اون کی زمین
کی سرسبزی و شادابی ہے کیونکہ دودھ جب ہی زائد
ہوگا جب کہ چارہ کثرت سے ہو اور چارہ پیدا ہوتا
ہے بارش سے پس گویا آپ نے یوں فرمایا کہ اے اللہ
پانی دے اونکے شہروں کو اور کر دے اونکو تروتازہ اور دودھ
والا۔ الدثر دال مہملہ مفتوحہ پھر ثاء مثلثہ ساکنہ اور جائز فتح
ثاء مثلثہ کا بھی پھر راء مہملہ۔ معنی مال کثیر اور بعض نے کہا ہے
کہ ہریالی اور نبات۔ اس وجہ سے کہ مشتق ہے دثار
سے جس کے معنے ڈھکنا اور نبات بھی ڈھانک لیتی ہے
سطح زمین کو ثمد بفتح ثاء مثلثہ اور سکون میم۔ اور کبھی میم
مفتوح بھی ہو جاتا ہے۔ تھوڑا پانی جسکا مخرج نہو یعنی
کر دے اوسکو بہت۔ ودائع الشرک اس سے مراد
وہ عہد و پیمان ہیں جو تھے اون کے اور اونکے پڑوسی کافر
قبیلوں کے درمیان صلح کی بابت بولا جاتا ہے توادع الفریقان
جبکہ عہد کرے ہر ایک دونو فریقوں میں سے اس بات کا کہ
نہ لڑیگا اوس سے اور اس عہد کو ودیع بلا ہاء کہتے ہیں پس
بولا جاتا ہے اعطیتہ ودیعا یعنی دیا میں نے اوسکو عہد اور بعض نے
کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے وہ عہد ہیں جو واقع ہو گئے ہیں
بعد لڑائی کے بوجہ نہ مواخذہ ہونے اوس چیز کے جو قتل کیا ہو
نے اول کیونکہ جو کچھ خون بہایا وہ ہدر و معاف ہے جیسے کہ دوسری
حدیث میں ہے کہ ہر وہ خون و قتل جو جاہلیت میں ہوا میرے
اس قدم کے نیچے ہے یعنے ہدر ہے اور معاف اور بعض نے کہا ہے
کہ مراد وہ مال ہیں جو ودیعت تھے اون کفار کے جو دین اسلام

علی هذا جمع ودیعة بالهاء ولا یرد انه صلی الله علیه وسلم لما هاجر خلف علیا لرد الودائع اللتی کانت عنده لانه کان قبل حل الغنائم له اولانه صلی الله علیه وسلم فر من نسبته للخیانة وذهاب شهامته وامانته فیطعنوا فی الاسلام ویعرضوا من الایمان - **وضائع الملک** وضائع جمع وضیعة بمعنی موضوعة وهی الوظیفة اللتی تکون علی الملک بکسر المیم وهو ما یملک وهو ما یلزم الناس فی اموالهم من الزکوة والصدقة ای انتم فیها کسائر المسلمین لا نتجاوز عنکم ولا نزید علیکم شیئا وقیل الملک بضم المیم والمعنی ان ما کان ملوک الجاهلیة یوظفونه علی الرعایا فلا یوخذ منکم وهو لکم - فلام لکم علی ظاهرها علی التفسیرین الاخیرین للودائع ووضائع وعلی الاولین بمعنی علی کقوله ومن اساء فعلیها - **لا تلطط** بضم المثناة الفوقانیة ثم اللام ثم الطائین الاولی مکسورة والثانیة مجزومة علی النهی ای لا تمنعها قال ابن الاعرابی لط الغریم اذا منعه حقه واصله من لطت الناقة بذنبها اذا سدت فرجها به وقد ارادها الفحل - **لا تلحد** - بضم المثناة واللام ومهملتین لا تمل عن الحق ما دمت حیا - **فریضة** - بالفاء والضاد المعجمة ای الهرمة المسنة بقطع اسنانها او لانقطاعها

میں دتا ہنوز نہیں داخل ہوئے تھے حلال ہیں وہ اونکو اسوجہ سے کہ وہ مال ہے کافر کا قبضہ ہوگیا ہی اوسپر بغیر کسی عہد و شرط کے پس وہ معاف ہی جبتک کہ نہ دوڑ لئے ہوں اوسپر گھوڑے اور اونٹ (مراد لڑائی) پس اس ترجمہ کی بنا پر ودائع جمع ہے وَدیعۃ (بالہاء) اور نہیں اعتراض وارد ہوتا اسپر اسبات سے کہ رسول اللہ صلعم نے جبکہ ہجرت کی تو چھوڑ دیا تہا حضرت علی کو اون امانات کی واپسی کے لیے جو آپکے پاس تھیں اسوجہ سے کہ یہ قصہ رسول اللہ کے واسطے مال غنیمت حلال ہونیسے اول کا ہی اور یا اسوجہ سے کہ رسول اللہ بانتے تھے کہ نسبت کیجاوے آپکی طرف خیانت کی جس سے آپکی امانت اور اعتبار میں فرق آئے پس کفار طعنہ کریں اسلام پر اور دور ہوں ایمان لانیسے **وضائع الملک** وضائع جمع ہے وضیعۃ کی جو معنی میں ہی موضوعۃ کے اور وہ محصول ہی جو مقرر ہو ملک بکسر المیم پر ملک وہ چیز ہے جسکا کوئی مالک ہو اور وہ وہ چیز ہے جو لازم ہوتی ہی لوگوں پر اونکے مالوں میں زکوۃ اور صدقہ وغیرہ یعنی تم اسبارہ میں مثل تمام مسلمانوں کے ہو نہ درگذر کیجاویگی تم سے اور نہ زیادہ لیا جاویگا تم سے کچھہ اور بعض نے کہا ہی وہ ملک بضم میم ہی اور معنی یہ ہیں کہ جو کچھہ جاہلیت کے زمانہ میں بادشاہوں نے رعایا پر محصول مقرر کر رکھا تہا وہ تم سے نہ لیا جاویگا - پس ودائع اور وضائع کی آخری دونو تفسیروں کے بنا پر تو لکم کا لام اپنی اصلی معنی پر ہی اور اول کی دونو تفسیروں کی بنا پر علی کے معنی میں ہی جیسے کہ قول رسول اللہ ومن اساء فعلیہا **لا تلطط** بضم تاء فوقانیہ پہر لام پہر دو طاء مہملہ اول مکسور اور ثانی مجزوم کیونکہ صیغہ نہی کا ہی یعنی مت روک تو اوسکو - کہا ابن الاعرابی نے کہ بولا جاتا ہے لط الغریم جبکہ روکے اوسکے حق کو - اور اصل میں یہ مشتق ہے قول عرب لطت الناقۃ بذنبہا سے بولا جاتا ہی جبکہ وہ اپنی شرمگاہ چھپاوے دم سے اوسوقت جبکہ نر اوسکا قصد کرے **لا تلحد** بضم تاء فوقانیہ اور لام اور حاء اور دال دونو مہملہ یعنی نہ پہر تو حق سے جبتک کہ زندہ ہے **فریضۃ** فاء و ضاد معجمہ یعنی بہت

عن العمل ای لا ناخذ فی الصدقات ھذا
الصنف - فارض - بالفاء والضاد
المعجمۃ المریضۃ وروی العارض بالمھملۃ
وھی الناقۃ التی یصیبھا کسر او مرض فریش
بالفاء والشین المعجمۃ وھی من الابل
الحدیثۃ العھد بالنتاج وھی من خیار
المال - ذو العنان - ای الفرس المعد
للرکوب - الرکوب ھو الفرس الذلول
ای المعلم - الفلو - بفتح الفاء وضم اللام
وشد الواو المھر الصغیر - ضبیس
بفتح المعجمۃ وکسر الموحدۃ وھو ولد
الفرس العسر الصعب یعنی لکم خیار
المال وشرارہ ولنا وسطہ - سارح
بمھملات وفتح الاول الماشیۃ التی تسرح
بالغداۃ للمرعی والمراد ان مطلق الماشیۃ
لا تمنع عن مرعاھا - لا یعضد طلحکم
ای لا یقطع والطلح فی الاصل ھو شجر ام غیلان
او شجر عظام والمراد ھنا الشجر الذی لا ثمر لہ
والمعنی لا یقطع شجرکم طلحاً او غیرہ لانہ اذا
نھی عن قطع الذی لا ثمر لہ فغیرہ اولی -
لا یحبس درکم - ای لا تحبس ذوات
اللبن عن المرعی الی ان تجتمع الماشیۃ
والقصد الرفق بمن نوخذ منھم الزکوۃ -
تضمروا - ای تخفوا - الاماق - الغدر
والبغض - رباق - بکسر المھملۃ وھو الحبل
شبہ بالعھد واستعیر الکل لحبل ینقضہ -
ربوۃ بکسر الراء وفتحھا وضمھا ھی الزیادۃ

ہی بوڑہی دیہ نام رکھا گیا ا بوجہ اوس کی عمر منقطع ہوجانیکے
یا بوجہ کام سے معذور ہو جانیکے یعنی نہیں لینگے ہم زکوۃ میں
اِس قسم کے جانور فارض فا۔ را۔ مہملہ۔ ضاد معجمہ مریضہ۔ اور
روایت ہے عارض بھی (بعین مہملہ) اور وہ وہ اوٹنی جو بیما ہو
یا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو فریش فا۔ اور شین معجمہ وہ اوٹنی جو
قریب ہی بیاہی ہو اور وہ عمدہ مال شمار کی جاتی ہے
ذو العنان یعنی وہ گھوڑا جو سواری کے لیے تیار کیا
جاوے۔ الرکوب وہ گھوڑا جو سکھایا ہوا ہو۔
الفلو بفتح فا اور لام کا ضمہ اور واو پر تشدید۔ چھوٹا
بچھیرا۔ ضبیس بفتح ضاد معجمہ اور کسر بار موحدہ وہ
گھوڑے کا بچہ جسپر چڑھنا دشوار ہو مطلب یہ کہ
بہت عمدہ اور اسی طرح بہت برا مال تمہارے
لیے ہے اور متوسط درجہ کا ہم لینگے۔ سرح سین
مفتوحہ۔ را۔ حا۔ مہملہ۔ وہ جانور جو صبح کو بیڑ میں چھوڑے
جاویں اور یہاں مراد یہ کہ تمہارے جانور نہیں روکے
جاوینگے چراگاہ سے لا یعضد طلحکم یعنی نہ کاٹا جاویگا
اور طلح اصل میں ببول کے درخت کو کہتے ہیں۔ یا
بڑا پیڑ۔ اور مراد اِس جگہ وہ پیڑ ہیں جن کے پھل نہ ہوں اور
معنی یہ ہیں کہ نہ کاٹا جاوے گا تمہارا پیڑ خواہ طلح کا ہو یا
کسی اور چیز کا کیونکہ جب منع کیا ایسے پیڑ کے کاٹنے
سے جس کے پھل نہ ہو تو اوس کے سوا کی ممانعت
لازمی ہوئی۔ لا یحبس درکم یعنی نہ روکے جاوینگے دودہ دالے
جانور چراگاہ سے اِس انتظار میں کہ جمع ہو جائیں اور جانور اور
مقصود نرمی کرنا ہے اون لوگوں کے ساتھ جنسے زکوۃ لیجاتی ہے
تضمروا یعنی چھپاؤ تم اماق غدر اور بغض رباق بکسر را مہملہ
معنی رسی تشبیہ دیگئی عہد کیساتھ اور استعارہ کیا گیا رسی کہا نیکے
ساتھ عہد کے توڑنیکا ربوہ بکسر را مہملہ اور کبھی فتح اور ضمہ بھی ہوتا ہے

یعنی من تقاعد عن الزکوة فعلیہ الزیادة فیہا عقوبة لہ وھی کما روی فی صحیح البخاری واما العباس فہی علیہ ومثلہا معہا وکان العباس منعہا۔ **رماق** ۔ الرمق لقطیع من الغنم یعنی ھذا الرفق جار بکم ما لم تخفوا غنمکم عن المصدق ۔ **ویستنبط من قولہ ذو العنان الرکوب** ۔ ان فی الخیل صدقة وتوخذ فی الصدقة نفس الخیل لکن ماذھب الیہ محدث ولا فقیہ من فقہاء نعم اختلفوا فی صدقة الخیل فقال الجمہور لیس فیہا شئ من الصدقة وقال ابو حنیفة لا یجب الصدقة فی ذکور الخیل منفردة ولا فی اناثہا منفردة فی روایة ۔ وفی کل فرس من المختلطة بالذکور والاناث سائمة دینار او ربع عشر قیمتہ نصابًا ۔

حاشیة علی کتاب بنی نہد بیان فصاحتہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال فی السیرة النبویة فانظر الی ھذا الدعاء والکتاب الذی انطبق علی لغتہم ای من حیث المماثلة فی غرابة الالفاظ مع انہ زاد علیہا فی الجزالة ای حسن النظم والتالیف وقد کان من خصائصہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ ان یکلم کل ذی لغة بلغتہ علی اختلاف لغة العرب وترکیب الفاظہا واسالیب کلمہا فلما کان کلام ما تقدم علی ھذا الحد وبلاغتہم علی ھذا النمط واکثر استعمالہم ھذہ الالفاظ

اوس کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی جو سستی کرے زکوة دینے میں تو اوسپر زیادتی ہے زکوة میں اوس کی یہ سزا ہے اور مقدار اسکی جیسیکہ روایت کیگئی ہے صحیح بخاری میں لیکن عباس پس اوسپر زکوة ہے اور مثل اوسکے اور، اور حضرت عباس نے روک لیا تھا زکوة کو **رماق** رمق بہیڑ کا گلہ یعنی یہ رفق اور نرمی ہمیشہ رہیگی تمہارے ساتھ جبتک کہ نہ چھپاؤ گے تم اپنی بکریاں کو عامل زکوة سے۔ اور **قول** رسول اللہ ذو العنان سے مستنبط ہوئی یہ بات۔ گھوڑی میں زکوة ہے اور لیجاوے زکوة نفس خیل سے لیکن اسکا کسی محدث اور نہ کسی فقیہ نے قول کیا ہاں اختلاف کیا ہے اونہوں نے گھوڑے کی زکوة میں پس کہا جمہور نے کہ گھوڑے میں بالکل زکوة نہیں ہے اور کہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے صرف نر گھوڑوں میں زکوة نہیں ہے اور اسیطرح اگر سب وہ ہی مادہ ہوں۔ ایک روایت میں اور اگر دونو ملے ہوئے ہوں یعنی نر مادہ تو ہر گھوڑے پر جو چراگاہ میں چرنیوالے بہی ہوں ایک دینار ہے یا اوسکی قیمت کا ربع عشر جبکہ وہ قیمت نصاب کو پہونچ جائے۔

استعملها معهم فاستعملها معهم من هى لغته
لا يخل بالفصاحة بل هو من اعلى طبقاتها
وان كان فيها ما هو غريب وحشى بالنسبة
الى غيرهم حتى ان كلام البادية الوحشى
فصيح بالنسبة لهم وكان احدهم لا يتجاوز
لغته وان سمع لغة غيره فكالعجمية يسمعها
العربى وما ذلك منه صلى الله عليه وسلم الا
بقوة الٰهية وموهبة ربانية لانه بعث الى
الكافة طرا والى الناس سوداء وحمراء فعلمه
الله جميع اللغات قال عز وجل وما ارسلنا
من رسول الا بلسان قومه اى لغتهم فلما
بعثه الله للجميع علمه الجميع ليحدث الناس
بما يعلمون فكان ذلك من معجزاته صلى
الله عليه وسلم وقد خاطب بعض الحبشة
بكلامهم وبعض الفرس بكلامهم مما هو ثابت
فى كتب السنة - انتهى - وقال القاضى
عياض فى بيان فصاحة اللسان وبلاغة
القول - فقد كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم من ذلك بالمحل الافضل والموضع الذى
لا يجهل سلاسة طبع وبراعة منزع وايجاز
مقطع وفصاحة لفظ وجزالة قول وصحة
معان وقلة تكلف اوتى جوامع الكلم وخص
ببدائع الحكم وعلم السنة العرب يخاطب
كل امة منها بلسانها ويحاورها بلغتها و
يباريها فى منزع بلاغتها كان كثير من
الصحابة يسالونه فى غير موطن عن شرح
كلامه وتفسير قوله من تامل حديثه وسيره

علی ذلک وتحققه۔ ولیس کلامه مع قریش والانصار ککلامه مع ذوالمشعار الهمدانی وطهفة الهندی وقطن بن حارثة (کما اقول اطلعت علیه فی کتابنا هذا) والاشعث بن قیس و وائل بن حجر الکندی وغیرهم من اقیال حضرموت وملوک الیمن۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لبنی حینة وهم یهود بمقنة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی حینہ کے نام اور وہ یہود ہیں مقنہ کے

ذکر فی مصباح المضیٔ قال ابن سعد فی الطبقات وکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی بنی حینة وهم یهود بمقنة اما بعد فقد نزل علی آتیکم راجعین الی قریتکم فاذا جاءکم کتابی هذا فانکم آمنون لکم ذمة الله وذمة رسوله وان رسول الله صلی الله علیه وسلم غافر لکم سیاتکم وکل ذنوبکم وان لکم ذمة الله وذمة رسوله لا ظلم علیکم ولا عدی وان رسول الله جارکم مما منع منه نفسه وان لرسول الله بزکم وکل رقیق فیکم و الکراع والحلقة الا ما عفی عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم وان علیکم بعد ذلک ربع ما اخرجت نخلکم وربع ما صادت عروککم وربع ما اغتزل نساءکم وانکم برئتم بعد من کل جزیة او سخرة فان سمعتم واطعتم فان علی رسول الله ان یکرم کریمکم ویعفو عن مسیئکم اما بعد فالی المومنین والمسلمین من اطلع اهل مقنا بخیر فهو خیرله و

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حینہ کو فرمان جو یہود ہیں مقنہ کے۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ تمہارے قاصد میرے پاس آئے جو تمہارے پاس واپس جاوینگے۔ جب تمکو میرا یہ خط پہونچ جائے تو تم امن میں ہو تمہارے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری برائیاں اور تمہارے گناہ تمکو معاف کر دینگے اور تمہارے واسطے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا نہ ظلم ہوگا تمپر اور نہ زیادتی اور تحقیق رسول اللہ تمہارے محافظ ہیں ان لوگوں سے جنکو روکیں گے وہ اپنی جانسے اور تحقیق رسول اللہ کے لئے ہے تمہارا سامان (یہاں وہ سامان مراد ہے جو آپسمیں صلح سے لیں) اور تمہارا ہر غلام اور گھوڑے اور ہتھیار مگر وہ جسکو معاف کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور بعد اسکے تمکو دینا ہوگا چہارم اپنی کھجور ونکی پیداوار کا اور چہارم اوس شکار کا جو تمہاری چھوٹی کشتیوں نے کیا جاتا ہے اور چہارم عورتونکے کاتے ہوئے کا اور یہ دینے کے بعد بری ہو تم ہر قسم کے جزیہ اور بیگار سے پس اگر تم قبول کروگے اور اطاعت کروگے تو رسول اللہ تعظیم کرینگے تمہارے بزرگ کی اور معاف کرینگے تمہارے خطاکار کو بعد اسکے تمام مسلمانوں اور مومنین کے لیے کہ اطلاع

من اطلع ہم بشر فهو شر له وان لیس علیکم الامیر الا من انفسکم او من اهل رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

اور حکم ہے کہ جو شخص برتاؤ کریگا اہل مقنہ سے بہتری کا تو اچھا ہی اوسکے لیے اور جو برتاؤ کریگا اونسے برا تو خرابی ہی اوسکے لیے اور نہیں امیر تم پر کوئی بنایا جاویگا مگر تمہیں میں سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

مقنة۔ مواضع قریب من ایلة۔ اتیکم ای رسلکم۔ بزکم۔ بالباء الموحدة والزاء المعجمة یعنی بزکم الذی تصالحون علیها فی صلحکم قال الجوهری بزه یبزه بزا سلبه وفی المثل من عز بز ای من غلب اخذ السلب وابتززت الشئ ای استلبته والبز من الثیاب امتعة للنساء والبز السلاح ایضا۔ الحلقة۔ ما جمعت الدار من سلاح ومال۔ عرك خشب یلقی فی البحر یرکبون علیها فیلقون شباکهم یصیدون السمك قال الجوهری والعرك الصیادون سخرة التکلیف والحمل علی الفعل بغیر اجرة کذا فی مجمع البحار۔

مقنہ ایک جگہ ہے قریب ایلہ کے آتیکم یعنی تمہارے قاصد بزکم بار موحدہ اور زار معجمہ یعنی تمہارا وہ سامان جسپر تم صلح کرتے ہو۔ کہا جوہری نے کہ بولا جاتا ہے بزہ یبزہ بزا۔ سامان لیا اوسکا۔ اور ضرب المثل ہے کہ من عزّ بزّ یعنی جو غالب ہوا اوسنے مغلوب کا سامان لیلیا۔ اور مثل ہی ابززت الشئ یعنے چھین لیا میں اور کپڑوں میں سے بز عورتوں کے کپڑوں کو کہتے ہیں اور بز کے معنی ہتھیار کے بھی ہیں الحلقہ وہ جو کچھ کہ گھر میں ہو ہتھیار اور مال۔ عرک وہ لکڑیاں جو دریا میں ڈال کر اوسپر سوار ہوں پس اپنے جال ڈالتے ہیں جس سے مچھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کہا جوہری نے اور عرک۔ شکاری۔

سخرہ تکلیف اور کام لینا بغیر اُجرت کے (بیگار) ایسا طرح لکھا ہے مجمع البحار میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبنی بارق اذا وفدوا علیه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے وفد بنی بارق کو

قال صاحب سیرة الشامیة قال ابن سعد قدم وفد بارق علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فدعاهم الی الاسلام فاسلموا وبایعوا فکتب لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابا نسخته

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے کہ کہا ابن سعد نے کہ بنی بارق کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دعوت اسلام کی وہ اسلام لے آئے اور بیعت کر لی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان لفظ اوس کے یہ ہیں۔ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ

هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله
عليه وسلم لبارق ان لا تجد ثمارهم ولا ترعى
بلادهم في مربع ولا مصيف الا بمسئلة
من بارق ومن مر بهم من المسلمين في
عرك اوجدب فله ضيافة ثلثة ايام
واذا اينعت ثمارهم فلابن السبيل
اللقيط يشبع بطنه من غير ان يقتثم
شهد ابو عبيدة الجراح وحذيفة بن
اليمان وكتب ابي بن كعب۔

علیہ وسلم کا (یعنی) بارق کے نام (یا ہیں مضمون) کہ نہ کاٹی
جاویں اون کے پھل اور نہ چرائے جاویں اونکے شہر
(یعنی وہاں کی چراگاہیں) نہ چرائی کے زمانہ میں اور نہ گرمیوں میں مگر
اونسے پوچھکر اور جو مسلمان (مسافر) گذرے اونپر خواہ قحط سالی [illegible]
واجب ہے اونکی مہمانی تین روز۔ اور جب پکجاویں اونکے پھل تو جائز
ہے مسافر کیواسطے اونکے گرے ہوئے پھل اسقدر جس سے اپنا پیٹ
بھر لے لیکن جمع نہ کرے۔ گواہی دی اسپر ابو عبیدہ جراح
نے اور حذیفہ بن یمان نے اور لکھا اسکو ابی بن
کعب نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

لا تجد ۔ الجدّ القطع وجاء في حديث
ابي سفيان جد ثدي امك ۔ **مربع** ۔
المربع والمتربع والمرتبع موضع ينزل فيه ايام
الربيع ۔ **مصيف** ۔ موضع ينزل فيه
ايام الصيف **عرك اوجدب**
عرك هو سنة المطر ضد الجدب
اينعت ۔ من ينع الثمر كمنع وضرب
ينعا بالفتح ويُنعا ويُنوعا بضمهما
اذا نضج وحان وقت قطافه ۔ **يقتثم**
يقال فلان اقتثم المال ۔ اي جمعه

لا تجد جد کے معنی کاٹنے کے ہیں حدیث ابی سفیان میں
ہے کہ کاٹی جاویں تیری ماں کی دونو چھاتیاں **مربع** مربع
متربع اور مرتبع وہ جگہ جہاں موسم ربیع میں رہیں **مصیف**
وہ جگہ جہاں گرمیوں میں رہیں **عرک اوجدب**
عرک بارش کا سال (سمت) جدب اوسکی ضد یعنی قحط۔
اینعت ماخوذ ہے قول عرب ینع الثمر سے باب فتح
وضرب ینعاً بفتح تحتانیہ ویُنعا ویُنوعاً۔ دونوں میں یار تحتانیہ
کا ضمہ۔ بولا جاتا ہے جب پھل پکجاویں اور اون کے توڑنے
کا وقت آجائے **یقتثم** بولا جاتا ہے اقتثم المال یعنی جمع کیا
اوس نے مال کو۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمانے

قوله فله ضيافة ۔ يدل على ان الضيف
له حق على كل بلد او قرية او حارة على

قولہ فلہ ضیافۃ۔ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مہمان کے
لیے حق ہے ہر شہر ہر گاؤں اور ہر محلہ میں ہر حال میں

كل حال سواء كان الايام ايام خصب
اوجدب ان يضاف ثلثة ايام وهذا الحكم
لا يختص بمسلم وقد جاء في الحديث الصحيح
الضيافة ثلثة ايام فما بعد ذلك فهو
صدقة ولا يحل له ان يثوي (يقيم) عنده
بحرجه اخرجه الشيخان۔

قوله فلابن السبيل اللقيط
يدل على ان من مر بالبساتين او اشجار
مثمرة فله ان ياخذ ما سقط من الثمار و
ياكل ولو بشبع بطنه ولا يجوز له ان
يقتطف من الشجر ولا ان يجمع لوقت آخر

خواہ سمت ہو یا قحط سالی اس بات کا کہ مہمان رکھا جاوے
تین روز تک اور یہ حکم خاص نہیں ہے مسلمان کے ساتھ
اور آیا ہے حدیث صحیح میں کہ مہمانی تین دن ہے اور اوس
کے بعد پھر صدقہ ہے اور نہیں جائز ہے مہمان کو بھی یہ کہ
ٹھیرے میزبان کے پاس بعد اس تین دن کے تاکہ
اوسکو حرج میں ڈالے تخریج کی ہے اسکی شیخین نے۔
قولہ فلابن السبیل اللقیط۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر
کہ جو شخص گذرے باغوں یا پھل دار درختوں پر تو اوسکو
جائز ہے کہ لیلے گرے ہوئے پھل اور کھائے اگرچہ خوب پیٹ
بھرے اور پیڑ سے توڑنا یا اپنے پاس دوسرے وقت کے
لیے جمع کرنا ان گرے ہوؤں کا بھی جائز نہیں ہے۔

كتاب لبني ضمرة

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبني ضمرة وسيدهم مجدي بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی ضمرہ کو اور اونکا سردار مجدی بن عمرو تھا

قال في سيرة المحمدية ناقلا عن سيرة
ابن اسحق في ذكر غزوة ودان فقال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم لاثنى عشرة
ليلة مضت من صفر في سنة الثانية
في سبعين رجلا ليس فيهم انصاري
يريد قريشا وبني ضمرة فاتفق له موادعة
سيد بني ضمرة وهو مجدي بن عمرو واستقر
المصالحة على ان لا يغزوا ولا يعينوا عليه وكتب
رسول الله بينه وبينهم كتابا نسخته ۔

صاحب سیرۃ محمدیہ نے غزوہ وداں کے ذکر میں سیرۃ ابن
اسحق سے نقل کرکے کہا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بارہویں تاریخ صفر سنہ ۲ کو ستر آدمی لیکر جنمیں کوئی انصاری نہیں
تھا۔ قریش اور بنی ضمرہ کی لڑائی کے ارادہ سے۔ پس صلح
ہوگئی آپ کی سردار بنی ضمرہ سے جو مجدی بن عمرو تھا اور ٹھیری
صلح اس بات پر کہ بنی ضمرہ نہ تو کسی سے لڑیں گے
اور نہ اون کے خلاف کسی کی مدد کرینگے اور لکھی
رسول اللہ نے اپنے اور اون کے درمیان ایک
تحریر۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔

يقال انه وادع بني فلان اي صالحهم و
سالمهم على ترك الحرب وحقيقته المشاركة اي ودع
كل واحد منهما ما هو فيه ومنه الحديث كان كعب
القرظي موادعا لرسول الله صلى الله عليه وسلم ۔ كذا في مجمع البحار

بولا جاتا ہے انہ وادع بنی فلان یعنی مصالحت کرلی اونہوں
نے لڑائی چھوڑنے پر۔ اور حقیقت میں یہ شرکت کے سے ہے
یعنی چھوڑ دیا ہر ایک نے دونوں میں سے اسکو جسمیں وہ تھا اور اسی سے
ہے وہ حدیث کہ تھے کعب قرظی موادع رسول اللہ صلعم کے اسیطرح ہے مجمع البحار میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لبنی ضمرۃ بانہم آمنون علی اموالہم وانفسہم وان لہم النصرۃ علی من رامہم الا ان یحاربوا فی دین اللہ ما بل بحر صوفۃ وان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا دعاھم لنصرتہ اجابوہ علیہم بذلک ذمۃ اللہ الیہ وذمۃ رسولہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا بنی ضمرہ کے نام دربارہ مضمون اکہ بیخوف رہیں وہ اپنے مال اور جان سے اور اونکی مدد کیجاویگی اونکے مخالفوں سے مقابلہ میں مگر جبکہ لڑائی ہو اونسے دین کی بابتہ جب تک کہ تر کرے دریا کپڑے کو (مراد تا قیامت) اور رسول اللہ صلعم جب بلاویں اونکو تو قبول کرینگے وہ۔ اِس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوسکے رسول کا ہے۔

متعلق لکتاب بنی ضمرۃ واخرجہ ابن سعد فی الطبقات فی غزوۃ الابواء و ھذا ھو غزوۃ ودان فقال وفی ھذہ الغزوۃ وادع مخشی بن عمرو الضمری وکان سیدھم فی زمانہ۔

متعلق بہ نامۂ بنی ضمرہ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں غزوۃ الابواء میں اور یہی غزوۂ ودان ہے پس کہا کہ اِس غزوہ میں صلح کی آپنے مخشی بن عمرو ضمری سے جو اوس وقت وہاں کا سردار تھا۔

علی ان لا یغزو بنی ضمرۃ ولا یغزونہ ولا یکثروا علیہ جمعا ولا یعینوا عدوا وکتب بینہ وبینہم بذلک کتابا۔

اِس امر پر کہ نہ لڑینگے آپ بنی ضمرہ سے اور نہ بنی ضمرہ آپ سے اور نہ وہ آپ پر جماعت زائد کرینگے۔ اور نہ مدد دینگے دشمن کو اور لکھی آپسمیں اسکی بابتہ تحریر۔

کتاب تبع الذی کتبہ تبع الیہ صلے اللہ علیہ وسلم قبل مولدہ بالف سنۃ

خط تبع کا جو اوس نے رسول اللہ کے نام لکھا تھا آپ کی پیدائش سے ہزار سال پہلے

قال فی المواھب لما ھاجر رسول اللہ الی المدینۃ ادخلہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو ایوب فی بیتہ و ذکر ابن اسحٰق فی المبتدا وصاحب قصص الانبیا ان ھذا البیت لابی ایوب بناہ لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تبع الاول ابن حسان الحمیری۔ روی ابن عساکر انہ قدم مکۃ وکسا الکعبۃ وخرج الی یثرب وکان فی مائۃ الف وثلثین الفا من الفرسان ومائۃ الف وثلثۃ عشر الف من الرجالۃ

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ جب ہجرت کی رسول اللہ نے مدینہ کی طرف تو رکھا رسول اللہ کو ابو ایوب نے اپنے گھر میں اور ذکر کیا ابن اسحٰق نے کتاب المبتدا میں اور صاحب قصص الانبیا نے کہ یہ ابو ایوب والا گھر بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تبع بن حسان الحمیری نے روایت کی ہے ابن عساکر نے کہ تبع مکہ میں آیا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور گیا مدینہ کیطرف اور اوسکے ہمراہ ایک لاکھ تیس ہزار (۱۳۰۰۰۰) سوار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار (۱۱۳۰۰۰) پیدل فوج تھی جب مدینہ میں مقام ہوا تو اوسکو خبر دیگئی کہ اون چار سو علما اور

لما نزلها أخبران اربعمائة رجل من اتباعه من
العلماء والحكماء تحالفوا وتبايعوا على ان لا
يخرج منها فسألهم عن الحكمة في مقامهم
فقالوا اشرف هذه البلدة من الرجل
الذي يخرج يقال له محمد وهذه دار
هجرته واقامته فلا يخرج منها فامر
ببناء اربعمائة دار لكل رجل دار واشترى
لكل منهم جارية واعتقها وزوجها منه
واعطاهم اعطاء جزيلا وامرهم بالاقامة
الى وقت خروجه وكتب لرسول صلى الله
عليه وسلم كتابا ودفعه الى كبيرهم وسأله
ان يدفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخرج تبع من يثرب ثم مات بالهند - ومن
موته الى مولده صلى الله عليه وسلم الف
سنة سواء - في المبتدا والقصص فدار ول
الدار التي بناها تبع للنبي صلى الله عليه
وسلم لينزلها اذا قدم المدينة الى ان لابي
ايوب وهو من ولد ذلك العالم الذي
دفع تبع اليه الكتاب ولما دعا رسول الله
الناس الى الاسلام ارسلوا اليه كتاب
تبع مع ابي ليلى فلما رآه رسول الله قال
انت ابو ليلى ومعك كتاب تبع الاول
فبقي ابو ليلى متفكرا ولم يعرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال من انت فاني
لم ار في وجهك اثر السحر وتوهم انه ساحر
فقال انا محمد هات الكتاب فلما قرأه
قال مرحبا بتبع الاخ الصالح ثلث مرات

حکما نے جو اوس کے ہمراہ تھے آپسمیں عہد کر لیا ہے
اور اس بات پر قسما قسمی ہوگئی ہے کہ وہ یہاں سے نہیں
جاوینگے۔ تبع نے اونسے وہاں رہجانیکی حکمت پوچھی
جوابدیا کہ اس شہر کی شرافت ایک شخص کی وجہ سے ہی
جو آیندہ پیدا ہوگا اور جسکا نام محمد ہوگا اور یہ جگہ اوس کے
ہجرت کرنے اور رہنے کی ہی پس ہم یہاں سے نہیں جاوینگے
دیہ سنکر احکمدیا تبع نے چارسو مکان بنانیکا ہر شخص کے لیے ایک
گھر اور ہر ایک کو ایک چھوکری خرید دی اور آزاد کیا اوسکو پھر
اوسکی اوسی شخص سے شادی کر دی اور اونکو بہت کچھ دیا اور رسول
کے مبعوث ہونے تک اونکو وہاں ہی رہنے کا حکمدیا۔ اور رسول اللہ
کے نام ایک خط لکھا اور اون سب علما میں جو سر برآوردہ تھا اوسکو
وہ دیدیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کو دیدینا اور چلا گیا
تبع مدینہ سے پس مرا ہندوستان میں۔ اور اوسکی موت
اور رسول اللہ کی پیدائش میں پورے ہزار سال ہیں۔
مبتدا اور قصص الانبیا میں ہے کہ وہ گھر جسکو تبع نے اسلیے
بنایا تھا کہ جب رسول اللہ یہیں آویں تو اوسمیں رہیں نوبت
بہ نوبت مختلف تصرفات میں آتا رہا یہانتک کہ ابو ایوب کی
ملک میں آیا اور ابو ایوب اوسی عالم کی اولاد میں تھے جسکو تبع نے
اپنا خط سپرد کیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت
اسلام شروع کی تو بھیجا اونہوں نے وہ تبع کا خط آپکی خدمت میں
ابو لیلی کے ہمراہ۔ جب دیکھا رسول اللہ نے ابو لیلی کو تو فرمایا کہ
تو ابو لیلی ہے اور تیرے پاس تبع اول کا خط ہے ابو لیلی حیران
ہوگئے اور نہیں پہچانا اونہوں نے رسول اللہ کو تو پوچھا کہ
تو کون ہے اسلیے مجھے تیری صورت سے ساحر کے آثار
نہیں معلوم ہوتے۔ ابو لیلی نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی ساحر
ہے آپنے جواب دیا کہ میں محمد ہوں۔ لاؤ وہ خط جب آپنے اوسکو
پڑھا تو فرمایا کہ مرحبا تبع الاخ الصالح دکلمہ ہے اظہار فرحت کا) یہی تین مرتبہ فرمایا

وقد جاء في الحديث انه صلے الله عليه وسلم
قال لا تسبوا تبعًا فانه اسلم رواه الطبراني
واخرجه الامام احمد في المسند عن سهل
ابن سعد رضي الله عنه وقيل اهل المدينة
الذين نصروه عليه الصلوة والسلام هم
ولد اولئك العلماء الاربعمائة وفي رواية
انهم الاوس والخزرج كذا حكاه في تحقيق
النصرة في تاريخ دار الهجرة لقاضي شيخ زين
الدين بن الحسين المراغي من فضلاء
طلبة جمال الاسنوي وذكره ابن دحية
في التنوير والبغوي في معالم التنزيل عن
عكرمة عن ابن عباس وذكره الحلبي و
اخرجه ابن عساكر وابن سعد عن ابي بن
كعب وايضا ابن عساكر عن عباد بن زياد
في كل من هذه الروات - ان تبع اراد
خراب يثرب فاخبروه ان هذه البلدة
دار هجرة نبي يخرج في اخر الزمان. فذكروا
القصة وفيه ذكر الكتاب قال بعضهم كان
مضمون الكتاب هكذا - **اما بعد** فيا
محمد اني امنت بك وبربك ورب كل شئ
وبكتابك الذي ينزل الله عليك وانا
على دينك وسنتك وامنت بك و
بربك وبكل ما جاء من ربك شرائع الاسلام
والايمان فاني قلت ذلك فان اسامت
فيها ونعمت وان لم ادركك فاشفع لي يوم
القيمة ولا تنسني فاني من امتك الاولين
وتابعك قبل مجيئك وقبل ان يرسلك

اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تبع کو برا مت کہو کیونکہ وہ اسلام لے آیا تھا روایت کیا اسکو
طبرانی نے اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اور کہا گیا
ہے کہ وہ اہل مدینہ جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی (یعنے
انصار) وہ اونہیں چارسو علما کی اولاد میں سے تھے۔ اور ایک
روایت میں ہے کہ وہ (یعنی اولاد علما) اوس وخزرج ہیں اسیطرح
بیان کیا ہے کتاب تحقیق النصرۃ فی تاریخ دار الہجرۃ میں قاضی
شیخ زین الدین بن حسین مراغی کی تصنیف ہے جو جمال اسنوی
کے فاضل طلبہ میں سے تھے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن دحیہ
نے تنویر میں اور بغوی نے معالم التنزیل میں عکرمہ سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے اور ذکر کیا ہے
اسکو حلبی نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور ابن سعد نے
ابی بن کعب رض سے اور تخریج کی ہے ابن عساکر نے عباد بن
زیاد سے بھی۔ ان سب روایتوں میں یہ ہے کہ تبع نے ارادہ
کیا تھا مدینہ کو تباہ کرنیکا تو اوسکو خبر دی کہ یہ شہر ایک نبی کا
دار ہجرت ہے جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ پھر ذکر کیا وہی قصہ
اور اوسمیں ذکر ہے اس خط کا۔ کہا بعض علما نے کہ مضمون
اوس خط کا یہ تھا کہ بعد حمد وصلوۃ کے اے محمد میں ایمان لایا
تجھپر اور تیرے اور ہر شئے کے پروردگار پر اور تیری اوس
کتاب پر جو اللہ تجھپر نازل کریگا۔ اور میں تیرے دین اور تیرے
طریقہ پر ہوں اور ایمان لایا میں تجھپر اور تیرے رب پر اور ہر
اوس چیز پر جو لائیگا تو اپنے رب کے پاس سے احکام اسلام اور
ایمان کے تحقیق میںنے ہی کہا ہے یہ پس اگر میںنے اسلام کو پالیا
تب تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر نہ پاؤں میں تجھکو تو شفاعت
کرنا میری قیامت کے دن اور مجھے بھولنا مت اسوجہ سے
کہ میں تیری اول امت ہوں اور اطاعت کرنیوالا ہوں تیری

الله فانا على ملتك وملة ابيك ابراهيم وختم
الكتاب - لله الامر من قبل ومن بعد و
يومئذ يفرح المومنون بنصر الله - وكتب
عنوان الكتاب - الى محمد بن عبد الله
صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين والمرسلين
ورسول رب العالمين من التبع الاول -
امانة الله في يد من وقع الى ان يدفعه الى
صاحبه - وفي رواية الحلبي وابن عساكر
عن عباد بن زياد ان تبع قال فيه شعرا
حدثت ان رسول المليك - يخرج حقا
بارض الحرام - ولو مد دهري الى دهره
لكنت وزيرا له وابن عم وفي رواية شهدت على
احمد انه رسول من الله بارى النسم - ولو
مد دهري الخ **يدل هذا الكتاب**
على الايمان قبل البعثة ويدل عليه
قوله عز وجل واذ اخذ الله ميثاق النبيين
لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول
مصدق لما معكم لتومنن به ولتنصرنه
الاية - قال في الخازن قال الطبري معناه
اذكروا يا اهل الكتاب حين اخذ الله
ميثاق النبيين - واصل الميثاق في
اللغة عقد يوكد بيمين ومعنى ميثاق
النبيين ما وثقوا به على انفسهم من
طاعة الله فيما امرهم به ونهاهم عنه
وذكروا في معنى اخذ الميثاق وجهين
احدهما انه ماخوذ من الانبياء والثاني
انه ماخوذ لهم من غيرهم ولهذا اختلفوا

پیدائش سے پہلے اور پہلے اس کے کہ رسول بنائے تجھکو
اللہ پس میں تیرے اور تیرے باپ ابراہیم کے مذہب پر ہوں
اور ختم کیا تھا خط کو اس عبارت پر کہ للہ الامر یعنی اول و آخر
(ہمیشہ) حکم واسطے اللہ کے ہے اور آج کے دن خوش ہونگے
مسلمان اللہ کی مدد سے - اور لکھا تھا عنوان (پتہ) خط کا یہ ہے
کہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو خاتم النبیین
والمرسلین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں تبع اول کی
جانب سے - امانت ہے اللہ کی جس شخص کے ہاتھ پڑے لازم
ہے کہ اوسکو پہونچا دے مکتوب الیہ کو - اور حلبی اور ابن عساکر
کی اوس روایت میں جو عباد بن زیاد سے کیگئی ہے یہ بھی ہے
کہ تبع نے اوس خط میں شعر بھی لکھے تھے - بیان کیا گیا ہے مجھسے
کہ اللہ کے رسول پیدا ہونگے سچے ارض حرم میں پس اگر میرے
زمانے طول کھینچا اونکے زمانہ تک (یعنی جبتک اگر میں زندہ رہا)
تو ہونگا میں اونکا وزیر رشتہ دار اور ایک روایت میں ہے کہ گواہی دیتا
ہوں میں احمد پر کہ تحقیق وہ رسول ہیں اللہ کیجانب سے جو پیدا کرنیوالا
ہے روح کا **معلوم** ہوتا ہے اس فرمان سے یہ کہ جائز اور معتبر ہے
ایمان قبل بعثت کے اور دلالت کرتا ہے اسی پر قول اللہ کا واذ
اخذ اللہ یعنی لیا جبکہ اللہ نے عہد نبیوں کے لیے کہ البتہ جو کچھ دوں
تمہارے پاس کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس
رسول تصدیق کرنیوالا اوسکا جو تمہارے پاس ہے تو البتہ ایمان لاؤگے
اوسپر اور مدد کروگے اوسکی - کہا تفسیر خازن میں کہ بیان کیا ہے طبری نے
کہ معنی اوس کے یہ ہیں کہ یاد کرو اے اہل کتاب اوس وقت کو جبکہ
لیا اللہ نے میثاق نبیوں کا اور میثاق کے اصلی معنی لغت میں -
اوس عہد کے ہیں جو موکد ہو قسم کے ساتھ اور معنی میثاق النبیین کے
یہ ہیں کہ عہد کیا تھا اونہوں نے اپنی جانوں پر اللہ کی اطاعت کا
اوس چیز میں جسکا اللہ حکم کرے یا جس سے منع کرے اور بیان
کیں مفسرین نے اس موقع پر اخذ میثاق کی دو صورتیں ایک تو

فی المعنی فذهب قوم الی ان الله تعالی اخذ
المیثاق من النبیین خاصة قبل ان یبلغوا
کتاب الله ورسالاته الی عباده ان یصدق
بعضهم بعضا واخذ العهد علی کل نبی ان
یومن بمن یاتی بعده من الانبیاء وینصره
ان ادرکه وان لم یدرکه قیام قومه بنصرته
ان ادرکوه فاخذ المیثاق من موسی علیه
السلام ان یومن بعیسی علیه السلام و
من عیسی علیه السلام ان یومن محمد صلی
الله علیه وسلم وهذا قول سعید بن جبیر
والحسن وطاوس وقیل انما اخذ المیثاق
من النبیین فی امر محمد صلی الله علیه وسلم
خاصة وهو قول علی وابن عباس وقتادة
والسدی فعلی هذا القول اختلفوا فقیل
انما اخذ الله المیثاق علی اهل الکتاب الذین
ارسل الیهم النبیین ویدل علیه قوله تعالی
ثم جاءکم وانما کان محمد مبعوثا الی اهل
الکتاب دون النبیین وانما اطلق هذا
اللفظ علیهم لانهم کانوا یقولون نحن اولی
بالنبوة من محمد لانا اهل الکتاب والنبیون
منا وقیل اخذ الله المیثاق علی النبیین
واممهم جمیعا فی امر محمد صلی الله علیه
وسلم فاکتفی بذکر الانبیاء لان العهد
مع المتبوع عهد مع الاتباع وهو قول
ابن عباس قال علی بن ابی طالب
ما بعث الله نبیا آدم فمن بعده الا
اخذ علیه العهد فی امر محمد صلی الله علیه وسلم

یہ کر لیا گیا تھا انبیا سے دوسرے یہ کہ لیا گیا تھا میثاق انبیا کیلئے اونکی
امت سے اور اسیوجہ سے اختلاف کیا ہو معنی میں پس بعض نے کہا
کر لیا تھا اللہ نے میثاق خاص نبیوں سے پہلے اس سے کہ پہونچا ویں
کتاب سری اور اوسکے پیغام اوسکے بندوںکو اس بابتہ کہ تصدیق
کریگا بعض اونمیں سے بعض کی آپسمیں اور لیا تھا عہد ہر نبی سے کہ ایمان
لائیگا اپنے بعد والے نبی پر اور مدد کرے اوسکی اگر پاوے اوسکا زمانہ
اور اگر نہ پاوے تو حکم کر جاوے اپنی قوم کو اوسکی مدد کرنیکا پس لیا
عہد موسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں عیسی علیہ السلام پر اور لیا
عہد عیسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
یہی قول ہے سعید بن جبیر اور حسن اور طاؤس کا اور بعض نے
کہا ہو کر لیا تھا عہد نبیوں سے خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارہ میں اور یہ قول ہے علیؓ اور ابن عباسؓ اور قتادہ اور سدی کا
پس اس قول کی بنا پر اختلاف کیا ہے پس کہا گیا ہے کہ لیا اللہ
نے میثاق اہل کتاب پر وہ اہل کتاب جنکی طرف بھیجا نبیوںکو اور دلالت
کرتا ہے اسپر قول اللہ کا ثم جاءکم اور ضرور نہیں کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث تھے اہل کتاب کیطرف نہ نبیوںکیطرف اور سوا کے
اسکے نہیں کہ اطلاق کیا گیا اسکا اونپر اسوجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم
نبوت کیلئے بہ نسبت محمد کے اولی ہیں اسلیے کہ ہم اہل کتاب ہیں
اور نبی ہم میں سے ہی ہوتے ہیں اور بعض نے کہا ہو کہ لیا اللہ نے میثاق
نبیوں اور اون سب کی امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ
میں اور اکتفا کی انبیا کے ذکر پر اسوجہ سے کہ عہد لینا متبوع سے عہد
لینا ہوتا ہے تابع کا اور یہی قول ہو ابن عباس کا. کہا علی بن
ابی طالب نے نہیں بھیجا اللہ نے آدم اور اون کے
بعد کوئی نبی مگر کہ عہد لیلیا اون سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بارہ میں اور اونہوں نے عہد لیا اپنی قوم
سے کہ ایمان لائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اگر
وہ مبعوث ہوں اور یہ زندہ ہوں تو اون کی مدد کریں

واخذ هو العهد علی قومه لیؤمنن به وان بعث وهم احیاء ینصرنه وقیل ان المراد من الاٰیة ان الانبیاء کانوا یاخذون العهد والمیثاق علی اممهم بانه اذا بعث محمد صلی الله علیه وسلم ان یؤمنوا به وینصرونه وهذا قول کثیر من المفسرین۔

اور بعض نے کہا کہ مراد آیت سے یہ ہے کو انبیا لیتے رہے ہیں عہد اپنی اپنی امتوں سے اس بات کا کہ جب مبعوث ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایمان لاویں اونپر اور مدد کریں اون کی اور یہی قول ہے اکثر مفسرین کا۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لتمیم بن اوس الداری وقصة وفدهم وفیها عدة فرامین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری کو اور اونکی وفد کا قصہ اور اس میں چند فرمان ہیں

ذکر صاحب المصباح المضیء قصة وفد الداریین فقال قال ابن سعد قدم وفد الداریین علیه صلی الله علیه وسلم منصرفه من تبوك وهم عشرة نفر منهم تمیم ونعیم ابنا اوس بن خارجة والطیب بن ذر وهانی بن حبیب وعزیز بن مالك فاسلموا وسمی رسول الله صلی الله علیه وسلم الطیب عبد الله وسمی عزیزا عبد الرحمن واهدی هانی بن حبیب لرسول الله صلی الله علیه وسلم خمرا وافراسا وقباء مخوصا بالذهب فقبل الافراس والقباء واعطاه العباس فقال ما اصنع به قال تنزع الذهب فتحلیه نساءك ثم تبیع الدیباج فتاخذ ثمنه فباعه العباس من رجل یهودی بثمانیة الاف درهم فقال تمیم قریتان من الروم یقال لاحدهما حبری وللاخر بیت عینون فان فتح الله علیك الشام هبهما

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضی نے قصہ وفد داریین کا پس کہا کہ ابن سعد نے کہ آئے داریوں کے ایلچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب آپ لوٹے تھے غزوہ تبوک سے اور وہ دس آدمی تھے تمیم ونعیم اوس کے بیٹے اور طیب بن ذر اور ہانی بن حبیب اور عزیز بن مالک وغیرہ پس اسلام لائے اور نام رکھا رسول اللہ نے طیب کا عبد اللہ اور عزیز کا عبد الرحمن اور ہدیہ میں دیا ہانی بن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب اور گھوڑے اور ایک زردوز قبا پس قبول کیے آپ نے گھوڑے اور قبا اور دی وہ قبا عباسؓ کو اونہوں نے کہا کہ میں اسکا کیا کروں فرمایا کہ اس سے سونا علیحدہ کرکے اپنی عورتوں کا زیور بنالے اور دیباج فروخت کرکے اوسکی قیمت لیلے پس بیچا اوسکو عباسؓ نے ایک یہودی کو آٹھ ہزار درہم کے عوض میں پس کہا تمیم نے کہ دو گاؤں ہیں روم کے ایک کا نام حبری ہے اور دوسرے کا بیت عینون پس اگر فتح کردے اللہ آپ کے لیے ملک شام تو بخشدیجئے وہ دونو مجھکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر وہ دونو واسطے تیرے ہیں۔

لی قال صلے اللہ علیہ وسلم فھما لک وکتب
بن لک کتابا فلما قام ابوبکر اعطاہ ذلک و
کتب رضی اللہ عنہ لہ بہ کتابا ننذکرہ
انشاء اللہ واقام وفد الداریین حتی توفی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واوصی لہم
بجاد مائۃ وسق ۔ وذکر صاحب المصباح
کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بحوالۃ ابن منیر الحلبی قال قال فی شرح
مختصر السیرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
کتب لتمیم ونعیم ابنا اوس کتابا ۔
ان لہم حبری وعینون بالشام سہلہا
وجبلہا وماءھا وحرثہا وقریتہا وانباطہا
ولعقبہ من بعدہ لا یحاقہ فیہا احد ولا
یلجہ علیہ بظلم ومن ظلمہم فاخذ منہم
شیئا فان علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ
والناس اجمعین ۔ وذکر قصۃ وفودھم
شیخ الدحلانی فی سیرتہ فقال وفد علیہ
صلے اللہ علیہ وسلم الداریون ابو تمیم
الداری واخوہ نعیم الداری واربعۃ آخرون
وکانوا علے دین النصرانیۃ فاسلموا وحسن
اسلامہم وکان وفدھم علیہ مرتین
مرۃ بمکۃ قبل الہجرۃ ومرۃ بعدھا وفی
المرۃ الاولی سألوا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم ان یعطیہم ارضا من ارض الشام
فقال لہم سلوا حیث شئتم قال ابو ھند

اور لکھی اس بابتہ ایک سند پس جب والی ہوئے ابوبکر تو
دی اونکو وہ تحریر رسول اللہ کی اور لکھا ابوبکرؓ نے بھی اون
کے لیے اس بابتہ فرمان ذکر کرینگے ہم اوسکو انشاءاللہ
اور رہے وفد دارییں یہانتک کہ وفات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور وصیت کی آپ نے اون کیواسطے اسقدر
درخت خرما کے لیے جسمیں سو وسق کی پیداوار ہوجائے اور
ذکر کیا ہے صاحب مصباح نے فرمان رسول اللہ کا
بحوالہ ابن منیر حلبی کے کہا کہ ذکر کیا شرح مختصر السیرۃ میں کہ
لکھا رسول اللہ نے تمیم اور نعیم اوس کے بیٹوں کے
واسطے ایک فرمان جس کے لفظ یہ ہیں ۔
تحقیق اون کے لیے ہے حبری اور عینون جو شام میں ہے
(بتمامہ) وہانکی نرم زمین اور پہاڑ اور نہریں اور کھیتی اور گاویں
اور اوس کے جنگل اور اوس کے بعد اوسکی اولاد کے لیے
نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور نہ داخل ہو اوسپر ظلما اور جو ظلم کرےگا
اونپر اور لیلیگا اوس میں سے کچھ بھی تو لعنت ہوگی اوسپر اللہ
اور ملائکہ اور تمام مخلوق کی اور دارییں کے آنے کا قصہ شیخ
دحلان نے اپنی سیر میں نقل کیا ہے پس کہا کہ آئے رسول اللہ
کی خدمت میں ابو تمیم داری اور اوس کے بھائی نعیم داری اور
چار اور ۔ وہ سب نصرانی تھے پس اسلام لائے اور اچھا
ہوگیا اونکا اسلام ۔ اور وہ حاضر ہوئے ہیں خدمت رسول اللہ
میں دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ میں قبل ہجرت کے اور دوسری مرتبہ
بعد ہجرت کے اول مرتبہ کی حاضری میں اونہوں نے
رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ دیں آپ اونکو زمین دجاگیر
ملک شام سے پس فرمایا آپ نے کہ مانگو جہاں سے چاہو
بیان کیا ابو ہند داری نے جو تمیم کے ساتھ والوں میں سے

الجاد بمعنی المجد وای نخل یجد منہ ما یبلغ
مائۃ وسق ۔ کذا فی مجمع البحار ۔

سے جاد معنی ہیں مجذود کے ہے یعنی اسقدر کھجوروں کے درخت جس سے
کاٹ لیے جاویں سو وسق ۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں ۱۲

الداری وھو من اصحاب تمیم فنھضنا
من عندہ نتشاور فی ای الارضی ناخذ
فقال تمیم نسألہ بیت المقدس قال ابو
ھند ھذا محل ملک العجم ومحل ملک
العرب فاخاف ان لا یتم لنا قال تمیم نسألہ
بیت حبرون وکورتھا فنھضنا الی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلک لہ فدعی
بقطعۃ من ادم وکتب لنا کتابا نسختہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب ذکر
فیہ ما وھب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
للداریین۔ اعطاہ اللہ الارض فوھب
لھم بیت عینون وحبرون ومرطوم وبیت
ابراھیم الی الابد شھد عباس بن عبد المطلب
وخزیمۃ بن قیس وشرحبیل بن حسنۃ وکتب
قال ثم اعطانا کتابا وقال انصرفوا حتی
تسمعوا انی قد ھاجرت قال ابو ھند فانصرفنا
فلما ھاجر صلے اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ
قدمنا علیہ وسالناہ ان یجدد لہ کتابا
اخر فکتب لنا کتابا اخر نسختہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا ما انطی
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمیم
الداری واصحابہ انی انطیتکم بیت حبرون
وعینون والمرطوم وبیت ابراھیم برمتھم
وجمیع ما فیھم نطیۃ بت وھبت وسلمت
ذلک لھم ولاعقابھم من بعدھم ابد الابد
فمن اذاھم فیہ اذاہ اللہ وشھد ابو بکر
ابن ابی قحافۃ وعمر بن الخطاب وعثمان بن

تھا کہ اٹھے ہم رسول اللہ کے پاس سے تاکہ مشورہ کریں اس بابتہ کہ کونسی
زمین مانگیں پس کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت المقدس کہا ابو ھند
نے کہ یہ جگہ ہے بادشاہان عرب و عجم کی پس ڈرتا ہوں میں کہ
نہ رکھہ سکیں گے ہم اوسکو کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے
بیت حبرون اور اوس کے متعلقات پس آئے ہم رسول اللہ
کے پاس اور ذکر کیا ہم نے آپ سے یہ مشورہ پس منگوایا آپنے
ایک ٹکڑا ادھوڑی کا اور لکھا ہمارے واسطے فرمان
جس کا نسخہ یہ ہے کہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے جس میں ذکر ہے
اوس چیز کا جسکو بخشا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے داریوں کو
دی اللہ نے رسول اللہ کو زمین پس بخشا آپ نے اونکو
بیت عینون اور بیت حبرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم ہمیشہ کے
لیے۔ گواہی دی اسپر عباس بن عبد المطلب اور خزیمہ بن
قیس اور شرحبیل بن حسنہ نے اور لکھا اسکو شرحبیل بن
حسنہ نے۔ کہا راوی نے پھر دیا آپ نے ہمکو فرمان
اور کہا لوٹ جاؤ یہانتک کہ سنو تم کہ مینے ہجرت کی
کہا ابو ھند نے کہ پس لوٹ آئے ہم پس جب ہجرت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف تو ہم حاضر خدمت
ہوئے اور سوال کیا آپسے کہ ہمکو نیا فرمان لکھدیجے پس لکھی ہمارے
واسطے دوسری تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر
ہے اوس چیز کی کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمیم داری اور اوس کے ساتھیوں کو تحقیق دیا مینے تمکو بیت حبرون
اور عینون اور مرطوم اور بیت ابراہیم سب کا سب اور جو کچھ کہ
اوسمیں ہے دینا قطعی۔ اور بخشا مینے اور دیدیا مینے یہ اونکو اور
اونکی اولاد کو اونکے بعد ہمیشہ کے لیے پس جو شخص کہ اذیت
دے اونکو اسبارہ میں تو اذیت دے اللہ اوسکو اور گواہی
دی اسپر ابو بکر بن ابی قحافہ اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان

۲۹ پہلا کتاب التمیمی ... الشیخ الاسلام

۲۹ دوسری کتاب تمیم داری

عفان وعلی بن ابی طالب ومعویۃ بن ابی سفیان وکتب ۔

وآوردہ فی المواھب فقال قال صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برھان الدین ابراھیم الفرازی روی ابو نعیم من طریق سعید بن زیاد عن ابی ھند الداری فذکر مثل ھذا وقال فلما قبض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر وجند الجنود الی الشام کتب کتابا نسختہ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ من ابی بکر الصدیق الی ابی عبیدۃ الجراح سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فامنع من کان یومن باللہ والیوم الآخر من الفساد فی قری الداریین وان کان اھلھا قد جلوا عنھا واراد الداریون ان یزرعوھا فلیزرعوھا بلا خراج واذا رجع الیھا اھلھا فھی لھم وھم بھا احق والسلام علیک

قال ونقل ھذا من کتاب اسعاف الاخصا بتفصیل المسجد الاقصا ۔

اور علی بن ابی طالب اور معویہ بن ابی سفیان نے رضی اللہ عنہم اور لکھا معویہ بن ابی سفیان نے ۔

اور بیان کیا ہے اسکو مواہب میں پس کہا کہ کہا صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم الفرازی نے کہ روایت کیا اسکو ابونعیم نے سعید بن زیاد کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہند داری سے پس ذکر کیا اسیطرح اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور اونہوں نے شام کی طرف اپنے لشکر بھیجے تو لکھی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے ابوبکر صدیق کی جانب سے ابوعبیدہ بن جراح کو سلام ہو تجھپر پس تحقیق حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس منع کرتو اوسکو جو ایمان لایا ہے اللہ اور یوم قیامت پر داریوں کے گاؤں میں فساد کرنے سے اور اگر وہاں کے آدمی جلاوطن ہوگئے ہوں اور داری وہاں کاشت کرنا چاہیں تو چاہیے کہ کاشت کریں اوسکو بلا محصول اور جب لوٹ آویں وہاں والے تو وہ اونکیواسطے ہے اور وہی مستحق ہیں اوسکے والسلام علیک کہا زرقانی نے اور نقل کیا گیا یہ فرمان کتاب اسعاف الاخصا بتفصیل مسجد الاقصا سے ۔

المسائل المستنبطۃ من ھذا الکتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قولہ فقبل الافراس والقباء ای رد الخمر وھذا یدل علی عدم قبول ھدیۃ الخمر فانہ لا ینتفع بہ عند المسلمین بوجہ من الوجوہ اصلا ۔ **قولہ فتبیعھا**

قولہ فقبل الافراس والقباء یعنی واپس کردیا خمر کو اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ شراب کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہیے اسوجہ سے کہ مسلمان کسی طرح بھی اوس سے نفع نہیں حاصل کرسکتا ۔ **قولہ فتبیعھا** یعنی فروخت کردے دیباج کو اور یہ دلیل ہے

اى الديباج وهذا يدل على جواز بيع
ما يحرم لبسه ويؤيده ما روى عن جابر
ابن عبد الله قال لبس النبي صلى الله عليه
وسلم قباء من ديباج اهدى اليه ثم
اوشك ان نزعه وارسل به الى عمر بن
الخطاب فقيل قد اوشكت فنزعته يا
رسول الله قال نهانى عنه جبرئيل عليه
السلام فجاء عمر يبكى فقال يا رسول الله
كرهت امرا واعطيتنيه فمالى فقال ما
اعطيتك لتلبسه انما اعطيتك لتبيعه
فباعه بالفى درهم رواه مسلم واحمد
وجنس هذه الاحاديث تدل على تحريم
لبس انواع الحرير وقد نقل القاضى عياض
عن قوم اباحة وقال ابو داؤد انه لبس
الحرير عشرون نفسا من الصحابة او
اكثر منهم انس رض وبراء بن عازب رض ولكن
وقع الاجماع على ان التحريم مختص بالرجال
دون النساء وقال ابن الزبير بتعميم التحريم
لعموم قوله صلى الله عليه وسلم لا
تلبسوا الحرير فانه من لبسه فى الدنيا
لم يلبسه فى الآخرة واستدل من
اباحه بما روى عن سعد قال رايت
رجلا ببخارى على بغلة بيضاء عليه
عمامة خز سوداء فقال كسانيها رسول الله
صلى الله عليه وسلم رواه ابو داؤد
والخز ضرب من ثياب ابريسم وكذا ما
رواه عقبة بن عامر قال اهدى لرسول الله

اِس بات کی کہ جسکا پہننا حرام ہے اوسکا فروخت کرنا جائز ہی
اور تائید کرتی ہے اسکی وہ حدیث جو مروی ہی جابر بن عبد اللہ سے
کہا کہ پہنی رسول اللہ نے ایک قبا دیباج کی جو آپ کو ہدیہ
دیگئی تھی پھر آپ نے اوسکو جلدی سے اتار دیا اور بھیجا اوسکو
عمر بن خطاب کے پاس پس پوچھا گیا کہ جلدی کی آپ نے پس
اتار ڈالی آپ نے قبا یا رسول اللہ کہا کہ منع کیا مجھکو اوس سے
جبرئیل نے پس آئے عمر روتے ہوے اور کہا کہ یا رسول اللہ
مکروہ جانا آپ نے ایک امر اور دیا آپ نے اوسکو مجھے پس
میں کیا کروں فرمایا رسول اللہ نے مینے اسلیئے تجھکو نہیں دیا ہی کہ
تو اوسکو پہنے بلکہ فروخت کردے تو اوسکو پس بیچا حضرت عمر رضی نے اوسکو
دو ہزار درہم کے عیوض میں روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے
اور اس قسم کی احادیث دلالت کرتی ہیں انواع حریر کی حرمت
پر۔ اور تحقیق نقل کی ہے قاضی عیاض نے ایک قوم سے
اوسکی اباحت اور کہا ابو داؤد نے کہ پہنا حریر بیس یا اوس
سے زائد صحابہ نے اور ان ہی میں سے انس اور براء بن
عازب ہیں لیکن اس بات پہ اجماع ہوگیا ہے کہ تحریم مردوں
کے ساتھ خاص ہے نہ عورتوں کے ساتھ اور ابن زبیر نے تحریم
کے عموم کا قول کیا ہے یعنی حرمت مرد و عورت دونو کیلئے ہے
بوجہ عام ہونے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لا تلبسوا
الحریر یعنی مت پہنو حریر اسوجہ سے کہ جو پہنیگا اوسکو دنیا میں
نہیں پہنیگا اوسکو آخرت میں۔ اور استدلال لایا وہ شخص جسنے
مباح کیا ہے اوس حدیث سے جو روایت کیگئی ہے سعد سے وہ
کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے ایک شخص کو شہر بخارا میں سپید خچر پر سوار
جو ریشمین سیاہ عمامہ باندھے ہوے تھا کہا اوسنے کہ پہنایا ہے
یہ مجھکو رسول اللہ صلعم نے روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد نے
اور خز ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ حدیث
جسکو روایت کیا ہے عقبہ بن عامر نے کہا ہدیہ دیگئی رسول اللہ

فروج حریر فلبسه ثم صلى فيه وانصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له ثم قال لا ينبغي هذا للمتقين متفق عليه - **قوله شهد ابوبكر و عمر و عثمان و علي** - ترتيب هذه الشهادة يدل على ترتيب الخلافة الذي وقع بعده صلى الله عليه وسلم وصارت معجزة له فيما الهمه الله على قلوب امته في جمعهم واتفاقهم على ترتيب الخلافة -

سو ایک حریر کی قبا پس پہنا آپ نے پھر اوتارا اوسکو جلدی سے اوسکو کروہ سمجھکر پھر فرمایا کہ نہیں مناسب ہے متقین کیلیے متفق علیہ **قولہ شہد ابوبکر و عمر و عثمان و علی** - اِس شہادت کی ترتیب دلالت کرتی ہے اوس ترتیب خلافت پر جو رسول اللہ کے بعد واقع ہوئی اور ہو گیا یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایں طور کہ ڈال دیا اللہ نے آپ کی امت کے دل میں اسی ترتیب کو کہ سب نے اتفاق کیا اوسی پر -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجرو بن عمرو العذري

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جرو بن عذری کو

قال الحافظ روى ابن منده من طريق ابي ثمامة بن الهريس بن الربعي عن ابيه عن ابيه ربعي عن ابيه اقيصر ان جرو بن عمرو العذري حدثه انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم و كتب عليه الصلوة والسلام كتابا ان ليس عليكم حشر ولا عشر - ذكره ابن الاثير و قال اخرجه ابن منده وابو نعيم بالراء المهملة وابو عمر و في ترجمة جزء بالمعجمة و قال الحافظ و رايت في نسخة صحيحة من الاستيعاب جزء بمعجمتين على وزن خفاء - **قوله ليس عليكم حشر**

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن منده نے ابی ثمامہ بن ہریس بن ربعی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ ربعی سے اور ربعی اپنے باپ اقیصر سے کہ جرو بن عمرو عذری نے حدیث بیان کی اونسے کہ وہ آئے رسول اللہ علیہ السلام کے پاس اور آپ نے اونکو لکھدیا کہ لشکر بنانیکو تم کو نہیں جمع کیا جاویگا اور نہ تم سے عشر لیا جاوے گا - اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن منده اور ابونعیم نے راء مہملہ کے ساتھ اور تخریج کی ہے ابوعمرو نے جزء زاء معجمہ کے ترجمہ میں اور کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے استیعاب کے ایک صحیح نسخہ میں جزاء - جیم اور زاء معجمہ کے ساتھ خفاء کے وزن پر - **قولہ لیس علیکم حشر** یعنی نہ کھینچے

قوله فروج حرير بالاضافة من باب خاتم فضة وروي تركها وهو بفتح فاء وتشديد راء مهملة مضمومة واخره جيم وحكي بوزن خروج جاء في حديث اخر انه صلعم صلى وعليه فروج حرير هو قباء كذا في مجمع البحار - ١٢

۵ قولہ فروج حریر - ایسی ہی اضافت سے جیسی کہ خاتم فضۃ میں اور بلا اضافت بھی مروی ہے اور فروج فتح فا اور تشدید راء مہملہ مضموم اور آخر میں جیم اور بوزن خروج بھی آیا ہے حدیث میں ہے کہ آپ نے نماز پڑھی اور آپ پر حریر کا فروج تھا قبا اسی طرح ہے مجمع البحار میں -

ای لا تندبون الی الغزو ولا تضرب علیکم البعوث وقیل لا یحشرون الی عامل الزکوۃ بل یوخذ صدقاتہم فی اماکنہم والحشر ایضا الجلاء من الاوطان کذا فی مجمع البحار و

قولہ ولا تعشر ای لا یوخذ عشر اموالکم وقیل اراد صدقۃ الواجبۃ۔

جاوگے لڑائی کی طرف اور نہ لایا جاویگا تم پر لشکر بعض نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ نہ بلائے جاوگے عامل زکوۃ کیطرف بلکہ تم سے تمہارے گھروں پر زکوۃ لیجاویگی اور حشر کے معنی جلاوطن کرنیکے بھی ہیں۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں۔

قولہ ولا تعشر یعنی نہ لیا جاوے گا تمہارے مال کا دسواں حصہ اور بعض نے کہا مراد اس سے زکوۃ واجبہ ہے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجمیل بن ردّام العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردّام عذری کو

وذکر ابن الاثیر والحافظ قال روی ابن مندة من طریق عتیق بن یعقوب عن عبد الملك بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده عن عمرو بن حزم عن ابیه قال کتب رسول الله صلی الله علیه وسلم لجمیل بن ردّام۔ هذا ما اعطی رسول الله لجمیل بن ردام العذری۔ اعطاه الرمداء۔ لا یحاقه فیها احد وکتب علی بن ابی طالب۔

ذکر کیا ابن اثیر اور حافظ نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن یعقوب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ عمرو بن حزم سے اور وہ اپنے باپ سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کیلئے کہ یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے جمیل بن ردام عذری کو۔ دیا آپنے اوسکو رمداء موضع، نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے۔

۳۳ کتاب بجمیل بن ردام

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجنادة الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی کے لئے

ذکر صاحب مصباح المضیء بحوالة ابن سعد فقال قال ابن سعد وکتب صلی الله علیه وسلم لجنادة الازدی وقومه ما اقاموا الصلوة واتوا الزکوة واطاعوا الله ورسوله واعطوا من المغانم خمس الله وسهم النبی صلی الله علیه وسلم وفارقوا

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضیء نے ابن سعد کے حوالہ سے پس کہا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی اور اوسکی قوم کو کہ جب تک کہ وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوۃ اور اطاعت کریں اوس کے رسول کی اور دیں مال غنیمت میں سے خمس اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علیحدہ رہیں مشرکین سے تو واسطے

۳۴ کتاب لجنادة الازدی

المشرکین فان لهم ذمة الله وذمة محمد ابن عبد الله۔
وما وجدت هذا الکتاب فیما سوی المصباح لکن لما راجعت الی الاصابة واسد الغابة تفحصًا له صادفت فی ترجمة جنادة غیر منسوب کتابا باسمه فاظن انها والذی ذکرناها واحدة لما فیه من التشابه فی مضمون الکتاب والله اعلم وهو هذا۔

اون کے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے محمد بن عبد اللہ کا۔
اور نہیں پایا مینے یہ فرمان کسی کتاب میں مصباح کے سوا لکن جب رجوع کیا مینے اصابہ اور اسد الغابہ کی طرف تو پایا مینے جنادہ غیر منسوب کے ترجمہ میں ایک فرمان اونکے نام کا۔ پس گمان کرتا ہونمیں کہ یہ اور وہ جس کا ذکر اوپر ہوچکا ایک ہی ہیں کیونکہ مضمون دونو کا بہت ہی ملتا ہوا ہے واللہ اعلم اور وہ یہ ہے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجنادة غیر منسوب

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ غیر منسوب کے نام

قال الحافظ وابن الاثیر روی ابن مندة باسناد المتقدم فی ترجمة جمیل بن ردام عن عمرو بن حزم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب لجنادة۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من محمد رسول الله لجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وایتاء الزکوة۔ من اطاع الله ورسوله واعطی الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشرکین فان له ذمة الله وذمة محمد صلی الله علیه وسلم۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ابن مندہ نے اوسی سند کے ساتھ جو جمیل بن ردام کے نام والے فرمان میں گذر چکی عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا جنادہ کو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہی محمد رسول اللہ کی جانب سے جنادہ اور اوسکی قوم اور اون لوگوں کے نام جو اوسکی تابعداری کریں۔ نماز پڑہنے اور زکوۃ دینے کی بابتہ۔ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اوسکے رسول کی اور دے مال غنیمت میں سے خمس حصہ اللہ کا اور جدا رہے مشرکین سے تو واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

کتابه صلی الله علیه وسلم بالجنّی المعروف بحرز ابی دجانة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جنی کو جو مشہور ہے حرز ابی دجانہ کے نام سے

ذکر فی خصائص الکبری بتخریج البیهقی عن ابی دجانة قال شکوت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله

ذکر کیا ہے خصائص کبری میں بیہقی کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابو دجانہ سے کہا کہ شکایت کی میں نے رسول اللہ سے پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ جبکہ میں

بینا انا مضطجع فی فراشی اذ سمعت فی داری صریرًا کصریر الرحیٰ ودویًّا کدوی النحل ولمعًا کلمع البرق ـ فرفعت راسی فزعًا مرعوبًا فاذا انا بظل اسود مدلی یعلو ویطول فی صحن داری فاهویت الیہ ومسست جلدہ فاذا جلدہ کجلد القنفذ فرمی فی وجھی مثل شرر النار فظننت انہ قد احرقنی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عامرد ار سوءٍ یا ابادجانة فقال ائتونی بدوات وقرطاس فاتی بھما فناولہ علے بن ابی طالب و قال اکتب ـ

لیٹا ہوا تھا اپنے بستر پر تو سُنی میں نے ایک آواز مثل آواز چکی کے اور بھنبناہٹ مثل بھنبناہٹ مہال کی مکھی کے اور چمک مثل چمک بجلی کے پس اٹھایا مینے اپنا سر گھبراکر تو دیکھا میں نے ایک سیاہ سایہ لٹکا ہوا جو بڑہتا اور لانبا ہوتا تھا میرے گھر کے صحن میں پس قصد کیا مینے اوسکا اور مینے اوسکی جلد کو چھوا تو اُسکی جلد مثل جلد چوہی کے تھی پس پھینکے میرے مونہ پر آگ کے انگاروں کے شعلے تو گمان کیا مینے کہ وہ مجھے جلا دیگا پس فرمایا رسول اللہ نے رہنے والا گھر کا (یعنی وُہی جن) برا ہی یا ابو دجانہ پھر فرمایا کہ کاغذ اور دوات لاؤ پس وہ لائی گئی تو دیا علی بن ابی طالب کو اور فرمایا کہ لکھ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ ھذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار من العمار والزوار والسائحین الا طارق یطرق بخیر یا رحمن ـ اما بعد فان لنا ولکم فی الحق سعةً فان تك عاشقًا مولعًا او فاجرًا مقتحمًا او راعیًا حقًا مبطلًا فھذا کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا یکتبون ما کنتم تمکرون ـ اترکوا صاحب کتابی ھذا وانطلقوا الی عبدة الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الٰھًا اٰخر لا الٰہ الا ھو کل شیٔ ھالك الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون ـ تغلبون ـ حٰمٓ لا ینصرون ـ حٰمٓعٓسٓقٓ ـ تفرق اعداء اللہ وبلغت حجة اللہ ولا حول ولا قوة الا باللہ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو رسول ہیں رب العالمین کے اوس شخص کیطرف جو رات کو آوے گھر میں رہنے والا ہو خواہ زیارت کے لئے آنا یا پھر نیوالا مگر وہ جو رات کو آوے خیر و بہتری کے یا رحمن بعد اسکے معلوم ہو کہ واسطے ہمارے اور تمہارے حق میں وسعت ہے پس اگر تو عاشق حریص یا فاجر دخیل یا پیچ کرنیوالا حق باطل کی تو یہ کتاب اللہ کی ہے جو حکم کرتی ہے ہم پر اور تم پر حق کا تحقیق ہم لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم کرتے ہو اور ہمارے رسول لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو اس شخص کو جسکے پاس میرا یہ نامہ ہو اور چلے جاؤ بت پوجنے والوں کیطرف اور طرف اوس شخص کے جو کہے اللہ کا شریک ہے حالانکہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ہر شئے فنا ہونیوالی ہے مگر اوسکی ذات اوسی کے واسطے حکم ہے اور اوسی کیطرف لوٹو گے تم تغلبون حٰمٓ نہ مدد کیے جاویں وہ حٰمٓعٓسٓقٓ متفرق ہوجاویں اعدا اللہ کے اور پہونچگئی حجت اللہ کی نہ کوئی حیلہ ہے دفع شر کا اور نہ قوت ہے تحصیل خیر کی مگر اللہ کی مدد سے پس قریب ہے کہ کافی ہوجاویگا تمکو اللہ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قال فجعلته تحت راسی وبتّ فما انتبهت الا من صراخ صارخ یصرخ ویقول یا ابا دجانة احرقتنا واللات والعزی ۔ فبحق صاحبه لما رفعت عنا هذا الکتاب فلا عود لنا فی دارك ولا فی جوارك فغدوت وصلیت الصبح مع رسول الله صلی الله علیه وسلم واخبرته بما سمعت من الجن فقال یا ابا دجانة ارفع عن القوم فوالذی بعثنی بالحق انهم یجدون الم العذاب الی یوم القیمة ۔

کہا ابو دجانہ نے پس رکھا میں نے اوسکو اپنے سر کے نیچے اور سو گیا میں پس نہ چونکا میں مگر ایک چلانے کی آواز سے جو کہہ رہا تھا کہ تم نے ہمکو جلا دیا قسم ہے لات و عزیٰ کی ابو دجانہ جلا دیا تو نے ہمکو پس قسم ہے اس نامہ والے کے حق کی جبکہ اٹھا لیگا تو ہم سے یہ کتاب تو پھر نہیں لوٹینگے ہم تیرے گھر میں اور نہ تیرے پڑوس میں پس صبح کی میں نے ۔ اور صبح کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑھی اور خبر دی آپکو اوسکی جو سنا تھا میں نے جن سے پس فرمایا اے ابو دجانہ اٹھا لے اوس نامہ کو قوم سے پس قسم ہے اوس ذات کی جس نے بھیجا مجھے حق کے ساتھ البتہ پاوینگے وہ تکلیف عذاب کی قیامت تک ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی جیفر وعبد ابنی الجلندی ملکی عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جیفر و عبد کو جو بیٹے ہیں جلندری کے اور بادشاہ ہیں عمان کے

ذکر فی المواهب ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی ملکی عمان وبعثه مع عمرو ابن العاصی ۔ قال الزرقانی ولفظه کما رواه ابن سعد مع القصة کاملا من طریق عمرو بن شعیب عن مولی لعمرو بن العاصی عنه ۔

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ من محمد بن عبد الله ورسوله الی جیفر وعبد ابنا الجلندی ۔ سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوکما بدعایة الاسلام اسلما تسلما ۔ فانی رسول الله الی الناس کافة ۔ لانذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین وانکما ان اقررتما بالاسلام ولیتکما وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان

ذکر کیا مواہب میں کہ لکھا رسول اللہ نے عمان کے دونو پادشاہوں (مراد دونو بھائی) کے نام اور بھیجا اوسکو عمرو بن العاصی کے ہمراہ ۔ کہا زرقانی نے اور لفظ اوسکے اسطرح ہیں جیسے کہ روایت کیا اوسکو ابن سعد نے مع پورے قصہ کے عمرو بن شعیب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن العاصی کے ایک آزاد شدہ غلام سے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ نامہ ہے محمدؐ کی جانب سے جو اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں جیفر اور عبد کیطرف جو بیٹے ہیں جلندری کے سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں بلاتا ہوں تم دونو کو دعوت اسلام کیطرف اسلام لے آؤ سلامت رہوگے پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمام مخلوق کی جانب ۔ تاکہ ڈراؤں اوس شخص کو جو زندہ ہو اور ثابت ہو جاوے قول (یعنی حجت) کافروں پر اور اگر تم دونو نے اسلام کا اقرار کر لیا تو میں بدستور تمکو والی رکھونگا

ملككما ازائل عنكما وخيلي تحل بساحتكما
وتظهر نبوتي على ملككما وكتب ابي بن كعب
فذكر قصة مكالمة العبد لعمرو بن العاص
وملاقاته باخيه جيفر واسلامهما مفصلًا
اقول وكذا ذكره صاحب مصباح المضي
بحوالة صاحب هدى المحمدي وقال فيه
كان بعث عمرو بن العاص في ذي القعدة
سنة ثمان من الهجرة وذكر بعده كتابًا
أخر الى ملوك عمان لم اجده فيما سواه لم
يسم فيه احد بل قال روى ابو عبيد
في كتاب الاموال - قال وكتب رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى ملوك عمان
فالتوفيق ان الكتاب الذي اوردناه
كان خاصة بهما وفي هذا اشراك غيرهما
معهما من ملوك عمان ونسخته هكذا

اور اگر تمنے اسلام لانیسے انکار کیا تو تمہارا ملک تمسے جاتا رہیگا
اور میرا لشکر تمہارے ہیدانوںمیں جا ویگا اور میری نبوت تمہاری
سلطنتوںمیں ظاہر ہوگی۔ اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے پھر ذکر کیا
قصہ عمرو بن العاصی اور عبد کی گفتگو کا اور اونکی ملاقات اونکے
کے بھائی جیفر سے اور اونکا اسلام لانا خوب تفصیل سے کہتا
ہوں میں کہ اسیطرح ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے صاحب
ہدی المحمدی کے حوالے سے اور کہا۔ او سمیں کہ بھیجا تھا رسول اللہ نے
عمرو بن العاصی کو ذیقعدہ سنہ ۸ ہجری میں اور ذکر کیا اسکے
بعد ایک اور فرمان ملوک عمان کا جسکو مینے سوا اوسکے اور کسی کتاب
میں نہیں پایا وہ فرمان کسی خاص نام سے نہیں ہے بلکہ کہا کہ روایت
کی ہے ابو عبید نے کتاب الاموال میں کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ملوک
عمان کیطرف ایک فرمان پس تحقیق دفع تعارض کی یہ ہے کہ
وہ فرمان جسکا ہم ذکر کر چکے خاص تھا اون دونوں کے نام اور
اسمیں شریک کیے گئے ہیں اونکے ساتھ اور ملوک بھی
نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى ملوك عمان (جيفر وعبد وغيرهما)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک عمان کی طرف (جیفر وعبد اور اون کے سوا)

من محمد رسول الله لعباد الله الاسديين
ملوك عمان واسد عمان من كان منهم
بالبحرين انهم ان أمنوا واقاموا الصلوة
وأتوا الزكوة واطاعوا الله ورسوله واتوا
حق النبي صلى الله عليه وسلم ونسكوا
نساك المسلمين فانهم أمنون وان لهم
ما اسلموا عليه غير ان مال بيت النار
ثنيا لله ولرسوله وان عشور التمر صدقة
ونصف عشور الحب وان للمسلمين

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اللہ کے
بندوں کی جانب جو اسدیین ہیں بادشاہان عمان اور اسدان جو ہوں
اونمیسے بحرین میں دیاں مضمون کہ اگر وہ ایمان لائیں اور نماز
پڑھیں۔ اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں اللہ اور اُسکے رسول
کی اور حق رسول اللہ کا دیں اور عبادت کریں مسلمانوں کی تو وہ امن
میں ہیں اور اونکے لیے وہ سب کچھ ہی جس چیز پر اسلام لائے (یعنی وہ
چیزیں جو اوس وقت اونکے قبضہ میں تھیں جبکہ وہ اسلام لائے) سوائے
اسکے کہ آتشکدہ کا مال مستثنی کیا گیا اللہ اور اُسکے رسول کیلئے اور
عشور تمر کے صدقہ ہیں اور اسیطرح نصف عشور اناج سے اور

وغيرهما من ملوك عمان

نصرهم ونصحهم وان لهم ما للمسلمين مثل ذلك وان لهم ارجاءهم يطحنون بها ما شاؤا

قوله ان مال بيت النار - افاد ان الاوقاف في غير ملة الاسلام اوقاف في الاسلام ايضا اذا ظهروا عليهم فهي حق بيت المال ولذلك اظهر هذا الحكم وجعله مستثنى من سائر الاموال ولم يجعله ملكا لاحد من العباد-

تحقیق مسلمانوں کے لیے ہے مدد انکی اور خیر خواہی انکی اور انکے لیے وہ حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں مثل اسکے اور واسطے انکے چکیاں ہیں مراد پن چکی انکی ہیں پیسیں انسے جسقدر چاہیں یعنی کوئی محصول وخراج اسکا انسے نہ لیا جاویگا **قولہ ان مال بیت النار** - اس قول سے فائدہ دیا کہ دین کفر میں جو اسکے اوقاف ہیں وہ اسلام میں بھی اوقاف رہتے ہیں جبکہ مسلمان ان پر غالب آجائیں پھر وہ حق بیت المال کا ہوجاتا ہے اسی لیے اس حکم کو ظاہر کیا اور باقی مالوں سے اسکو مستثنی کر دیا اور اسکو بندوں میں سے کسی کی ملک نہیں رکھا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن ابي شمر الغساني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کے نام

وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حارث بن ابي شمر الغساني وكان اميرا بدمشق من جهة قيصر بغوطتها (غوطة اسم موضع متعلق بدمشق قاله الجوهري) نسخة الكتاب هكذا-
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى حارث بن ابي شمر سلام على من اتبع الهدى وآمن بالله وصدق فاني ادعوك الى ان تؤمن بالله وحده لا شريك له يبقى لك ملكك-
ذكره في المواهب مع القصة عن الواقدي وابن عائذ وله ذكر في مصباح المضي فقال قال ابن الجوزي روى الواقدي عن اشياخه - فذكره مفصلا-

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کو جو امیر تھا غوطۂ دمشق پر قیصر کی جانب سے (غوطہ ایک جگہ کا نام ہے جو متعلق ہے دمشق کے ایسا ہی بیان کیا ہے جوہری نے) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے حارث بن ابی شمر کی طرف. سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کرے. میں بلاتا ہوں تجھکو اس بات کی طرف کہ ایمان لائے تو ایسے اللہ پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے تو باقی رہیگا تیرے پاس تیرا ملک۔
ذکر کیا اس کو مواہب میں قصہ کے ساتھ واقدی اور ابن عائذ کے حوالہ سے. اور ذکر کیا اسکو مصباح المضی نے بھی پس کہا کہ کہا ابن جوزی نے کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنے اساتذہ سے پس ذکر کیا اس فرمان کو۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن كلال ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن کلال اور معافر وہمدان دو نام قبیلہ کے نام

کتاب الی حارث بن ابی شمر
کتاب الی حارث بن کلال

قال الحافظ هو حارث بن كلال احد
اقيال اليمن كتب اليه النبي صلى الله عليه
وسلم كتابا وذكره ابن الاثير وقال له ذكر
في حديث عمرو بن حزم روى الزهري
عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن
ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كتب لحارث وشرحبيل ونعيم
بنو عبد كلال - لكن لم يذكر لفظ الكتاب
فتفحصته في عدة كتب فلم اجد لكن
ذكره جدي في كتابه الذي الفه في السيرة
المسمى بالحلية ولم يذكر فيه التخريج
فلفظه فيه هكذا -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله الى الحارث بن عبد كلال والى نعمان
ومعافير وهمدان اما بعد فاني احمد اليكم
الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانه وقع
بنا رسولكم مقفلنا من ارض الروم فلقينا
بالمدينة وبلغ ما ارسلتم به وخبر عما قبلكم
وانبأنا باسلامكم وقتلكم المشركين وان
الله قد هداكم بهداه وانكم قد اصلحتم
واطعتم الله ورسوله واقمتم الصلوة
واعطيتم الزكوة واعطيتم من المغانم
خمس الله وسهم النبي وصفيه وما كتب
على المومنين من الصدقة - **اقول**
ثم ظفرت بلفظ الكتاب في طبقات ابن
سعد في ترجمة حارث ونعيم ابنا عبد
كلال فقال حدثنا محمد بن عمر قال حدثنا

کہا حافظ نے کہ وہ یعنی حارث بن کلال یمنی سرداروں میں سے
تھا۔ فرمان لکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر
کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا کہ اوسکا ذکر ہے عمرو بن حزم کی
حدیث میں۔ روایت کی ہے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو
بن حزم سے۔ ابی بکر روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے
دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حارث اور نعیم اور
شرحبیل بنو عبد کلال کو فرمان لیکن حافظ اور ابن اثیر نے
فرمان کے لفظ نہیں ذکر کیے پس ڈھونڈا میں نے چند کتابوں
میں لیکن نہیں پایا اونکو لیکن ذکر کیا ہے اوسکو میرے دادا
نے جو اونہوں نے سیر میں تصنیف کی ہے جسکا نام حلیہ ہے
اور نہیں ذکر کیا اوس میں تخریج فرمان کو۔ لفظ اوس فرمان
کے اوس میں اسطرح پر ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کا
حارث بن عبد کلال اور نعمان اور معافیر اور ہمدان کی طرف۔
بعد حمد و صلوۃ کے پس تعریف کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے
اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد اس کے
معلوم ہو کہ تمہارے قاصد ہمارے پاس آئے جبکہ لوٹے
تھے ہم ارض روم سے پس ملے ہم سے وہ مدینہ میں اور پہونچایا
وہ پیغام جس کے ساتھ تم نے اونکو بھیجا تھا اور خبر دی تمہارے
حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام اور مشرکین سے تمہارے
لڑنے کی تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی ہے اور تحقیق
تم بھلا حیثیت پر آگئے اور اطاعت کی تم نے اللہ اور اوس کے رسول کی
اور قائم کی تم نے نماز اور دی تم نے زکوۃ اور دیا مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ کے اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسند کردہ چیز
آپکی مال غنیمت میں سے اور وہ صدقے جو مقرر کیے ہیں اللہ نے مسلمانوں پر۔
کہتا ہوں میں پھر مجھے ملگئے اس فرمان کے لفظ طبقات ابن سعد
میں حارث و نعیم بن عبد کلال کے ترجمے میں پس کہا کہ حدیث بیان کی

عمر بن محمد بن صهبان عن زائل بن عمرو
عن شهاب بن عبد الله الخولانی ان
الحارث ونعیما ابنی عبد کلال والنعمان قیل
ذی رعین ومعافر وهمدان اسلموا فدعا
رسول الله صلعم ابی بن کعب فقال
اکتب الیهم - اما بعد ذلکم - الحدیث بلفظه
الا انه لم یذکر لفظ فلقینا - وقال ان اصلحتم
بدل قوله انکم اصلحتم -

قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم

اعلم ان من لفظ صیغ الاداء والروایة
حدثنا - واخبرنا - وخبرنا وانبأنا - ونبأنا
فکل هذه الالفاظ مترادفة عند
المتقدمین من اهل الاصول وما
ورد فی هذا الکتاب من قوله خبر
عما قبلکم وانبأنا باسلامکم اصرح دلیل
لهم ویدل علیه ایضا قوله تعم عزوجل
یومئذ تحدث اخبارها وقوله تعالی
ولا ینبئک مثل خبیر - ولکن المتأخرین
منهم فرقوا بین هذه الالفاظ فقالوا اذا
قال المحدث حدثنا یحمل علی السماع من
الشیخ واذا قال اخبرنا یحمل علی سماع
الشیخ واذا قال انبأنا یحمل علی الاجازة
وهذا باب واسع والاختلاف مبسوط فی
کتب الاصول -

ہم سے محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن
صہبان نے بروایت زائل بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب
بن عبد اللہ خولانی سے کہ حارث ونعیم بن عبد کلال اور نعمان
سرداران ذی رعین اور معافر وہمدان اسلام لائے پس بلایا
رسول اللہ نے ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ لکھ اون کیطرف
اما بعد ذلکم۔ الحدیث لفظ مثل اوسی فرمان کے مگر نہیں ہے
اسمیں لفظ فلقینا کا اور کہا ہے ان اصلحتم عوض میں انکم
اصلحتم کے

قولہ خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم. جان تو کہ ادا اور روایت
الفاظ کے صیغوں میں سے لفظ حدثنا۔ اور اخبرنا۔ اور خبرنا
اور انبأنا اور نبأنا ہیں پس یہ سب الفاظ ہم معنی ہیں متقدمین
اہل اصول کے نزدیک اور وہ جو اس فرمان میں آیا ہے یعنی
قول رسول اللہ کا۔ خبر عما قبلکم۔ الخ۔
یہ اون کی صریح دلیل ہے اور یہی دلالت کرتا ہے اسپر
قول اللہ عزوجل کا۔ یومئذ تحدث اخبارها۔ اور قول
اللہ تعالی کا ولا ینبئک مثل خبیر۔ لیکن متاخرین
اہل اصول نے اس میں فرق کیا ہے اور کہا ہے
کہ جب محدث حدثنا کہے تو محمول ہوگا اس بات پر کہ
اس نے یہ لفظ سنا ہے اپنے شیخ سے اور
جب اخبرنا کہے تو محمول ہوگا شیخ کے سننے پر
(یعنی شیخ نے اسکی قراۃ سنی ہے) اور جب کہے انبانا
تو محمول ہوگا اجازت پر۔
اور یہ باب وسیع ہے اور لکھا ہے اسکا اختلاف مفصل
کتب اصول ہیں۔

هذا ایضا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال

یہ بھی فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث اور مسروح اور نعیم بنو عبد کلال کو

ذکرصاحب مصباح المضئ فقال قال محمد بن سعد فی الطبقات عن الزھری قال کتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال نسخۃ الکتاب ھکذا۔

الی الحارث ومسروح ونعیم بن عبد کلال من حمیر تسلموا انتم ما امنتم باللہ و رسولہ وان اللہ واحد لا شریک لہ بعث موسی بآیاتہ وخلق عیسے بکلماتہ قالت الیھود عزیر بن اللہ وقالت النصاری اللہ ثالث ثلثۃ وعیسے ابن اللہ۔

قال وبعث بھذا الکتاب عیاش بن ابی ربیعۃ المخزومی۔

ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے پس کہا کہ کہا محمد بن سعد نے طبقات میں زہری سے روایت کرکے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث اور اوس کے بھائیوں بنو عبد کلال کی جانب (فرمان) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ

(یہ خط ہے) حارث اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کی جانب جو قبیلہ حمیر سے ہیں۔ سلامت رہوگے تم جب تک کہ تم ایمان رکھوگے اللہ اور اوس کے رسول اور اس بات پر کہ اللہ ایک ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا بھیجا اوسنے موسیٰ کو اپنے معجزات دیکر اور پیدا کیا عیسیٰ کو اپنے کلمات سے۔ کہا یہود نے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور کہا نصاریٰ نے کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں (مقصود رسول اللہ کا یہ ہے کہ تم اس سے بچو اور ایسا نہ کہو) کہا راوی نے کہ بھیجا یہ فرمان دیکر عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کو۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لحارث بن زھیر بن اقیش العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے نام

ذکرہ الحافظ وابن الاثیر فقالا روی ابن شاھین من طریق الحارث بن یزید العکلی عن مشیخۃ من الحی عن الحارث بن زھیر بن اقیش العکلی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب لہ ولقومہ کتابا نسختہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد النبی لبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوۃ وآتیتم الزکوۃ واعطیتم سھم اللہ عز وجل والصفی فانتم آمنون بامان اللہ عز وجل۔

اختلف فی تعیینہ فقال ابن شاھین

ذکر کیا اس کو حافظ اور ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی ابن شاہین نے حارث بن یزید عکلی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ قبیلہ سے اور وہ حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اونکی اور اونکی قوم کے لئے ایک فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی قیس بن اقیش کے نام۔ بعد حمد وصلوۃ کے (معلوم ہو کہ) اگر تم نے نماز پڑھی اور زکوۃ دی اور دیا حصہ اللہ عز وجل کا (یعنی خمس مال غنیمت کا) اور پسند کردہ شئے رسول اللہ کی مال غنیمت سے تو تم اللہ عز وجل کی امن میں ہو [illegible]

مکتوب الیہ کے تعین میں اختلاف کیا ہے پس کہا ابن شاہین

مکتوب بحارث بن زہیر

لا ادری هو حارث بن اقیش ام حارث ابن زهیر ذکره ابن الاثیر وقال اما انا فلا اشك انهما واحد ولعل اشتبه علی ابن شاهین حیث رأی لاحدهما حدیث کتاب النبی صلی الله علیه وسلم (ای لابن زهیر) وللآخر حدیث من مات له اربع من ولد (ای لابن اقیش) فظنهما اثنین وانما الحدیثان لواحد وهو الحارث بن اقیش العکلی وهو ابن زهیر بن اقیش نسب مرةً الی ابیه ومرةً الی جده لکن قال الحافظ فی ترجمة ابن زهیر۔ وزعم ابن الاثیر انهما ای هذا والحارث بن اقیش واحدٌ ولیس کما زعم۔

سے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حارث بن اقیش ہیں یا حارث بن زہیر۔ ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا مجھے تو اس بات میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونو ایک ہیں شاید ابن شاہین کو اس وجہ سے شبہ پڑا کہ اوس نے دیکھا ایک کے نام رسول اللہ کی فرمان والی حدیث کو (یعنی واسطے ابن زہیر کے) اور دوسرے کے لیے من مات لہ اربعٌ من الولد کی حدیث کو (یعنی واسطے ابن اقیش کے) پس گمان کیا اوس نے اس سے اونکو دو حالانکہ دونو حدیثیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ اور وہ حارث بن اقیش عکلی ہیں اور وہ ابن زہیر بن اقیش ہیں کبھی نسبت کیے گئے اپنے باپ کی طرف اور کبھی دادا کی طرف۔ لیکن کہا حافظ نے ابن زہیر کے ترجمہ میں کہ گمان کیا ابن اثیر نے کہ وہ دونو ابن زہیر اور حارث بن اقیش ایک ہی ہیں اور جیسا اوس نے گمان کیا ایسا نہیں ہے (بلکہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں)۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارثہ اور حصن کے لیے جو بیٹے ہیں قطن کے

ذکر ابن الاثیر الحارثة والحصن ابنا قطن وفدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب بهما کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن۔ لاهل الموات من بنی خباب من الماء الجاری العشر ومن العثری نصف العشر فی عمائر کلب۔

قال واخرجه ابو عمرو وابو موسی۔

ذکر کیا ابن اثیر نے کہ حارثہ اور حصن بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اون دونو کو فرمان لکھدیا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے حارثہ وحصن ابن قطن کے نام بنی خباب میں پڑت زمین والوں پر اگر اونھوں نے آباد کیا ہے اوسکو بارجاری سے تو عشر ہے اور جو بارش سے پلائی ہوئی زمین پر نصف عشر ہے ایک سال میں۔ یہ حکم قبائل کلب کے لیے ہے۔

کہا اور تخریج کی ہے اسکی ابو عمرو اور ابو موسی نے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحبیب بن عمرو الطائی ثم الاجائی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے حبیب بن عمرو طائی کو لکھا

قال الحافظ ذکر الرشاطی عن علی بن حرب العراقی فی التیجان عن ابی المنذر هو هشام ابن الکلبی عن جمیل بن مرثد قال وفد رجل من الاجائیین یقال له حبیب بن عمرو علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکتب علیہ الصلوٰۃ والسلام له کتابا۔ من محمد رسول اللہ لحبیب بن عمرو واحد بنی اجاء ولمن اسلم من قومہ واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ ان له مالہ وماءہ۔

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا رشاطی نے علی بن حرب سے روایت کر کے کتاب التیجان میں وہ روایت کرتے ہیں ابو منذر سے جو ہشام بن کلبی ہیں وہ روایت کرتے ہیں جمیل بن مرثد سے کہا قبیلہ اجائیین میں سے ایک شخص جسکا نام حبیب بن عمرو طائی تھا رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا پس لکھا آپنے اوسکے لیے ایک فرمان۔ دیہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حبیب بن عمرو کے لیے جو بنی اجاء میں سے ہے اور اوس شخص کے لیے جو اوسکی قوم میں سے اسلام لایا اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی دیا یہ مضمون کہ) اوسی کیواسطے ہے مال اوسکا اور پانی اوسکا (مراد پانی سے کنواں یا نہر ہو یعنی آمدنی ہو مطلب کہ ان چیزوں پر قبضہ نہیں کیا جائیگا)

هذا ما کتبه صلی اللہ علیہ وسلم لحصین بن نضلة الاسدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حصین بن نضلہ اسدی کے لیے

ذکر الحافظ وابن الاثیر قالا رواہ ابن منده من طریق عتیق بن عبد الرحمن عن عبد الملك بن ابی بکر بن حزم عن ابیه عن جده عمرو بن حزم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب لحصین بن نضلة الاسدی ان له ارما وکنیفا لا یحاقه فیها احد و کتب المغیرة۔

هذا لفظ الحافظ وعند ابن الاثیر ثرمدا بالمثلثة وکنیفا۔ وفی زاد المعاد ثرمدا بالمثلثة والمیم وکتیفة۔ بالتاء الفوقانیة والفاء۔ وایما کان فهما اسم موضعین اقطعهما له۔

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہا کہ روایت کی ہے ابن منده نے عتیق بن عبد الرحمن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عمرو بن حزم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا حصین بن نضلہ اسدی کے لیے کہ واسطے اوسکے ہے (معافی میں) ارم اور کنیف نہ جھگڑا کرے وسمیں کوئی اور لکھا اسکو مغیرہ نے یہ لفظ حافظ کی روایت کے ہیں اور ابن اثیر کے نزدیک ثرمد ثار مثلثہ وکنیفا ہے اور زاد المعاد میں ہے ثرمدا۔ ثار مثلثہ اور میم کتیفة۔ تار فوقانیہ۔ اور فار۔ اور جو کچھ بھی ہو وہ نام ہے دو جگہ کا جن کو اون کی جاگیر میں دیا تھا۔

هذا ما کتبه صلی اللہ علیہ وسلم لخالد بن الولید فی جواب کتابه رضی اللہ عنه حین بعثه الی نجران

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خالد بن ولید کو اونکے خط کے جواب میں لکھا جبکہ اونکو نجران بھیجا تھا

ذكر في سيرة الشامية قال قال ابن سعد
في السرايا ان النبي صلى الله عليه وسلم
بعث خالد بن الوليد في شهر ربيع الاول
او جمادى الاول من سنة عشر الى نجران
وامره ان يدعوهم الى الاسلام قبل ان
يقاتل ثلثة ايام وقال ان استجابوا
فاقبل منهم وان لم يفعلوا فقاتلهم
فخرج اليهم خالد حتى قدم عليهم فبعث
الركبان يضربون في كل وجه ويدعون
الى الاسلام ويقولون ايها الناس
اسلموا تسلموا فاسلموا ودخلوا فيما
دعوا اليه فاقام فيهم خالد يعلمهم شرائع
الاسلام وكتاب الله وسنة نبيه صلى
الله عليه وسلم ثم كتب بذلك الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
بسم الله الرحمن الرحيم لمحمد النبي من
خالد بن وليد السلام عليك يا رسول
الله ورحمة الله وبركاته فاني احمد اليك الله
الذي لا اله الا هو اما بعد يا رسول الله
انك بعثتني الى بني الحارث بن كعب و
امرتني اذا اتيتهم ان لا اقاتلهم ثلثة ايام
وان ادعوهم الى الاسلام فان اسلموا
قبلت منهم واعلمهم معالم الاسلام وكتاب
الله وسنة نبيه وان لم يسلموا اقاتل
معهم واني قدمت عليهم فدعوتهم الى
الاسلام ثلثة ايام كما امرتني يا رسول
الله وبعثت فيهم ركبانا ينادون يا بني

ذکر کیا ہے سیرۃ شامیہ میں کہا کہ کہا ابن سعد نے ذکر سرایا
میں کہ رسول اللہ نے بھیجا خالد بن ولید کو ماہ ربیع الاول
یا جمادی الاول سنہ ۱۰ھ میں نجران کی طرف اور اونکو حکم دیا
کہ لڑنے سے اول اونکو تین دن تک دعوت اسلام کریں
اور فرمایا اگر وہ مان لیں تو قبول کر تو اونسے اسلام اور اگر
نہ مانیں تو لڑو۔ پس کوچ کیا حضرت خالد نے یہانتک
کہ جب وہاں پہنچے تو بھیجے سوار جو ہر طرف پھرتے تھے
اور بلاتے تھے اسلام کی طرف اور کہتے تھے کہ
اے لوگو اسلام لے آؤ سلامت رہوگے۔ پس
اسلام لے آئے اور داخل ہوگئے اوس امر میں جسکی
طرف بلائے جاتے تھے۔ پس رہے وہاں خالد سکھاتے
تھے اونکو احکام اسلام اور قرآن اور طریقہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا۔ پھر لکھا اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد رسول اللہ
کے لئے خالد بن ولید کی جانب سے۔ سلام ہو آپ پر
یا رسول اللہ اور رحمتیں اللہ کی اور برکتیں اوس کی پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف آپ کے ایسے اللہ کی کہ نہیں
ہے کوئی معبود مگر وہی۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ یا رسول اللہ
بھیجا تھا آپ نے مجھے بنی حارث بن کعب کی طرف اور حکم کیا
تھا مجھے کہ جب وہاں پہونچوں تو تین دن اونسے نہ لڑوں
اور بلاؤں اونکو اسلام کیطرف پس اگر اسلام لے آئیں تو قبول
کروں اونسے اور سکھاؤں اونکو احکام اسلام اور کتاب اللہ
وسنت رسول اللہ صلعم کی اور اگر اسلام نہ لاویں تو لڑوں اونسے
پس میں یہاں آیا اور تین دن تک اونکو دعوت اسلام
کی جیسکہ حکم دیا تھا آپ نے یا رسول اللہ۔ اور بھیجے
میں نے اونمیں سوار جو پکارتے تہے کہ اے بنی حارث اسلام

مکتوب خالد الی رسول اللہ صلعم

الحارث اسلموا تسلموا فاسلموا ولم يقاتلوا
وانی مقیم بین اظهرهم امرهم بما امرهم
الله به وانهاهم عما نهاهم الله عنه وا
اعلمهم معالم الاسلام وسنة النبی صلی الله
علیه وسلم حتی یکتب الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم والسلام علیك یا رسول الله
فکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم جوابه
بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله
الی خالد بن الولید سلام علیك فانی
احمد الیك الله الذی لا اله الا هو اما بعد
فان کتابك جاءنی مع رسولك تخبر ان
بنی الحارث بن کعب قد اسلموا وشهدوا
ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله
قبل ان تقاتلهم واجابوا الی ما دعوتهم الیه
من الاسلام وان الله قد هداهم فبشرهم
واقبل ولیقبل معك وفدهم والسلام
علیك ورحمة الله وبرکاته ـ

سے آؤ سلامت رہو گے پس وہ اسلام لے آئے اور
نہیں لڑے اور میں اون ہی میں ٹھہرا ہوا ہوں حکم کرتا ہوں
اونکو اوس چیز کا جس کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے
اور منع کرتا ہوں اوس چیز سے جس سے اللہ نے منع کیا ہے اور
سکہاتا ہوں اونکو احکام اسلام اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
یہانتک کہ فرمان بھیجیں میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والسلام علیک یا رسول اللہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکا جواب لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے
محمد رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولید کے نام سلام ہو تجہپر
میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے
سوا کوئی معبود نہیں ہے. بعد حمد کے معلوم ہو کہ تمہارا
خط تمہارے قاصد کے میرے پاس آیا خبر دی مجھکو کہ بنی حارث
بن کعب اسلام لے آئے اور گواہی دی اونہوں نے کہ سوا اللہ کے
کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول
ہیں لڑنے سے پہلے اور قبول کیا اونہوں نے دعوت اسلام کو
تحقیق اللہ نے ہدایت دی پس خوشخبری دے اونکو اور آویں ور چاہیئے
کہ آئیں تیرے ہمراہ اونکے ایلچی والسلام علیک ورحمۃ اللہ برکاتہ

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لخالد بن ضماد الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے خالد بن ضماد ازدی کے نام

ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن سعد
فی الطبقات وکتب رسول الله صلی الله
علیه وسلم الی خالد بن ضماد الازدی
ان له ما اسلم من ارضه علی ان یؤمن
بالله لا شریك له ویشهد ان محمدا عبده
ورسوله وعلی ان یقیم الصلوة ویؤتی
الزکوة ویصوم رمضان ویحج البیت

ذکر کیا مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن سعد نے طبقات
میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ضماد ازدی
کو فرمان باین مضمون کہ واسطے اوسکے وہ زمین ہے جسپر وہ
اسلام لایا ہے اس شرط پر کہ ایمان رکھے اللہ پر اس بات کا
کہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندے
اور اوس کے رسول ہیں اور اس شرط پر کہ نماز پڑھے اور زکوۃ
دے اور رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ کا حج کرے

ولا يؤوي محدثا ولا يرتاب وعلى ان
ينصح لله ولرسوله وعلى ان يحب احباء
الله ويبغض اعداء الله - وعلى محمد
النبي صلى الله عليه وسلم ان يمنعه مما
يمنع منه نفسه وماله واهله وان
لخالد الازدي ذمة الله وذمة محمد
النبي صلى الله عليه وسلم ان وفى وهذا
الكتاب وكتبه ابي **قوله لا يؤوي
محدثا** - اعلم انه كان من اكبر الكبائر
كما ورد في حديث الصحيح من حديث
علي رضي الله عنه لعن الله من اوى
محدثا - ولهذا اعتنى به في مبادي الاسلام
قوله على محمد النبي هذا و**قوله
ان لخالد الازدي ذمة الله**
كلاهما بالشرط - في قوله ان وفى -

اور نہ پناہ دے محدث کو اور نہ شک کرے اور اس شرط پر
کہ خیر خواہی کرے اللہ اور اوس کے رسول کی اور دوست
رکھے اللہ کے دوستوں کو اور دشمنی رکھے اللہ کے دشمنوں
سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے کہ روکیں گے
اوس سے وہ امور جو اپنے مال اور نفس اور اہل سے
روکیں اور تحقیق خالد ازدی کے لیے ذمہ اللہ اور ذمہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر پورا کرے وہ اون
امور کو جو اس فرمان میں ہیں اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے
قولہ لا یؤوی محدثا - جان تو کہ محدث کو پناہ دینا اکبر کبائر سے ہے
جیسے کہ وارد ہوا ہے حدیث صحیح میں جو روایت ہے علی
رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی اللہ نے اوس شخص پر جو پناہ
دے بدعتی کو - اور اسی وجہ سے مہتم بالشان کرکے ذکر کیا اسکو
مبادی اسلام میں **قولہ** علی محمد النبی - یہ قول اور **قولہ** ان لخالد
الازدی ذمۃ اللہ - دونو متعلق ہیں اوس شرط کے ساتھ جو
رسول اللہ کے قول ان وفی میں ہے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لخزيمة بن عاصم بن قطن العكلي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ بن عاصم بن قطن عکلی کے نام

ذكره ابن الاثير وقال الحافظ اخرج ابن
شاهين من طريق سيف بن عمر عن
البحتري بن حكيم العكلي قاضي سجستان
عن ابيه عن خزيمة بن عاصم العكلي وروى
ابن قانع من طريق سيف بن عمر ايضا
عن المنير بن عبد الله بن عدس ان
عدسا وخزيمة وفدا على النبي صلى الله
عليه وسلم فكتب صلى الله عليه وسلم
لخزيمة كتابا نسخته -

ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی
ابن شاہین نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں
بحتری بن حکیم عکلی سے جو قاضی تھے سجستان کے - وہ
روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خزیمہ بن عاصم
عکلی سے اور روایت کی ابن قانع نے بھی سیف بن عمر کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں منیر بن عبد اللہ بن عدس سے
کہ عدس اور خزیمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے
پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے لئے
فرمان نسخہ اوسکا اس طرح پر ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ لخزیمۃ بن عاصم انی بعثتک ساعیا علی قومک فلا یضاقوا ولا یظلموا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے فرمان ہے اخزیمہ بن عاصم کے لیے تحقیق بھیجا میں نے تجھکو تیری قوم پر عامل زکوۃ بناکر پس چاہیئے کہ نہ تنگ کیے جائیں اور نہ ظلم کیے جائیں

ھذا ماکتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لذرعۃ بن سیف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرعہ بن سیف کے لئے

اعلم ان فی ھذا الکتاب اختلاف الروایات فالذی رواہ ابن الاثیر بروایتہ ابی جعفر عبید ابی اسحاق فھو باسم ذرعہ ھذا وحارث واخوانہ بنی عبد کلال جمیعا والذی اخرجہ ابن منذۃ وابو نعیم فھو باسم ذرعۃ وحدہ کما سنبین وھذا کتاب علیحدۃ مستقلۃ لا جزء کتابہ الذی فیہ الحارث کما شبہ علی البعض لما فیہ من التشابہ بہ فجعل ھذا الکتاب جزءہ ولیس کذلک فروی ابن منذۃ من طریق محمد بن عبد العزیز بن عفیر قال سمعت ابوای یحدثان عن ابیھما عن جدھما عفیر عن ابیہ ذرعۃ بن سیف قال کتب الی رسول اللہ صلعم۔ الحدیث بطولہ و روی ایضا من طریق ابی عبید بن سلام (ثم) من طریق ابن لھیعۃ عن ابی الاسود عن عروۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتب الی ذرعۃ اذا اتتک رسلی۔ الحدیث فذا نقلت ھذہ الاسانید من الاصابۃ واسد الغابۃ

جان تو کہ اس فرمان میں اختلاف روایات ہے پس وہ جسکو روایت کیا ہے ابن اثیر ابوجعفر عبید ابواسحق کی روایت سے وہ تو اس ذرعہ اور حارث اور اوس کے بھائی بنو عبد کلال وغیرہ کے نام مشترک ہے۔ اور جس کی تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے وہ اکیلے ذرعہ کے نام کا ہے۔ جیسکہ ہم ابھی بیان کرینگے۔ اور یہ فرمان خود علیحدہ اور مستقل فرمان ہے نہ جزو ہے اوس فرمان کا جس میں حارث وغیرہ بھی شریک ہیں جیسکہ بعض کو شبہ ہوا ہے بوجہ مشابہت مضمون کے پس کردیا اوس نے اس فرمان کو جزو اوسکا اور واقع میں ایسا نہیں ہے۔ پس روایت کی ابن مندہ نے محمد بن عبد العزیز بن عفیر کے طریقہ سے کہا سنا میں نے اپنے والدین سے جو حدیث بیان کرتے تھے اپنے والدین سے اور وہ اپنے دادا عفیر سے عفیر اپنے باپ ذرعہ بن سیف سے کہا کہ (فرمان) لکھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الی آخرہ اور ابن مندہ نے بھی ابی عبید بن سلام اور ابن لہیعہ کے طریقوں سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں ابواسود سے اور وہ عروہ سے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ذرعہ کیطرف کہ اِذَا اَتَتْکَ رُسُلِی۔ الحدیث نقل کیں ہیں میں نے یہ سندیں اصابہ اور اسد الغابہ سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے زاد المعاد میں۔ اور اس کا پورا نسخہ سیرۃ محمدیہ

وکذا ذکرہ فی زاد المعاد۔ وتمام نسختہ
فی سیرۃ المحمدیۃ ھکذا۔
ان اذا اتاکم رسلی فاوصیکم بہ خیرا
معاذ بن جبل وعبد اللہ بن زید و
مالک بن عبادۃ وعقبۃ بن نمر ومالک
بن مرارۃ واصحابہم وان اجمعوا ما
عندکم من الجزیۃ من مخالفیکم وابلغوھا
رسلی وان امیرھم معاذ بن جبل فلا
ینقلبن الا راضیا اما بعد فان محمدا یشھد
ان لا الہ الا اللہ وانہ عبدہ ورسولہ
وان مالک بن کعب بن مرارۃ قد حدثنی
انک قد اسلمت من اول حمیر وقتلت
المشرکین فابشر بخیر وامرک بحمیر
خیرا ولا تخونوا ولا تخاذلوا فان
رسول اللہ ھو مولی غنیکم وفقیرکم
وان الصدقۃ لا تحل لمحمد ولا لاھل
بیتہ انما ھی زکوۃ تزکی علی فقراء
المسلمین وابن سبیل وان مالکا قد
بلغ الخبر وحفظ الغیب وامرکم بہ خیرا
واخرجہ محمد بن سعد فی الطبقات فی
ترجمۃ ذرعۃ قال اخبرنا محمد بن عمر
قال حدثنا عمر بن محمد بن صہبان
عن زائل بن عمرو عن شہاب بن عبد اللہ
الخولانی ان ذرعۃ ذی یزن اسلم فکتب
الیہ رسول اللہ صلعم۔ فاخرج طرفا من
ھذا الکتاب من قولہ اما بعد الی قولہ
فابشر بخیر وزاد بعدہ وآمل خیرا۔ واشار

ہیں اس طرح ہے کہ تحقیق جب پہونچیں تمہارے پاس
میرے قاصد تو وصیت کرتا ہوں میں تم کو اون کے ساتھ
بھلائی کرنے کی اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن زید اور مالک
بن عبادہ اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مرارہ اور اون کے ساتھ
والے ہیں۔ اور وصیت کرتا ہوں میں اس بات کی کہ جو کچھ تم
اپنے مخالفین سے جزیہ جمع کرو وہ دیدو میرے قاصدوں کو
اور تحقیق امیر اون سب کے معاذ بن جبل ہیں پس نہ لوٹیں وہ مگر راضی
اور خوش۔ بعد اس کے (معلوم ہو کہ) محمد گواہی دیتے ہیں اس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ اللہ کے بندہ اور
اوس کے رسول ہیں اور تحقیق مالک بن کعب بن مرارہ نے
خبر دی مجھکو کہ حمیر میں سب سے اول تو اسلام لایا اور قتل کیا تو نے
مشرکین کو۔ پس خوشخبری حاصل کر تو بھلائی کی اور حکم کرتا ہوں میں
تجھکو حمیر کے ساتھ بھلائی کرنیکا اور اس بات کا کہ مت خیانت
کرو اور مت گمراہ ہو تحقیق رسول اللہ آقا ہیں تمہارے غنی اور فقیر
کے اور تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آپ کے
اہل بیت کو جز این نیست کہ وہ زکوۃ ہے خرچ کرتے ہیں آپ
اوسکو فقراء مومنین اور مسافروں پر اور تحقیق مالک نے پہونچادی
خبر اور یاد رکھا پیغام کو اور حکم کرتا ہوں میں تم کو اوس کے ساتھ
بھلائی کرنیکا اور تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات
میں ذرعہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمرو
وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ ذرعہ
ذی یزن اسلام لایا پس لکھا اوس کی طرف رسول اللہ صلعم نے
فرمان۔ پس تخریج کی اس میں سے ایک ٹکڑے کی۔ قولہ اما بعد
سے قولہ فابشر بخیر تک اور زائد کیا ہے اس کے بعد
وآمل خیرا اور اشارہ کیا ہے اسی فرمان کی طرف مالک بن
مرارہ اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر کے ترجمہ میں جو قاصد

ایضا فی ترجمة مالك بن مرارة و مالك
ابن عبادة و عقبة بن نمر الی هذا و کانوا
رسله صلعم الیه - وقال فی ترجمة عقبة
وکتب رسول الله الی زرعة ذی یزن یوصیه
بهم ویامرهم ان یجمعوا الصدقة فیدفعوها
الی رسله -

قوله ان الصدقة لا تحل لمحمد - روی البخاری و مسلم فی
حدیث ابی هریرة انا لا ناکل الصدقة
وفی روایة لمسلم - انا لا تحل لنا الصدقة
واختلف فیه انه ما المراد بانا ای لنا
فقال الشافعی رحمه الله وجماعة
من العلماء هم بنو هاشم و بنو
مطلب واستدلوا بما رواه البخاری
انما بنو المطلب و بنو هاشم شئ واحد
وقال ابو حنیفة رحمه الله و مالك
رحمه الله هم بنو هاشم فقط و یدل
علیه ما رواه مسلم و اصحاب السنن
من حدیث عبد المطلب بن ربیعة
ان هذه الصدقات انما هی اوساخ
الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد
والمراد بالآل هنا هم بنو هاشم -
وعن احمد فی بنی المطلب روایتان -

تھے رسول اللہ صلعم کے زرعہ کی طرف - اور کہا ہے عقبہ
کے ترجمہ میں اور فرمان لکھا رسول اللہ نے زرعہ ذی یزن
کی طرف وصیت کرتے تھے آپ اون کی بابتہ اور حکم کرتے
تھے اون کو کہ جمع کریں صدقہ پس دیدیں آپ کے
قاصدوں کو -

قولہ ان الصدقة لا تحل لمحمد - روایت کی ہے بخاری و مسلم نے
ابی ہریرہ کی حدیث میں کہ ہم نہیں کہاتے ہیں صدقہ - اور مسلم
کی روایت کے لفظ ہیں کہ ہم کو نہیں حلال ہے صدقہ - اور
اختلاف ہے اس امر میں کہ ہم سے مراد کون ہے پس کہا
امام شافعی اور ایک جماعت علما نے کہ اوس سے مراد بنو ہاشم
اور بنو مطلب ہیں اور استدلال کیا ہے اونہوں نے
اوس حدیث سے جس کو روایت کیا ہے بخاری نے
کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں اور کہا امام ابو حنیفہ
اور امام مالک نے کہ مراد ہم سے فقط بنو ہاشم ہیں اور وہ
حدیث دلالت کرتی ہے اسپر جس کو روایت کیا ہے
مسلم اور اصحاب سنن نے عبد المطلب بن ربیعہ سے
کہ یہ صدقہ چیزیں نیست کہ میل ہے لوگوں کا اور وہ
نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آل محمد کو - اور مراد آل سے
اس جگہ بنو ہاشم ہیں - اور امام احمد سے بنو مطلب کی بابتہ
دو روایتیں ہیں -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيعة بن ذي مرحب الحضرمي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو لکھا

قال ابن سعد وكتب رسول الله لربيعة ابن ذي مرحب الحضرمي - ونسخته هكذا ذكره في مصباح المضي - ان لهم اموالهم ونخلهم ورقيقهم وانماءهم وشجرهم ومياههم وسواقيهم ونبتهم وشراجهم بحضرموت وكل مال لآل ذي مرحب وان كل رهن بارضهم يحسب ثمره وسدره وقضبه عن رهنه الذي هو فيه - وان كل ما كان في ثمارهم من خير فانه لا يسأله احد عنه وان الله ورسوله براء منه وان نصر آل ذي مرحب على جماعة المسلمين وان ارضهم بريئة من الجور وان اموالهم وانفسهم وزافر حائط الملك الذي كان يسيل الى آل قيس وان الله ورسوله جار على ذلك وكتب معوية الجذامي -

کہا ابن سعد نے اور نامہ لکہا رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو اور نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو مصباح المضی نے۔ تحقیق معاف ہیں اون کے مال اور درختہائے خرما اور اون کے غلام اور اون کے پھل اور اون کے پیڑ اور اون کی نہریں اور اونکا مال تجارت اور اونکا گھانس اور کنکریلی زمین سے تا سیلوبِ حضرموت میں ہیں۔ اور معاف ہے ہر وہ مال جو آل ذی مرحب کا ہے۔ اور اون کے شہر میں جو باغ وغیرہ رہن ہو اوس کے پھل اور لکڑی اور پیداوار زر رہن میں مجرا کی جاویگی اور اون کے پھلوں میں جو بہتری ہو تو نہ سوال کرے گا اوس کی بابتہ کوئی اونسے اور تحقیق اللہ اور اوس کا رسول بری ہیں اوس سے اور تحقیق آل ذی مرحب کی مدد واجب ہے جماعت مسلین پر اور اون کی زمین بری ہے ظلم سے اور حکومت اونکے مالوں اور جانوں کی اور اونکے باغات کی آبپاشی کی رجوع کی جاوے آل قیس کی طرف اور اللہ اور اوس کے رسول نے بحال کہا اسکو اور لکھا اسکو معویہ جذامی نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله سواق - ان كان من سوقة فهي الرعية وان كان من سويقة فهي التجارة - **قوله شراج** - جمع شرجة هو مسيل الماء من الحرة الى السهل

قولہ سواق - اگر یہ مشتق ہو سوقہ سے تو اس کے معنی رعیت کے ہیں اور اگر مشتق ہو سویقہ سے تو اس کے معنی تجارت کے ہیں۔ **قولہ** شراج جمع ہے شرجۃ کی شرجہ کے معنی ہیں زمین جس کا پانی نشیب میں ہے۔

قوله سدر - هو شجر النبق وهو نوعان عبري لا شوك له الا ما لا يضر وضال له شوك ونبقه صغار -

المسئلة في قوله ان كل رهن بارضهم - مفاده ان المرتهن ليس له ان ينتفع بما يحصل من منافع المرهون وقد اختلف فيه العلماء فقال الشافعي وابو حنيفة ومالك وجمهور العلماء لا ينتفع المرتهن من الرهن بشيء وان انتفع فعليه الضمان وقال احمد واسحق والليث والحسن وغيرهم انه يجوز للمرتهن الانتفاع بالرهن اذا قام بما يحتاج اليه ولو لم ياذن المالك وقال بعض الفقهاء من الحنفية وغيرهم انه يجوز ذلك باذن المالك مطلقاً

قولہ سدر بیری کا پیڑ اور اوس کی دو قسمیں ہیں ایک کو عبری کہتے ہیں وہ تو وہ ہے جس میں سے ایسے کانٹے ہوتے ہیں جن سے ضرر نہو۔ اور دوسرے کو ضال کہتے ہیں جس میں کانٹے ہوتے ہیں اور اوس کے بیر چھوٹے ہوتے ہیں **مسئلہ ہے قول** رسول اللہ ان کل رہن بارضہم میں۔ فائدہ اس قول کا یہ ہے کہ رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع لینا جائز نہیں ہے اختلاف کیا ہے اسمیں علما نے۔ پس امام شافعی اور ابو حنیفہ اور امام مالک اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ رہن لینے والا شئے مرہونہ سے کسی قسم کا نفع نہ لے اور اگر نفع لیگا تو اوسپر تاوان ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحق اور لیث اور حسن وغیرہ نے کہ جائز ہے رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع حاصل کرنا جبکہ وہ مصارف مرہونہ کے اپنے ذمہ لیلے اگرچہ اجازت نہ دے مالک یعنی رہن رکھنے والا اور کہا بعض فقہاء حنفیہ وغیرہ نے کہ انتفاع جائز ہے بالکل ہر طرح مالک کی اجازت سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيع بن معوية ومطرف بن عبد الله وانس بن المنتفق في وفد بني عقيل

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیع بن معویہ اور مطرف بن عبد اللہ اور انس بن منتفق کو لکھا جو ایلچی تھے بنی عقیل کے

کتاب لربیع بن معویہ

قال الحافظ ذكر ابن سعد قال حدثنا هشام بن محمد بن سائب يعني الكلبي قال حدثنا رجل من بني عقيل قال وفد مطرف بن عبد الله بن اعلم بن عمرو بن عقيل وانس بن المنتفق بن عامر بن عقيل فبايعوه واسلموا وبايعوه على من وراءهم من قومهم واعطاهم العقيق وهي ارض في بلادهم فيها عيون ونخل فكتب صلى الله عليه وسلم بذلك لهم كتاباً

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابن سعد نے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن محمد بن سائب یعنے کلبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بنی عقیل میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایلچی بنکر آئے مطرف بن عبد اللہ بن اعلم بن عمرو بن عقیل اور انس بن منتفق بن عامر بن عقیل پس بیعت کی اونہوں نے اور اسلام لائے اور بیعت کی اپنی باقی قوم والوں کی طرف سے اور دی اون کو رسول اللہ نے عقیق اور وہ ایک زمین تھی اونکے شہر میں جس میں نہریں اور کھجوروں کے درخت تھے پس لکھی آپ نے اس کی بابتہ اون کے لیے ایک تحریر و سند

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا ما اعطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ربیعاً و مطرفاً و انسا اعطاھم النبی صلے اللہ علیہ وسلم العقیق ما اقاموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ وسمعوا و اطاعوا و لم نعطھم حقا لمسلم قال وکان الکتاب فی ید مطرف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے ربیع اور مطرف اور انس کو۔ دی آپ نے اونکو ارض عقیق جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور حکم مانیں اور اطاعت کریں اور نہیں دیا ہم نے اون کو حق کسی مسلمان کا۔ کہا حافظ نے کہ تہا وہ فرمان مطرف کے قبضہ میں۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس سلمی

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزین بن انس سلمی کو

قال ابن الاثیر حدثنا ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ الفقیہ باسنادہ الی ابی یعلے احمد بن علے قال حدثنا ابو وائل خالد بن محمد البصری قال اخبرنا فھد بن عوف بمنزل بنی عامر قال اخبرنا بابل بن مطرف بن رزین بن انس السلمے قال حدثنی ابی عن جدی رزین بن انس قال لما اظھر اللہ عز وجل الاسلام کان لنا بئر فخفنا ان یغلبنا علیھا من حولنا فاتیت و النبی صلعم فکتب لی بذلک کتاباً بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما بعد فان لہم بئرھم ان کان صادقاً و لہم دارھم ان کان صادقاً۔

قال الحافظ اخرجہ ابن السکن والطبرانی ایضاً بھذا الطریق وکذا ذکرہ ابن عبد البر وقال فھد بن عوف کذاب فلاس وقد تکلم فیہ ابو زرعۃ وغیرہ **اقول** لہ شاھد قال

کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتہہ جو پہونچتی ہے ابو یعلی احمد بن علی تک کہا ابو یعلی نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو وائل خالد بن محمد بصری نے کہا خبر دی ہم کو فہد بن عوف نے منزل بنی عامر میں کہا کہ خبر دی ہم کو بابل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ نے اپنے دادا رزین بن انس سے روایت کرکے کہا جبکہ اللہ عز وجل نے اسلام کا غلبہ کیا تو ہمارا ایک کنواں تھا ہم ڈرے کہ ہمارے پڑوس والے اوسکو ہم سے چھین نہ لیں پس آیا میں رسول اللہ کے پاس آپ نے مجھے اسکی بابتہ فرمان لکہدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے بعد حمد کے معلوم ہو کہ) اونکے واسطے اونکا کنواں ہے اگر ہیں وہ سچے اور اونکے واسطے اونکا گہر ہے اگر ہیں وہ سچے (یعنی اپنی اظہار ملکیت میں) کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سکن اور طبرانی نے بہی اسی سند سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے ابن عبد البر نے اور کہا کہ فہد بن عوف کذاب فلاس ہے اور کلام کیا ہے اسمیں ابو زرعہ وغیرہ نے **کہتا** ہوں میں کہ اس روایت کے لیے

الحافظ روی محمد بن جمیل عن بابل ابن مطرف بن العباس عن ابیه عن جده العباس قال استقطعت النبی صلی الله علیه وسلم رکیة ـ الحدیث وقال ابن منده رواه عبد السلام بن عمر الحسنی عن بابل ابن عبد الرحمن بن عبد الله بن حزم بن انس بن عامر السلمی قال حدثنی ابی عن آبائه ان الکتاب کتبه رسول الله صلی الله علیه وسلم لرزین بن انس ـ قال الحافظ ما ادری هل بابل واحد او اثنان ـ

شاہد ہے کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے محمد بن جمیل نے بابل بن مطرف بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عباس سے کہا کہ جاگیر میں دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکیة الحدیثہ۔ اور کہا ابن منده نے کہ روایت کیا اسکو عبد السلام بن عمر حسنی نے بابل بن عبد الرحمن بن حزم بن انس بن عامر سلمی سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے روایت کر کے فرمان لکھا تھا رسول اللہ صلعم نے رزین بن انس سلمی کو۔ کہا حافظ نے کہ میں نہیں جانتا کہ بابل ایک شخص ہے یا دو ہیں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لرفاعة بن زید الجذامی ثم الضبینی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے رفاعہ بن زید جذامی کو لکھا

ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن اسحق وقدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هدنة الحدیبیة قبل خیبر رفاعة ابن زید فاهدای لرسول الله صلی الله علیه وسلم غلاما (قال ابن عبد البر غلاما اسود المسمی بمدعم المقتول بخیبر) واسلم رفاعة فحسن اسلامه وکتب له رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابا الی قومه وفی کتابه ـ

بسم الله الرحمن الرحیم ـ هذا الکتاب من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لرفاعة ابن زید انی بعثته الی قومه عامة ومن دخل فیهم یدعوهم الی الله والی رسوله فمن اقبل منهم ففی حزب الله وحزب رسوله

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن اسحق نے اور آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حدیبیہ کے سال میں خیبر کے واقعہ سے اول رفاعہ بن زید پس ہدیہ دیا رسول اللہ کو اونہوں نے ایک غلام (کہا ابن عبد البر نے کہ اوسکا نام مدعمرہ تہا جو خیبر میں مارا گیا)

اور اسلام لائے رفاعہ پس اچھا ہو گیا اون کا اسلام اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیئے اونکی قوم کی طرف ایک فرمان۔ اوس فرمان میں تہا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے رفاعہ بن زید کے لئے جسے بہیجا ہے اوسکو اوس کی تمام قوم کی طرف اور اوس شخص کی طرف جو شامل ہو جاوے اون میں بلاوینگے یہ اونکو اللہ اور اوس کے رسول کی طرف پس جو شخص کہ قبول کرے وہ تو اللہ اور اوس کے رسول کے گروہ میں ہے اور جو نہ قبول کرے

ومن ادبر فله امان شهرین - قال فلما قدم رفاعة الی قومه اجابوا واسلموا ثم ساروا الی الحرة حرة الرجلاء فنزلها۔

حرة الرجلاء - بفتح اوله ممدودة فی دیار جذام قاله البکری - قال ابن عبد البر اهل النسب یقولون - الضبینی بالنون من بنی ضبینة من جذام - **ولیستنبط** من قوله فله امان شهرین ان یجوز للامام ان یقید الامان بالزمان -

اقول ذکر ابن سعد فی الطبقات کتابا لزید بن رفاعة الجذامی ولم یخرج لفظه کرته سابقا فی الاسماء فلعل هذا هو واشتبه فی سمه -

اوس کے لیئے امن ہے دو ماہ تک - کہا راوی نے جب آئے رفاعہ اپنی قوم کی طرف تو قبول کیا اونہوں نے اور اسلام لے آئے پھر گئے رفاعہ حرۃ الرجلا کیطرف اور وہیں رہنے لگے **حرۃ الرجلا** بفتح اول الف ممدودہ دیار جذام میں ہے بیان کیا اسکو بکری نے - کہا ابن عبد البر نے کہ اہل نسب کہتے ہیں رفاعہ کو ضبینی نون کے ساتھ بنی ضبینہ میں سے جو جذام میں ہے - اور **مستنبط** ہوتا ہے قول رسول اللہ فلہ امان شہرین سے یہ مسئلہ کہ امام کو جائز ہے کہ امان کو ایک محدود زمانہ تک خاص کر دے -

کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن سعد نے طبقات میں ایک فرمان زید بن رفاعہ جذامی کے نام کا اور نہیں تخریج کی اوس کے لفظوں کی ذکر کر دیا ہے اوسکو اسمار میں - شاید یہ وہی ہو اور اس کے نام میں اشتباہ ہو گیا ہو -

هذا ماکتبه صلی الله علیه وسلم لزمل بن عمرو العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمل بن عمرو عذری کو

ذکر فی زاد المعاد عن ابی الحارث محمد ابن الحارث بن هانی بن حارث بن هانی ابن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو العذری قال حدثنی ابی عن ابیه عن جده عن ابیه عن زمل بن عمرو قال کتب لنا النبی صلعم کتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول الله لزمل بن عمرو ومن اسلم معه خاصة وانی بعثته الی قومه عامة - فمن اسلم ففی حزب الله ومن ابی فله امان شهرین

ذکر کیا زاد المعاد میں ابی الحارث محمد بن الحارث بن ہانی بن حارث بن ہانی بن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو عذری سے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور وہ اپنے باپ زمل بن عمرو سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ہمارے واسطے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے خاص زمل بن عمرو اور اوس شخص کے لیے جو اوس کے ساتھ اسلام لائے - بھیجا میں نے اسکو اوسکی تمام قوم کیطرف پس جو اسلام لائے وہ شامل ہے اللہ کے

شهد علي بن ابي طالب ومحمد بن مسلمة الانصاري۔

گروہ میں اور جو انکار کرے اوس سے اللہ و رسول بیزار ہیں۔ اس پر گواہی دی علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمہ انصاری نے

۵۲ کتاب الی زیادة بن جهور

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لزيادة بن جهور اللخمي۔

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بن جہور لخمی کو

قال ابن الاثير روى حذاقي بن حميد بن المستنير بن مساور بن حذاقي بن عامر ابن عياض بن محرق اللخمي عن ابيه حميد عن خاله (اخي امه) وهو خالد بن موسى عن ابيه عن جده زيادة بن جهور قال ورد علے كتاب النبي صلے الله عليه وسلم نسخته بسم الله الرحمن الرحيم۔ اما بعد فاني اذكرك الله واليوم الآخر اما بعد فليوضع كل دين دان به الناس الا الاسلام۔ فاعلم ذلك

قال الحافظ روى الطبراني في الصغير وابن مندة من طريق خالد بن موسى بن نائل ابن خالد بن زيادة عن ابيه عن جده عن زيادة بن جهور قال ورد علے كتاب النبي صلے الله عليه وسلم۔ ورواه الوليد بن عمير بن سفيان بن موسى بن نائل عن اباته ايضا بهذا الاسناد۔

کہا ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے حذاقی بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذاقی بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے باپ حمید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے ماموں سے (ماں کا بھائی) جو خالد بن موسی ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا زیادہ بن جہور سے کہا آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ اسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) یاد دلاتا ہوں میں تجھکو اللہ اور قیامت کا دن بعد اس کے (معلوم ہو کہ) چاہیے کہ چھوڑ دیا جاوے ہر وہ دین جسکو لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے مگر اسلام جان لے تو اس بات کو۔

کہا حافظ نے کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے صغیر میں اور ابن مندہ نے خالد بن موسی بن نائل بن خالد بن زیادہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اونکے دادا زیادہ بن جہور سے کہا کہ آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور روایت کیا اسکو ولید بن عمیر بن سفیان بن موسی بن نائل نے اپنے باپ دادا سے روایت کرکے اسی سند کے ساتھ

۵۳ کتاب الی سعید بن سفیان

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لسعيد بن سفيان الرعيني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان رعینی کو

قال ابن الاثير اخرجه ابو موسى من طريق ابي معشر عن يزيد بن رومان عن رجال

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو موسی نے ابی معشر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن رومان سے اور

المدائنی قال۔
اعطی رسول الله صلے الله علیه وسلم سعید بن سفیان نخل السوارقیة فاقصرها لا یحاقه فیها احد ومن حاقه فلا حق له وحقه حق۔ وکتب خالد بن سعید ذکرہ الحافظ ایضا وقال فی مصباح المضی الرعلی بدل الرعینی۔ لعله تصحیف لانه لم یقله غیرہ۔

وہ اشخاص مدائنی سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو نخل سوارقیہ اور وہاں کے محل نہ جھگڑا کرے اُس سے اُنہیں کوئی اور جو جھگڑا کرے گا اوسکا کوئی حق نہیں ہے اور حق سعید بن سفیان کا ثابت ہے اور لکھا اسکو خالد بن سعید نے ذکر کیا اسکو حافظ نے بھی اور مصباح المضی میں رعینی کی جگہ رعلی ہے۔ شاید وہ کاتب کی غلطی ہے کیونکہ اوس کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لسلمة بن مالک السلمی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک سلمی کے لیے لکھا

قال ابن الاثیر اخرجه ابن مندة وابونعیم وقال الحافظ روی البغوی (والباوردی) من طریق عبد الله بن ابی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر عن ابیه عن جده عمار بن یاسر ان النبی صلے الله علیه وسلم اقطع سلمة بن مالک السلمی وکتب له۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا ما اقطع محمد رسول الله سلمة بن مالک اقطعه مابین الحباطی الی ذات الاساود ومن حاقه فهو مبطل وحقه حق۔

فی الاصابة قال ابن مندة غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه۔

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے بغوی نے (باوردی) عبداللہ بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی سلمہ بن مالک سلمی کو اور لکھا اون کے واسطے ایک فرمان الخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس کی کہ جاگیر دی رسول اللہ نے سلمہ بن مالک کو۔ جاگیر میں دیا آپ نے ذات الاساود اور حباطی کی درمیان کی زمین اور جو جھگڑا کرے اوس سے پس وہ باطل ہے اور اوسکا حق ثابت ہے اصابہ میں ہے کہ کہا ابن مندہ نے غریب ہے نہیں پہونچی ہم کو یہ حدیث مگر اسی طریقہ سے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لسهیل بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سہیل بن عمرو کو

قال الحافظ قال ابو قرة موسی بن طارق فی السنن له ذکره ابن جریج عن ابن حسین ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی سهیل بن عمرو۔
ان جاء کتابی لیلاً فلا تصبحن او نهاراً فلا تمسین حتی تبعث الیّ من ماء زمزم قال فاستعان سهیل باثیلة الخزاعی حتی جعلا مزادتین فملأهما سهیل من ماء زمزم وبعث بهما علی بعیر وروا المفضل بن محمد الجندی عن ابن ابی عمر عن سفیان عن ابراهیم بن نافع عن ابن ابی حسین نحوه۔ ویعلم مما رواه الفاکهی من طریق محمد بن سلیمان بن مسمول عن حزام عن هشام عن ابیه عن ام معبد ان المبعوث بذلک من عند سهیل مولاه ازیهر۔

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ابو قرہ موسیٰ بن طارق نے اپنی سنن میں کہ ذکر کیا اسکو ابن جریج نے ابن ابی حسین سے روایت کرکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا سہیل بن عمرو کو۔
اگر پہونچے تجھے میرا خط رات کو تو صبح مت ہونے دے اور جو پہونچے دن کو تو رات مت ہونے دے یہانتک کہ بھیجے تو مجھے ماء زمزم (مطلب یہ کہ نامہ پہونچنے پر بہت جلد مجھے ماء زمزم بھیجدے) کہا راوی نے پس مدد چاہی سہیل نے اثیلہ خزاعی سے یہانتک کہ دو مشکیں طیار کریں اور بھرا انکو سہیل نے ماء زمزم سے اور بھیجا اون کو اونٹ پر لادکر۔ اور روایت کیا ہے اسکو مفضل بن محمد جندی نے ابن ابی عمر سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے سفیان روایت کرتے ہیں ابراہیم بن نافع سے وہ ابن ابی حسین سے مثل اسکے اور معلوم ہوتا ہے اوس روایت سے جو فاکہی نے محمد بن سلیمان بن مسمول کے طریقے سے کی ہے محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں حزام سے حزام اپنے باپ ہشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام معبد سے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لسلمان الفارسی رضی الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے

ذکر فی السیرة المحمدیة فی المعجزات قال وکتب علیه السلام عهداً لحی سلمان هذا الکتاب من محمد بن عبد الله رسول الله سأله الفارسی سلمان وصیة باخیه مهاد بن فروخ بن مهیارة واقاربه

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں ذکر معجزات میں کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہدنامہ سلمان کے قبیلہ کے لیے یہ کتاب ہے محمد بن عبد اللہ کیجانب سے جو اللہ کے رسول ہیں درخواست کی ہے اوسکے لیے سلمان فارسی نے وصیت کی غرض سے اپنے بھائی مہاد بن فروخ بن مہیارہ اور اوس کے

اھل بیته وعقب من بعده مالم تناسلوا
من اسلم منھم سلام الله - احمد الله
الیکم ان الله امرنی ان اقول لا اله الا
الله وحده لا شریك له - الی آخره وفیه
وکتب علی بن ابی طالب - ھکذا اخبر
تمام ذکره وانی تفحصت فی عدة کتب
لکنی ما وجدت فیما سواه -

اقارب اور اہل بیت کیلئے اور اوسکے بعد والوں کیلیے جبتک کہ اونکی
نسل باقی رہے جو لوگ کہ مسلمان ہوں اونمیں سے اللہ کا سلام ہو حمد
بیان کرتا ہوں تمہاری طرف اللہ کی تحقیق اللہ نے حکم کیا ہے مجھکو کہ کہوں
میں لا الہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی
شریک نہیں ہے - الی آخرہ اور اسمیں ہے کہ - اور لکھا علی بن ابی طالب
نے اسیطرح ناقص ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں میں نے اوسکو چند کتابوں
میں ڈھونڈا لیکن سوا اوس کے اور کسی میں نہیں ملا -

ھذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی شرحبیل وحارث ونعیم بنو عبد کلال قیل ذی رعین ومعافر وھمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال سرداران ذی رعین و معافیر و ہمدان کو

اخرج الحاکم فقال اخبرنا ابو نصر احمد بن
سھل الفقیه بنجارا قال حدثنا صالح بن
محمد بن حبیب الحافظ قال حدثنا الحاکم
ابن موسی حدثنا یحیی ابو زکریا بن محمد
العنزی قال حدثنا ابو عبید الله محمد بن
ابراھیم بن سعید العبدی قال حدثنا
ابو صالح الحاکم بن موسی القنطری قال
حدثنا یحیی بن حمزة عن سلیمان بن
داؤد عن الزھری عن ابی بکر بن محمد بن
عمرو بن حزم عن ابیه عن جده عن النبی
صلی الله علیه وسلم انه کتب الی اھل الیمن
بکتاب فیه الفرائض والسنن والدیات
وبعث مع عمرو بن حزم فقرأت علی اھل
الیمن وھذا نسختھا -
بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول
الله الی شرحبیل بن عبد کلال والحارث
ابن عبد کلال ونعیم بن عبد کلال قیل ذی

تخریج کی ہے حاکم نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نصر احمد بن سہل
فقیہ نے بخارا میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن محمد بن
حبیب حافظ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حاکم بن موسی نے
اور حدیث بیان کی ہم سے یحیی ابو زکریا بن محمد عنزی نے کہا کہ
حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید اللہ محمد بن ابراہیم بن سعید
عبدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح حاکم نے
موسی قنطری سے روایت کر کے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
یحیی بن حمزہ نے سلیمان بن داؤد سے وہ روایت کرتے
ہیں زہری سے وہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور ابو بکر
اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ سے کہ
آپ نے لکھا اہل یمن کو ایک فرمان جسمیں فرائض سنن اور دیات
کا بیان تھا اور بھیجا وہ فرمان عمرو بن حزم کے ہمراہ
پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن
عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال سرداران قبیلہ ذی رعین
اور معافیر و ہمدان کے نام بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو

رعین ومعافیر وھمدان - امابعد فقد
راجع رسولکم واعطیتم من المغانم خمس
الله وماکتب الله علے المؤمنین من العشر
وماسقت السماء اوکان سیحا اوکان بعلا
ففیه العشر اذا بلغ خمسة اوسق وما
سقی بالرشا والدالیة ففیه نصف العشر
اذا بلغ خمسة اوسق وفی کل خمسة من
الابل سائمة شاة الی ان تبلغ اربعا
وعشرین فان زادت واحدة علے اربع
وعشرین ففیها بنت مخاض فان لم توجد
بنت مخاض فابن لبون ذکرا الی ان تبلغ
خمسا وثلثین فاذا زادت واحدة ففیها
بنت لبون الی ان تبلغ خمسا واربعین
فان زادت واحدة علے خمس واربعین
ففیها حقة طروقة الجمل الی ان تبلغ
ستین فان زادت علے ستین واحدة
ففیها جذعة الی ان تبلغ تسعین فان زادت
واحدة ففیها حقتان طروقتا الجمل الی ان
تبلغ عشرین ومائة فان زادت علے
عشرین ومائة ففے کل اربعین بنت لبون
وفی کل خمسین حقة - وفی صدقة الغنم
فی سائمتها اذا بلغت اربعین الی عشرین
ومائة شاة فاذا زادت علے عشرین
ومائة ففیها الخ ففیها شاتان الی ان تبلغ
مائتین فان زادت واحدة ففیها ثلث
شیاه الی ان تبلغ ثلثمائة فان زادت ففی
کل مائة شاة لا یوخذ فی الصدقة هرمة

واپس آیا تمہارا قاصد اور دیا تم نے مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ اور وہ جو فرض کیا اللہ نے مسلمانوں
پر یعنی عشر اور بارانی کھیتی یا جاری پانی کی کھیتی یا سیحہ
کے باغ پس ان سب میں عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جائے اور جو پلایا جاوے مشکوں اور
ڈول سے تو اوس میں نصف عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جاوے - اور بیڑ میں چرنیوالے اونٹوں پر
ہر پانچ پر ایک بکری ہے چوبیس تک پس اگر زائد ہو جائے
چوبیس پر ایک ہی تو اون میں ایک بنت مخاض اگر بنت
مخاض نہ ملے تو ایک ابن لبون نر پینتیس تک پس اگر
زائد ہو جائے ایک ہی تو اون میں زکوۃ بنت لبون ہے
پینتالیس تک پس اگر زائد ہو جاوے پینتالیس پر ایک ہی
تو اوس میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ تک
پس اگر زائد ہو جائے ساٹھ پر ایک بھی تو اوس میں ایک
جذعہ ہے نوّے تک پس اگر زائد ہو جائے ایک بھی
تو اوس میں دو حقہ ہیں قابل جفتی ایک سو بیس تک پس اگر
زائد ہو جائیں ایک سو بیس پر تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک
بنت لبون ہے اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ - اور
بیڑ میں چرنیوالی بکریوں کی زکوۃ میں جب چالیس ہو جاویں
تو ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب زائد ہو جاویں
ایک سو بیس سے تو اسمیں الخ - دو بکریاں ہیں دو سو تک
پس اگر زائد ہو جائے اوسپر ایک ہی تو اوس میں تین
بکریاں ہیں تین سو تک - پس اگر اوسپر زائد ہو جاویں تو
ہر سینکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ہے اور نہ لیئے
جاویں زکوۃ میں بیکار اور بہت بوڑھا اور نہ عیب دار
اور نہ بوک اور جمع نہ کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال
متفرق - اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع صدقہ کے خوف سے

ولا ذات عوار ولا تيس الغنم ولا يجمع
بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية
الصدقة وما كان من خليطان فانهما
يتراجعان بينهما بالسوية وفى كل خمس
اواق من الورق خمسة دراهم وما زاد ففى
كل اربعين درهما درهم وليس فيما دون
خمس اواق شئ وفى كل اربعين دينارا
دينار والصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هى زكوة تزكى بها انفسكم وللفقراء
المؤمنين وفى سبيل ولا فى رقيق ولا فى
مزرعة ولا عمالها شئ اذا كانت تودى
صدقتها من العشر وانه ليس فى عبد
مسلم ولا فى فرسه شئ - وان اكبر
الكبائر عند الله تعالى يوم القيمة الشرك
بالله وقتل النفس المؤمنة بغير حق
والفرار فى سبيل الله يوم الزحف و
عقوق الوالدين ورمى المحصنة وتعلم
السحر واكل الربوا واكل مال اليتيم وان
العمرة الحج الاصغر ولا يمس القرآن الا
طاهر ولا طلاق قبل املاك ولا عتاق
حتى يبتاع ولا يصلين احد منكم فى ثوب
واحد ليس على منكبيه شئ ولا يحتوى
فى ثوب واحد ليس بين فرجه وبين السماء
شئ ولا يصلى احد منكم فى ثوب واحد و
شقه باد ولا يصلى احد منكم عاقص
شعره ومن اعتبط مؤمنا قتلا عن
بينة فانه قود الا ان يرضى اولياء المقتول

اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو انکو چاہیے کہ زکوۃ اپنی
برابر تقسیم کر لیں اور چاندی کی زکوۃ میں ہر پانچ اوقیہ کی
مقدار پر پانچ درہم ہیں اور جب زائد ہو تو ہر چالیس درہم
پر ایک درہم اور پانچ اوقیہ سے کم مقدار پر کچھ زکوۃ
نہیں ہے۔ اور ہر چالیس دینار میں زکوۃ کا ایک دینا
ہے اور صدقہ جائز نہیں محمدؐ کے لیے اور نہ آپ کے
اہل بیت کے لیے جز این نیست کہ وہ زکوۃ ہے
کہ تزکیہ کرتے ہیں رسول اوس سے تمہارا اور وہ
واسطے فقراء مومنین کے ہے اور مسافروں کے لیے
ہے۔ اور مسلمان کے غلام اور اوس کے گھوڑے
میں کچھ زکوۃ نہیں ہے۔ اور تحقیق اکبر کبائر اللہ کے نزدیک
قیامت کے دن شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور مار ڈالنا
مسلمان کا بلا کسی سبب کے اور بھاگنا اللہ کے راستہ
سے لڑائی میں اور نافرمانی والدین کی اور تہمت لگانا عفیفہ
کو اور جادو سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھا جانا اور
تحقیق عمرہ حج اصغر ہے اور نہ چھوئے کوئی قرآن کو مگر
پاک اور طلاق نہیں قبل نکاح کے اور نہیں جائز آزاد کرنا
یہانتک کہ خریدے اوسکو اور نہ نماز پڑھے تم میں سے کوئی
ایک کپڑے میں حالانکہ نہو اوسکے مونڈھے پر کچھ اور نہ احتبا کرے
ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اوس کے فرج اور آسمان کے
درمیان کچھ اور نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے
میں اور اوس کی ایک جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ نماز پڑھے
کوئی تم میں کا اپنے بالوں کا جوڑا باندھکر اور جو شخص
کہ قتل کر دے مومن کو جو ثابت ہو جائے گواہوں سے تو اوس
سے قصاص لیا جائے مگر کہ راضی ہو جاویں وارث
مقتول کے اور تحقیق بدلہ میں نفس کے دیت کے
سو اونٹ ہیں اور ناک میں جبکہ جڑ سے کاٹ لیجاوے

وان فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل وفی الانف اذا اوعب جدعہ دیۃ فی اللسان الدیۃ وفی الشفتین الدیۃ وفی الذکر الدیۃ وفی البیضتین الدیۃ وفی الصلب الدیۃ وفی العینین الدیۃ وفی الرجل الواحدۃ نصف الدیۃ وفی المامومۃ نصف الدیۃ وفی الجائفۃ ثلث الدیۃ وفی المنقلۃ خمسۃ عشر من الابل وفی کل اصبع من الاصابع فی الید والرجل عشر من الابل وفی کل سن خمس من الابل وفی الموضحۃ خمس من الابل وان الرجل یقتل بالمرأۃ وعلے اھل الذھب الف دینار۔

اخرجہ الی قولہ لا فی فرسہ شئ فی جامع ازھر وقال اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن عمرو بن حزم وفیہ سلیمان بن داؤد الجرشی وثقہ احمد وضعفہ ابن معین وبقیۃ رجالہ ثقاۃ۔ **قلت** وکذا رواہ النسائی فی العقول فی ذکر باب حدیث عمرو بن حزم واختلاف الناقلین لہ فروی طرفا منہ فی العقول وساق الکتاب بقولہ اما بعد وکان فی کتابہ ان من اعتبط مومنا۔ وفی اسنادہ ایضا سلیمان بن داؤد۔ وقد تابعہ سلیمان بن الارقم فیما رواہ النسائی ایضا ھناک من طریق محمد بن بکار قال حدثنا یحیے قال حدثنا سلیمان بن الارقم قال حدثنی زھری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلعم کتب

پوری دیت ہے اور زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور عضو تناسل کی پوری دیت ہے اور خصیتین کی پوری دیت ہے اور کمر ٹوٹنے میں پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں کی آدھی دیت ہے اور زخم مامومہ میں نصف دیت ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اوس چوٹ میں جو لکڑی وغیرہ کی جنس سے ہو پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پیر کی اونگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں اور مرد مار ڈالا جائے عورت کے عوض میں اور مالداروں پر دیت کے ہزار دینار ہیں۔

تخریج کی ہے قولہ لا فی فرسہ شئ تک اس کی جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں عمرو بن حزم سے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد جرشی ہیں ثقہ بیان ہے ان کو امام احمد نے اور تضعیف کی ہے انکی ابن معین نے اور باقی راوی اس کے ثقہ ہیں **کہتا ہوں** میں اور اسیطرح روایت کیا ہے نسائی نے دیات میں عمرو بن حزم کی حدیث اور اختلاف ناقلین کے بیان میں۔ پس روایت کیا ہے ایک ٹکڑا اسکا دیات میں اور بیان کیا کتاب کو اپنے قول اما بعد سے اور تھا اوس فرمان میں کہ جو کوئی قتل کرے مومن کو اور اوسکی اسناد میں بھی سلیمان بن داؤد ہیں اور متابعت کی ہے اسکی سلیمان بن ارقم نے اوس روایت میں جسکو روایت کیا ہے نسائی نے بھی اسی مقام پر محمد بن بکار کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن ارقم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ

الی اھل الیمن بکتاب فیہ الفرائض والسنن
والدیات وبعث بہ مع عمرو بن حزم فقرئ
علی اھل الیمن فذکر مثلہ قال النسائی و
سلیمان بن الارقم متروک الحدیث و
قد روی ھذا الحدیث یونس عن الزھری
مرسلا ثم اسندہ عن الزھری قال قرأت
کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی
کتب لعمرو بن حزم حین بعثہ علی نجران و
کان الکتاب عند ابی بکر بن حزم فکتب
رسول اللہ صلعم ھذا بیان من اللہ و
رسولہ یا ایھا الذین آمنوا اوفوا بالعقود
وکتب الآیات فیھا حتی بلغ ان اللہ سریع
الحساب ثم کتب ھذا کتاب الجراح فی
النفس الحدیث **قلت** قد وھم النسائی
رحمہ اللہ فی قولہ قد روی ھذا الحدیث
یونس عن الزھری مرسلا وذلک لان
النبی صلعم حین بعث عمرو بن حزم الی نجران
کتب لہ کتابین الکتاب الاول کتبہ الی
بنو عبد کلال الذی صرح فیہ من محمد
رسول اللہ الی شرحبیل بن عبد کلال و
کان فی جواب رسالتھم وھو ھذا والثانی
کتبہ لعمرو بن حزم لنفسہ خاصۃ وسنوردہ
فی حرف العین فھو غیر ذلک ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اہل یمن کی طرف ایک فرمان
جس میں فرائض اور سنن اور دیات کا بیان تھا۔ اور بھیجا اسکو
لیکر عمرو بن حزم کو پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر پس ذکر کی مثل
اس کے۔ کہا نسائی نے کہ سلیمان بن ارقم متروک الحدیث
ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یونس نے زہری سے
مرسل پھر سند چلائی ہے زہری سے کہا کہ پڑھی میں نے
وہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لکھی تھی آپ نے اونکو
جبکہ بھیجا تھا نجران اور تھی کتاب ابی بکر بن حزم کے پاس
پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے
اللہ اور اوس کے رسول کی جانب سے اے وہ لوگو جو ایمان
لائے پورا کرو عہدوں کو۔ اور لکھیں آیتیں ان اللہ سریع الحساب
تک۔ پھر لکھا ہذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث۔
کہتا ہوں میں کہ وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ کو اپنے قول
قد روی ہذا الحدیث یونس عن الزہری مرسلاً میں۔ اور یہ اس لیے
کہ جب رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو نجران بھیجا ہے تو اونکو
دو فرمان لکھکر دیئے تھے۔ ایک تو بنو عبد کلال کے نام
جس میں تصریح ہے کہ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل
ابن عبد کلال اور یہ اون کے خط کے جواب میں تہا
اور دوسرا خود عمرو بن حزم کو بھی لکھدیا تہا جس کو
بیان کرینگے ہم حرف عین میں اور وہ اس سے
علحدہ ہے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

سیحاً۔ السیح بالفتح الماء الجاری المنبسط

سیحاً سیح بفتح۔ وہ پانی جو بہتا ہوا ہو پھیلی ہوئی زمین پر۔

على الارض والمراد الارض الذى يسقى منها۔ **بعلاً**۔ هو ما نبت من النخيل فى ارض يقرب ماءها ورسخت عروقها فى الماء فاستغنت عن ماء السماء والانهار وغيرها **قوله عجفا هرما**۔ العجف بالحركة الهزال والهرم كبير سقط اسنانه وايضا كبر سن يودى الى تساقط بعض القوى وضعفها۔ **قوله وما كان من خليطان**۔ اى ما كان متميزا لاحد خليطين فاخذ الساعى من ذلك المتميز يرجع الى صاحبه بحصته بان كان لكل عشرون يرجع بقيمة نصف شاة ولو كان لاحدهما مائة وللآخر خمسون فاخذ الشاتين من صاحب المائة رجع بثلث قيمتها او من صاحب الخمسين رجع بثلثى قيمتها او من كل شاة رجع صاحب المائة بثلث قيمة شاة والآخر بثلثى قيمة شاة وصورته الأخران يكون لاحدهما مثلا اربعون بقرة وللآخر ثلثون بقرة وما لهما مختلط فياخذ الساعى عن الاربعين مسنة وعن الثلثين تبيعا فيرجع باذل المسنة بثلثة اسباعها على شريكه وباذل التبيع باربعة اسباعه على شريكه لان كل واحد من السنين واجب على الشيوع كان المال ملك واحد وفى قوله **بالسوية** دليل على ان الساعى اذا ظلم احدهما بالزيادة لا يرجع بها على شريكه وفى

حدیث میں مراد وہ زمین ہے جس کی کھیتی ایسے پانی سے ہو **بعلاً** وہ درختہائے خرما جو ایسی زمین میں ہوں جسکا پانی سطح زمین سے قریب ہو اور جڑیں درختوں کی پانی تک پہنچی ہوئی ہوں کہ بارش اور نہر وغیرہ کی محتاج نہوں **قولہ عجفا هرما** عجف بفتح العین والجیم۔ دُبلا جانور۔ ہرم بوڑھا دنداں شکستہ۔ اور یہی ہرم وہ بوڑھا جانور جس کے قوی بڑھاپے کی وجہ سے بیکار ہو گئے ہوں۔

قولہ وما كان من خليطات یعنی جو مال کہ ممتاز ہو ہر ایک شریک کا پس لیوے عامل زکوۃ اس متمیز مال میں سے تو اوس کا دوسرا شریک اپنے حصہ کا مقدار زکوۃ اپنے شریک سے واپس لیلے اسطرح کہ مثلاً ہر ایک کی بیس بکریاں ہوں تو شریک اپنے دوسرے شریک سے آدہی بکری کی قیمت واپس لیلے اور اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی پچاس اور عامل زکوۃ نے دو بکریاں سو بکریوں والے سے لیلی ہوں تو وہ پچاس بکریوں والے سے دو بکریوں کی ثلث قیمت لیلے یا اگر عامل زکوۃ نے پچاس بکری والے سے دو بکریاں لیلی ہوں تو وہ سو بکری والے سے دو بکریوں کی قیمت کا دو ثلث لیلے اور اگر عامل نے ہر ایک سے ایک ایک بکری لی ہو تو سو والا اپنی بکری کی ثلث قیمت لے اور پچاس والا دو ثلث اپنی بکری کی قیمت کا۔ اور اسکی دوسری صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک کے چالیس بیل دوسرے کے تیس بیل اور مال دونوں کا ملا ہوا ہے اور عامل زکوۃ نے چالیس والے سے مسنہ لیا اور تیس والے سے تبیعہ لیا۔ تو مسنہ دینے والا اوسکی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے لے اور تبیعہ دینے والا ۴/۷ اپنے شریک سے لے اسواسطے کہ ہر ایک مسنہ اور تبیعہ اوس مال پر واجب ہے علی سبیل الاشتراک گویا مال ملک واحد ہے اور قول رسول اللہ کا **بالسوية** دلیل ہے اس بات پر کہ عامل اگر ایک شریک پر زیادہ لیکر ظلم کر جاوے تو وہ زیادتی اپنے

التراجع دلیل علی ان الخلطۃ تصح مع تمییز الاعیان عند من یقول بہ
اواقی - بشدۃ یاء وخفتہا جمع اوقیۃ بضم ہمزۃ وشدۃ یاء وقد یجیٔ وقیۃ ولیست بغالبۃ وکانت قدیما اربعین درھمًا۔

شریک سے واپس نہیں لے سکتا اور تراجع میں دلیل ہے اس بات پر کہ مخلوط کرنا مال کا درست ہے اگرچہ اموال شرکا کے متمیز ہوں اور یہ مذہب ہے فقہا کا۔ اَوَاقی یا تحتانیہ کی تشدید او تخفیف بھی جائز ہے جمع ہے اوقیہ کی بضم ہمزہ و تشدید تحتانیہ اور کبھی مستعمل ہوتا ہے وقیۃ اور یہ فصیح نہیں ہے قدیم عہد میں چالیس درہم کا ہوتا تھا ❊

صحیفۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

صحیفہ رسول اللہ صلعم کا جو تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

روی الامام احمد فی المسند باسانید مختلفۃ عن علی رضی اللہ خطب علی المنبر وعلیہ سیف حلیتہ حدید یقول واللہ ما عندنا کتاب نقرأہ علیکم الا کتاب اللہ وھذہ الصحیفۃ اعطانیہا رسول اللہ صلعم فیہا فرائض الصدقۃ۔

امام احمد نے مسند میں مختلف طریقوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونھوں نے خطبہ پڑھا منبر پر اور آپ ایک تلوار باندھے ہوئے تھے جسکی کوٹھی وغیرہ لوہے کی تھی آپ فرماتے تھے کہ قسم اللہ کی ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جو تم پر پڑھیں سوا کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے جو مجھے رسول اللہ نے دیا تھا۔ اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے۔

ومن احدث حدثا او آوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہا صرف ولا عدل وان ابراھیم (علیہ السلام) حرم مکۃ وانی احرم المدینۃ حرام ما بین حرتیہا وفی نسخۃ ما بین عائر الی ثور وحماھا کلہ لا یختلی خلاھا ولا ینفر صیدھا ولا تلتقط لقطتہا الا لمن اشاد بہا ولا تقطع منہا شجرۃ الا ان یعلف رجل بعیرہ ولا یحمل فیہا السلاح لقتال وان المؤمنون تتکافا دماؤھم ویسعی بذمتہم ادناھم وھم ید علی من سواھم وان لا یقتل مؤمن بکافر

اور یہ بھی ہے کہ جو کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو پناہ دے اوسپر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ نہ قبول کیجاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ۔ اور یہ کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے حرم بنایا ہے مکہ کو اور میں نے حرم کر دیا ہے مدینہ کو حرام ہے لینا اوس چیز کا جو مدینے کے ہر دو جانب پتھریلی زمین کے درمیان ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ درمیان عائر کے ثور تک اور اوسکی بیڑیں سب نہ کاٹی جائے اوسکا گھاس اور نہ بھگایا جائے اوسکا شکار اور نہ اوٹھائی جائے وہاں کی پڑی چیز مگر وہ شخص جو اوسکا اعلان کردے اور نہ کاٹا جاوے اوسکا درخت مگر یہ کہ کوئی کھلا دے اپنے اونٹ کو اور نہ اوٹھائے جاویں اوسمیں ہتھیار لڑائی کیلیے اور مسلمان سب برابر ہیں قصاص میں۔ اور کوشش کیجاوے ادنی مسلمان کی حفاظت میں۔ اور مسلمان مشترک ہیں مدد میں اپنے ماسوا پر۔ نہ قتل کیا جاوے مومن کافر کے بدلے میں

حاشیۃ هذا القول یاتی بعد هذا الصفحۃ ١٢

ولا ذو عهد في عهده وان من ادعى الى غير ابيه ومن تولى قوما بغير اذن مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله عنه صرفا ولا عدلا ولعن الله من ذبح لغير الله ولعن الله من سرق منار الارض ولعن الله من لعن والديه وفي رواية للبخاري عن ابي حذيفة قال قلت لعلي رض هل عندكم كتاب قال لا الا كتاب الله او فهم اعطيه رجل مسلم او ما في هذه الصحيفة قلت وما في هذه الصحيفة قال۔ العقل وفكاك الاسير ولا يقتل مومن بكافر وقد روى اطراف هذا الكتاب في مسلم وغيره من السنن قال الحافظ والجمع بين هذه الاحاديث ان الصحيفة كانت واحدة وكان جميع ذلك المسائل مكتوبا فيها فنقل كل واحد من الرواة عنه ما حفظه

اور ذمی نہ قتل کیا جائے اپنے عہد کی حیثیت سے۔ اور جو شخص کہ دعوے کرے نسب کا اپنے باپ کے نسب کے سوا یا دوستی رکھے کسی قوم سے بغیر اپنے موالی کے اجازت کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کرے گا اللہ اوس سے توبہ اور نہ فدیہ اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو ذبح کرے اللہ کے نام کے سوا پر اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو چوری کرے زمین کی سرحدیں میں اور لعنت ہے اللہ کی اوس شخص پر جو لعنت کرے اپنی والدین پر۔ اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت ابو حذیفہ سے کہتے ہیں کہ کہا مینے علی رض سے کیا ہے تمہارے پاس کوئی کتاب کہا نہیں مگر کتاب اللہ یا وہ سمجھ جو مسلمان کو دیگئی ہے یا وہ جو کہ اس صحیفہ میں ہے مینے پوچھا کیا ہے اس صحیفہ میں کہا کہ دیت کا بیان اور چھوڑانا قیدی کا اور نہ مارا جائے مومن کافر کے عوض میں اس حدیث کے ٹکڑے مسلم اور اوس کے سوا اور سنن میں ہیں حافظ نے کہا ہے کہ توفیق ان اختلافات حدیث کی یہ ہے کہ صحیفہ ایک ہی تہا اور یہ سب مسائل اوسمیں تہے پس ہر ایک نے حضرت علی سے وہی نقل کیا جو اُسے یاد رہا۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله من احدث ۔ الحدث الامر الحادث المنكر الذي ليس بمعتاد ولا معروف في السنة والمحدث بكسر الدال المهملة وفتحها فمعنى الكسر من نصر جانيا او اجاره والفتح هو الامر المبتدع وايواءه الرضاء عنه والصبر عليه واقرار قائله ۔ **قوله صرف**

قوله من احدث۔ حدث وہ نیا برا کام جو نہ عادات اسلام میں ہو اور نہ معلوم سنت نبی صلعم سے اور محدث دال مہملہ کے فتح سے بہی ہے اور کسرہ سے بہی۔ کسرہ کے معنی وہ شخص جو مدد کرے گنہگار کی اور پناہ دے اوسکو اور فتح کے معنی وہ امر جدید بدعت ہے۔ اور پناہ دینا اوسکا یہ ہے کہ اوس سے راضی رہنا اوس پر صبر کرنا اور اوس کے قائل کو برقرار رکھنا

قوله صرف ولا عدل۔ یعنی توبہ اور فدیہ یا نفل اور فرض۔

ولا عدل - ای توبةٌ وفديةٌ اونافلة وفريضة - **قوله حرتيها** الحرة بتشديد الراء المهملة ارض ذات حجارة سود - مجمع البحار -

قوله عائر وثور - هما جبلان اما عير فمعروف بالمدينة واما ثور فالمعروف انه بمكة وفيه غارٌ بات فيه لما هاجر وروى قليلا مابين عير واُحد فيكون ثورا غلطا من الراوی وقيل ان عيرا جبلٌ بمكة والمراد انه حرم من المدينة قدر مابين عير وثور من مكة اوحرم المدينة تحريما مثل تحريم مابين عير وثور بمكة على حذف مضاف ووصف مصدر محذوف -

قوله لا يختلى خلاها بضم اوله وفتح اللام ای لا يقطع والخلا بالقصر النبات الرقيق مادام رطبا يقال اخلت الارض ای كثر خلاها واذا يبس فهو حشيش -

قوله تتكافأ - ای تتساوی فی القصاص والديات والكفو النظير والمساوی - **اقول** - واما المسائل فكل الصحيفة مملوّ من المسائل الظاهرة لا احتياج لبيانها والاكثر ذكرتها سابقا واهمها -

قوله حرتيها - حرة تشدید راء مہملہ سیاہ پتھروں والی زمین مجمع البحار -

قوله عائر وثور - وہ دو پہاڑ ہیں پس عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے اور ثور پس مشہور تو یہ ہے کہ مکہ میں ہے اور اس میں ایک کھوہ ہے جس میں شب گذاری تہی رسول اللہ نے جب آپ نے ہجرت کی تہی اور کم روایت کیا گیا ہے کہ ما بین عیر واُحد - پس اب ہوگا لفظ ثور غلطی راوی کی - اور بعض نے کہا ہے کہ عیر پہاڑ ہے مکہ کا اور مراد یہ ہے کہ آپ نے حرام کیا ہے مدینہ میں سے بقدر اوس زمین کے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں یا حرام کیا ہے مدینہ کو ایسی تحریم سے کہ وہ مثل تحریم اوس جگہ کے ہے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں . . . بہ تقدیر حذف کرنے مضاف کے اور وصف مصدر محذوف کے -

قوله لا يختلى خلاها - بضم اول اور بفتح لام - یعنی نہ کاٹا جاوے اور خلا - الف مقصورہ کے ساتہہ - چہوٹی گہانس جو ترہو بولا جاتا ہے اَخْلَتِ الْاَرض یعنی بہت ہوگئی گہانس اوس کی اور جب سوکہہ جاوے تو وہ حشیش کہلاتی ہے -

قوله تتكافأ - یعنی برابر ہے قصاص میں اور دیت میں اور کفو کے معنی نظیر اور مساوی کے ہیں -

کہتا ہوں میں - لیکن ذکر مسائل پس پورا صحیفہ بہرا ہوا ہے مسائل ظاہرہ سے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں اور اکثر ان میں ذکر کر دئے ہیں میں نے اوپر اور اہم مسائل میں -

متعلق بصحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

متعلق ہے اوس صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حضرت علی کے پاس تھا

قول علی رض او فہم اعطیہ رجل مسلم۔ فالمراد بہ فہم حکم اللہ الذی حکم بہ فی کتابہ او علی لسان رسولہ والتفقہ فیہما وبذل الجہد واستفراغ الوسع لیتوصل بہ الی استنباط الاحکام التی لیست منصوصۃ فی النصوص۔ اعلم ان الفہم والرای فی الدین من اعظم نعم اللہ التی انعم بہا علی عبادہ بل ما اعطی عبد عطاء بعد الاسلام افضل منہ بل قیام الاسلام ونظام علیہ وبہ بقاءہ ثم ان الاجتہاد والاستنباط مما نطق بہ الکتاب وورد بہ السنۃ واطبق علیہ الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم فقال اللہ تعالی وَلَوْ رَدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ۔ قال فی الاکلیل ھذا اصل عظیم فی الاستنباط وقال اللہ سبحانہ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّۃً۔ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ

قول علی کا یا کہ او فہم اعطیہ رجل مسلم پس مراد اوس سے سمجھنا ہے اللہ کے حکم کا جس کا حکم کیا ہے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول کی زبان پر۔ اور اون میں تفقہ کرنا یعنی اتمام کوشش اور پورا صرف کرنا اپنی وسعت علم کو تاکہ وسیلہ ہو یہ اون احکام کے استنباط کا جو نص صریح سے مذکور نہیں ہیں جان تو کہ سمجھ اور رائے رسلیم (دین میں) اللہ کی اون بڑی نعمتوں میں سے ہے جو اوس نے اپنے بندوں پر انعام کی ہیں بلکہ نہیں دیا گیا بندہ کو بڑی بخشش اوس سے افضل اسلام کے بعد بلکہ قیام اور نظام اسلام کا اوسی پر ہے اور اسی سے اوس کی بقا ہے۔ اجتہاد اور استنباط وہ ہے کہ ذکر ہے اس کا قرآن میں اور وارد ہوا ہے اس کے لیے حدیث۔ اور اتفاق کیا اوس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ پس فرمایا اللہ پاک نے وَلَوْ رَدُّوْہُ۔ یعنی اگر رجوع کریں وہ طرف رسول کے اور اپنے حاکموں کے تو سمجھ لیں اوس کو وہ لوگ جو استنباط کر سکتے ہیں اون میں سے۔
کہا صاحب اکلیل نے کہ یہ اصل عظیم ہے استنباط میں اور کہا اللہ عزوجل نے۔ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے چلے جاویں۔ پس کیوں نہ نکلا اون کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ کہ سمجھ پیدا کریں دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو کہا صاحب اکلیل نے بھی کہ اشارہ ہے اس میں اس بات کی طرف کہ سمجھ حاصل کرنا دین میں اور تعلیم کرنا جاہلوں کو فرض کفایہ ہے۔ اور استدلال لایا گیا ہے اس کے ساتھ

فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا
فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ
الآية - قال في الاكليل ايضا فيها ان
التفقه في الدين وتعليم الجهال فرض
كفاية واستدل به على جواز التقليد
للعامي - واما السنة فقال رسول الله صلے
الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا
يفقهه في الدين وانما انا قاسم والله
يعطے رواه الشيخان وغير ذلك من
الاحاديث الواردة في مدونات
الاحاديث - واما الاثار فروى سفيان
الثوري عن الشيباني عن الشعبي عن شريح
ان عمر كتب اليه اذا وجدت شيئا في كتاب
الله فاقض به ولا تلتفت الى غيره وان
اتاك شئ ليس في كتاب الله فاقض عا سن
به رسول الله صلے الله عليه وسلم فان
اتاك ما ليس في كتاب الله ولم يسن به
رسول الله صلے الله عليه وسلم فاقض
بما اجمع عليه الناس وان اتاك ما ليس
في كتاب الله ولا سنة رسول الله صلے
الله عليه وسلم ولم يتكلم فيه احد قبلك
فان شئت ان تجتهد رائك فتقدم وان
شئت ان تأخر فتاخر وما ارى التاخر الا خيرا
لك وروى ابو عبيد قال حدثنا ابو معوية
عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن عبد الرحمن
ابن يزيد عن ابن مسعود رض اكثروا عليه
يوم الحديث وفيه فان جاءه امر ليس في

تقلید کے جائز ہونے پر جاہل کے لئے۔ اور لیکن حدیث
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جس کے ساتھہ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے سمجھدار
کر دیتا ہے اوس کو دین میں جز این نیست کہ میں تقسیم
کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کیا اسکو
شیخین نے اور اس کے سوا حدیثیں جو مذکور ہیں کتب
احادیث میں۔

لیکن آثار صحابہ پس روایت کیا ہے سفیان ثوری نے
شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ شریح سے
کہ حضرت عمر نے اون کو لکھا تھا کہ جب پائے تو کوئی
حکم قرآن میں تو فیصلہ کر اوس کے موافق اور اوس کے ماسوا
پر متوجہ نہ ہو اور اگر پیش آئے تجھکو ایسا امر جو نہ ہو
کتاب اللہ میں پس حکم کر سنت رسول اللہ کے موافق پس
اگر پیش آئے ایسا مسئلہ جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور
نہ سنت رسول اللہ میں تو حکم کر لوگوں کے اجماع
کے موافق اور اگر ایسی صورت پیش آئے کہ کتاب اللہ
میں نہ ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ اوس مسئلہ میں
کلام کیا ہو تجھہ سے پہلے کسی نے تو اگر تو چاہے اجتہاد
کرے تو اجتہاد کر اور تو چاہے کہ باز رہے اس سے
تو باز رہ۔ اور نہیں خیال کرتا میں باز رہنے میں مگر بہتری
واسطے تیرے۔

اور روایت کی ابو عبید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
سے ابو معویہ نے اعمش سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں عمارہ سے وہ عمیر سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے
وہ ابن مسعود رض سے کہ ایک روز اون سے لوگوں نے
بہت سوال کیے الحدیث اور اوس میں ہے کہ اگر
پیش آئے تجھے ایسا امر جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور نہ

كتاب ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم
ولا قضى به الصالحون فليجتهد رايه وروى
ابن ابى خيثمة من طريق الاعمش عن
القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن
عبد الله بن مسعود مثله وكذا روى
سفيان بن عتبة عن عبيد الله بن ابى يزيد
عن ابن عباس انه كان اجتهد رايه وغير
ذلك من الآثار التى رواها الامام
ابن القيم فى كتابه الاعلام الموقعين
ثم ان من شروط الاجتهاد مما اتفق
عليه علماء الاصول كما فى مسلم
الثبوت وحصول المامول وغيرهما
ان يكون عارفا بعلوم الصرف والنحو
واللغة وغير ذلك من علوم العربية
وان يكون عالما بنصوص الكتاب والسنة
بقدر ما يتمكن به على استخراج الاحكام
من ماخذها ومعرفة مواقع الاجماع
وان يكون عالما بالناسخ والمنسوخ وان يكون
عالما باصول الفقه الذى هو عماد
فسطاط الاجتهاد واساسه الذى
تقوم عليه اركان بنائه - قال الامام ابن
القيم فى الاعلام ان الراى ثلثة اقسام
راى باطل بلا ريب وراى صحيح وراى
هو موضع الاشتباه - والاقسام الثلثة
اشار اليه السلف فاستعملوا الراى الصحيح
وعملوا به وافتوا به وسوغوا القول به و
ذموا الباطل ومنعوا من الفتيا -

فیصلہ کیا ہو اوسکی بابتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ حکم
کیا ہو اوسکی بابتہ سلف صالحین نے پس چاہیئے کہ اجتہاد
کرے اپنی رائے سے۔ اور روایت کی ہے ابن ابی خیثمہ نے
اعمش کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن عبد الرحمن
سے وہ اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے مثل اسکے
اور اسیطرح روایت کی ہے سفیان بن عتبہ نے عبید اللہ
بن ابی یزید سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ وہ
اجتہاد کیا کرتے تھے اپنی رائے سے۔ اور اس کے سوا بہت
سے وہ آثار صحابہ جنکو روایت کیا ہے امام ابن قیم نے اپنی
کتاب اعلام الموقعین میں پھر جان تو کہ شرط اجتہاد کی جسپر
علماء اصول نے اتفاق کیا ہے جیسکہ مسلم الثبوت اور
حصول المامول وغیرہ میں ... مذکور ہے کہ وہ جاننے والا
ہو صرف نحو اور لغت اور ان کے سوا علوم عربیہ اور عالم
ہو نصوص کتاب اللہ اور حدیث کا اوسقدر کہ ممکن ہو اوس
کے ذریعہ سے استخراج احکام کا اوس کے ماخذ سے
اور پہچانے مواقع اجماع کے اور عالم ہو ناسخ منسوخ کا
اور عالم ہو اصول فقہ کا جو ستون ہے بنیاد اجتہاد کی
اور اوس کی وہ بنیاد ہے جسپر قائم ہیں ارکان بناء اجتہاد
کی۔ کہا امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہ رائے کی
تین قسم ہیں۔ [١] رائے باطل بلا شک۔ [٢] رائے صحیح بلا شک۔
اور [٣] وہ رائے جو محل اشتباہ ہو۔ اور ان تینوں قسموں کی طرف
اشارہ کیا ہے سلف نے پس استعمال کیا انہوں نے
رائے صحیح کو اور عمل کیا اوسپر اور فتوے دیے اوس کے
موافق اور جاری کیا اپنے مذہب کو اوسپر
اور برائی کی رائے باطل کی اور منع کیا اوسپر عمل کرنے
اور اوس کے موافق فتوے اور فیصلہ دینے سے
اور رکھو لا اپنی زبانوں کو اوس کی اور اوس رار دینے

والقضاء به واطلقوا السنتهم بذمه وذم
اهله فالرای الباطل انواع احدها هو
الرای المخالف للنص وثانیها هو الکلام
فی الدین بالخرص والظن من غیر النظر
الی النصوص والآثار وثالثها هو الرائ
بالمقائس الباطلة التی وضعها اهل البدع
والضلال ورابعها الرای الذی احدثت
به البدع وغیرت به السنن وخامسها
هو الرای المذموم فی احکام شرائع الدین
بالاستحسان والظنون والرای المحمود
ایضا انواع الاول رای الصحابة الذین
شاهدوا التنزیل وعرفوا التاویل فهو
مقاصد الرسول فنسبة آرائهم کنسبتهم
الی صحبته صلے اللہ علیہ وسلم والثانی هو
الرای الذی یفسر النصوص ویبین
وجه الدلالة منها ویقررها ویوضح محاسنها
ویسهل طریق الاستنباط منها کما قال
عبدان سمعت عبد اللہ بن المبارک
یقول لیکن الذی تعتمد علیه الاثر وخذ
من الرای ما یفسر لک الحدیث - وهذا
هو الفهم الذی یختص اللہ سبحانه به من
یشاء من عباده والثالث الذی تواطأت
علیه الائمة وتلقاه خلفهم عن سلفهم
فان ما تواطؤا علیه من الرای لا یکون الا
صوابا - والرابع هو الرای الذی یکون بعد
طلب علم الواقع من الکتاب والسنة
وقضاء الخلفاء الراشدین بان لم یجد فیها

والے کی مذمت میں - پس رار باطل کی چند قسمیں ہیں -
اول وہ رائے جو مخالف ہو نص کی - دوسرے کلام کرنا
دین میں اٹکل اور گمان کے ساتھہ نصوص اور آثار پر
نظر کے بغیر تیسرے وہ رار جو مبنی ہو قیاسات باطلہ پر
جن کو وضع کیا اہل بدع نے - اور چوتھی وہ رار کہ پیدا ہوں
اوس سے بدعتیں اور بدل جائیں سنتیں - اور پانچویں
وہ رائے مذموم احکام شرائع دین میں جو طبیعت کو خوش
لگے اور اٹکل سے ہو اور رائے محمود بہی چند قسم ہے
اول رار صحابہ کی جنہوں نے مشاہدہ کیا قرآن کا اور پہچانا
تاویل کو اور سمجہا مقاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس نسبت اون کی رایوں کی مثل اون کی نسبت کے
ہے صحبت رسول اللہ کی طرف اور دوسرے وہ رار
جو تفسیر کی جاوے نصوص سے اور بیان کی جاوے
وجہ دلالت کی اور ثابت کیا جائے اوسکو بیان ہوں
محاسن اوس کے اور سہل ہو طریقہ استنباط کا اوس سے
جیسکہ کہا عبدان نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن المبارک
سے کہ چاہیئے کہ ہو کہ اعتماد کرے اوسپر اثر اور اختیار کر
وہ رائے کہ تفسیر کرے اوس کی حدیث - یہ وہ سمجہہ ہے
کہ خاص کرتا ہے اللہ اوس کے ساتہہ اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہتا ہے اور تیسرے وہ رائے ہے
جسپر تواتر کرے امت اور پہونچی ہو خلف کو سلف سے
اور جسپر اتفاق اور تواتر ہو گا وہ رائے نہیں ہو گی مگر صواب
چوتہی وہ رار جو ہو بعد تلاش اوس علم کے جو کتاب اللہ
اور سنت اور قضار خلفار راشدین میں ہے بایںطور کہ نہ
پاوے ان میں پس اجتہاد کرے اپنی رار سے اور دیکھے
اقرب اس مسئلہ کی طرف کتاب اللہ اور سنت اور قضایا
صحابہ میں پس یہ رائے وہ ہے کہ جاری کیا اوسکو

فاجتهد رايه ونظر الى اقرب ذلك من الكتاب
والسنة واقضية الصحابة فهذا هو الراى
الذى سوّغه الصحابة واستعملوه واقر
بعضهم بعضا عليه - **اقول** ان الامام
ابن القيم قد قسم الراى الى ثلثة اقسام كما
اسلفناه من قوله فى صدر المسئلة من
كتابه الاعلام ثم انه ساق الكلام فى
تفاصيل القسمين الاولين وهو الرأى
الباطل بلا ريب والصحيح بلا ريب وفات
منه الكلام فى القسم الثالث وهو الراى فى
موضع الاشتباه وهو الراى الذى هو فى
محل الاجتهاد وعند تعارض النصوص
والادلة بان يكون نص مقتضاه قولٌ
قال به مجتهد بالاستنباط عنه او القياس
عليه وثم نص أخر قضيته خلاف هذا
القول فاشتبه الامر فهذا هو الراى
الثالث - ثم بعد ذلك **اقول** ان ما
قال به على رضى الله تعالى عنه من قوله
او فهمٌ اعطيه رجل مسلم فاراد به رضى
الله تعالى عنه الراى على مقتضى النص
سواء كان من قسم الثانى او الثالث و
اما ما روى عن على رضى الله تعالى عنه
ايضا بخلاف ذلك القول من قوله رضى
الله عنه لو كان الدين بالراى لكان اسفل
الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح
على ظاهر خفيه رواه ابو داود وغيره

صحابہ نے اور استعمال کیا اوسکا اور ثابت رکھا اوسپر
بعض نے بعض کو -
کہتا ہوں میں کہ امام ابن قیم نے تقسیم کی ہے
رائے کی تین قسموں کی طرف جیسا کہ اول بیان کر دیا ہم نے
اوس کی کتاب اعلام الموقعین کا قول صدر مسئلہ میں پھر
اول دونو قسموں کی تفصیل لکھی ہے اور وہ رائے باطل
اور رائے صحیح ہیں - اور فوت ہوگیا کلام کرنا اوسنے
قسم ثالث میں - اور وہ وہ رائے ہے جو محل اشتباہ میں
ہو - اور وہ رائے ہے جو ہو محل اجتہاد میں نصوص
اور ادلہ کے تعارض کے وقت بایں طور کہ ہو ایک نص
جس کا مقتضے ایک مسئلہ ہو قول کرے اوسکا مجتہد اوس
نص سے استنباط کرکے یا اوسپر قیاس کرکے اور
اسی مسئلہ میں دوسری نص ہو کہ اوسکا اقتضاء خلاف
ہو اس قول کے پس مشتبہ ہوگیا امر پس یہ ہے
وہ تیسری قسم پھر اس کے بعد **کہتا** ہوں میں کہ حضرت
علی نے جو یہ کہا ہے کہ أو فہمٌ اعطیہ رجل مسلم
تو مراد آپ کی اس سے وہ رائے ہے جو مقتضائے
نص کے موافق ہو - خواہ قسم ثانی سے ہو یا قسم ثالث
سے -
اور لیکن وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
ہے اس قول کے خلاف کہ کہا آپ نے کہ اگر ہوتی
بنیاد دین کی عقل پر تو ہوتا مسح کرنا موزہ کے تلے پر اولیٰ
اوپر مسح کرنے سے اور دیکھا ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے آپ ظاہر خفین
پر روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد وغیرہ نے تو
مراد اوس سے رائے باطل ہے یعنی جبکہ وارد ہوگئی
نص ایک صورت پر کسی مسئلہ میں پس نہ عقل کام دیگی

فالمراد به هو الرای الباطل یعنی اذا ورد
النص علی وجه فی مسئلة فلا فهم ولا
رای بخلافه فانه باطل ولیس من
الدین بل الدین هو وجه النص فالرای
فی مسئلة الخف ان اسفله یباشر
الارض ویلاقی النجاسة وقضیته ان
یمسح علی اسفله رای باطل لما یرده
النص وکذا ما قاله الشیخ فی الاعلام
ایضا قال الامام احمد حدثنا یزید بن
هارون قال اخبرنا عاصم الاحول عن
الشعبی قال سئل ابو بکر عن الکلالة فقال
انی ساقول برائی فان یکن صوابا فمن
الله وان یکن خطأ فمنی ومن الشیطان
اراه ما خلا الوالد والولد **فان قیل**
کیف یجتمع هذا مع ما صح عنه من
قوله ای سماء تظلنی وای ارض تقلنی
ان قلت فی کتاب الله برائی وکیف یجامع
هذا الحدیث الذی تقدم بمن قال
فی القرآن برایه فلیتبوأ مقعده من
النار **فالجواب** ان الرای نوعان
احدهما رای مجرد لا دلیل علیه بل
هو خرص وتخمین فهذا الذی
اعاذ الله الصدیق والصحابة عنه رضی الله
تعالی عنهم والثانی رای مستند الی
استدلال واستنباط من النص وحده
او من نص آخر معه فهذا من الطف
فهم النصوص وادقه ومنه رایه فی

اوس کے خلاف نہ سمجھ پس وہ باطل ہے اور نہیں داخل
ہے دین میں بلکہ دین تو وہی ہے جو مقتضی ہے نص کا
پس رائے مسئلہ خف میں کہ اوسکا اسفل مباشر ہوتا ہے
زمین سے اور ملاقی ہوتا ہے نجاست سے کہ جسکا مقتضی
یہ ہے کہ مسح کیا جاوے موزہ کے اسفل پر رائے
باطل ہے اس وجہ سے کہ رد کرتی ہے اسکو نص-
اور اسیطرح وہ جو ذکر کیا ہے شیخ ابن قیم نے اعلام میں
کہ کہا امام احمد نے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عاصم احول نے شعبی سے
روایت کرکے کہا کہ سوال کیے گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ
کلالہ کی بابتہ تو فرمایا آپ نے کہ کہونگا میں اوس میں
اپنی رائے سے پس اگر وہ درست ہے تو اللہ کی جانب
سے اور اگر خطا ہے تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے خیال کرتا ہوں میں
کلالہ کو ماسوا والد اور ولد کے پس اگر اعتراض کیا جاوے
کہ کیسے جمع ہوگا یہ قول اوس صحیح روایت کے ساتھ جو
ابوبکر صدیق سے ہے کہ کونسا آسمان مجھے ڈھانکیگا اور
کونسی زمین مجھے ٹھہرائیگی اگر قرآن میں میں اپنی رائے سے
کچھ کہوں اور کیسے جمع ہوگی یہ حدیث متقدم من قال
فی القرآن الحدیث کے ساتھ یعنی جس نے تفسیر کی قرآن
کی اپنی رائے سے پس چاہیے کہ بنالیں اپنا ٹھکانا دوزخ کا
تو جواب اوسکا یہ ہے کہ رائے کی دو قسمیں ہیں ایک
تو رائے مجرد جسپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ ہوا اٹکل اور اندازہ سے
پس یہ ہے جس سے پناہ مانگی ہے ابوبکر صدیق رض
اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے- اور دوسرے وہ رائے جو
مستند ہو دلیل کیطرف اور مستنبط ہو نص ہی سے تنہا یا ایسی نص
سے جسکے ساتھ دوسری دلیل بلکہ صریح ہو نہیں یہ باریک
بینی ہے ادلہ میں اور لطیف رائے ہے اور اسی قسم سے ہے

الكلالة انها ماعدا الوالد والولد فان الله
سبحانه ذكر الكلالة في موضعين من
القرآن ففي احد الموضعين ورث
معها الاخ والاخت من الام ولا ريب
ان هذه الكلالة ماعدا الوالد والولد
والموضع الثاني ورث معها ولد الابوين
او الاب النصف والثلثين فاختلف
الناس في هذه الكلالة والصحيح فيها
قول الصديق الذي لا قول سواه وهو
الموافق للغة العرب كما قال الشاعر۔
شعر۔ ورثتم قناة المجد لا عن كلالة+
عن ابني مناف عبد شمس وهاشم+
اي انما ورثتموها عن الآباء والاجداد
لا عن حواشي النسب وعلى هذا فلا
يرث ولد الاب والابوين لا مع اب
ولا مع جد كما لم يرثوا مع الابن ولا ابنه
وانما ورثوا مع البنات لانهم عصبة فلهم
ما فضل عن الفروض۔ انتهى ما قال ابن
القيم في كتابه الاعلام۔

رائے ابوبکرؓ کی کلالہ کے بارہ میں کہ وہ ماسوا والد اور ولد کے
ہے پس اللہ سبحانہ نے ذکر کیا ہے کلالہ کا قرآن میں
دو جگہ پس ایک جگہ وارث کیا ہے اوسکو بھائی اور اخت
من الام کے ساتھ اور شک نہیں ہے کہ یہ کلالہ ماسوا والد
اور ولد کے ہے اور دوسری جگہ وارث کیا ہے اوس
کے ساتھ والد الابوین یا ولد الاب کے ساتھ نصف کا اور
دو ثلث کا۔ پس اختلاف کیا لوگوں نے اس کلالہ کے ترجمہ
میں اور صحیح اس بارہ میں قول ابوبکر صدیق کا ہے۔
نہیں ہے کوئی قول (معتبر) اوس کے سوا۔ اور وہی موافق
ہے لغت عرب کے جیسا کہا شاعر نے کہ شعر
وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے سلسلہ کے کلالہ کی جانب سے
نہیں بلکہ ابن مناف یعنے عبد شمس اور ہاشم کی طرف سے
یعنی وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے آباء واجداد سے نہ زوائد
نسب سے اور اس بنا پر پس نہیں وارث ہوگا ولد الاب
اور نہ ولد الابوین باپ کے ساتھ اور نہ دادا کے ساتھ جیسا کہ
نہیں وارث ہوتے وہ بیٹے کے ساتھ اور نہ پوتے کے
ساتھ جز این نیست کہ وارث ہوتے ہیں بیٹیوں کے ساتھ اس
وجہ سے کہ وہ عصبہ ہیں پس اون ہی کیلئے ہے جو بچ جاوے ذوی
الفروض سے۔ ختم ہوا ابن قیم کی کتاب الاعلام کا قول۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للصلح يوم الحديبية

یہ وہ تحریر ہے جو لکھی رسول اللہ نے صلح حدیبیہ میں

اخرج الامام احمد قال حدثنا
يزيد بن هارون قال اخبرنا محمد
ابن اسحق بن يسار عن الزهري محمد
بن مسلم بن شهاب عن عروة بن
الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان

تخریج کی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
یزید بن ہارون نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن اسحق بن یسار
نے زہری محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کرتے
وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ روایت
کرتے ہیں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا

ابن الحكم قالا خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم عام الحديبية يريد زيارة
البيت لا يريد قتالا وساق معه الهدي
سبعين بدنة وكان الناس سبع مائة
رجل - فكانت كل بدنة عن عشرة
قال وخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اذا كان بعسفان لقيه
بشير بن سفيان الكعبي فقال يارسول
الله هذه قريش قد سمعت بمسيرك
فخرجت معها العوذ المطافيل قد لبسوا
جلود النمر يعاهدون الله ان لا تدخلها
عليهم عنوة ابدا وهذا خالد بن الوليد
في خيلهم قد قدموا الى كراع الغميم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ياويح قريش لقد اكلتهم الحرب ماذا
عليهم لو خلوا بيني وبين سائر الناس
فان اصابوني كان الذي ارادوا وان
اظهرني الله عليهم دخلوا في الاسلام
وهم وافرون وان لم يفعلوا قاتلوا
وبهم قوة فما تظن قريش والله اني
لا ازال اجاهد لهم على الذي بعثني الله
له حتى يظهره الله له او تنفرد هذه السالفة
ثم امر الناس فسلكوا ذات اليمين بين
ظهر الحمض على طريق تخرجه على
ثنية المرار والحديبية من اسفل
مكة قال فسلك بالجيش تلك الطريق
فلما رأت خيل قريش قترة الجيش قد

دونوں نے کہ سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ
کے سال میں بقصد زیارت بیت اللہ نہ بارادہ قتال۔
اور اپنے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے۔ آپ کے
ہمراہ سات سو آدمی تھے۔ پس تہا ہر اونٹ دس آدمیوں
کی جانب سے۔ کہا راوی نے پس تشریف لیچلے رسول اللہ
یہانتک کہ جب مقام عسفان پر پہونچے تو ملا آپ سے
بشیر بن سفیان کعبی۔
پس کہا کہ اے رسول اللہ قریش تیار ہیں اونہوں نے
آپ کے سفر کی خبر سنلی تہی۔ اپنے ہمراہ سب چھوٹے
اور بڑوں کو لے لیا ہے۔ چیتوں کی کہالوں کی
(یعنی چلتہ) پہنے ہوئے ہیں قسم کہائی ہے کہ آپ کو
قوت اور غلبہ سے ہرگز مکہ میں نہیں جانے دینگے اور
خالد بن ولید بہی لشکر سواروں کا لیکر آرہے ہیں اور منزل کراع
غمیم تک پہونچگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افسوس قریش پر لڑائی نے اونکو کہالیا کاش اگر قریش مجہے
اور لوگوں کے معاملہ میں تعرض نکرتے اور حائل نہوتے پس
اگر وہ لوگ مجہپر غالب آتے تو قریش کی مراد حاصل تہی اور اگر اللہ
مجہے اون لوگوں پر غالب کر دیتا تو قریش اسلام لے آتے
جو ایک جماعت کثیر ہیں اور اگر اسلام نہ لاتے لڑتے اور وہ
صاحب قوت ہیں۔ قریش کا کدہر خیال ہے بخدا میں قریش سے
ہمیشہ لڑتا رہونگا اوس امر پر جسپر خدا نے مجہے بہیجا ہے جبتک
کہ اللہ اسلام کو غالب کرے یا جاہلیت ہی تنہا باقی رہے۔ پھر
آپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اوس راستہ چلیں جو آبادی حمص کی پشت
کیجانب کو سیدہی طرف واقع ہے اور وہ راستہ حدیبیہ کو اسفل
مکہ کیجانب چھوڑتا ہوا ثنیۃ المرار کو جاتا ہے پس چلا لشکر اسی راستہ
پس سواران قریش کو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر نے راستہ
بدل دیا ہے تو وہ جماعت قریش کی طرف لوٹ آئی

خالفوا عن طريقهم نكسوا راجعين الى
قريش فخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اذا اسلك ثنية المرار بركت
ناقته فقال الناس خلأت فقال صلى
الله عليه وسلم ما خلأت وما هو بخُلُق
ولكن حبسها حابس الفيل عن مكة والله
لا تدعوني قريش اليوم الى خطة يسألوني
فيها صلة الرحم الا اعطيتهم اياها ثم قال
للناس انزلوا فقالوا يا رسول الله ما
بالوادي من ماء ينزل عليه الناس
فاخرج صلى الله عليه وسلم سهما من
كنانته واعطاه رجلاً من اصحابه فنزل
في قليب من تلك القلب فغرزه فيه
فجاش الماء بالرواء حتى ضرب الناس
عنه بعطن فلما اطمان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا بديل بن ورقاء
في رجال من خزاعة فقال لهم كقوله
لبشير بن سفيان فرجعوا الى قريش
فقالوا يا معشر قريش انكم تعجلون على
محمد وان محمد الم يات لقتال انما
جاء زائرا لهذا البيت معظما لحقه فاتهموهم
قال محمد بن اسحق قال الزهري وكانت
خزاعة في عيبة رسول الله صلى الله عليه
وسلم مسلمها ومشركها لا يخفون على
رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا كان
بمكة قالوا وان كان انما جاء لذلك فلا
والله لا يدخلها ابدا علينا عنوة ولا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے رہے یہانتک کہ
جب ثنیۃ المرار تک پہونچے تو ناقہ مبارک بیٹھ گئی لوگوں
نے کہا کہ تھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تھکنا اسکی عادت نہیں ہے لیکن روکا ہے اسکو اللہ تعالے نے
قسم بخدا انہیں چاہینگے مجھسے قریش کوئی امر ایسا جس سے کہ
مقصود اونکو صلہ رحم ہو مگر کہ مان لونگا میں اوسکو پھر لوگوں
سے فرمایا کہ یہیں مقام کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ اس
وادی میں پانی نہیں ہے جسپر لوگ ٹھہریں آپ نے اپنی
ترکش سے تیر نکالا اور ایک صحابی کو دیا اوس صحابی نے
اوس تیر کو ایک گڑھے میں گاڑ دیا جہاں سے پانی نے
بڑی شدۃ سے جوش مارا جس سے سب لوگ سیراب
ہو گئے جب مقام کر چکے رسول اللہ تو بدیل بن ورقاء
خزاعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ آئے۔ آپنے اونسے
بھی وہی فرمایا جو بشیر بن سفیان سے کہا تھا پس لوٹ گئے
وہ سب قریش کی طرف اور کہا کہ اے گروہ قریش تم جلدی
کر رہے ہو محمد پر حالانکہ وہ تم سے لڑنے کو نہیں آئے ہیں
بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں پس باز رہو اونسے
کہا محمد بن اسحق نے کہا زہری نے کہ تھے خزاعہ مسلمان
اور مشرک سب کے سب رسول اللہ کے ہم عہد
جو بات مکہ میں ہوتی تھی وہ آپ سے بالکل نہیں چھپاتے
تھے کہا قریش نے اگرچہ وہ اسی واسطے آئے ہیں تب
بھی قسم بخدا ہرگز نہیں داخل ہوسکیں گے مکہ میں ہم زبردستی
تاکہ آئندہ عرب اس کی بابتہ باتیں بنائیں۔
پھر قریش نے مکرز بن حفص بن اخنف کو جو بنی عامر
میں سے تھے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ جب اوس پر
رسول اللہ کی نظر پڑی تو فرمایا یہ شخص فریبی ہے
جب وہ آپ کے پاس پہونچا تو آپنے اوس سے

تحدث بذلك العرب ثم بعثوا اليه
مكرز بن حفص بن الاحنف احد بني
عامر بن لوئ فلما راه رسول الله صلے
الله عليه وسلم قال هذا رجل غادر فلما
انتهى الى رسول الله صلے الله عليه وسلم
كلمه صلے الله عليه وسلم بنحو مما
كلّم به اصحابه ثم رجع الى قريش فاخبرهم
بما قال له رسول الله صلے الله عليه وسلم
فبعثوا اليه الحلس بن علقمة الكنانى
وهو يومئذ سيد الاحابيش فلما راه
رسول الله صلے الله عليه وسلم قال هذا
من قوم يتألهون فابعثوا الهدى فى وجهه
فبعثوا الهدى فلما راى الهدى يسيل
عليه من عرض الوادى فى قلائده قد
اكل اوتاره من طول الحبس عن محله
رجع ولم يصل الى رسول الله صلے الله
عليه وسلم اعظاما لما راى فقال يا معشر
قريش قد رأيت ما لا يحل صدّه الهدى
فى قلائده قد اكل اوتاره من طول
الحبس عن محله فقالوا اجلس انما انت
اعرابى لا علم لك فبعثوا اليه عروة
ابن مسعود الثقفى فقال يا معشر قريش
انى قد رأيت ما يلقى منكم من تبعثون
الى محمد اذا جاءكم من التعنيف وسوء
اللفظ وقد عرفتم انكم والد وانى ولد
وقد سمعتم بالذى نابكم فجمعت من
اطاعنى من قومى ثم جئت حتى آسيتكم

بھی وہی فرمایا جو بشیر و بدیل سے فرمایا تھا۔ اوس نے
واپس جاکر خبر دی قریش کو اون باتوں کی جو رسول اللہ نے
فرمائی تھیں پھر بھیجا قریش نے آپ کی خدمت میں
حلس بن علقمہ کنانی کو جو قبیلہ احابیش کا سردار
تھا جب آپ نے اوس کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ خدا
پرست قوم میں سے ہے اِس کے سامنے قربانی
کے اونٹ لاؤ۔ چنانچہ وہ سب اوس کے سامنے
کیے گئے۔ جب اوس نے قربانی کے اونٹوں کو
اپنی طرف پہاڑ سے اُترتے دیکھا کہ قلائد کی تانتیں اونھوں
نے بھوک کی وجہ سے چاب لی ہیں تو وہ حضور رسول اللہ
کی خدمت میں بھی نہیں آئے اور وہیں سے لوٹ
گئے کیونکہ قربانی کے اونٹوں کی حالت نے اوپر
اثر کیا۔ حلس نے واپس جاکر کہا کہ اے جماعت
قریش میں نے وہ چیز دیکھی ہے جس کا روکنا جائز
نہیں ہے یعنی قربانی کے اونٹ اون کے گلے
میں ہار پڑے ہوئے ہیں جن کی تانتیں بہت روز ٹھہرنے
کی وجہ سے بھوک میں اونھوں نے چاب لی ہیں۔
قریش نے کہا تو بیٹھ جا تو تو بے سمجھ آدمی ہے تو نہیں
سمجھتا پھر عروہ بن مسعود ثقفی کو بھیجنے کا ارادہ کیا۔ عروہ
نے جواب دیا کہ اے جماعت قریش میں دیکھ رہا ہوں اس
بات کو جس کو تم بھیجتے ہو محمد کے پاس جب وہ واپس
آتا ہے تو اوس سے بدگوئی اور اوس پر بدگمانی کیجاتی ہے
حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم میرے بجائے والد کے ہو
اور میں بجائے تمہاری اولاد کے ہوں اور جب میں نے
سنا کہ تم پر امر اہم طاری ہوا ہے تو اپنے مطیع قوم کو
تمہارے ساتھ شریک کیا اور اپنی جان لیکر تمہاری غمخواری
کو حاضر ہوا۔ قریش نے کہا تو سچا ہے اور تجھ پر ہم کو بدگمانی

بنفسه قالوا صدقت ما انت عندنا بمتهم
فخرج حتى اتى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فجلس بين يديه فقال يا محمد
جمعت اوباش الناس ثم جئتهم لبيضتك
لتفضها انها قريش معها العوذ المطافيل
قد لبسوا جلود النمور يعاهدون
الله ان لا تدخل عليهم عنوة ابدا وايم
الله لكاني بهؤلاء قد انكشفوا عنك غدا
قال وابوبكر الصديق رضي الله عنه
خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم
قاعد فقال امصص بظر اللات انحن
ننكشف عنه قال من هذا يا محمد قال
هذا ابن ابي قحافة قال اما والله لولا يد
كانت لك عندي لكافاتك بها ولكن
هذه بها ثم تناول لحية رسول الله
صلى الله عليه وسلم والمغيرة بن شعبة
واقف على راس رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الحديد يجعل يقرع يده
قال امسك يدك عن لحية رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبل والله لا تصل
قال ويحك ما افظك واغلظك قال
فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من هذا يا محمد قال هذا ابن
اخيك المغيرة بن شعبة قال اغدر
هل غسلت سوءتك الا بالامس قال
فكلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم
بمثل ما كلم به اصحابه فاخبره انه لم يات

نہیں ہوگی۔ پس عروہ رسول اللہ کی خدمت میں گئے اور
آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے محمد تم نے چند
اوباش جمع کر لیئے اور پھر اونکو لائے ہو کہ اپنی نسل کو
ہلاک کرو۔ وہ لوگ قریش ہیں جو نکل کھڑے ہوئے ہیں
اپنے چھوٹے بڑوں کے ساتھہ۔ چیتوں کی پوستینیں پہنے
ہوئے ہیں اور قسم کھا کر آئے ہیں کہ تم کو ہرگز زبردستی
مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے۔ اور خدا کی قسم میں دیکھ
رہا ہوں کہ کل ہی یہ سب علیحدہ ہو جاوینگے تم سے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے پیچھے تھے سخت گالی دیکر
کہا کہ کیا ہم علیحدہ ہو جاویں گے آپ سے۔ کہا عروہ نے
اے محمد یہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ابو قحافہ کے
بیٹے ہیں عروہ نے کہا قسم خدا کی اگر آپ کی عظمت کا
خیال نہ ہوتا تو میں اسکا بدلہ لے لیتا لیکن یہ اسکا بدلہ
ہے پس ہاتھہ لگایا آپ کے ریش مبارک کے۔
مغیرہ بن شعبہ زرہ بکتر پہنے رسول اللہ کے پیچھے کھڑے
تھے وہ عروہ کے ہاتھہ جھٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ علیحدہ
کر اپنا ہاتھہ رسول اللہ کی ڈاڑھی پر سے پہلے اس سے کہ نہ پہونچے
میں۔ کہا عروہ نے کس قدر بدگو اور درشت زبان
ہو۔ رسول اللہ نے تبسم فرمایا تو عروہ نے پوچھا یہ
کون ہے فرمایا کہ تیرا بھتیجا ہے مغیرہ بن شعبہ۔
عروہ نے کہا اے بدعہد کل ہی سے تو تو نے استنجا
کرنا سیکھا ہے پس کلام کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عروہ کے ساتھہ جیسے پہلے قاصدوں کے
ساتھ گفتگو کی تھی اور فرمایا کہ ہم لڑنے کے ارادہ
سے نہیں آئے ہیں پس رخصت ہوئے عروہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ دیکھ رہے
تھے اون برتاؤں کو جو آپ کے اصحاب آپ کے ساتھ

يريد حربا قال فقام من عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقد رأى ما يصنع
به اصحابه لا يتوضأ وضوأ الا ابتدروه
ولا يبصق بصاقا الا ابتدروه ولا يسقط
من شعره شئ الا اخذوه فرجع الى
قريش فقال يا معشر قريش انى جئت كسرى
فى ملكه وجئت قيصر والنجاشى فى ملكهما
والله ما رأيت ملكا قط مثل محمد فى اصحابه
ولقد رأيت قوما لا يسلمونه بشئ
ابدا فروا رأيكم قال وقد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قبل ذلك بعث
خراش بن امية الى مكة وحمله على جمل
يقال له الثعلب فلما دخل مكة عقرت
به قريش وارادوا قتل خراش فمنعهم
الاحابيش حتى اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فدعا عمر رضى الله عنه
ليبعثه الى مكة فقال يا رسول الله
انى اخاف قريشا على نفسى وليس بها من
بنى عدى احد يمنعنى وقد عرفت قريش
عداوتى اياها وغلظتى عليها - و لكن
ادلك على رجل هو اعز منى عثمان بن
عفان قال فدعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فبعثه الى قريش تخبرهم انه
لم يات للحرب وانه جاء زائرا لهذا
البيت معظما لحقه فخرج عثمان حتى
اتى مكة ولقيه ابان بن سعيد بن العاص
فنزل عن دابته وحمله بين يديه وردف

کرتے تھے جب آپ وضو کرتے تو مستعمل پانی ہاتھوں
ہاتھ لیتے اور جب آپ تھوکتے تو آپ کے تھوک
کو ہاتھوں میں لیتے تھے اور نہیں گرتا تھا کوئی بال آپ کا
مگر کہ اوسکو جھپٹ لیتے تھے۔ عروہ نے قریش سے
آکر کہا کہ اے گروہ قریش میں نے کسرے کو اوس
کے ملک میں دیکھا ہے قیصر کو اوس کے ملک اور
نجاشی کو اوس کے ملک میں دیکھا ہے قسم اللہ کی
کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا جیسا محمد کو اوس کے
اصحاب میں۔ میں نے دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں
قبضہ کرنے دینگے محمد پر کسیطرح۔ آیندہ تم کو اختیار
ہے۔ اور اس سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خراش بن امیہ خزاعی کو اپنی ثعلب نامی اونٹ
سوار کرکے بجانب مکہ روانہ کیا تھا جب خراش مکہ میں
داخل ہوئے قریش نے اون کے اونٹ کو ہلاک
کر دیا اور خراش کے قتل کا ارادہ کیا لیکن پناہ دی
اون کو قبیلہ احابیش نے یہانتک کہ وہ واپس آئے
خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو
آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم مکہ جاؤ اونہوں نے
عرض کی یا رسول اللہ مجھے قریش سے اپنی جان کا اندیشہ ہے
کیونکہ وہاں کوئی بھی میرے قبیلہ بنی عدی میں سے نہیں ہے
جو مجھے پناہ دیگا اور آپ کو معلوم ہے جو کچھ قریش کو مجھ سے
عداوت اور بغض ہے۔ البتہ میں ایک آدمی بتاتا ہوں جو
مجھسے زائد اونکو عزیز ہوگا یعنی عثمان بن عفان پس آپنے اونکو
بلوایا اور قریش کے پاس بھیجا کہ وہ جاکر کہیں کہ رسول اللہ لڑنے کو
نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے
ہیں۔ حضرت عثمان روانہ ہوئے اور مکہ آئے وہاں اونکو ابان
بن سعید بن العاص ملے اونکو دیکھکر سواری سے اوتر پڑے

خلفه واجاره حتى بلغ رسالة رسول الله
صلى الله عليه وسلم فانطلق عثمان حتى
اتى ابا سفيان وعظماء قريش فبلغهم
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما ارسله به فقالوا لعثمان ان شئت
ان تطوف بالبيت فطف به فقال
ما كنت لافعل حتى يطوف به رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فاحتبسه قريش
عندها فبلغ رسول الله صلى الله عليه
وسلم والمسلمين ان عثمان قد قتل۔
قال محمد فحدثني الزهري ان قريشا بعثوا
سهيل بن عمرو احد بني عامر بن لوئ
قالوا ائت محمدا فصالحه ولا يكون في
صلحه الا ان يرجع عنا عامه هذا فوالله
لا تتحدث العرب انه دخلها علينا عنوة
ابدا فاتاه سهيل بن عمرو فلما راه النبي
صلى الله عليه وسلم قال قد اراد القوم
الصلح حين بعثوا هذا الرجل فلما انتهى الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم تكلما واطالا الكلام
وتراجعا حتى جرى بينهم الصلح فلما التأم
الامر ولم يبق الا الكتاب وثب عمر بن
الخطاب فاتى ابابكر وقال يا ابابكر اوليس
برسول الله اولسنا بالمسلمين او ليسوا
بالمشركين قال بلى قال فعلام نعطي الذلة
في ديننا فقال ابوبكر يا عمر الزم غرزه
حيث كان فاني اشهد انه رسول الله
فقال عمر وانا اشهد ثم اتى رسول الله

حضرت عثمان کو آگے بٹھایا خود پیچھے بیٹھے اور اونکو اپنی
پناہ میں لیلیا اسوقت تک کہ پہونچایا اونہوں نے پیغام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس آئے حضرت عثمان
ابوسفیان اور رؤسائے قریش کے پاس اور جو کچھہ رسول اللہ
نے فرمایا تہا اونسے کہا۔ قریش نے حضرت عثمان سے کہا
اگر تو طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کرلے اونہوں نے
کہا جب تک رسول اللہ طواف نہیں کرینگے میں نہیں
کرونگا قریش نے اونکو اپنے پاس روک لیا اور رسول اللہ
کو یہ خبر پہونچی کہ قریش نے عثمان کو مار ڈالا کہا محمد نے کہ
حدیث بیان کی مجھہ سے زہری نے کہ قریش نے بہیجا
سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر میں سے تہا اور کہا کہ محمد سے
مصالحت کرلو لیکن صلح میں یہ شرط ضرور ہو کہ اس سال
واپس ہوجاویں قسم اللہ کی ہم اس بات کا موقع نہیں دینگے
کہ آیندہ عرب باتیں بناویں وہ داخل ہوگئے ہم پر زبردستی
پس آئے سہیل۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونپر نظر پڑی تو فرمایا کہ قریش نے صلح کا ارادہ کرلیا
ہے جو اس شخص کو بہیجا جب پہونچے سہیل رسول اللہ
کی خدمت میں تو گفتگو کی آپسمیں اور سلسلہ کلام نے
طول پکڑا جانبین سے گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ صلح
کی گفتگو درمیان میں آئی اور صلح قرار پاگئی تحریر صلحنامہ
باقی تھا کہ حضرت عمرؓ اچھل پڑے اور ابوبکرؓ کے پاس
گئے اور کہا کہ اے ابوبکر کیا محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں ہم
مسلمان نہیں ہیں یا قریش مشرک نہیں ہیں حضرت ابوبکر
نے جواب دیا کہ ہاں تو کہا کہ پہر ہم کس لیے اپنے دین میں ذلت اختیار
کریں حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے عمر اونکی قرار داد قائم رہنے
دو جسطرح سے کہ ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے
رسول ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اور میں بہی گواہی دیتا ہوں کہ

فقال یا رسول الله اولسنا بالمسلمین
اولیسوا بالمشرکین قال بلیٰ قال فعلام
نعطي الذلة في دیننا قال انا عبد الله و
رسوله لن اخالف امره ولن یضیعني
ثم قال عمر مازلت اصوم واتصدق
واصلي واعتق من الذي صنعت مخافة
کلامي الذي تکلمت به یومئذ حتی رجوت
ان یکون خیرا قال ودعا رسول الله علي
بن ابي طالب فقال له رسول الله اکتب
بسم الله الرحمن الرحیم فقال سهیل لا
اعرف هذا ولکن اکتب باسمك اللهم
کما کنت تکتب فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم اکتب باسمك اللهم
فکتب الصحیفة نسخته هکذا۔
باسمك اللهم هذا ما اصطلح علیه محمد
بن عبد الله وسهیل بن عمرو اصطلحا علی
وضع الحرب عشر سنین یامن فیه الناس
ویکف بعضهم عن بعض علی انه من اتی
رسول الله صلی الله علیه وسلم من
اصحابه بغیر اذن ولیه رده علیهم ومن
اتی قریشا ممن مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم لم یردوه علیه وان بیننا
عیبة مکفوفة وانه لا اسلال ولا
اغلال وانه من احب ان یدخل في
عقد محمد وعهده دخل فیه ومن
احب ان یدخل في عقد قریش وعهدهم
دخل فیه وانك ترجع عنا عامنا هذا

وہ اللہ کے رسول ہیں پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ کے
پاس اور کہا کہ اے رسول اللہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں
یا قریش مشرک نہیں ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو کہا کہ پھر کیوں اپنے
دین میں ذلت اختیار کریں آپ نے فرمایا بیشک میں اللہ کا
بندہ اور اوسکا رسول ہوں کس طرح مخالفت کر سکتا ہوں اُسکی
حکم کی وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کریگا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں
ہمیشہ روزہ رکھتا رہا اور صدقہ دیتا رہا اور نمازیں پڑھتا رہا اور
غلام آزاد کرتا رہا اپنی اون باتوں کے ڈر سے جو میں نے
اوس روز کی تھیں یہانتک کہ امید کرتا ہوں میں کہ ہوگی بھلائی
کہا راوی نے اور بلایا رسول اللہ نے علی بن طالب کو اور فرمایا
کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہا سہیل نے کہ ہم اسکو
نہیں سمجھتے لیکن لکھ باسمک اللھم جسطرح کہ پہلے لکھا کرتے تھے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھ باسمک اللھم
پس لکھا گیا صحیفہ نسخہ اوسکا اس طرح ہے کہ
شروع کرتا ہوں میں اے اللہ تیرے نام سے یہ وہ تحریر ہے
جسپر صلح کری ہے محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی ہے
ان دونوں نے لڑائی موقوف کرنیکی دس برس تک امن میں
رہینگے اوسمیں لوگ اور رک جاوینگے بعض بعض سے اور صلح
کری ہے اس بات پر کہ جو آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپکے اصحاب میں سے بغیر اجازت اپنے ولی کے تو لوٹا دیں
اونکو رسول اللہ قریش کیطرف اور جو شخص کہ آجائے قریش کے
پاس اون لوگوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو
وہ نہیں واپس دینگے اوسکو اور تحقیق درمیان ہمارے مصالحت
مستحکم ہے نہ چوری ہے باطنی اور نہ ظاہری اور تحقیق جو شخص
کہ دوست رکھے اس بات کو کہ داخل ہووے بیچ محمد اور اون عہد
دپناہ میں تو داخل ہو سکتا ہے اوسمیں اور جو شخص کہ چاہے
کہ داخل ہو مذہب قریش اور اونکے عہد وپناہ میں تو داخل

فلا تدخل علینا مکۃ وانہ اذا کان عام قابل خرجنا عنک فدخلتہا باصحابک فاقمت فیہم ثلاثا معک سلاح الراکب لا تدخلہا بغیر السیوف فی القراب ۔

واخرجہ ابن ہشام بروایۃ ابن اسحق عن الزہری باختلاف یسیر عن ہذا ۔

ذکر الاختلافات والروایات والالفاظ التی وردت فی تحریر ہذا الصلح ووجوہ الروایات فیہ ۔

اقول روی البخاری فی باب ۔ کیف یکتب ہذا ما صالح فلان بن فلان ۔ من کتاب الصلح عن براء بن عازب بدل لفظ السیوف فی القراب لا یدخلوہا الا بجلبان السلاح ۔ وان کان ما قصدہما واحد ثم ما رواہ البخاری فی ہذا الباب من حدیث براء ایضا وفیہ زیادۃ الفاظ لم یرو وہا فی روایات اخری وہی ۔ ان لا یخرج من اہلہا باحد ان اراد ان یتبعہ ولا یمنع احدا من اصحابہ ان اراد ان یقیم بہا ۔

ثم انہ ورد الاختلاف فی الکاتب انہ من کتب الصحیفۃ علی قولین الاول انہ کتبہ علی بن ابی طالب وہو الاصح رواہ اسحق ابن راہویہ فی مسندہ والحاکم فی مستدرکہ من کتاب قتال اہل البغی فی روایۃ ابن عباس وکذا رواہ الشیخان فالبخاری فی کتاب الصلح وغیرہ والمسلم فی صلح الحدیبیۃ فی حدیث براء بن عازب وکذا رواہ عمر بن

الاختلاف فی کاتب تحریر الصلح

ہوسکتا ہے اوسمیں ۔ اور تحقیق آپ لوٹ جاویں ہم سے ہمارے اِس سال میں پس نہ داخل ہوں آپ ہم پر مکہ میں اور جبکہ ہوگا سال آیندہ تو چھوڑ جاوینگے ہم مکہ کو تمہارے لیے پس داخل ہوں آپ اوسمیں مع اپنے اصحاب کے اور رہیں اوسمیں اپنے اصحاب کے ساتھ تین دن آپکے ساتھ ہتہیار ہوں سوا اسکے نہیں داخل ہوسکینگے آپ کہیں سوا اسکے کہ تلواریں میان میں ہوں ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن اسحق کی روایت سے جو روایت کرتے ہیں زہری سے تہوڑے سے فرق کے ساتھ ۔ ذکر اختلافات اور روایات اور زیادتی الفاظ نامہ مذکور بعدہ بیان روایات ۔

کہتا ہوں میں کہ روایت کی ہے بخاری نے کتاب الصلح باب کیف یکتب ہذا ما صالح فلان بن فلان ۔ میں حضرت براء بن عازب سے روایت کرکے ۔ اور اوسمیں بجائے السیوف فی القراب کے یہ لفظ ہیں کہ ۔ لا یدخلوہا الا بجلبان السلاح اگرچہ مقصود وہی ہے بخاری نے اسی باب میں دوسری حدیث براء بن عازب سے روایت کی ہے اوسمیں یہ الفاظ زائد ہیں جو دوسری روایتوں میں بیان نہیں کیے گئے اور وہ یہ ہیں اَنْ لَا یَخْرُجَ الخ یعنی نہ بھیجائیں رسول اللہ مکہ والوں میں سے کسی کو اپنے ہمراہ اگرچہ اونمیں کوئی جانا چاہے اور نہ منع کریں اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مکہ میں ٹہرجانے سے اگر کوئی ٹہرنا چاہے ۔ پہر ایک اختلاف کاتب نامہ کی بابت ہے کہ کس نے یہ صحیفہ لکھا اسمیں دو قول ہیں ۔ قول اول یہ کہ کاتب اِس صلح نامہ کے حضرت علیؓ ہیں اور یہی صحیح قول ہے بیان کیا ہے اسکو اسحق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں بکتاب قتال اہل البغی میں بروایت ابن عباسؓ اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو شیخین نے پس بخاری نے بکتاب الصلح وغیرہ میں اور مسلم نے صلح حدیبیہ میں بحدیث براء بن عازب اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو

شيبة - والقول الثاني ان الكاتب كان محمد
ابن مسلمة رواه ايضا عمر بن شيبة من
طريق عمرو بن سهيل (وسهيل هذا هو
سهيل بن عمرو الذي تم الصلح على لسانه)
ويمكن التوفيق بين القولين ان اصل
العهد كتبه على رضي الله عنه كما رواه
الشيخان وغيره ثم ان محمد بن مسلمة
بيّضه ثانيا ونقله - كذا جمعه الحافظ في
الفتح - ثم وقع الاختلاف في كتابة التسمية
فالبخاري وابن هشام والامام احمد وغيره
روى في رواياتهم انه كتب فيه باسمك اللهم
كما هو المروي في البخاري من كتاب الشروط
في باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع اهل
الحرب وقال فيه قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم للكاتب اكتب بسم الله الرحمن الرحيم
فقال سهيل اما الرحمن فوالله ما ادري ما
هي ولكن اكتب باسمك اللهم كما
كنت تكتب فقال المسلمون والله
لا نكتبها الا بسم الله الرحمن الرحيم
فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اكتب باسمك اللهم - واما ابن جرير
فروى هذا عن سلمة بن الاكوع في
حديثه الطويل وفيه بسم الله الرحمن
الرحيم ولما كان سياق هذا الكتاب
من هذه الرواية يخالف ما رويناه
سابقا اردنا ان نورده على وجهها
فنسخته هكذا -

عمر بن شیبہ نے - اور دوسرا قول یہ ہے کہ کاتب صلح نامہ
محمد بن مسلمہ ہیں اور روایت کیا ہے اسکو بھی عمر بن شیبہ نے
عمرو بن سہیل کے طریقہ سے (اور یہ وہی سہیل ہیں جن سے
صلح کی گفتگو ہوئی ہے) اور ان دونوں قولوں میں جمع اسطرح کیا
جاسکتا ہے کہ اصلی عہدنامہ کے کاتب حضرت علیؓ ہی ہیں
جیسیکہ روایت ہے شیخین وغیرہ کی اور محمد بن مسلمہ نے اسکو
صاف کیا ہے اور ثانیاً نقل کیا ہے اسیطرح جمع کیا ہی
حافظ نے ان دونوں قولوں کو فتح الباری میں - دوسرا اختلاف
بسم اللہ کی بابتہ ہے پس بخاری اور ابن ہشام اور امام احمد
وغیرہ نے تو اپنی روایتوں میں کہا ہے کہ اوسمیں لکھا گیا
بِاسْمِكَ اللّٰهُم جیسیکہ مروی ہے بخاری سے کتاب الشرط باب
الشروط فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ اَهْلِ الْحَرْبِ میں اور کہا ہے
اوسمیں کہ کہا رسول اللہ نے کاتب سے کہ لکھ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پس کہا سہیل نے کہ رحمٰن
پس قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے وہ کیا ہے لیکن لکھو
بِاسْمِكَ اللّٰهُم جیسیکہ اول لکھا کرتے تھے پس کہا مسلمانوں
نے قسم اللہ کی نہیں لکھیں گے ہم اوسمیں مگر بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ لکھو بِاسْمِكَ اللّٰهُم لیکن ابن جریر نے روایت کیا ہے
اس تحریر کو سلمہ بن اکوع سے اپنی طویل حدیث میں اور
اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چونکہ اس روایت
کی تحریر کے الفاظ اور مضمون بھی مخالف تھا اوس روایت
کے جو ہم نے اوپر لکھی تو ارادہ کیا ہم نے کہ اوسکو
پورا ذکر کردیں پس نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ تحریر ہے جسپر صلح
کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
صلح کی اون سے اس بات پر کہ [illegible] بات [illegible]

نسخہ کتاب الصلح بروایت ابن جریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قریشا صالحہم علے ان لا اھلال ولا امتلال وعلے انہ من قدم مکۃ من اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم حاجا او معتمرا او یبتغی من فضل اللہ فھو امن علے دمہ ومالہ ومن قدم المدینۃ من قریش عتبانا الی مصر او الی الشام یبتغی من فضل اللہ فھو آمن علے دمہ ومالہ وعلے انہ من جاء محمدا صلے اللہ علیہ وسلم من قریش فھو الیہم رد ومن جاءھم من اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم فھو لہم وعلے ان یعتمر فی عام قابل فی ھذا الشھر لا یدخل علینا بخیل ولا سلاح الا ما یحمل المسافر فی قرابہ ثیوی فینا ثلث لیال وعلے ان ھذا الھدی حیثما حبسناہ محلہ لا یقدمہ علینا۔

نہ کوئی رنج کی بات ہو اور اِس بات پر کہ جو شخص آئے مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عمرہ کیلئے یا حج کیلیے یا تلاش کرتا ہو فضل اللہ کا (مراد اس سے تجارت) پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور جو شخص کہ جائے مدینہ قریش میں سے مصر یا شام جانیکے لئے تلاش کرے فضل اللہ کا (مراد تجارت) پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ جو آجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش میں سے پس وہ لوٹایا جائے طرف قریش کے اور جو شخص کہ چلا جائے قریش کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پس وہ واسطے اونکے ہی ہے (یعنی اوسکو واپس نہیں کرینگے) اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ عمرہ کریں سال آیندہ کے اسی مہینہ میں (درانحالیکہ) نہ داخل ہوں ہم پر لشکر لیکر اور نہ ہتھیار لیکر مگر اوسقدر جو مسافر اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ بھی میان میں۔ ٹھہریں مکہ میں تین راتیں اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ یہ قربانی اِسی جگہ ہو جائے جہاں ہم نے اوسکو روکدیا ہے اور اب ہمپر آگے نہ بڑہائی جاوے۔

واخرجہ ابن سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا فقال بعد ما ذکر القصۃ بطولہ۔ فبعثوا سھیل ابن عمرو فی عدۃ من رجالہم فصالحوہ علے ذلک وکتبوا بینہم۔

ھذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ وسھیل بن عمرو واصطلحا علے وضع الحرب عشر سنین یامن فیہا الناس ویکف بعضہم عن بعض علے انہ لا اسلال ولا اغلال وان بیننا عیبۃ مکفوفۃ وانہ من احب ان یدخل فی عھد محمد وعقدہ فعل وانہ من احب ان یدخل فی عھد قریش فعل وانہ من (بقیہ صفحہ ۱۸۱)

اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا بعد طویل قصہ ذکر کرنے کے۔ پس بھیجا اونہوں نے سہیل بن عمرو کو اپنے چند آدمیوں کے ہمراہ پس صلح کرلی آپسے اس عہدنامہ پر اور لکھا آپسمیں کہ

یہ وہ عہدنامہ ہے کہ مصالحت کی ہے اوسپر محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے۔ صلح کی دونوں نے لڑائی بند کرنے پر دس برس کہ بیخوف رہیں اوسمیں لوگ اور رک جاویں بعض بعض سے اس بات پر کہ نہ چوری ہے ظاہری اور نہ باطنی اور تحقیق ہمارے درمیان میں مصالحت مستحکم ہے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ داخل ہو محمد کے عہد اور اوسکے دین میں کرے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ داخل ہو قریش کے عہد میں کرے۔ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۱)

غرائب الالفاظ التی وردت فی ھذہ الروایات

ان لغات کی شرح جو اس روایت میں آئی ہیں

بدنۃ - تقع علے الجمل والناقۃ والبقرۃ

بدنہ اسکا اطلاق اونٹ اونٹنی اور بیل پر آتا ہے۔

اتی محمد امنہم بغیر اذن ولیہ ردہ الیہ و
انہ من اتی قریشا من اصحاب محمد لم یردوہ
وان محمدا یرجع عنا عامہ ھذا باصحابہ ویدخل
علینا قابلا فی اصحابہ فیقیم بہا ثلاثا لا یدخل
علینا بسلاح الا سلاح المسافر السیوف فی
القرب شھد ابو بکر بن ابی قحافۃ وعمر بن
الخطاب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن
وقاص وعثمان بن عفان وابو عبیدۃ بن
الجراح ومحمد بن مسلمۃ وحویطب بن
عبد العزی ومکرز بن حفص بن الاخیف
وکتب علیؓ صدر ھذا الکتاب ثم ان ابن
سعد زاد فی خاتمۃ الکتاب ما لم یروہ
غیرہ فقال اخبرنا سلیمان بن حرب
قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب
عن عکرمۃ قال لما کتب النبی صلے
اللہ علیہ وسلم الکتاب الذی بینہ و
بین اھل مکۃ یوم الحدیبیۃ قال
اکتبوا بسم اللہ الرحمن الرحیم
قالوا اما اللہ فنعرفہ واما الرحمن
الرحیم فلا نعرفہ قال فکتبوا
باسمک اللھم قال وکتب رسول اللہ
فی اسفل الکتاب - ولنا علیکم مثل الذی
لکم علینا -

اور جو شخص کہ آجاوے گا محمدؐ کے پاس قریش میں سے
اپنے ولی کے بے اجازت تو وہ واپس دیا جاوے اور جو
چلا جائے قریش کے پاس محمدؐ کے اصحاب میں سے تو وہ
اسکو واپس نہیں دینگے اور اس بات پر کہ محمدؐ اس سال اپنے
اصحاب کے ہمراہ لوٹ جاویں اور سال آیندہ مع اصحاب کے
آویں اور مکہ میں تین دن رہیں نہ داخل ہوں ہم پر ہتھیار لیکر
مگر ہتھیار مسافر کے تلواریں میان میں۔ گواہی دی اسپر ابو بکر
بن ابی قحافہ اور عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن عوف اور
سعد بن وقاص اور عثمان بن عفان اور ابو عبیدۃ بن الجراح
اور محمد بن مسلمہ اور حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص
بن الاخیف نے اور لکھا حضرت علیؓ نے شروع اس فرمان
کا پھر ابن سعد نے زائد کیا ہے خاتمہ فرمان میں جو نہیں
روایت کیا اس کے سوا کسی نے پس کہا کہ خبر دی ہم کو سلیمان
بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے
ایوب سے روایت کر کے وہ روایت
کرتے ہیں عکرمہ سے کہا جبکہ لکھی رسول اللہ صلعم نے
وہ تحریر جو درمیان آپ کے اور درمیان اہل مکہ کے قرار
پائی تھی صلح حدیبیہ کے دن تو کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہا اہل مکہ نے کہ اللہ کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن رحمن اور
رحیم کو نہیں پہچانتے کہا راوی نے پس لکھا اونھوں نے
باسمک اللھم اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
تحریر کے نیچے یہ کہ جس طرح ہمارے تم پر عہد ہیں اسی طرح
تمہارے ہمپر ۱۲

وبالابل الشبه لعظمها - قوله العوذ المطافيل - يريد النساء والصبيان
اصله جمع عائذ وهي الناقة اذا حملت
بعد ماوضعت ايا ماحتى يقوى ولدها
وقيل امهات الاطفال يريد ان هذه القبائل
قد احتشدت وساقت اموالها معها والمطافيل
والمطافل جمع المطفل الناقة القريبة العهد
بالنتاج مع طفلها يقال اطفلت فهي مطفلة
ومطفل والمراد انه جاؤا بجمعهم كبارهم
وصغارهم - قوله او تنفرد هذه
السالفة - قال في مجمع البحار جاء في
رواية لا قاتلنهم حتى تنفرد سالفتي
اي اموت والسالفة صفحة العنق كنى
بانفرادها عن الموت لانها لا تنفرد
عما يليها الا بالموت وقيل اراد حتى
يفرق بين راسي وجسدي - قوله
قترة الجيش - قترة محركة غبرة
الجيش - قوله خلأت اي حرنت
وتصعبت الخلاء للنوق كالالحاح للجمال والحران
للدابة - قوله كنانة هي قرية يكون فيها
انشاب - قوله قليب - بئر قلب ترابها
قبل الطي - قوله فغرزه - الغرز هو
النفس كذا في القاموس - قوله و
كانت خزاعة في عيبة رسول
الله - العيبة وعاء يجعل فيه افضل
الثياب اي سر مكتوم بينهم - قوله
آسيتكم - يقال اسى الجرح اذا داواه

اونٹ کے ساتھ زائد مناسب ہے بوجہ اوس کے بڑے
ہونے کے۔ قوله العوذ المطافیل۔ مراد اس سے عورتیں
اور بچے اصل میں وہ جمع ہے عائذ کی وہ ناقہ جو حاملہ ہو بعد
بچہ جننے کے اتنے دن بعد کہ قوی ہوجاوے اوسکا بچہ۔
اور بعض نے اس کے معنی کہے ہیں کہ بچہ والیاں مراد
یہ ہے کہ قبائل اٹھ آئے ہیں اور لے آئے ہیں اپنے
ہمراہ اپنا مال واسباب اور مطافیل اور مطافل جمع
ہے مطفل کی وہ اونٹنی جو قریب جنی ہو مع اپنے بچہ کے
بولا جاتا ہے اطفلت فہی مطفلۃ ومطفل۔ اور مراد اس سے
یہ ہے کہ آگئے ہیں سب کے سب بڑے اور چھوٹے
قوله او تنفرد ہذہ السالفۃ کہا مجمع البحار میں اور آیا ہے
ایک روایت میں کہ لا قاتلنہم حتی تنفرد سالفتی۔ یعنی لڑونگا
اونسے یہانتک کہ مر جاؤں میں اور سالفہ کے معنی گردن کے
ہیں کنایہ کیا گیا اوس کے انفراد سے موت کا اسوجہ
سے کہ وہ نہیں علیحدہ ہوتی جسم سے مگر موت کے ساتھ
اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ جدائی کیجاوے
میرے سر اور میرے جسم میں قوله قترة الجیش۔ قترة
محرکۃ لشکر کا غبار قوله خلأت یعنی تھک گئی۔ خلا اونٹنیوں
کے لیے آتا ہے جیسے الحاح اونٹ کے لیے اور حران
دابہ کے لیے قوله کنانہ۔ ترکش جسمیں تیر رکھے جاتے ہیں۔
قوله قلیب۔ وہ کنواں جسکی مٹی لوٹ دیجائے کھدنے
سے اول۔ قوله فغرزہ۔ غرز کے معنے گاڑنے کے ہیں
اسیطرح ہے قاموس میں قوله وکانت خزاعۃ فی عیبۃ
رسول اللہ۔ وہ صندوق جسمیں افضل و بہتر کپڑے
رکھے جاویں یعنی بھید پوشیدہ آپس کا قوله آسیتکم
بولا جاتا ہے آسی الجرح۔ جبکہ دوا کرے تو اوسکی یعنی
خیر خواہی کی ہیں تمہارے کام میں اپنی جان سے۔

ای اصلحت امرکم بنفسے - **قوله امصص بظر اللات** - البظر بفتح موحدة الهنة التی تقطعها الخافضة من فرج المرأة عند الختان - **قوله الزم غرزه** - ای امسکه واتبع قوله وفعله کمن یمسك برکاب راکب ویسیر بسیره وجواب الصدیق وفق الرسول صلی الله علیه وسلم من دلائل فضله ورسوخه وشدة اطلاعه علی معانی امور الدین - **قوله بیننا وبینهم عیبة مکفوفة** - ای بینهم صدر نقی من الغل والخداع مطوی علی الوفاء بالصلح والمکفوفة المشرجة المشدودة وقیل ان بینهم موادعة ومکافة عن الحرب یجریان مجری المودة التی تکون بین المتصافین الذین یثق بعضهم الی بعض والمعنی انه صالح اهل مکة علی وضع الحرب عشر سنین و معنی عیبة مکفوفة علی ان یکون ماسلف منا فی عیبة مکفوفة ای مشدودة لا یظهر واحد منا ولا یذکره - **قوله ولا اسلال** الاسلال هو السرقة الخفیة یقال سل البعیر وغیره فی جوف اللیل اذا انتزعه من بین الابل وهی السلة واسل ای صار ذا سلة اذا اعان غیره علیه ویقال الاسلال الغارة الظاهرة وقیل هو من سل السیوف - **قوله لا اغلال**

قوله امصص بظر اللات - البظر بفتح بار موحدہ - وہ مضغہ گوشت جسکو کاٹتی ہے ختنہ کرنے والی فرج عورت سے ختنہ کے وقت **قوله الزم غرزہ** یعنی مضبوط تھام اوسکو اور تابعداری کر اوس کے قول کی اور اوس کے فعل کی مثل اوس شخص کے جو پکڑتا ہے رکاب سوار کی اور چلتا ہے اوس کے ساتھ اور جواب ابوبکر صدیق کا موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی فضیلت اور رسوخ اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو کس قدر زائد معانی امور دین پر اطلاع تھی **قوله بیننا وبینہم عیبة مکفوفة** یعنی اونکا دل صاف ہے مکر و فریب سے شامل ہے وفا اور صلح پر - اور مکفوفہ کے معنی ہیں کہ بند کیا ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ اون کی آپس میں موادعت ہے اور رکنا ہے لڑائی سے جو قائم مقام ہے مودت کے جو ہوتی ہے درمیان اون دو صاف دلوں کے جو عہد کرتے ہیں بعض بعض سے اور معنی یہ ہیں کہ اونہوں نے مصالحت کی اہل مکہ سے لڑائی بند کرنے پر دس برس اور معنی عیبة مکفوفة کے یہ ہیں کہ جو کچھ کہ ہوا ہم سے اول وہ بیچ گٹھری بندی ہوئی کے ہے نہیں ظاہر کرے اوسکو کوئی ہم سے اور نہ ذکر کرے اوسکا **قوله ولا اسلال** - اسلال - پوشیدہ چوری بولا جاتا ہے سل البعیر فی جوف اللیل - جبکہ لیجائے اونٹ کو اونٹوں کے درمیان سے اور بولا جاتا وہی السلة واسل یعنی ہو گیا صاحب سلہ جبکہ اعانت کرے اوسکا غیر اوسپر - اور کہا گیا ہے کہ اسلال کے معنی ہیں - لوٹنا ظاہر - اور بعض نے کہا ہے کہ وہ مشتق ہے سل السیوف سے **قوله لا اغلال** - خیانت - اور بعض نے کہا ہے کہ پہننا زرہوں کا پس معنے یہ ہونگے نہ لڑینگے بعض

الخيانة وقيل الاغلال لبس الدروع فالمعنى لا يحارب بعضنا بعضا۔ قوله مجاز - من الجواز وهو القطع والسير

ہمارا بعض سے۔
قولہ مجاز۔ مشتق ہے جواز سے جس کے معنے قطع اور سیر کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من تحرير هذا الصلح

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس تحریر صلح سے

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة۔ هذا يدل على انه يجوز الاشتراك في الهدى وعلى ان الابل تجزئ عن عشرة وقد اختلفوا العلماء ههنا من وجهين الاول ما روى عن مالك انه لا يجوز الاشتراك في الهدى مطلقا سواء كان هدى التطوع او الواجب وقال داؤد وبعض المالكية يجوز في هدى التطوع دون الواجب وقال ابو حنيفة يجوز مطلقا وروى في رواية عن الهادوية بشرط ان يكونوا مفترضين والثاني انها تجزئ عن عشرة قال به اسحق بن راهويه و ابن خزيمة وحديث الكتاب يدل عليه و يؤيده ما روى عن ابن عباس رض قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فذبحنا البقرة عن سبعة والبعير عن عشرة اخرجه الجماعة الا ابو داؤد واخرجه احمد وابن حبان وصححه وقالت الشافعية والحنفية والجمهور انها تجزئ من سبعة كالبقرة ودليلهم ما روى مسلم

قولہ وکان الناس سبعمائة فکانت کل بدنة عن عشرة۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ ہدی میں شرکت جائز ہے اور اس بات پر کہ ایک اونٹ کافی ہو سکتا ہے دس آدمیوں کی جانب سے۔ اس مقام پر دو طرح پر علمانے اختلاف کیا ہے اول تو یہ کہ روایت ہے امام مالک سے کہ نہیں جائز ہے شرکت کرنا ہدی میں بالکل خواہ ہدی نفل ہو یا واجب اور کہا داؤد اور بعض مالکیہ نے کہ جائز ہے نفلی ہدی میں نہ واجب میں اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ جائز ہے مطلقا اور ایک روایت ہے ہادویہ سے کہ جائز ہے اس شرط پر کہ وہ فرض ادا کرنیوالے ہوں (یعنی ہدی واجب میں) اور دوسرے یہ کہ کافی ہوتا ہے ایک اونٹ دس آدمیوں میں۔ یہ قول ہے اسحق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کا اور حدیث اس فرمان کی دلالت کرتی ہے اسپر اور تائید ہوتی ہے اسکی اوس حدیث سے جو مروی ہے ابن عباس رض سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگئی عید ضحی تو ذبح کی ہم نے بیل گائے سات آدمیوں کے عوض اور اونٹ دس کے عوض۔ تخریج کی ہے اسکی سب اصحاب صحاح نے مگر ابو داؤد اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اور ابن حبان نے اور تصحیح کی ہے۔ اور کہا شافعیہ اور حنفیہ اور جمہور نے کہ کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور اونکی

واصحاب السنن عن جابر رض قال نحرنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية
البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة
قلت قال ابن التيمية في المنتقى انه
متفق عليه وهذا وهم منه فانه لم يخرجه
البخاري في صحيحه - قال الزيلعي وفي لفظ
مسلم عن زهير بن ابي الزبير عن جابر
قال خرجنا مع رسول الله مهلين بالحج
فامرنا ان نشترك في الابل والبقر كل
سبعة منا في بدنة اخرجه مسلم والنسائي
في الحج والباقون في الضحايا واخرج ابوداؤد
في الاضحية والنسائي في الحج عن قيس عن
عطاء عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال البقر عن سبعة والجزور عن سبعة
واخرج الدارقطني في سننه عن مجالد عن
الشعبي عن جابر مرفوعا نحوه سواء -
واخرج الطبراني في معجمه عن حفص بن
جميع عن مغيرة عن ابراهيم عن علقمة
عن ابن مسعود نحوه مرفوعا سواء و
يشكل عن هذا القول في منعهم البدنة
عن عشرة ما اخرجه الترمذي والنسائي
واحمد في مسنده وابن حبان في صحيحه عن
عليا بن احمر عن عكرمة عن ابن عباس
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر
فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة و
في الجزور عشرة وقال الترمذي هذا
حديث حسن غريب قال البيهقي في المعرفة

دلیل وہ ہے جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن
نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ذبح کیے ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں ایک اونٹ سات
کے عوض اور ایک بیل سات کے عوض **کہتا ہوں** میں کہ کہا ابن
تیمیہ نے منتقے میں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ اونکو وہم ہوا ہے
اسوجہ سے کہ بخاری نے اپنی کتاب میں اسکی تخریج نہیں کی
کہا زیلعی نے اور مسلم کے لفظ بروایت زہیر ابن ابی الزبیر یہیں
کہ وہ روایت کرتے ہیں جابر رض سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ کے
ساتھ حج کے لیے پس حکم دیا ہم کو کہ شریک ہو جاویں ہم
اونٹ میں بقر میں ہر سات ہم میں سے ایک اونٹ میں تخریج
کی ہے اسکی مسلم اور نسائی نے حج میں اور باقیوں نے ذکر قربانی میں
اور تخریج کی ہے ابوداؤد نے اضحیہ میں اور نسائی نے حج میں
قیس سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے اور وہ جابر سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقر سات کے عوض اور اونٹ
سات کے عوض۔ اور تخریج کی ہے دارقطنی نے اپنی سنن
میں مجالد سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ جابر سے مرفوع
بالکل مثل اس کے اور تخریج کی ہے طبرانی نے اپنے
معجم میں حفص بن جمیع سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے
اور وہ ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مرفوع مثل اس کے اور **اعتراض** ہوتا ہے اس
قول پر بوجہ منع کرنے اس قول والوں کے ایک اونٹ کو دس
کے عوض سے اور اس حدیث سے جس کی تخریج کی ہے ترمذی اور نسائی
نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح
میں علیا بن احمر سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ
سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول اللہ کے
سفر میں پس آگئی قربانی (عید ضحی) پس شریک ہو گئے ہم
گائے میں سات اور اونٹ میں دس اور کہا ترمذی نے کہ

وحديث زهير عن ابي الزبير في اشتراكهم
وهم مع النبي صلى الله عليه وسلم في الجزور
عن سبعة اصح اخرجه مسلم ثم روى من
طريق ابن اسحق عن الزهري عن عروة عن
مروان بن الحكم ومسور بن مخرمة ان
رسول الله خرج يريد زيارة البيت و
ساق معه الهدي سبعين بدنة عن
سبعمائة رجل كل بدنة عن عشرة
قال البيهقي وقد رواه معمر وسفيان بن
عيينة عن الزهري بهذا الاسناد ان
النبي صلى الله عليه وسلم خرج عام الحديبية
في بضع عشرة مائة وعلى ذلك يدل رواية
جابر وسلمة بن الاكوع ومعقل بن يسار
وبراء بن عازب رضي الله تعالى عنهم و
كلهم شهدوا الحديبية وكلهم نحروا البعير
عن بعضهم ونحروا البقر عن باقين عن
كل سبعة بقرة- وقال الواقدي في
المغازي رواية من رأى البدنة عن
سبعة اثبت من الذين رووا عن عشرة
فان الهدي كان يومئذ سبعين بدنة
والقوم كانوا ست عشرة مائة واخرج الحاكم
في المستدرك عن محمد بن بشار قال حدثنا
عبد الرحمن عن سفيان عن ابي الزبير عن
جابر قال نحرنا يوم الحديبية سبعين بدنة
البدنة عن عشرة وقال النبي صلعم يشترك
النفر في الهدي وقال صحيح على شرط مسلم
ثم اخرجه عن الحسين بن ذافر عن عكرمة عن

یہ حدیث حسن ہے اور غریب۔ کہا بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں
اور حدیث زہیر کی جو روایت ہے ابی الزبیر سے انکی شرکت
بابتہ جبکہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے اونٹ میں سات اصح ہے
تخریج کی ہے اسکی مسلم نے پھر روایت کی ہے ابن اسحق کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور وہ عروہ سے عروہ
روایت کرتے ہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ
نے سفر کیا ارادہ کرتے تھے آپ زیارت خانہ کعبہ کا اور لیگئے
اپنے ہمراہ ہدی کے ستر اونٹ سات سو آدمیوں کے عوض ہر
اونٹ دس آدمیوں کے عوض۔ کہا بیہقی نے اور روایت کیا
ہے اسکو معمر اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے
ساتھ کہ رسول اللہ نے سفر کیا سال حدیبیہ میں ایک ہزار آدمیوں
کے ہمراہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے روایت جابر اور سلمہ بن اکوع
اور معقل بن یسار اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی وہ سب موجود
تھے حدیبیہ میں اور سب نے ذبح کیے اونٹ بعوض بعض کے
اور ذبح کیے باقیوں کے عوض گائے بیل ہر سات کے
عوض ایک بیل۔ اور کہا واقدی نے مغازی میں روایت اس
شخص کی جسکا خیال ہے کہ ایک اونٹ کافی ہے سات کے
عوض یہ اثبت ہے ان لوگوں کی روایت سے جنہوں نے دس کی
روایت کی ہے اسواسطے کہ ہدی کے اونٹوں کے ستر اونٹ
تھے اور ہمراہی تھے سولہ سو اور تخریج کی ہے حاکم نے مستدرک
میں محمد بن بشار سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن
نے سفیان سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ ذبح کیے ہم نے حدیبیہ میں
ستر اونٹ ہر اونٹ دس کے عوض اور فرمایا رسول اللہ نے
چاہیے کہ شریک ہو جاویں آدمی ہدی میں۔ اور کہا کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط مسلم پر پھر تخریج کی ہے اسکی بروایت حسین
بن ذافر وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس رض

ابن عباسؓ قال کنا مع رسول الله فی سفر فحضرنا النحر فاشترکنا فی البقرة عن سبعة و فی الجزور عن عشرة انتہی ما قاله الزیلعی ومن العلماء من فصل فی المسئلة وقال ان الاضحیة تجزئ البعیر فیها عن عشرة واما الهدی فتجزئ فیها عن سبعة کالبقرة وحملوا احادیث العشرة فی الجزور علی الاضحیة وهذا القول قد اختاره الشوکانی فی النیل

اقول ویرده حدیث الکتاب وما رویناه من حدیث جابر نحرنا یوم الحدیبیة الخ فهذا صریح فی انه کان هدیا ولم تکن اضحیة واما روایة العشرة فقد سبق ان روایة السبعة اصح منه فالحق فی هذه المسئلة مذهب الجمهور-

قوله قد رأیت ما لا یحل سدله - یدل علی ان تعظیم شعائر الله کان معروفا فی الجاهلیة وفیه اشعار بان ابدال الهدی منهی عنه فان فی الابدال سدا ایضا وقد روی عن ابن عمر قال اهدی عمر نجیبا فاعطی بها ثلثمائة دینار فاتی النبی صلعم قال یا رسول الله انی اهدیت نجیبا فاعطیت بها ثلثمائة دینار فابیعها واشتری بثمنها بدنا قال لا انحرها ایاها رواه احمد وابو داؤد وابن حبان وابن خزیمة فی صحیحهما والبخاری فی تاریخه-

قول عثمانؓ ما کنت لافعل - هذا یدل علی عدم وجوب طواف القدوم واختلف العلماء فی وجوبه فذهب مالک وابو ثور و

سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آگیا موسم قربانی پس شریک ہوگئے ہم گائے بیل میں سات اونٹ میں دس ختم ہوا کلام زیلعی کا- اور بعض علماء نے تفصیل کی اس مسئلہ میں اور کہا ہے قربانی میں تو ایک اونٹ کافی ہوتا ہے دس کے عوض لیکن ہدی پس کافی ہوتا ہے اوسمیں سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور حمل کیا ہے اونٹ کے دس والی حدیثوں کو قربانی پر اور اسی قول کو اختیار کیا ہے شوکانی نے نیل میں

کہتا ہوں میں کہ رد کرتی ہے اس قول کو حدیث اس فن مالکی اور وہ حدیث جو روایت کی ہم نے جابرؓ کی کہ ذبح کیے ہم نے یوم حدیبیہ میں الخ پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ وہ تھی ہدی نہ قربانی لیکن دس والی روایت پس گذر چکا ہے کہ سات والی روایت اصح ہے اس سے- پس حق اس مسئلہ میں مذہب جمہور ہی کا ہے

قوله قد رأیتُ ما لا یحلُّ سدہ - دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ تعظیم شعائر اللہ کی جاری تھی جاہلیت میں بھی اور اسمیں اشارہ ہے اس امر پر کہ بدلنا ہدی کا ممنوع ہے اسوجہ سے کہ بدلنے میں بھی سد ہے- اور روایت کیگئی ہے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے ہدی کے لیے ایک عمدہ اونٹ لیا جسکے اونکو تین سو دینار ملتے تھے پس آئے آپ رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے ہدی کیلیے ایک اونٹ خریدا ہے جسکے تین سو دینار ملتے ہیں کیا اوسکو بیچ دوں اور اوسکی قیمت میں ایک اونٹ خرید لوں فرمایا نہیں اوسی کو ذبح کر- روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور ابوداؤد نے اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں-

قول عثمان ما کنت لافعل - یہ قول دلالت کرتا ہے عدم وجوب طواف قدوم پر اور اختلاف کیا ہے علما نے اسکے وجوب میں پس مذہب امام مالک اور ابو ثور اور بعض شافعیہ کا یہ ہے

بعض اصحاب الشافعی الی انہ فرض لقوله
تعالی وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ه و
قال ابو حنیفة هو سنة وقال الشافعی هو
کتحیة المسجد - **قوله صلعم اکتب
باسمك اللهم** - فیه دلیل علی انه یجوز
للمسلم ان یخالف الامر المشروع ان لم یکن
فی الخلاف جرح شرعی ولم یکن هذا من اهم
الشرائع وایضا یکون الامر المختار متضمنا
لمعنی المشروع ویؤیده ما روی عن عائشة رض
قالت سألت النبی صلعم عن الجدار امن
البیت هو قال نعم قلت فما بالهم لم یدخلوه
فی البیت قال ان قومك قصرت بهم النفقة
قلت فما شان بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك
لید خلوا من شاؤا ویمنعوا من شاؤا ولولا
ان قومك حدیث عهدهم بالجاهلیة فاخاف
ان تنکر قلوبهم ان ادخل الجدار فی البیت
وان الصق بابه بالارض وفی روایة لولا
حداثة قومك بالکفر لنقضت البیت
ثم بنیته علی اساس ابراهیم - فان رسول
الله صلعم ارتکب ایسر الامرین دفعا لاکبرهما
فان قصور البیت ایسر من افتتان بین
المؤمنین +

کہ وہ فرض ہے بوجہ قول اللہ عزوجل فلیطوفوا کے
یعنی طواف کرو بیت عتیق کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ وہ
سنت ہے اور کہا شافعیؒ نے کہ وہ مثل تحیۃ المسجد کے
ہے مستحب نفل۔ قولہ صلعم اکتب باسمک اللہم۔ اسمیں دلیل ہے
اس بات پر کہ جائز ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے امر مشروع
کی جبکہ اس خلاف کرنے میں کوئی شرعی حرج نہ ہو اور یہ امر بھی
امور شرائع میں سے کوئی مہتم بالشان نہ ہو اور نیز جو امر کہ اس
کے عوض اختیار کیا جائے وہ بھی متضمن ہو مشروع پر اور تائید
اسکی وہ حدیث ہے جو روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں
کہ پوچھا مینے رسول اللہ سے کہ دیوار حطیم کیا بیت میں
ہے آپنے فرمایا ہاں کہا مینے کہ پھر اونکو کیا ہو گیا ہے جو وہ
اوسکو بیت میں داخل نہیں کرتے کہا کہ تیری قوم مال دار نہیں
ہے کہا مینے کہ کیا حال ہے اسکے بلند دروازہ کا فرمایا
کہ کیا ہے یہ تیری قوم نے تاکہ جسکو چاہیں داخل کریں اور
جسکو چاہیں روکدیں اور کاش کہ تیری قوم کا زمانہ جاہلیت سے
قریب نہیں ہوتا پس ڈرتا ہوں میں کہ پھر جاینگے اونکے دل
اگر داخل کرونگا میں دیوار حطیم کو بیت میں اور اگر ملادونگا
میں اوسکے دروازہ کو زمین سے اور ایک روایت میں ہے اگر
تیری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہیں ہوتا تو توڑ ڈالتا میں بیت کو
پھر بناتا اوسکو بنیاد ابراہیم علیہ السلام پر پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دو امر و نمیں سے امر سہل کے مرتکب ہوئے کہ ایک بڑا امر واقع
نہو جائے اسوجہ سے کہ کمی بیت میں آسان ہے مسلمانوں میں فتنہ پڑجانیسے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لصیفی بن عامر سید بنی ثعلبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفی بن عامر کو جو سردار تھے بنی ثعلبہ کے

قال الحافظ ذکره ابو عمر مختصرا واخرجه ابن
السکن من طریق عبید الله بن میمون بن

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابو عمر نے مختصرا اور تخریج کی ابن سکن
نے عبید اللہ بن میمون بن عمر بن حبان العبدی کے

باب الکتاب الی صیفی بن عامر

عمر بن حیان العبدی قال حضرت عمرو محمد اوالصلت بن کریب العبدیین قال فجاؤا بکتاب ووضعوہ علی ید ثمامۃ بن خلیفۃ وکانوا تشاقوا فیہ فقالوا ان جدنا دفع الینا ھذا الکتاب واخبرنا ان صیفی بن عامر دفعہ الیہ وذکران النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ لہ فاذا فیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا الکتاب من محمد رسول اللہ لصیفی بن عامر علی بنی ثعلبۃ بن عامر من اسلم منہم واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ واعطی خمس المغنم وسہم النبی والصیفی فھو اٰمن بامان اللہ۔ ذکرہ بھذا السند ابن الاثیر ایضا فی اسد الغابۃ

طریقہ سے کہا کہ گیا میں عمر اور محمدؐ اور صلت بن کریب کے پاس جو قبیلہ عبدی کے تھے کہا کہ لائے وہ ایک خط اور دیدیا وہ ثمامہ بن خلیفہ کو اور وہ جھگڑا کرتے تھے اوس کے بارہ میں پس کہا اونھوں نے کہ یہ خط ہمارے دادا نے ہم کو دیا تھا اور خبر دی تھی کہ وہ اونکو صیفی بن عامر نے دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا تھا یہ فرمان صیفی کو۔ اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے صیفی بن عامر کو (سردار بنایا) اونکو اون لوگوں پر جو اسلام لائے بنی ثعلبہ بن عامر میں سے اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور دے خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ رسول اللہ کا اور حصہ صیفی کا پس وہ اللہ کی امن میں ہے ذکر کیا ہے اسکو اسی سند سے ابن اثیر نے بھی اسد الغابہ میں۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لضحاک بن سفیان الکلابی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو

اخرج الامام احمد والترمذی بسندھما عن سعید بن المسیب ان عمر قال الدیۃ للعاقلۃ ولا ترث المرأۃ من دیۃ زوجھا حتی اخبرہ الضحاک بن سفیان الکلابی وکان استعملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاعراب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیّ ۔ ان اورّث امرأۃ الضبابی من دیۃ زوجھا۔ فرجع عمر عن قولہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم +

تخریج کی ہے امام احمد اور ترمذی نے اپنی اپنی سند سے کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دیت ونپر تقسیم کیا ئے جنکو دیت دینا واجب ہوتی ہے اور نہیں وارث ہوگی عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے یہانتک کہ خبر دی اونکو ضحاک بن سفیان الکلابی نے اور رسول اللہ نے اونکو عامل بنایا تھا عربیوں پر یہ کہ رسول اللہ نے مجھے لکھا تھا کہ ورثہ دوں میں ضبابی کی بیوی کو اوس کے خاوند کی دیت سے پس رجوع کیا حضرت عمر نے اپنے قول سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل ہے اسپر اہل علم کا۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعامر بن اسود الطائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عامر بن اسود طائی کو

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من محمد رسول الله لعامر بن الاسود المسلم ان له ولقومه من طی ما اسلموا علیه من بلادهم ومیاههم ما اقاموا الصلوٰة وآتوا الزکوٰة وفارقوا المشرکین وکتبه المغیرة ذکره الحافظ وابن الاثیر قالا رواه سعید القرشی من طریق عبد الملك بن ابی بکر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده عمرو قال کتب النبی صلے الله علیه وسلم لعامر بن اسود کتابا فذکر وقال ابن الاثیر اخرجه ابوموسی ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا عامر بن اسود کو جو مسلمان ہے کہ واسطے اوسکے اور اوسکی قوم کے ہی ہیں وہ چیزیں جنپر وہ اسلام لائے (یعنی اسلام لانے وقت وہ اونکے مالک تھے) شہر اونکے اور پانی اون کے (مراد پانی سے چشمہ۔ نہریں۔ چاہات وغیرہ) جبتک کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور لکھا اسکو مغیرہ نے ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے کہا اون دونوں نے کہ روایت کیا اسکو سعید قرشی نے عبدالملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمرو سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان پس ذکر کیا اسکو اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابوموسی نے

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم خطابا لعامة المؤمنین

یہ وہ فرمان ہے جسمیں مخاطب کیا ہے رسول اللہ نے عام مومنین کو

قال ابن الاثیر روی عثمان بن عبد الله ابن علاثة عن طارق بن احمر رأیت مع رسول الله کتابا فیه۔

من محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم لا تبیعوا الثمرة حتی ینیع ولا اسهم حتے یخمس ولا نطؤ الحبالی حتی یضعن۔ قال کذا ذکره ابن قانع۔

قوله ولا السهم ۔ هذا ما اشتمل حدیث حکیم بن حزام قال قلت یا رسول الله یاتینی الرجل فیسألنی عن البیع لیس

کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے عثمان بن عبد اللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے کہا کہ دیکھی میں نے رسول اللہ کے پاس ایک تحریر جسمیں لکھا ہوا تھا کہ

(فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مت بیچو کھجوریں جب تک کہ پک نہ جائیں اور نہ حصہ جبتک کہ خمس نہ لیا جاوے اور مت جماع کرو عورتوں سے جبتک کہ وہ وضع حمل کریں کہا ابن اثیر نے کہ اسیطرح ذکر کیا ہے ابن قانع نے

قولہ ولا السہم ۔ یہ وہ حکم ہے کہ شامل ہے اسکو حدیث حکیم بن حزام کی کہتے ہیں کہ کہا میں نے کہ اے رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس سوال کرتا ہے مجھسے اوس چیز کے

عندی وابیعه منه ثم ابتاعه من السوق
فقال لاتبع ما لیس عندك رواه اصحاب
الصحیح قال البغوی النهی فی هذا الحدیث
عن بیوع الاعیان التی لا یملکها وظاهر
النهی تحریم ما لم یکن فی ملك الانسان ولا
داخلاً تحت مقدرته فکذلك بیع السهم
قبل التخمیس وروی ایضاً عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم
لا یباع سهم حتے یعلم رواه الحاکم فی الکنی
قوله ولا تطؤا الحبالی ۔ وهذا اما
اشتمله حدیث رویفع بن ثابت مرفوعاً
من کان یومن بالله والیوم الآخر فلا یسقی
ماءه ولد غیره رواه الترمذی وروی
ایضاً عن عرباض بن ساریة ان النبی صلے
الله علیه وسلم حرم وطی السبایا حتے یضعن
ما فی بطونهن رواه احمد والترمذی وزاد
فی روایة ابی سعید ولا غیر حامل حتی تحیض

فروخت کرنیکا جو میرے پاس نہیں ہی پھر خرید لیتا ہون میں اوسکو بازار
سے پس فرمایا آپنے مت بیچ تو اوس چیز کو جو تیرے پاس موجود نہیں
ہے روایت کیا ہے اسکو اصحاب صحیح نے کہا البغوی نے کہ نہی
ہے اس حدیث میں اون چیزونکے بیع سے جنکا آدمی مالک نہیں ہے
اور ظاہر نہی سے حرمت ہی بیع اوس چیز کی جو نہو اوس شخص
کی ملک میں اور نہ اوسکی مقدرت میں ہو پس اسیطرح ہی فروخت کرنا
اپنے حصہ کا پہلے خمس لیے جانیکے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بہی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا جاوے
حصہ یہانتک کہ معلوم ہوجاوے (یعنی معین اور مشخص ہوجاوے)
روایت کیا ہے اسکو حاکم نے کتاب الکنی میں **قولہ ولا تطؤا الحبالی**
اس حکم کو شامل ہے حدیث رویفع بن ثابت کی جو مرفوع ہی کہ جو شخص
ایمان رکھتا ہو اللہ اور قیامت کے دن پس چاہیے کہ نہ پلائے اپنا پانی
(مراد منی) دوسرے کی اولاد کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور عرباض
بن ساریہ سے بہی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کردیا تہا
قیدی عورتوں سے جماع کرنا یہانتک کہ فارغ ہوجاویں وہ اپنے
حمل سے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ابی سعید کی روایت میں
یہ زیادتی ہی کہ اور نہ جماع کیا جاوے غیر حامل سے یہانتک کہ وہ حائض ہوجاویں

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو

ذکر فی مصباح المضیء لم اره فی غیره انه
قال ابو سعد وکتب النبی صلے الله علیه
وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی
ان له ما اسلم علیها من ارضها واشیاءها
یعنی نخلها ما اقام الصلوة وآتی الزکوة و
اعطی خمس المغانم فی الغزو ولا عشر ولا حشر
ولمن تبعه من قومه وکتبه الارقم بن ابی ارقم المخزومی

ذکر کیا ہی مصباح المضی میں اور نہیں دیکھا مینے اوسکے سوا کسی اور کتاب میں
کہ کہا ابو سعد نے کہ لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ
حارثی کو کہ تحقیق واسطے اوسکے وہ چیزیں ہیں جنپر وہ اسلام لایا اوسکی
زمین اور اوسکی کھجوریں جبتک کہ وہ نماز پڑہے اور زکوۃ دے اور دے
لڑائی کے مال غنیمت میں سے خمس اور نہ عشر لیا جاویگا اور نہ لشکر بنانیکو
جمع کیا جاویگا اور یہی حکم ہے اون کے واسطے جو تابعداری کریں اوسکی
اوسکی قوم میں سے اور لکہا اسکو ارقم بن ابی ارقم مخزومی نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعباة بن الاشيب العنزي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن اشیب عنزی کو

قال الحافظ اخرج ابن منداة من طريق مطرف بن ابي الحسين بن المصادق بن امية العنزي عن ابيه عن جده عن عباة ابن الاشيب قال خرجت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلمت فكتب لي كتابا نسخته بسم الله الرحمن الرحيم ـ من محمد نبي الله لعبادة ابن الاشيب العنزي اني امرتك على قومك ممن جرى عليه عمالي وعمل بني ابيك فمن قرئ عليه كتابي هذا فلم يطع فليس له من الله معون ـ

قال واخرجه الاسماعيلي في معجمة الصحابة وقال ابن الاثير اخرجه ابن منداة وابو نعيم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن منده نے مطرف بن ابی حسین بن مصادق بن امیہ عنزی کے طریقہ سے مطرف روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور وہ عبادہ بن اشیب سے کہا کہ گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس اسلام لے آیا تو لکھا آپنے ایک فرمان میرے لیے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے عبادہ بن اشیب عنزی کے لیے تحقیق مینے امیر بنایا تجھکو تیری اوس قوم پر جنپر میرے عامل بھیجے گئے اور جنپر اس سے پہلے تیرے بھائیوں کے عامل بھیجے جاتے تھے پس جس شخص کو سنائی جائے میری یہ کتاب اور وہ اطاعت کرے تو نہیں ہے اسکے لیے اللہ کیجانب سے کوئی مدد۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی اسماعیلی نے معجمۃ الصحابہ میں اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن منده اور ابو نعیم نے

غرائب ما في هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

العنزي ـ بسكون النون والزاء المعجمة نسبته الى عنز بن وائل بن قاسط بن هنب ابن اقصى ـ وعنز ابو بكر بن وائل ـ **قوله ممن جرى** ـ بيان القوم يعني جعلتك اميرا على قومك الذي ارسلت عليهم عمالي و ارسل عليهم عمال بني ابيك من قبل ـ **قوله فمن قرئ** ـ هذا يدل على ان كتاب الامام مطاع وينبغي لحامل الكتاب ان يقرأه على من كتب اليهم حتى يعلم المطيع من

العنزی بسکون نون اور زاء معجمہ نسبت ہے عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی کیطرف۔ اور عنز ابو بکر بن وائل کی طرف۔ **قولہ من جری**۔ بیان ہے قوم کا یعنی کیا مینے تجھکو امیر تیری قوم پر وہ قوم جنپر بھیجا مینے اپنے عاملوں کو اور بھیجے جاتے تھے اونکی طرف تیرے باپ دادا کے عامل اس سے پہلے **قولہ من قری**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کی تحریر لائق اطاعت ہے اور تحریر لیجانے والے کو چاہیے کہ مکتوب الیہ کو سنا دے تاکہ فرق معلوم ہو جائے مطیع اور نافرمان کا۔

العاصی وان من ابی الکتاب قبل قراۃ الکتاب علیہم فلا یعد من العصاۃ فانہ صلی اللہ علیہ وسلم رتب حکم عدم الاطاعۃ علی قراۃ الکتاب

اور جو شخص کہ انکار کرے اوس تحریر کا سنائے جانے سے پہلے تو وہ نافرمانوں میں سے نہیں شمار کیا جاوے گا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم اطاعت کے حکم کو مرتب کیا ہے قراۃ تحریر پر

کتابہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عکیم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عکیم کو

اخرج ابوداود والطیالسی فی مسندہ قال حدثنا یونس قال حدثنا ابوداود قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن عبد اللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض جہینۃ ان لا تستمتعوا من المیتۃ بشیء اہاب ولا عصب اخرجہ ایضا الامام احمد فی مسندہ وذکرہ ابن الاثیر فقال قد روی عن عبد اللہ بن عکیم من غیر وجہ وفی بعضہا یقول جاءنا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واخرجہ الثلاثۃ اعنی ابن مندۃ وابونعیم وابن عبد البر

تخریج کی ہے ابوداؤد نے اور طیالسی نے اپنی مسند میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اور وہ عبد اللہ بن عکیم سے کہا کہ پڑھی گئی ہم پر تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض جہینہ میں کہ مت نفع حاصل کرو مردار چمڑے اور تانت وغیرہ سے تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں اور ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کیگئی ہے عبد اللہ بن عکیم سے چند طریقوں سے اور بعض بعض طریقوں میں ہے کہ آئی ہمارے پاس تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور تخریج کیا اسکو ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عبد البر نے۔

غرائب ما فی ہذا الکتاب والمسئلۃ المستنبطۃ منہا

شرح اُن لغات کی جو اس فرمان میں ہیں اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمان سے

اہاب ہو الجلد وقیل قبل الدباغ

عصب۔ بفتح العین المہملۃ ہو اطناب مفاصل الحیوان وہو شیء مدور۔

اعلم ان الاستمتاع من اہاب المیتۃ وعصبہا علی وجہین اما بالاکل او بغیرہ من الاستعمال فاما الاول فہو حرام لا خلاف فیہ عند الائمۃ وقد

اہاب۔ کھال بعض نے کہا رنگنے سے اول یعنی کچی

عصب بفتح عین مہملہ حیوانات کے جوڑ بند۔ اور وہ گول ہوتے ہیں۔ (یعنی جنکو تانت کہتے ہیں)

جان تو کہ نفع لینا مردار کی کھال اور اس کے پٹھوں سے دو طرح پر ہوتا ہے یا کھانے کا نفع یا اوس کے سوا اور قسم کا استعمال۔ اول تو حرام ہے جسمیں ائمہ کا بالکل خلاف نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث میں آیا ہے

ورد في الصحيح من حديث ابن عباس
انما حرم من الميتة اكلها واما الثاني فاختلفت
الائمة على سبعة اقوال - الاول انه يطهر
بالدباغ جميع جلود الميتة مطلقا الا الكلب
والخنزير وهو مذهب الشافعي و مالك
والاوزاعي وابي حنيفة والظاهرية و
سائر الائمة وعلي بن ابي طالب وابن مسعود
واستدلوا بحديث ابن عباس رضي الله عنه
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ايما اهاب دُبِغ فقد طهر رواه احمد
ومسلم وابن ماجة والترمذي والثاني انه
لا يطهر شيء من الجلود بالدباغ وهو المروي
عن عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وعائشة
وهو اشهر الروايتين عن احمد واحدى الروايتين
عن مالك واستدلوا بحديث الكتاب وحديث
عبد الله بن عكيم قال كتب الينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبل وفاته بشهرين ان
لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب رواه
اصحاب السنن والثالث انه يطهر بالدباغ
جلد ماكول اللحم وهو قول ابن المبارك
وابي ثور واسحق بن راهويه وقالوا ان
الدباغ يشبه بالزكوة فيما روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم في جلود الميتة دباغها
زكوتها والزكوة تعمل في الماكول فكذا
الدباغ والرابع يطهر بالدباغ جميع جلود
الميتة الا الخنزير وهو قول من رأى ان
الكلب ليس بنجس العين فهم بعض اصحاب

کہ مردار کا کھانا حرام ہے لیکن نفع لینا بصورت ثانی اوسمیں
اختلاف کیا ہے ائمہ نے سات قولوں پر۔ اول یہ کہ
بالکل پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں
مگر کتا اور سور اور یہ مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
اور اوزاعی اور امام ابی حنیفہ اور ظاہریہ اور باقی ائمہ کا
اور صحابہ میں سے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ
عنہما کا اور دلیل لائے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی
حدیث سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے جو کھال بھی رنگ لیجاوے تو وہ پاک
ہوجاتی ہے روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابن ماجہ
اور ترمذی نے۔ دوسرے یہ کہ کوئی کھال رنگنے سے
پاک نہیں ہوتی۔ اور یہی روایت ہے عمر بن خطاب اور
اون کے بیٹے عبد اللہ اور عائشہ سے اور یہی مشہور روایت
ہے امام احمد سے۔ اور ایک روایت ہے امام مالک سے
اور دلیل لائے ہیں اسی فرمان والی حدیث سے اور عبد اللہ
بن عکیم کی حدیث سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے مرنے سے دو مہینے پہلے نہ نفع لو تم مردار کی
کھال سے اور نہ اوس کے پٹھوں سے روایت کیا
اسکو اصحاب سنن نے اور تیسرا قول یہ کہ پاک ہوجاتی ہے
رنگنے سے اون جانوروں کی کھال جنکا گوشت کھایا
جاتا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور ابو ثور اور اسحق
بن راہویہ کا اور کہا اونھوں نے کہ رنگنا مشابہ ہے زکوۃ
کے بوجہ اوس حدیث کے جو روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مردار کی کھالوں کے بارہ میں کہ رنگنا اونکا
زکوۃ ہے اونکی اور زکوۃ دیجاتی ہے اون جانوروں کی
جنکا گوشت کھایا جاتا ہے پس اسیطرح رنگنا۔ اور چوتھا قول یہ ہے
کہ پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر سور کی

ابی حنیفة وبه احتجوا بما قدم فی الاول فی انما الخلاف فی الاستثناء بمسئلة الصید والخامس یطهرالجمیع الا انه یطهرظاهره دون باطنه فلا ینتفع به فی المائعات وانما ینتفع فی الیابسات وهو قول عن مالک وهذا التفصیل بین المائع والیابس فالدلیل علیه یابس والسادس یطهرالجمیع حتی الکلب والخنزیر وهو مذهب داؤد وعن ابی یوسف مروی ایضا واستدلوا بعموم قوله صلی الله علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر والسابع انه یجوز الانتفاع بجمیع جلود المیتة وان لم تدبغ والیه ذهب الزهری وبعض اصحاب الشافعیة واستدلوا بحدیث الشاة باعتبار روایة التی لم یذکرفیها الدباغ۔

اور یہ قول ہے اوس شخص کا جسکے نزدیک کتا نجس عین نہیں ہے اور وہ بعض اصحاب ابی حنیفہ ہیں اور حجت لائے ہیں اوسی حدیث سے جو گذر گئی قول اول میں اور خلاف اول مذہب کا مسئلہ صید سے کیا ہے۔ اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہوجاتی ہیں سب کھالیں مگر پاک ہوتی ہے ظاہر جلد نہ باطن پس نہ نفع لیا جائے اوس سے ترچیزوں میں اور استعمال کیا جاوے خشک مواقع پر اور یہ ایک قول ہے امام مالک کا اور یہ تفصیل کہ تر و خشک میں فرق ہے دلیل اسکی خشک ہے (یعنی کمزور) اور چھٹا قول یہ ہے کہ پاک ہوجاتی ہیں سب کھالیں یہانتک کہ کتا اور سور بھی اور یہ مذہب ہے داؤد کا اور مروی ہے ابو یوسف سے بھی اور دلیل لائے ہیں رسول اللہ کے قول کی عمومیت سے کہ جو کھال بھی رنگ لیا وے وہ پاک ہوجاتی ہے۔ اور ساتواں قول یہ ہے کہ جائز ہے نفع لینا تمام مردار کی کھالوں سے اگرچہ وہ رنگی نجاویں اور یہی مذہب ہے زہری کا اور بعض اصحاب امام شافعی کا اور استدلال لائے ہیں بکری کے اوس حدیث سے جسمیں دباغ کا ذکر نہیں کیا گیا

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعمه عباس بن عبد المطلب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کو

قال فی سیرة المحمدیة اخرج ابن ابی شیبة قال فیه وکان العباس اسلم قدیما ولکنه کان یکتم الاسلام وقیل انه اسلم یوم بدر وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان یکتم ایمانه حتی اظهره یوم الفتح وکان یحب القدوم علیه صلی الله علیه وسلم فکتب علیه الصلوة والسلام الیه۔

ان مقامک بمکة خیر لک۔

واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة عباس رض بغیر هذا اللفظ فقال اخبرنا

کہا سیرة محمدیہ میں تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا اوسمیں اور عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تھے بہت اول لیکن پوشیدہ رکھتے تھے اپنے اسلام کو اور بعض نے کہا کہ اسلام لائے تھے بدر کے دن اور بعض نے کہا فتح خیبر کے دن اور کہا گیا ہے کہ چھپاتے تھے اپنے ایمان کو یہانتک کہ ظاہر کیا اوسکو فتح مکہ کے دن اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا چاہتے تھے پس لکھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تحقیق مکہ میں تمہارا رہنا بہتر ہے تمہارے لیے

اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے اسکی طبقات میں حضرت عباس کے ترجمہ میں ان الفاظ سے علیحدہ دوسرے لفظوں میں اسطرح کہا

محمد بن عمر قال حدثنی ابن ابی سبرة عن
حسین بن عبد الله عن عکرمة عن ابن
عباس رض قال اسلم العباس بمکة قبل
بدر واسلمت ام الفضل معه حینئذ و
کان مقامه بمکة انه کان لا یغیب علی رسول
الله صلعم بمکة خبر یکون الا کتب به الیه
وکان من هناک من المؤمنین یتقوون به
ویصیرون الیه وکان لهم عونا علی اسلامهم
ولقد کان یطلب ان یقدم علیه صلعم فکتب
الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان مقامك مجاهدٌ حسنٌ۔ فاقام بامر رسول
الله صلعم۔ **اعلم** ان الهجرة من مکة
کانت مفروضة الی فتحها فحینئذ مقام عباس
رضی الله عنه بها واجازة النبی صلی الله علیه
وسلم له یشکل بقوله سبحانه تعالی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ
تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا
فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ
قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا
فِیْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا
قال فی الخازن ان الله لم یقبل الاسلام من احد
بعد هجرة النبی حتی یهاجر الیه ثم نسخ ذلك بعد
فتح مکة بقوله صلی الله علیه وسلم لا هجرة بعد
الفتح اخرجاه فی الصحیحین **اقول** فالجمع
فی هذا المقام انه کان ممن استثناهم الله تعالی
عن هذا الحکم کولده وزوجته رضی الله
تعالی عنهم بقوله اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا

کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی سبرہ
نے بروایت حسین بن عبد اللہ عکرمہ سے روایت کرکے وہ
روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے کہا کہ اسلام لائے عباس
مکہ میں بدر سے پہلے اور اسلام لائیں ام الفضل اونکے ہی ساتھ
اوسی وقت اور وہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور نہیں چھپاتے تھے
رسول اللہ سے کوئی بات جو مکہ میں ہوتی مگر کہ آپ کو لکھہ بھیجتے
تھے اور جو یہاں مسلمان تھے وہ قوت پاتے تھے آپسے اور جاتے
تھے آپکی طرف اور وہ اونکے لیے اونکے اسلام پر مددگار رہتے تھے
اور وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ کے پاس آجاویں تو آپنے اونکو
فرمان لکھا کہ ان مقامک مجاہدٌ حسنٌ
بے شک تمہارا مکہ میں رہنا عمدہ مجاہدہ ہے پس رہے وہیں رسول اللہ
کے حکم سے۔ **جان** تو کہ ہجرت مکہ سے فرض تھی فتح مکہ تک
پس اس صورت میں رہنا حضرت عباس کا مکہ میں اور اجازت
دینا اسکی رسول اللہ کی جانب سے اعتراض ہوتا ہے اسپر
قول اللہ عزوجل۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الآیہ سے یعنی وہ لوگ
کہ مارا اونکو فرشتوں نے ظلم کرنیوالے تھے وہ اپنی جانوں پر
کہا فرشتوں نے کہ کس میں تھے تم جوابدیا کہ ضعیف اور عاجز تھے
ہم زمین میں کہا فرشتوں نے کیا نہیں تھی زمین اللہ کی وسیع کہ ہجرت
کرتے تم اوسمیں پس یہ لوگ ہیں کہ ٹھکانہ انکا جہنم ہے اور وہ بڑا
ٹھکانہ ہے۔ کہا خازن میں کہ اللہ نے نہیں قبول کیا اسلام کسی کا
بعد ہجرت کے مگر جبتک کہ ہجرت کی رسول اللہ کیطرف پھر منسوخ ہوگیا
حکم فرضیت ہجرت کا بعد فتح مکہ کے رسول اللہ کے قول لا ہجرة
بعد الفتح سے جسکی تخریج کی ہے شیخین نے یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے
کہتا ہوں میں کہ وجہ توفیق اس مقام پر یہ ہے کہ حضرت عباس اون
لوگوں میں سے ہیں جنکو مستثنی کیا ہے اللہ نے مثل آپکے بیٹے
اور زوجہ رضی اللہ عنہم کے اپنے قول اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ سے
یعنی مگر وہ ناچار مرد اور عورتیں اور بچے جنکو قوت نہیں کسی وسیلہ

یهتدون سبیلا اوخصصه النبی صلی الله علیه وسلم عن هذا الحکم لمصلحة راٰها فی مقامه یمکن من مصالح الاسلام۔

کی اور نہ راہ چل سکتے ہیں۔ یا خاص کیا ہے اوسکو رسول اللہ نے اس حکم کے ساتھ بوجہ کسی مصلحت کے جو آپنے سونچی ہوگی مصالح اسلام سے۔

هذا ایضا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعمه عباس بن المطلب رض

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رض کو

ذکر صاحب سیرة المحمدیة فی المعجزات بلا سند وتخریج ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب للعباس - الحیرة من الکوفة والمیدان من الشام والخط من هجر و مسیرة ثلثة ایام من ارض الیمن - فلما افتتح ذلک اتی به عمر رضی الله عنه -

اتفق العلماء علی اشتراط القبض فی صحة الهبة ویدل علیه ما رواه الامام مالک فی الموطا عن عائشة ان ابابکر الصدیق کان نحلها جاد عشرین وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال یا بنیة انی کنت نحلتک جاد عشرین وسقا ولو کنت جددته واحترثته کان لک وانما هو الیوم مال وارث فاقتسموه علی کتاب الله فهذا صریح علی ان الهبة انما تملک بالقبض لقوله لو کنت جددته واحترثته کان لک وذلک لان قبض الثمرة بالجداد **ولکن** هذا الکتاب وغیره مثل کتاب تمیم الداری وغیره یفید علی خلاف ما اتفقوا علیه من اشتراط القبض فی الهبة **اقول** والتوفیق ممکن بوجوه الاول ان یکون

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ محمدیہ نے معجزات کے ذکر میں بغیر سند اور تخریج کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حضرت عباس کے لئے (جاگیر میں) حیرہ کوفہ سے اور میدان شام میں سے اور خط (نام مقام) ہجر میں سے اور تین منزل کے مقدار (زمین) ارض یمن سے۔ پس جبکہ فتح ہوئے یہ مقام تو لائے یہ تحریر حضرت عمرؓ کے پاس۔

اتفاق کیا ہے علماء نے اس بات پر کہ ہبہ کے لئے قبضہ شرط ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جسکو روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں عائشہؓ سے کہ ابوبکر صدیق نے دی تھی آپکو بیس وسق کٹی ہوئی اپنے مال غابہ میں جب آپکی وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے میری بیٹی تجھکو بیس وسق دیے تھے اور اگر تو کٹوالیتی اور جمع کرلیتی تو وہ تیرے تھے لیکن اب وہ مال ہے وارث کا۔ پس تقسیم کیا اوسکو موافق کتاب اللہ کے پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ یہ ملک بنتا ہے قبضہ سے بوجہ قول ابوبکرؓ لو کنت جددتہ یعنے اگر کٹوالیتی تو اونکو اور جمع کرلیتی تو تیری ہوجاتی۔ اور یہ اسوجہ سے کہ قبضہ پھلوں پر کاٹنے سے ہوتا ہے **لیکن** یہ فرمان اور اس کے سوا جیسے کتاب تمیم الداری وغیرہ کی فائدہ دیتی ہے خلاف اس مسئلہ کا جسپر اونہوں نے اتفاق کیا ہے یعنی شرط لگانا قبضہ کی ہبہ میں **کہتا ہوں** کہ توفیق دفع اعتراض کی ممکن ہے چند طرح اول یہ کہ قصہ اس فرمان کا اول اسلام

قصة الكتاب فی اوائل الاسلام و قصة الاتفاق متاخر عنها فصار منسوخا والثانی ان یکون من خصائصه صلی الله علیه وسلم والثالث ان یکون من معجزاته صلی الله علیه وسلم حیث تیقن بحصول القبض فاجرے علیه ورتب حکم القبض علیه۔

کا ہے اور قضیۂ اتفاق علماء کا مؤخر ہے اس سے پس ہو جاویگا یہ منسوخ دوسرے یہ کہ اس قسم کا ہبہ رسول اللہ کی خصائص میں سے ہو۔ تیسرے یہ کہ آپ کے معجزات میں سے تھا پس گویا یقین ہو گیا تھا آپ کو قبضہ حاصل ہو جانے کا پس جاری کیا آپ نے اسکو اور مرتب کیا اوسپر حکم قبضہ کا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعثمان بن عفان رضي الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو

اخرج محمد بن سلیمان المرانی عن وحشی بن حرب عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی عثمان وهو بمکة۔

ان الجند قد توجهوا قبل مکة وانی بعثت الیك دوسًا (مولی رسول الله) وامرته ان یتقدم بین یدیك باللواء وبعثت الیك خالد بن الولید لتسیر۔

ذکره الحافظ وابن الاثیر وقال رواه صدقة ابن خالد عن وحشی بن حرب باسناده و اخرجه ابن منده وابو نعیم۔

تخریج کی محمد بن سلیمان مرانی نے وحشی بن حرب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا عثمانؓ کو اور عثمانؓ مکہ میں تھے کہ تحقیق لشکر متوجہ ہوا ہے مکہ کی طرف اور بھیجتا ہوں میں تمہاری طرف دوس کو (غلام آزاد کردہ رسول اللہ) اور حکم کیا ہے میں نے اوسکو کہ چلے وہ تمہارے آگے جھنڈا لیکر اور بھیجا میں نے تمہاری طرف خالد بن ولید کو تاکہ کوچ کرو تم۔ ذکر کیا ہے اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند سے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعداء بن خالد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عداء بن خالد کے لئے

اخرج الترمذی فی ابواب البیوع قال حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا عباد بن لیث صاحب الکرابیس قال حدثنا عبد المجید ابن وهب قال قال لی العداء بن خالد الا اقرأك کتابا کتبه لی صلی الله علیه وسلم

تخریج کی ہے ترمذی نے ابواب البیوع میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن لیث صاحب الکرابیس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد المجید بن وہب نے کہا کہ کہا مجھ سے عداء بن خالد نے کیا نہیں سناؤں تمکو وہ تحریر جو لکھی ہے میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

قلت بلى فاخرج لى كتابا نسخته ـ
بسم الله الرحمن الرحيم ـ هذا ما اشترى
العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول
الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا
اوامة (شك الراوى) ـ لا داء ولا غائلة
خبيثة ـ بيع المسلم المسلم ـ
واخرجه ابن الاثير وابن عبد البر بسنده
الترمذى وايضا ابن عبد البر بسند اخر
وذكره فى جامع ازهر فقال اخرجه البزار
وغيره عن خالد بن العداء فكلهم وافقوا
فى لفظهم وخالفوا الترمذى فقالوا لا داء
ولا غائلة ولا خبثة وهذا اللفظ اخرجه
ابن سعد فى الطبقات فى العداء فقال
اخبرنا يحيے بن راشد قال حدثنى عباد بن
ليث اليشكرى قال حدثنى عبد المجيد بن
وهب قال حدثنى العداء بن خالد بن هوذة
قال اخرج الى كتابا ـ فذكر الحديث ـ

علیہ وسلم نے میں نے کہا ہاں پس نکالی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوسکی کہ خریدا عداء بن خالد
بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ خریدا آپسے
ایک غلام یا چھوکری (شک ہے راوی کا) نہ بیماری ہے
نہ کوئی عیب ہے خبیث۔ بیع مسلمان کی ہے مسلمان
کے لئے۔
اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اور ابن عبد البر نے
ترمذی کی سند سے اور ابن عبد البر نے تخریج کی دوسری سند
سے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں پس کہا کہ تخریج
کی ہے اسکی بزار نے خالد بن عداء سے پس سب نے آپسمیں
لفظوں میں موافقت کی ہے اور مخالفت کی ہے الفاظ ترمذی
کی پس کہا کہ نہ کوئی بیماری نہ عیب ہے ظاہری اور نہ عیب ہے
باطنی۔ اور ان ہی الفاظ سے تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے
طبقات میں عداء کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن راشد
نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن لیث یشکری نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد المجید بن وہب نے کہا حدیث
بیان کی مجھے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہا نکالی میرے لیے ایک تحریر پس

غرائب الالفاظ والمسئلة الماخوذة منه

شرح لغات اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمانے

داء هو العيب الباطن فى السلعة الذى
لم يطلع عليه المشترى ـ **غائلة** هى ان
يكون مسروقا مثلا فاذا ظهر مالكه غال
مال مشتريه اى اتلفه وهى صفة او خصلة
مهلكة ـ **خبثة** ـ الخيانة ما فيه هلاك
المال كونه ابقا ـ **اعلم ان هذا يدل**
على وجوب تبيين العيب او عدمه للمشترى

داء وہ عیب باطن مبیع میں جسپر خریدنے والا خبردار
نہ ہو سکے **غائلہ** وہ یہ کہ مثلا چوری ہو جبکہ ظاہر ہو جاوے
اوسکا مالک تو تاوان پڑے گا مال مشتری پر۔ اور وہ ترکیب
میں صفت ہے یعنی خصلت مہلکہ۔
خبثہ۔ وہ خیانت جسمیں اندیشہ ہو ہلاک مال کا جیسے
ہونا غلام بھگوڑا۔ **جان** تو کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے
اس بات پر کہ مشتری پر اس بات کا ظاہر کر دینا واجب ہے کہ مبیع میں

ونحریم کتمانها عنه فان ظهر بعد ان المبیع کان معیبا عند البیع یرد البیع ویؤید ہ ما روی عن عائشۃ ان رجلا ابتاع غلاما فی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم وجد به عیبا فرده بالعیب رواه احمد وابوداؤد و **یدل ایضا** علی جواز الکتاب فی البیع الحاضر وهو ما استثنی فی قوله عز وجل الا ان تکون تجارۃ حاضرۃ تدیرونها بینکم فلیس علیکم جناح ان لا تکتبوها۔ وهذا الجواز هو مفاد قوله تعالی وانما رخص اللہ تعالی فی الکتابۃ فی هذا النوع من التجارۃ لکثرۃ ما یجری بین الناس فلو کلفوا فیها الکتابۃ شق ذلک علیهم ولانه اذا اخذ کل من المتبایعین حقه من صاحبه فی ذلک المجلس لم یکن هناک خوف التجاحد الذی شرع له الکتابۃ فلا حاجۃ الیه ـ

کوئی عیب ہے یا نہیں اور حرام ہے عیب کا چھپانا اوس سے پس اگر ظاہر ہو جاوے بعد بیع یہ بات کہ مبیع عیب دار تھی تو رد ہو جاوے گی بیع تائید کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو مروی ہے عائشہؓ سے کہ ایک شخص نے خریدا ایک غلام رسول اللہ کے زمانہ میں پھر معلوم کیا اوسمیں عیب تو واپس کر دیا اوسکو بوجہ عیب کے روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد نے۔ **اور یہی** دلالت کرتا ہے یہ فرمان جواز تحریر پر بیع حاضر میں جو مستثنیٰ ہے قول اللہ عز وجل الا ان تکون تجارۃ میں یعنی دلکھو تم تحریر امگر کہ تجارت حاضرہ ہو جو دست بدست ہوتی ہے آپ میں پس نہیں گناہ تمپر اس بات کا کہ نہ لکھو تم اوسکو اور یہ جواز معلوم ہوتا ہے قول اللہ عز وجل سے اور اس قسم کی تجارت میں اسوجہ سے رخصت دی ہے کہ یہ لوگوں کے درمیان بہت رائج ہے پس اگر اسمیں تحریر کے مکلف کیے جاتے تو یہ اونپر شاق ہوتا اور اسوجہ سے کہ جبکہ لیلیا ہر ایک خرید و فروخت کرنیوالے نے اپنا حق اپنے ساتھی سے اوسی مجلس میں تو اب انکار کا خوف نہیں ہے جسکی وجہ سے مشروع ہوئی ہے کتابت پس کوئی ضرورت نہیں ہی اوسکی۔

هذا ما کتبه صلی اللہ علیہ وسلم الی الملک ذوخیوان الهمدانی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک ذوخیوان ہمدانی کیلئے

کتاب الملک ذوخیوان

قال الحافظ وابن الاثیر روی الشعبی عن عامر بن الشهر قال اسلم ملک ذوخیوان فقیل له انطلق الی رسول اللہ فخذ منه الامان علی من قبلک ومالک وکانت له قریۃ بها رقیق فقدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان مالک بن مرارۃ قدم یدعو الی الاسلام فاسلمنا ولی ارض بها رقیق فاکتب لی کتابا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے شعبی نے عامر بن شہر سے کہا کہ اسلام لایا ملک ذوخیوان پس کہا گیا اونسے کہ جاؤ رسول اللہ کے پاس اور لاؤ اونسے امان اون لوگوں کے لیے جو تمہارے ساتھ ہیں اور اپنے مال کے لیے اور تھا اونکا ایک گاؤں جسمیں ان کے غلام تھے پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا کہ اے رسول اللہ مالک بن مرارہ آئے بلاتے تھے طرف اسلام کے پس اسلام لے آئے ہم اور میری زمین ہے جسمیں غلام ہیں پس لکھہ دیجیے مجھے فرمان پس

فكتب صلى الله عليه وسلم له كتابا نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول
الله لعك ذوخيوان ان كان صادقا في
ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة محمد
صلى الله عليه وسلم وكتب مالك بن سعيد
قال ابن الاثير قال عبدان (الراوي) مالك
وهم والصواب خالد (اي في الكاتب) و
اخرجه ابوموسى وقال الحافظ رواه ابو
يعلى ايضا۔ واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
في ترجمة عامر بن شهر هكذا سواء الا انه قال
وكتب خالد بن سعيد بدل مالك

قوله ان كان صادقا۔ ظاهره
يدل على ان عقد الامان تصح بالتعليق
يعني اذا كان معلقا بالشرط مع ان الاصل
في العقود عند جمهور الفقهاء انها لا تصح
ولا تتم الا بالتنجيز اعني ان لا تكون معلقا
بشرط ولكن هذا الامان لم يكن علقه
رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرط
الصدق ولكنه بيان لامر واقعي وبيانه
ان قوله صلى الله عليه وسلم ان كان
صادقا يحتمل الامرين يعني ان يكون
مرجع الصدق الى اسلام حامل الكتاب
او الى كونه صادقا في تملكه الارض والمال
والرقيق وهو الظاهر وعلى كلا التقديرين
فالشرط لبيان الواقع فان كل امان
مرتب على الاسلام فهو معلق به وان
لم يبين۔

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے
عک ذوخیوان کے لئے اگر ہے وہ سچا اپنی زمین میں اور اپنے
مال اور غلام میں (یعنی ان چیزونکی اظہار ملکیت میں) تو اوسکے
واسطے امان ہے اور ذمہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لکھا مالک
بن سعید نے۔
کہا ابن اثیر نے کہ کہا عبدان (راوی قصہ) نے (کاتب کی بابت
کہ) مالک وہم ہے اور صواب خالد ہے اور تخریج کی اسکی ابوموسیٰ نے
اور کہا حافظ نے کہ روایت کیا ہے اسکو ابو یعلی نے بھی اور تخریج کی ہے
محمد بن سعد نے طبقات میں عامر بن شہر کے ترجمہ میں بالکل اسیطرح
مگر کہ کہا خالد بن سعید عوض میں مالک بن سعید کے۔

قولہ انکان صادقا۔ ظاہر اس قول کا دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ عقد امان صحیح ہوجاتی ہے تعلیق سے یعنی جبکہ معلق ہو کسی
شرط کے ساتھ باوجود اس کے کہ اصل عقود میں جمہور فقہا کے
نزدیک یہ ہے کہ شرط کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے۔ اونہیں تمام
ہوتے عقد مگر قطع کے ساتھ یعنی نہو معلق کسی شرط کے ساتھ۔
لیکن یہ امان معلق نہیں کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے صدق کے شرط سے بلکہ یہ بیان ہے امر واقعی
کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا انکان صادقا احتمال رکھتا ہے دو امروں کا یعنی یہ کہ
ہو مرجع صدق کا طرف اسلام حامل کتاب کے یا طرف
اس بات کے کہ سچا ہے وہ اپنی زمین اور مال اور غلام کے
اظہار ملکیت میں اور یہی احتمال ظاہر ہے اور دونو تقدیروں
پر یہ شرط بیان ہوگی واقع کی پس ہر وہ امان جو مرتب
ہے اسلام پر پس وہ ضرور معلق ہے اوس کے ساتھ
اگرچہ بیان ہی نکی جاوے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى عمير ذي مران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کے لئے

قال الحافظ وابن الاثير اخرج الطبراني من طريق مجالد بن سعيد بن عمير عن ابيه عن جده قال جاءنا كتاب النبي صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى عمير ذي مران ومن اسلم من همدان سلام عليكم فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانا بلغنا اسلامكم مقدمنا من ارض الروم فابشروا فان الله قد هداكم بهدايته وانكم اذا شهدتم ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقمتم الصلوة واعطيتم الزكوة فان لكم ذمة الله وذمة رسوله على دمائكم واموالكم وعلى ارض القوم الذين اسلمتم عليها سهلها وجبالها غير مظلومين ولا مضيق عليهم وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل بيته وان مالك بن مرارة الرهاوي قد حفظ الغيب وادى الامانة وبلغ الرسالة فامرك به خيرا فانه منظور اليه في قومه قال ابن الاثير اخرجه ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر واخرجه ابن سعد في الطبقات في ترجمة عمير +

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے مجالد بن سعید بن عمیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے عمیر ذی مران اور اون لوگوں کیطرف جو قبیلہ ہمدان سے اسلام لائے ہوں۔ سلام ہو تمپر۔ پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) ہمکو تمہارے اسلام لانے کا حال معلوم ہوا ہمارے ارض روم سے واپس آنے پر۔ پس خوشخبری حاصل کرو تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی اور جبکہ گواہی دی تم نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی تو واسطے تمہارے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے اوسکے رسول کا تمہاری جانوں پر اور مالوں پر اور قوم کی اوس زمین پر جسپر وہ اسلام لائے ہو تم۔ نرم زمین وہاں کی اور پہاڑ وہاں کے۔ نہ ظلم کئے جاوینگے وہ اور نہ تنگی ہوگی اونپر اور صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو نہ آپ کی اہل بیت کو اور تحقیق مالک بن مرارہ رہاوی نے یاد رکھا پیغام اور ادا کی امانت اور پہونچا دی رسالت پس حکم کرتا ہوں میں تجھکو اوس سے بھلائی کرنے کا کیونکہ وہ پسندیدہ ہے اپنی قوم میں کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔ اور (نیز) تخریج کی ہے اس کی ابن سعد نے طبقات میں عمیر کے ترجمہ میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فابشروا - رتب النبي صلى الله عليه وسلم الابشار على خبر مالك بن مرارة باسلامهم فهذا دليل من قال بان خبر الأحاد يفيد اليقين وهو قول الامام احمد ابن حنبل وداؤد الظاهري وغيرهما و هذا باب جرى فيه الخلاف الكثير حتى قالت طائفة منهم ان خبر الواحد يكون ناسخا للمتواتر و ذلك فيما رواه البخاري ومسلم عن ابن عمر قال بينا الناس يصلون الصبح في مسجد قباء اذ جاء رجل فقال قد انزل على النبي صلى الله عليه وسلم قرآن و قد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها فتوجهوا الى الكعبة والاكثرون على خلاف ذلك وقالوا انه لا يفيد العلم مطلقا - فمنهم الائمة الثلاثة وقيل يفيد بالقرينة وقيل لا يطرد -

قوله ان الصدقة لا تحل - وهو كما روي عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال اخذ الحسن بن علي تمرة من تمرة الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه واكثرت الكلام في هذه المسئلة سابقا بكتاب ذرعة بن سيف +

قولہ فابشروا - مرتب کیا رسول اللہ نے حکم بشارت مالک بن مرارہ کے اون کے اسلام کی خبر دینے پر پس یہ دلیل ہے اون لوگوں کی جنہوں نے قول کہا کہ خبر واحد فائدہ دیتی ہے یقین کا اور یہی قول ہے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری وغیرہ کا اور اس باب میں بہت خلاف ہے پس کہا ایک گروہ علما نے کہ خبر واحد ناسخ ہو جاتی ہے متواتر کی اور یہ اوس حدیث میں ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضہ سے کہا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آیا ایک آدمی اور کہا کہ نازل ہوا ہے قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم دیے گئے ہیں آپ کہ قبلہ کریں کعبہ کو پس قبلہ بنالو تم اوسکو پس متوجہ ہو گئے وہ کعبہ کی طرف - اور اکثر علما اس کے خلاف ہیں اور کہا انھوں نے کہ خبر واحد مفید نہیں ہوتی علم کی بالکل ان ہی میں ائمہ ثلاثہ ہیں اور بعض نے کہا کہ مفید ہوتی ہے قرینہ کے ساتھ اور بعض نے کہا لازمی نہیں یعنی کبھی علم کے مفید ہے اور کبھی نہیں +

قولہ ان الصدقۃ لا تحل - اور وہ جیسکہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لی حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے اور اپنے موںہ میں رکھ لی تو فرمایا رسول اللہ نے کخ کخ کلمہ توبیخ پھینک دے اسکو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ - متفق علیہ - اور خوب بیان کیا ہے ہم نے اس مسئلہ کو اس سے اول کتاب ذرعہ بن سیف میں +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کے لیے

قال من محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة محمد بن عمرو بن حزم کان رسول الله صلعم قد استعمل عمرو بن حزم علی نجران الیمن فولد له هنالك علی عهد رسول الله صلعم سنة عشر من الهجرة غلاما فسماه محمد او کناه ابا سلیمان وکتب بذالك الی رسول الله فكتب الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان سمه محمد او اكنه ابا عبد الملك ففعل

محمد بن سعد نے طبقات میں محمد بن عمرو بن حزم کے ترجمہ میں کہا کہ رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو عامل بنایا تھا نجران یمن پر پس وہیں رسول اللہ کے زمانہ میں اون سے ایک لڑکا پیدا ہوا سنہ ہجری میں اونہوں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت ابو سلیمان اور لکھا اس کی بابتہ رسول اللہ کو پس آپ نے اونکو تحریر فرمایا کہ نام رکھو اوسکا محمد اور کنیت ابا عبد الملک پس کیا ایسا ہی *

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا اون کو یمن کی طرف

ذكر السیوطی فی الدر المنثور انه اخرج البیهقی فی الدلائل عن ابی بكر بن محمد بن عمرو بن حزم قال هذا كتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم عندنا الذی كتبه لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن یفقه اهلها ویعلمهم السنة ویاخذ صدقاتهم فكتب۔

بسم الله الرحمن الرحیم هذا كتاب من الله ورسوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

ذکر کیا ہے سیوطی نے در منثور میں کہ تخریج کی ہی بیہقی نے دلائل میں ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا کہ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس جو لکھا تھا آپنے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف تاکہ سکھاوے وہاں والوں کو مسائل اور طریقہ سنت کا اور لے اون کے صدقات پس لکھا آپ نے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہد حلال کیے گئے تمہارے لیے چارپائے چگنے والے تمہارے لیے مگر جو پڑھی جاتی ہی اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والا شکار کو اور تم احرام باندھے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہی جو چاہتا ہے۔ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینوں حرام کو اور نہ وہ جانور جو نیاز کعبہ کے ہو اور نہ اون جانور کو جنکے گلے میں پٹہ ڈالکے لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گھر حرمت والیکو

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَ
اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ
قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ حُرِّمَتْ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا
مَا ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ
تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ
اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ
غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○
يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ
الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ
اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ عهد
من محمد رسول الله لعمرو بن حزم حين بعثه
الى اليمن امره بتقوى الله فى امره كله
فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ
مُّحْسِنُوْنَ - وامره ان ياخذ الحق كما
افترضه الله تعالى وان يبشر الناس بالخير
ويامرهم به ويعلم الناس القرآن ويفقههم

کرچاہتے ہیں فضل اپنے پروردگار کا اور رضامندی اور جب حلال
ہو تم تو شکار کرو تم۔ اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اسواسطے
کہ روکا تم کو مسجد حرام سے اس بات پر کہ حد سے نکلجاؤ تم اور مددگاری
کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر اور مت مددگاری کرو گناہ اور تعدی
پر۔ اور ڈرو اللہ سے۔ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔
حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا
جاوے غیر اللہ کے واسطے اور گلا گھونٹے ہوئے اور لاٹھی
سے مارے ہوئے اور بلندی سے گرے ہوئے اور سینگ
مارے ہوئے اور وہ جسکو کھایا ہو درندہ نے مگر جو ذبح کرو تم۔
اور جو ذبح کی گئی ہو اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو
ساتھ تیروں کے۔ یہ فسق ہے۔ اب ناامید ہوگئے وہ لوگ
جو کافر ہیں تمہارے دین سے پس مت ڈرو اونسے اور ڈرو
مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا مینے تمہارے واسطے تمہارا
دین اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے واسطے
دین اسلام۔ پس جو بےبس ہو جائے بھوک میں نہ جھکنے والا
طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کیا چیز حلال ہے اونکے لیے کہہ کہ حلال
کی گئی ہیں تمہارے واسطے پاکیزہ چیزیں۔ اور جو سکھاؤ تم زخم دینے
والوں کو شکار کرنیوالے سکھاتے ہو تم اونکو وہ چیز کہ سکھایا ہی
تم کو اللہ نے۔ پس کھاؤ اوس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے لئے اور یاد
کرو نام اللہ کا اوس پر اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جلد حساب لینے
والا ہے۔ یہ عہد ہے رسول اللہ کیجانب سے عمرو بن حزم کے لیے
جبکہ بھیجا اونکو یمن کیطرف۔ حکم کیا آپنے اونکو اللہ سے ڈرنیکا اپنے
ہر کام میں اسوجہ سے اللہ اون لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈریں اور اون
لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں اور
حکم کیا اونکو لین اونسے حق جیسا کہ فرض کیا ہی اسکو اللہ نے اور بشارت
کا کہ خوشخبری دیں لوگونکو بھلائی کی اور حکم دیں اونکو بھلائی کا اور

فیه وینهی الناس ان لا یمس القرآن احد
الا وهو طاهر ویخبر الناس بالذی لهم والذی
علیهم ویلین لهم فی الحق ویشتد علیهم
فی الظلم فان الله کره الظلم ونهی عنه فقال الا
لعنة الله علی الظالمین - ویبشر الناس
بالجنة وبعملها وینذر الناس النار وعملها
ویتالف الناس حتی یفقهوا فی الدین ویعلم
الناس معالم الحج وسننه وفرائضه وما امر
الله به فی الحج الاکبر والحج الاصغر فالحج الاکبر
الحج الاکبر والحج الاصغر العمرة وینهی الناس
ان یصلی احد فی ثوب واحد صغیر الا
یکون واسعا فیخالف بین طرفیه علی عاتقیه
وینهی ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد ویفضی
بفرجه الی السماء ولا یعقص احد شعر
راسه اذا صلی فی قفاه وینهی اذا کان بین الناس
هیج ان یدعو بدعوی القبائل والعشائر
ولیکن دعاءهم الی الله تعالی وحده لا شریك
له فمن لم یدع الی الله تعالی دعوا الی القبائل
والعشائر فلیعطفوا بالسیف حتی یدعو
الی الله تعالی وحده لا شریك له ویامر
الناس باسباغ الوضوء وجوههم وایدیهم
الی المرافق وارجلهم الی الکعبین ویمسحوا
برؤسهم کما امرهم الله تعالی وامره بالصلوة
لوقتها واتمام الرکوع والخشوع وان یغلس
بالصبح ویهجر بالهاجرة حین تزیغ الشمس و
صلوة العصر والشمس حیة فی الارض والمغرب
حین یقبل اللیل ولا یوخر المغرب حتی

سکھائیں لوگوں کو قرآن اور سمجھدار کریں اونکو اوسمیں اور منع
کریں لوگوں کو کہ نہ چھوئے کوئی قرآن کو مگر کہ وہ پاک ہو اور
خبر دے لوگوں کو اون کے فائدہ اور ضرر کی اور چاہیے کہ نرمی
کرے اونپر حق میں اور سختی کرے ظلم میں اسوجہ سے کہ اللہ
برا جانتا ہے ظلم کو اور منع کیا ہے اللہ نے اوس سے پس
فرمایا کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر اور بشارت دے
لوگوں کو جنت اور اوس کے کام کی اور ڈرائے لوگوں
کو دوزخ اور اوس کے کام سے۔ اور مہربانی کرے لوگوں
کے ساتھ یہانتک کہ سمجھدار ہو جاویں وہ دین میں اور سکھائے
لوگوں کو احکام حج اور اوسکے سنن اور فرائض اور جو چیز
جسکا حکم دیا ہے اللہ نے حج اکبر اور حج اصغر میں پس
حج اکبر تو حج اکبر ہی ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور منع
کرے لوگوں کو اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی ایک ایسے
چھوٹے کپڑے میں جو وسیع نہو کہ اوس کے دونوں سرے
اپنے دونوں کندھوں پر ڈال لے اور منع کرے اس بات
سے کہ پہنیں کپڑا اسطرح پر کہ ستر عورت اوسکی آسمان کی
جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور نہ چونٹا باندھے کوئی اپنے سر کے
بالوں کا جبکہ نماز پڑھے اپنی گدی میں۔ اور منع کرے اس بات
سے جبکہ لوگوں میں شورش ہو تو فریاد رسی کریں قبائل کو پکار
کر اور چاہیے کہ ہو پکار اونکی طرف اللہ کے جو اکیلا ہے
نہیں ہے شریک اوسکا اور جو نہ پکار لیجائے طرف اللہ کے بوجہ اس
کے پکار لیجانے کے طرف قبائل اور عشائر کے تو چاہیے کہ پھیرے
جاویں وہ تلوار سے یہانتک کہ ہو پکار اونکی ایسے اللہ کیطرف
جو اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور حکم کرے لوگوں کو وضو
کے کامل کرنیکا دھوئیں اپنے مونہ کو اور ہاتھونکو کہنیوں تک اور
پیرونکو ٹخنوں تک اور مسح کریں اپنے سروں پر جیسا کہ حکم کیا ہے
اونکو اللہ تعالی نے اور حکم کیا اونکو نماز کا اپنے وقتوں میں اور رکوع

تبدو النجوم في السماء والعشاء اول الليل
وامره بالسعي الى الجمعة اذا نودي بها
والغسل عند الرواح اليها وامره ان ياخذ
من المغانم خمس الله وما كتب على المؤمنين
في الصدقة من العقار عشر ما سقى البعل
وسقت السماء وعلى ما سقى الغرب نصف العشر
وفي كل عشر من الابل شاتان وفي كل عشرين
من الابل اربع شياه وفي كل اربعين من
البقر بقرة وفي كل ثلثين من البقر تبيع
جذع او جذعة وفي كل اربعين من الغنم
سائمة شاة وانها فريضة الله التي افترض
على المؤمنين في الصدقة فمن زاد خيرا
فهو له وانه من اسلم من يهودي او نصراني
اسلاما خالصا من نفسه ودان بدين
الاسلام فانه من المسلمين له مثل الذي
لهم وعليه مثل الذي عليهم ومن كان على
نصرانية او يهودية فانه لا يفتن عنها وعلى
كل حالم ذكر او انثى حر او عبد دينار واف
او عرضه ثيابا فمن ادى ذلك فان له ذمة
الله وذمة رسوله ومن منعه فانه عدو لله و
رسوله والمؤمنين جميعا صلوات على
محمد النبي والسلام ورحمة الله وبركاته۔
كذا ذكره السيوطي في جامع الكبير في مسند
عمرو بن حزم عن ابن اسحق قال حدثني عبد
الله بن ابي بكر عن ابيه ابي بكر بن محمد بن عمرو
ابن حزم قال هذا الكتاب رسول الله الحديث
بطوله قال واخرجه ابن عساكر في تاريخه

اور خشوع اور خضوع کے کامل کرنیکا اور راسبات کا غلس میں پڑھیں
صبح اور جلدی پڑھیں ظہر جبکہ زائل ہوجائے سورج اور پڑھیں
نماز عصر جبکہ سورج زندہ ہو مراد یہ کہ خوب روشنی والا ہو اور مغرب
جبکہ شروع ہو شام اور نہ تاخیر کریں مغرب کی اوسوقت تک کہ تارے
نکل آویں اور عشا پڑھیں اول رات میں اور حکم کیا جلدی جانیکا طرف
جمعہ کیطرف جبکہ اذان دیجائے اوسکی اور غسل کرنیکا وہاں جانے
وقت اور حکم کیا اون کو لیں غنیمتوں میں سے خمس حصہ
اللہ کا اور وہ فرض ہے مومنین پر زکوۃ۔ زمینوں میں سے عشر اون
زمینوں کا جو سیراب ہوں سینچ ہونے سے یا پانی پلائی جاویں
آسمان سے (یعنی بارانی) اور جو پلائے جائیں چرس سے اونمیں
نصف عشر ہے اور ہر دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں زکوۃ کی اور بیس
میں چار بکریاں اور ہر چالیس گائے بیل میں ایک بقر اور ہر تیس
گائے بیل میں سے ایک تبیع جذع ہو یا جذعہ (یعنی نر یا مادہ) اور
ہر چالیس بکریوں میں جو باہر میں چرنیوالی ہوں ایک بکری ہے یہ
فریضہ اللہ کا جو مقرر کیا ہے اللہ نے زکوۃ کے باب میں پس
جو شخص زیادہ کرے اسمیں تو بہتر ہے اوسکے لئے۔ اور یہودی
اور نصرانی میں سے جو شخص اپنے خالص دل سے اسلام لے
آئے تو وہ مسلمانوں میں سے ہے اوس کے لئے ہے وہ نفع جو مسلمانوں کے لیے
اور اوسکے لئے ہے وہ نقصان جو مسلمانوں کے لئے ہے۔ اور جو کہ
یہودیت یا نصرانیت پر ہے تو چاہیے کہ نہ فتنہ میں ڈالا جاوے اپنے
دین سے۔ اور ہر ذی عقل مرد یا عورت پر غلام ہو یا آزاد ایک دینار
ہے کھرا جزیہ یا اوسکی قیمت کا کپڑا پس جو شخص کہ ادا کرے اسکو تو
واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور جو شخص کہ روکے
اسکو پس تحقیق وہ دشمن ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور سب مسلمانوں
کا درود نازل ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام اور رحمت اللہ کی
اور برکتیں اوسکی۔ اسیطرح ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع کبیر میں عمرو بن
حزم کی مسند میں بروایت ابن اسحق کہا حدیث بیان کی مجھ عبداللہ بن

وقال هذا منقطع ثم رواه من وجه آخر عن
عبد الله عن ابيه عن جده عمرو بن حزم
متصلا - **اقول** ورواه النسائي مختصرا
من طرق عديدة عن ابن شهاب قال
قرأت كتاب رسول الله صلے الله عليه وسلم
الذي كتب لعمرو بن حزم حين بعثه على
نجران وكان الكتاب عند ابي بكر بن حزم
فكتب صلے الله عليه وسلم هذا بيان من
الله ورسوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا
بِالْعُقُودِ - وكتب الآيات منها حتى بلغ ان
الله سَرِيعُ الْحِسَابِ - ثم كتب هذا كتاب
الجراح في النفس مائة من الابل وفي العين
خمسون وفي اليد خمسون وفي الرجل
خمسون وفي المامومة ثلث الدية وفي
الجائفة ثلث الدية وفي المنقلة خمس
عشرة فريضة وفي الاصابع عشر عشر و
في الاسنان خمس خمس وفي الموضحة
خمس - واخرجه ايضا من طريق مالك
عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو
ابن حزم عن ابيه قال الكتاب الذي كتبه
رسول الله صلے الله عليه وسلم لعمرو بن
حزم في العقول ان في نفس مائة من الابل
وفي الانف اذا وعي جدعا مائة من الابل
وفي المامومة ثلث النفس وفي الجائفة
مثلها - **تنبيه** - فهذا الكتاب هو
الذي وهم فيه النسائي وغيره من ارباب
السير والحديث وزعموا ان الكتاب الذي

ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت کرکے کہا کہ ہذا کتاب رسول اللہ یوری حدیث
کہا کہ تخریج کی اسکی ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا یہ سند منقطع ہے پھر
روایت کیا اسکو دوسرے طریقہ سے عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے وہ اپنے دادا عمرو بن حزم سے بسند متصل کہتا ہوں کہ
روایت کیا اسکو نسائی نے مختصر چند طریقوں سے ابن شہاب سے کہا کہ پڑھا
مینے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو لکھا تھا عمرو بن حزم کیلئے
جبکہ بھیجا اونکو نجران اور رہتا وہ فرمان ابی بکر بن حزم کے پاس پس
لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس
کے رسول کیجانب سے اے لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو
اور لکھیں آیتیں یہانتک کہ پہونچے آپ ان اللہ سریع الحساب
تک - پھر لکھا کہ یہ کتاب ہے بیان احکام قصاص کی - جان
کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کے پچاس اور ایک ہاتھ کے
پچاس اور ایک پاؤں کے پچاس - اور زخم مامومہ میں ثلث دیت
ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اوکھلے ہوئے کی
دیت پندرہ اونٹ اور اونگلیوں میں دس دس اور دانتوں میں پانچ
پانچ - اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ - اور یہی تخریج کی ہے مالک کے طریقہ
سے جو روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن
حزم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دیتوں میں کہ جان کے
بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ناک جب جڑ سے کاٹ لیجائے
تو اوس کی دیت سو اونٹ ہیں - پوری دیت کی تہائی اور جائفہ
کی دیت مثل اوس کے -
تنبیہ پس یہ فرمان وہ ہے جسمیں وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ
اور اون کے سوا ارباب سیر اور اصحاب حدیث کو اور گمان
کیا ہے کہ وہ فرمان جو بھیجا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اہل یمن کو وہ وہی فرمان ہے جو لکھا تھا عمرو بن حزم
کے لئے اور ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے اول ذکر کر دیا ہے

بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل اليمن هو الكتاب الذى كتبه لعمرو بن حزم وليس كذلك بل قد اسبقنا ان الكتاب الذى كتبه لعمرو بن حزم الذى وصاه فيه و بين فيه احكام الاسلام غير الكتاب الذى ارسله لاهل اليمن ومنشأ الوهم هو ان رسول الله صلى الله وسلم كتب هذين الكتابين ودفعهما لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن فكانت الكتابة وقعت فى حين واحد وانما يشهد على ما فصلناه سياق الكتابين وكفى به شهيدا - **ثم اعلم** ان النسائى زاد فى رواية كتاب الجراح ايضا فى هذا الكتاب ولم يروه السيوطى فى رواية ابن عساكر فهذا زيادة من الترمذى -

کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو جسمیں وصیت کی تھی اونکو اور بیان کیے تھے احکام اسلام کے وہ غیر ہے اوس فرمان کا جو بھیجا تھا رسول اللہ نے اہل یمن کو اور منشا وہم کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھے دونو فرمان اور دیے تھے وہ دونو عمرو بن حزم کو جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف۔ پس لکھے گئے تھے دونو ایک ہی وقت میں۔ اور گواہ ہے ہمارے اِس بیان کا کہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں، طرز اون دونو تحریروں کا اور یہ کافی گواہ ہے۔ **پھر** جان تو کہ نسائی نے زائد کیا ہے اپنی روایت میں کتاب الجراح کو بھی اِس فرمان میں اور نہیں روایت کیا اِسکو سیوطی نے ابن عساکر کی روایت میں پس یہ زیادتی ہے ترمذی کی۔

غرائب ما فى هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اِس فرمان میں آئی ہیں

بهيمة - بهمة صغير ولد الضأن والانعام كلها بهيمة لانها استبهمت عن الكلام - **مخنقة** - يقال خنقه اى عصر حلقه وترقوته - **موقوذة** - الوقذ الضرب المثقل والكسر يقال وقذ النفاق اى كسره ودفعه - **مترديه** - من الردى وهو الهلاك - **نصب** هو بضم المعجمة وسكونها حجر كانوا ينصبونه فى الجاهلية ويتخذونه صنما فيعبدونه وجمعه انصاب

بہیمۃ بہمۃ بھیڑ کا چھوٹا بچہ۔ اور چوپایے سب بہیمہ ہیں کیونکہ مبہم ہیں وہ کلام کرنے سے۔ **منخنقۃ** بولا جاتا ہے خَنَقَہٗ یعنی بھینچ ڈالا اوسکا حلق اور نرخرہ۔ **موقوذہ**۔ وقذ بھاری اور وزن دار چیز کی چوٹ اور توڑ ڈالنا بولا جاتا ہے وقذ النفاق یعنی توڑ ڈالا اوسکو اور کھو دیا اوسکو۔ **مترویہ** مشتق ہے ردی سے جس کے معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ **نصب** بضم ضاد معجمہ۔ اور سکون بھی۔ وہ پتھر جسکو گاڑ لیتے تھے زمانہ جاہلیت میں [illegible] بت بنا کر اوسکی پوجا کرتے تھے۔ اور اوسکی جمع انصاب [illegible]

وقیل حجر ینصبونہ فیذبحون علیہ والمآل واحد **ازلام**۔ جمع الزلم بفتح معجمۃ وضمہا وفتح اللام۔ وھی قداح کتب فیہا افعل۔ ولا تفعل۔ ولا شئ۔ فی الجاھلیۃ اذا اراد منہم سفرا او امرا اخرج منہا زلما فان خرج الامر یفعل وان خرج النہی امتنع وان خرج لا شئ اعاد الاخراج۔ **یحتبی**۔ نہی عن الاحتباء فی ثوب واحد ھو ان یضم رجلیہ الی بطنہ بثوب یجمعہا بہ مع ظہرہ ویشدہ علیہا وقد یکون بالیدین فیقال رأیتہ محتبیا بیدیہ ھو ان یجلس بحیث یکون رکبتاہ منصوبتان وبطنا قدمیہ موضوعین علی الارض ویداہ موضوعتین علی ساقیہ ووجہ المنع انہ ربما تحرک او تحرک الثوب فتبدو عورتہ۔ **یعقص** العقص جمع الشعر وسط راسہ او لف ذوائبہ حول راسہ کفعل النساء۔ **غلس** ظلمۃ آخر اللیل اختلط بضوء الصبح۔ **یہجر الھاجرۃ**۔ التہجیر التبکیر الی کل شئ والمبادرۃ الیہ۔ وصلوۃ الہجیر والھاجرۃ ھی صلوۃ الظہر۔ **تزیغ** لا تزغ ای یمیلہ عن الایمان ویقال زاغ عن الطریق اے عدل عنہ۔ **عقار**۔ جاء فی الحدیث من باع دارا او عقارا بالفتح۔ الضیعۃ والنخل والارض ونحوہا ومنہ فرد علیہم ذراریہم وعقار بیوتہم اراد ارضیہم وقیل متاع بیوتہم وادواتہ واوانیہ وقیل

کہا وہ پتہر کہ گاڑتے تہے اوسکو اور قربانی کرتے تہے اوسپر اور مقصود واحد ہے **ازلام** جمع ہے زلم کی بفتح زاء معجمہ اور ضمہ اوسکا اور فتح لام کا۔ اور وہ تیر ہوتے تہے جنمیں لکہا ہوتا تہا۔ افعل کر۔ ولا تفعل نکر۔ ولا شئ کچہہ نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جبکہ ارادہ کرتے تہے سفر کا یا کسی کام کا تو نکالتے تہے اونمیں سے ایک تیر پس اگر نکل آتا حکم تو کرتا وہ کام اور اگر نکلتی نہی تو روکجاتا اوس سے اور اگر نکلتا لاشئ۔ تو پہر تیر نکالا جاتا تہا **یحتبی** منع کیا ہے احتباء سے ایک کپڑے میں اور معنے اوس کے یہ ہیں کہ ملاوے اپنے پاؤں اپنے پیٹ سے ساتھ ایک کپڑے کے مع اپنے پیٹھ کے اور باندہے اوس کپڑے کو اوسپر اور کبہی ہوتا ہے احتبا ہاتوں سے پس بولا جاتا ہے کہ رأیتہ محتبیا بیدیہ۔ اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اسطرح کہ ہوں اوس کے دونو گہٹنے کہڑے اور تلوے زمین پر ہوں اور دونو ہاتہہ رکھے ہوں پنڈلیوں پر اور وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوگا کہ حرکت کرے وہ شخص یا حرکت کرے کپڑا تو کھل جائیگا ستر اوسکا **یعقص** عقص جمع کرنا بالوں کا وسط سر میں یا گوندہنا کچیوں کا گرد سر کے مثل عورتوں کے **غلس** اندھیری آخر شب کی جو ملجائے صبح کی روشنی کے ساتھ **یہجر الہاجرۃ**۔ تہجیر سبقت اور مبادرت کرنا ہر شئے کیطرف اور صلوۃ الہجیر اور صلوۃ الہاجرۃ۔ سے مراد نماز ظہر۔ **تزیغ** بولا جاتا ہے لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا یعنی مائل کرے اوسکو ایمان سے اور بولا جاتا ہے زَاغَ عَنِ الطَّرِیْقِ۔ یعنی پہر گیا راستہ سے **عقار** حدیث میں آیا ہے کہ مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عقارًا بفتح عین مہملہ یعنے وہ بیچے گھر یا عقار۔ مکانات اور کھجوریں اور زمین اور مثل اس کے اور اسی سے ہے فَرَدَّ عَلَیْہِمْ یعنی واپس کرشے اونکو انکی اولاد اور اونکے گھر ونکی عقار مراد اونکی زمین اور کہا گیا ہی کہ اونکے گھر ونکی پونجی اور اوس کے

مناعه الذى يبتذل فى الاعياد وقيل
العقار الارض وما يتصل بها ومنه خير
المال العقر بالضم وقيل بالفتح اصل كل
شئ وقيل اصل مال له نماء ـ لكن هنا
المراد منه الارض حيث يعلم مما بعده ـ
غرب ـ بفتح المعجمة وسكون المهملة
هو الدلو العظيمة تتخذ من جلد ثور ـ
تبيع ـ ولد البقرة اول سنة ـ **حالم**
اى الجزية على كل بالغ احتلم او لم يحتلم
راف ـ يقال كان فاه يرف اى تبرق
اسنانه من رف البرق اذا تلألأ ـ
المامومة ـ والآمة شجة بلغت ام
الراس ـ **والجائفة** هى طعنة تنفذ الى
الجوف والمراد بالجوف كل ما له قوة محيلة
كالبطن والدماغ ـ **الموضحة** ـ هى الطعنة
التى توضح اى تظهر العظم ـ

برتن اور سامان۔ اور کہا گیا کہ وہ سامان جسکا استعمال موسم عید
پر کیا جاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ عقار کے معنی زمین کے
ہیں اور جو اوس کے متعلق ہو اور اسی سے ہے خیر المال العُقر
بضم عین اور بعض نے کہا بفتح العین۔ اصل ہر شی کی۔ اور کہا گیا ہو کہ
اصل وہ مال جسکے لئے نمو ہو۔ لیکن مراد اس سے اس فرمانیں
زمین ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس کے مابعد سے **غرب**
بفتح غین معجمہ اور سکون راء مہملہ۔ وہ بڑا ڈول جو بنایا جاتا ہے
بیل کی ثابت کھال سے **تبیع** گائے کا بچہ اول سال کا۔
حالم یعنی جزیہ ہے ہر بالغ پر خواہ وہ محتلم ہو یا نہو۔ **راف**
بولا جاتا ہے کانَ فاہُ یَرِفُّ یعنی چمکتے ہیں دانت اوس کے
مشتق ہے رَفَّ البَرقُ سے بولا جاتا ہے جبکہ بجلی چمکے۔
مامومہ اور آمّہ وہ زخم جو وسط دماغ تک پہونچے۔
جائفہ وہ زخم جو نفوذ کر جائے جوف تک اور مراد
جوف سے وہ جگہ ہے جسمیں قوت مغیرہ ہو جیسے پیٹ
اور دماغ۔ **موضحہ** وہ زخم جو ہڈی کو ظاہر کر دے

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله اوفوا بالعقود ـ فيه دليل على
انه لا خيار فى مجلس البيع وان العقد يلزم
ويثبت بلا خيار وهو مذهب ابى حنيفة
ومالك رحمهما الله وخالفهما الشافعى واحمد
وغيرهما والحجة لهم فى ذلك ما ثبت فى
الصحيحين عن ابن عمر رض قال اذا تبايع
الرجلان فكل واحد منهما بالخيار ما لم يتفرقا
وقالوا ان هذا صريح فى اثبات خيار

قولہ اوفوا بالعقود۔ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ خیار
نہیں ہے بیع کی مجلس میں اور اس بات پر کہ لازم اور ثابت
ہوجاتی ہے عقد بغیر خیار کے۔ اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ
اور امام مالک رحمہما اللہ کا اور مخالفت کی ہے اون دونوں کی
امام شافعی و امام احمد وغیرہ نے۔ حجت انکی وہ حدیث ہے
جو مروی ہے صحیحین میں ابن عمرؓ سے کہا جبکہ بیع و شرا کریں
دو شخص پس ہر ایک کو اونمیں سے خیار ہے (یعنی قبول اور فسخ
کا) جب تک کہ وہ علیحدہ نہوں اور کہا اونہوں نے کہ یہ صریح ہے

المجلس المتعقب لعقد البيع وليس هذا منافياً للزوم العقد بل هو من مقتضياته شرعاً فالتزامه من تمام الوفاء بالعقود والجواب عن الحنفية والمالكية ان المراد بالافتراق فی حديث ابن عمر الافتراق بالقول لا بالابدان والدليل عليه ما رواه النسائی والحاكم والبيهقی عن سمرة ان النبی صلے الله عليه وسلم قال البيّعان بالخيار حتی يتفرقا او ياخذ كل واحد منهما من البيع ما هوی ويتخايران ثلث مرات و يويده قوله تع وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ فامر سبحانه بتوثق الشهادة فلو شهد فی المجلس فبقاء الخيار ينافی التوثق۔

قوله تع احلت لكم بهيمة الانعام البهيمة كل حی لا يميز وقيل كل ذات اربع قوائم الازواج الثمانية والحق به الظبے والبقر الوحش ونحوهما مما يماثل الانعام فی الاجزاء وعدم الانياب فلو بقيت علے عمومها لكان اولی ليكون استثناء قوله تعالیٰ الا ما يتلے عليكم تحريمه فی اٰية التحريم كذا فی التفسير الاحمدی۔ **قوله تع اذا حللتم فاصطادوا**۔ يدل علے ان الاصطياد للمحرم حرام مادام محرما لكن هذا فی صيد البر خاصة واما فی صيد البحر فلا لانه حلال لقوله تعالیٰ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَادُمْتُمْ حُرُمًا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

خیار مجلس کے اثبات میں جو ہوتا ہی عقد بیع کے بعد اور نہیں ہی یہ منافی لزوم عقد کو بلکہ مقتضیات عقد سے ہے شرعا پس التزام خیار کا اتمام وفاء عقد سے ہے جسکی تاکید سے آیتیں ہیں) اور جواب حنفیہ اور مالکیہ کی جانب سے یہ ہے کہ مراد افتراق سے ابن عمرؓ کی حدیث میں افتراق بالقول ہے نہ افتراق بالابدان (یعنی انکی گفتگو ختم ہو جائے نہ یہ کہ وہ جدا ہو جاویں) اور دلیل اس پر وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے نسائی اور حاکم اور بیہقی نے سمرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دونو بیع و شرا کرنیوالے مختار ہیں جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جاویں یا لیلے ہر ایک اونمیں سے بیع میں سے وہ چیز جو اوسکو پسند ہو۔ اور خیار ہی اونکو تین مرتبہ۔ اور تائید کی قول اللہ عز و جل کا وَاَشْهِدُوْا ہے یعنی گواہ بنا لو جبکہ خرید و فروخت کرو تم پس حکم کیا ہے اللہ عز و جل نے گواہی کی مضبوطی کا واسطے عقد کیلئے پس اگر گواہی ہو جائے مجلس بیع میں تو اب باقی رہنا خیار کا منافی ہے اس گواہی سے توثق کو **قوله تعالیٰ** احلت لکم بهیمة الانعام یعنی بہیمہ ہر ذی حیات بے سمجھ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر چوپایہ اور وہ آٹھ جوڑے ہیں اور ملا دی گئی ہیں اوسکے ساتھ ہرن اور نیل گائے وغیرہ جو مشابہ ہیں چوپایوں کے اعضاء میں اور اس بات میں کہ اون کے ناب نہو (وہ دانت جسکو کچلی کہتے ہیں) اور جو بہائم کے ہوتا ہے پس اگر باقی رہتا اپنے عموم پر تو بہتر ہوتا تاکہ ہو جاتی استثنی قول اللہ عز و جل اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ میں استثناء متصل جو اصل ہی باب استثنیٰ میں یعنی حلال کیے گئے تمہارے لیے تمام بہائم چوپایہ مگر جنکی تحریم بیان کی گئی تفسیر آیت تحریم میں اسیطرح ہی تفسیر احمدی میں **قوله تعالیٰ**۔ اذا حللتم فاصطادوا۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شکار کھیلنا محرم کو حرام ہی جبتک کہ وہ احرام میں ہے لیکن یہ خشکی کے شکار کے بارہ میں ہی لیکن دریا کا شکار پس حلال ہے بوجہ قول اللہ عز و جل کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ یعنی حلال کیا

علی الاتصال الذی هو الاصل یعنی احلت لکم بهیمة الانعام الا ما یتلی علیکم

الَّذِيْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ـ هٰكذا فسره في التفسير الاحمدي ـ

قوله وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

المراد من الجوارح كواسب الصيد من سباع البهائم والطير كالكلب والفهد والعقاب والصقر والبازي وغير ذلك من ذي ناب او مخلب وهو قول الجمهور والائمة الاربعة منهم وحجتهم ما روي عن ابن عمر رض قال ما صاد من الطير البازات وغيرها فما ادركت فهو لك والا فلا تطعمه وقد روي عن مجاهد وغيره انهم كرهوا صيد الطير كله وقالوا ان المراد بالجوارح هي الكلاب المعلمة واستثنى الامام احمد صيد الكلب الاسود لانه عنده مما يجب قتله ولا يحل اقتناءه ـ من تفسير ابن كثير مختصرا ـ

قوله وينهى ان يحتبي ـ وقد صح فيما رواه جابر رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحتبي الرجل في ثوب واحد كاشفا عن فرجه رواه مسلم ـ

قوله ولا يعقص احد شعر راسه ـ عن ابي رافع قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يصلي الرجل وراسه معقوص رواه احمد و ابن ماجة وغيره والحكمة في ذلك ان الشعر يسجد معه حين سجد وروى ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد صحيح عن ابن

نہ پر شکار خشکی کا جبتک کہ تم محرم ہو۔ اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا۔ اسیطرح تفسیر کی ہو اس مقام کی تفسیر احمدی میں۔

قولہ تعالیٰ۔ وما علمتم من الجوارح۔ مراد جوارح سے شکار کرنیوالے جانور ہیں درندہ۔ چوپایہ اور پرند۔ جیسے کتا اور چیتا اور عقاب اور شکرہ اور باز وغیرہ جو ذی ناب ہوں (وہ دانت جو ایسے بہائم کے ہوتا ہے) یا جو چنگل سے شکار کریں اور یہی قول ہی جمہور کا انہیں ہی ائمہ اربعہ ہیں حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے ابن عمر رض سے کہا کہ وہ جسکو شکار کریں پرند جیسے باز وغیرہ پس جسکو پاوے تو (یعنی ذبح کیلئے) تو وہ واسطے تیرے ہی ورنہ مت کہا تو اوسکو اور روایت ہی مجاہد وغیرہ سے کہ اونہوں نے مکروہ جانا سب پرندوں کا شکار۔ اور کہا کہ مراد جوارح سے صرف تعلیم یافتہ کتے ہیں اور استثنیٰ کیا امام احمد نے کالے کتے کا شکار اس وجہ سے کہ اونکے نزدیک وہ اون جانوروں میں سے ہی جسکا مار ڈالنا واجب ہے اور جائز نہیں ہے اوسکا پالنا۔ تفسیر ابن کثیر مختصر۔

قولہ وینہی ان یحتبی صحیح حدیث میں آیا ہے بروایت جابر رض وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احتبا کرے کوئی ایک کپڑے میں کہ کھولنے والا ہو اپنے ستر کا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ۔ روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی شخص اور اوسکا سر گوندھا ہوا ہو روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ وغیرہ نے اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ بال سجدہ کرتے ہیں اس کے ساتھ جب وہ سجدہ کرتا ہے۔ اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں صحیح اسناد کے ساتھ ابن مسعود رض سے کہ وہ گئے ایک

مسعود انه دخل المسجد فرای فیه رجلا
یصلی عاقصا شعره فلما انصرف قال عبد الله
اذا صلیت فلا تعقص شعرک فان شعرک
تسجد معک ولک لکل شعرة اجر فقال
الرجل انی اخاف ان یتترب قال تتریبه
خیر لک - قال العراقی هو مختص بالرجال
دون النساء لان شعرهن عورة یجب
ستره فی الصلوة - **قوله یامر الناس
باسباغ الوضوء** - ای ابلغوا مواضعه
واوفوا کل عضو حقه وقد ورد فی الحدیث
بصیغة الامر - روی النسائی عن ابن
عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اسبغ
الوضوء وعن لقیط بن سمرة مرفوعا
اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ
فی الاستنشاق الا ان تکون صائما - رواه
احمد وابوداود والترمذی وقال حسن
صحیح - **قوله وایدیهم الی المرافق**
قال الله تعالی وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ - وفی
حدیث عثمان رضی الله عنه البخاری و
مسلم ان النبی صلعم غسل یدیه الی
المرفقین ثلث مرات وهو بفتح المیم و
کسر الفاء وعکسه ایضا لغتان وقد ذهب
علماء الامة الی وجوب غسلها وخالفهم
زفر وابو بکر بن داود الظاهری واستدلوا
بما رواه الدار قطنی والبیهقی من حدیث
جابر رض مرفوعا ان النبی صلی الله علیه وسلم
ادار الماء الی مرفقیه ثم قال هذا وضوء

مسجد میں پس دیکھا وہاں ایک شخص کہ جو نماز پڑھ رہا تھا اپنے
بالوں کو گوندھکر جبکہ وہ فارغ ہوا تو کہا ابن مسعود نے کہ
جب تو نماز پڑھا کرے تو مت گوندھا کر اپنے بالوں کو اس
وجہ سے کہ تیرے بال سجدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ اور
واسطے تیرے ہر بال کے عوض ثواب ہے پس کہا اوس
شخص نے کہ ڈرتا ہوں میں اسسے کہ وہ مٹی میں بھر جاوینگے جواب دیا ابن
مسعودؓ نے کہ اونکا مٹی میں بھرنا بہتر ہے تیرے لیے. کہا عراقی
نے کہ یہ حکم مخصوص ہے مردوں کے ساتھہ نہ عورتوں کے ساتھہ کیونکہ اونکے
بال ستر ہیں واجب ہے اونکا چھپانا نماز میں **قوله یامر الناس باسباغ
الوضوء** یعنی پہونچاؤ پانی مواضع وضو پر. اور پورا کرو حق ہر عضو
کا اور آیا ہے حدیث میں امر کے صیغہ کے ساتھہ. روایت کی
ہے نسائی نے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل کر تو وضو. اور روایت ہے
لقیط بن سمرہ سے مرفوع کہ کامل کر تو وضو اور خلال کر انگلیوں کے
درمیان اور مبالغہ کر ناک میں پانی ڈالنے میں مگر کہ ہو تو روزہ دار
روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور کہا کہ
حسن ہے اور صحیح ہے. **قوله وایدیهم الی المرافق** کہا اللہ عزوجل
نے اور دہوو تم اپنے ہاتھ کہنیوں تک. عثمان رض کی حدیث
میں ہے جسکو تخریج کیا ہے بخاری اور مسلم نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دہوئے اپنے ہاتھ کہنیوں تک تین
مرتبہ اور مرفق بفتح میم وکسر فا اور اوس کا عکس بھی دو لغت
ہیں. اور گئے ہیں علماء امت اس بات کی طرف کہ اونکا
دہونا واجب ہے اور مخالفت کی ہے اونکی زفر اور ابو بکر
بن داود ظاہری نے اور استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے دار قطنی اور بیہقی نے جابر رض سے
مرفوع کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانی کہنیوں
تک پھر فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ نہیں قبول کرتا اللہ نماز

لایقبل الله الصلوة الابه - وفیه القاسم
ابن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله
وهو متروك ولكن وثقه ابن حبان والحديث
ضعفه المنذری وابن الجوزی وابن
الصلاح والنووی وغيرهم واستدلوا
ایضاً بما رواه مسلم من حديث ابی هریرة
انه توضأ حتی اشرع فی العضد ثم قال
هکذا رأيت رسول الله صلی الله علیه وسلم
ولكن فیه انه لایدل علی الوجوب وروی
الدار قطنی عن عثمان رض فغسل وجهه و
یدیه حتی مس اطراف العضدین وفی
اسناده ابن اسحق المدلس وقد عنعن
وفی حدیث ابی هریرة انه غسل یده
الیمنی حتی اشرع فی العضد ثم غسل یده
الیسری حتی اشرع فی العضد - الحدیث
رواه مسلم وهذا ایضا لایدل علی الوجوب

قوله مسحوا برؤسکم اختلف العلماء
فی مسح الراس فقال الشافعی وعطاء
بتثلیث المسح متمسکه حدیث ابی هریرة
اخرجه الشیخان انه توضا مرة مرة و
مرتین مرتین وثلثا ثلثا - وحدیث
عثمان رض الذی اخرجه مسلم وابوداؤد
انه توضأ بالمقاعد فقال الا اریکم وضوء
رسول الله صلی الله علیه وسلم فتوضأ ثلثا
ثلثا - قال ابوداؤد صحیح - وصححه ابن
خزیمة - والوضوء شامل للغسل والمسح
بقیاس المسح علی الغسل - وجوابه ان

مگر اس کے ساتھہ اور اسکی سند میں قاسم بن محمد بن عبد اللہ
بن محمد بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں یعنی اونکی حدیث نہیں لیجاتی
لیکن ثقہ کہا ہے انکو ابن حبان نے اور حدیث کی تضعیف
کی ہے منذری اور ابن جوزی اور ابن صلاح اور نووی
وغیرہ نے اور بہی استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے مسلم نے ابی ہریرہ سے کہ اونہوں نے
وضو کیا یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پہر کہا اسیطرح دیکھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو - لیکن اسمیں یہ بات ہے کہ یہ وجوب
پر دلالت نہیں کرتی - اور روایت کیا ہے دار قطنی نے عثمان سے پس
دہویا اپنا مونہہ اور دونو ہاتہہ یہانتک کہ مس کیا اطراف دونوں
بازوؤں کو اور اسکی اسناد میں ابن اسحق ہے جو مدلس ہے اور
روایت کیا ہے اس حدیث کو بلفظ عنعن (جو مدلس کا مقبول نہیں)
ہے اور حدیث ابی ہریرہ میں ہے کہ دہویا اونہوں نے
اپنے سیدہے ہاتہہ کو یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پہر دہویا
اُلٹا ہاتہہ یہانتک کہ شروع کیا بازو سے روایت کیا اسکو مسلم
نے - اور یہ بہی نہیں دلالت کرتی وجوب پر -

قوله مسحوا برؤسکم - اختلاف کیا ہے علماء نے مسح راس میں
پس کہا امام شافعی اور عطاء نے کہ مسح تین مرتبہ ہے اور دلیل
اونکی حدیث ابی ہریرہ کی ہے جسکو تخریج کیا ہے شیخین نے
کہ وضو کیا ایک ایک مرتبہ - اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ
اور دلیل اونکی احدیث عثمان رض کی جسکو تخریج کیا ہے مسلم
اور ابوداؤد نے کہ وضو کیا اونہوں نے مقاعد میں پھر کہا
کہ کیا نہیں دکھاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس وضو کیا تین تین مرتبہ - کہا ابوداؤد نے کہ صحیح ہے
اور تصحیح کی ہے اس کی ابن خزیمہ نے اور وضو شامل ہے
غسل کو اور مسح بہی بوجہ قیاس کرنے مسح کے غسل پر اور جواب
اوسکا یہ ہے کہ قول اونکا توضا ثلثا ثلثا تو محتمل ہے اور

قوله توضأ ثلثا ثلثا محتمل والاحاديث الصحيحة
التي جاءت في عدم تكرار المسح عين المراد
به وبين ان التثليث باعتبار الغالب من
الاعضاء ومخصوص بالاعضاء المغسولة
وبناء المسح على التخفيف فقياسه على الغسل
وبناءه على الاكمال والاسباغ قياس مع
الفارق قال ابوداؤد واحاديث عثمان
رضي الله عنه وهي صحاح الباب كلها
دالة على ان مسح الراس مرة واحدة وبه
قال ابوحنيفة - **قوله ان يغلس
بالصبح** اختلفت الامة في ان الاسفار
افضل ام التغليس فذهب مالك والشافعي
واحمد واسحق والاوزاعي وداؤد الظاهري
والطبري الى ان التغليس افضل وان
الاسفار غير مندوب واحتجوا باحاديث
التغليس فمنها ما رواه البخاري وغيره
عن عائشة في حديث صلوة الفجر لا
يعرف بعضهن بعضا من الغلس وغير
ذلك من الاحاديث سيما حديث ابن مسعود رض
انه قال في حديث الاوقات الخمسة - ثم
كانت صلوته بعد ذلك التغليس - و
ذهب ابوحنيفة والثوري والحسن وهو
مروي عن علي وابن مسعود ان الاسفار
افضل وحجتهم ما رواه رافع بن خديج
مرفوعا اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر
رواه احمد وصححه جماعة من المحدثين ولفظ الطبراني
اسفروا بالصلوة الصبح حتى يرى القوم مواقع

احادیث صحیح جو آئی ہیں عدم تکرار مسح میں متعین ہے مراد اس
سے اور ظاہر ہے کہ تثلیث باعتبار غالب اعضاء کے ہے
اور مخصوص ہے اون اعضاء کے ساتھ جو دھوئے جاتے
ہیں۔ اور بنیاد مسح کی تخفیف پر ہے پس قیاس مسح کا غسل
پر اور بنا کرنا اکمال اور اسباغ پر قیاس مع الفارق ہے کہا
ابوداؤد نے کہ احادیث عثمان رض کی جو سب صحیح ہیں اس باب
میں وہ سب دال ہیں اس امر پر کہ مسح راس کا ایک مرتبہ
ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ **قولہ ان یغلس بالصبح**
اختلاف کیا ہے امت نے اس بات میں کہ اسفار افضل
ہے یا تغلیس پس امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی
اور اوزاعی اور داؤد ظاہری اور اسحق اور طبری کا مذہب
تو یہ ہے کہ تغلیس افضل ہے اور اسفار غیر مندوب اور
حجت اونکی وہ حدیثیں ہیں جو تغلیس کی بابتہ آئی ہیں اونمیں
سے وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری وغیرہ
نے عائشہ رض سے نماز فجر کی حدیث میں کہ نہیں پہچانتی تھیں
بعض عورتیں بعض کو بوجہ اندھیرے صبح کے اور اس کے
سوا حدیثیں خاصکر وہ حدیث جو مروی ہے ابن مسعود سے کہ کہا
اونہوں نے اوقات نماز خمسہ کی حدیث میں کہ پھر تھی
نماز رسول اللہ کی بعد اس کے تغلیس میں یعنی آپ نے
ہمیشہ اسی وقت پڑھی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور ثوری اور حسن
کا اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے یہ ہے کہ اسفار
افضل ہے اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے رافع
بن خدیج سے مرفوع۔ کہ اسفار کرو نماز فجر میں کیونکہ
زائد ہے اجر کے لئے روایت کیا احمد نے اور تصحیح کی اس کی
ایک جماعت محدثین نے اور لفظ طبرانی کے یہ ہیں
کہ اسفار کرو نماز صبح میں یہانتک کہ دیکھے قوم اپنے تیر
گرنے کی جگہ اور جواب دیا ہے تغلیس کی حدیث کا اسفار

نبلهم واجابوا عن حديث التغليس انه
تقرر في الاصول ان الخطاب للامة
لا يعارضه فعل النبي صلى الله عليه
وسلم في حقها وامرنا بالاتباع بقوله
في مثل ذلك لا بفعله **قوله يهجر
بالهاجرة حين تزيغ الشمس**
اختلف العلماء في ان صلوة الظهر
في اول الوقت افضل مطلقا او في
سواء ايام شدة الحر فالشافعي
ومن قال كقوله ذهبوا الى افضليته
في اول الوقت مطلقا وخالفهم الجمهور
وخصوا بما عدا اشدة الحر وحجة
الشافعي الاحاديث الواردة في
افضلية اول الوقت كما يدل عليه
هذا الكتاب وملازمة النبي صلعم
صلوة الظهر اذا زالت الشمس. واما
دليل الجمهور فما روى عن ابي ذر
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن بالظهر
فقال ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال
له ابرد حتى رأينا فيئ التلول فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة
الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر
فابردوا بالصلوة متفق عليه واجابوا
عن احاديث الواردة في فضل اول
الوقت بالتخصيص بحديث الابراد
هذا وبما روى عن انس قال كان صلعم

کہ اصول میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خطاب امت کو نہیں معارض
ہوتا ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے حق
میں۔ اور حکم دیا ہے ہمکو اپنے قول کے اتباع کا ایسی صورتوں
میں نہ اتباع فعل کا۔
قولہ یہجر بالہاجرۃ حین تزیغ الشمس۔ اختلاف کیا ہے علما
نے نماز ظہر میں کہ اول وقت اوسمیں افضل ہے مطلقا
خواہ موسم شدت گرمی کا ہو پس امام شافعی اور جس نے
اون کے موافق قول کیا ہے اس بات کی طرف گئے ہیں
کہ افضلیت اوس کی اول وقت ہے مطلقا خواہ کوئی موسم ہو
مخالفت کی ہے انکی جمہور نے اور خاص کیا ہے افضلیت
اول وقت کو شدۃ گرمی کے سوا اور حجت امام شافعی کی وہ
حدیثیں ہیں جو آئی ہیں اول وقت کی فضیلت میں جیسکہ دلالت
کرتا ہے اسی پر یہ فرمان۔ اور ہمیشہ پڑہنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نماز ظہر جبکہ ڈہل جائے سورج۔ لیکن دلیل
جمہور کی وہ حدیث ہے جو روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ
تھے ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں پس ارادہ کیا موذن
نے کہ اذان دے ظہر کی آپ نے فرمایا ابرد یعنی ٹہنڈ
ہونے دے پہر ارادہ کیا کہ اذان دے پہر فرمایا ابرد یہانتک
کہ دیکھا ہم نے ٹیلہ کے سایہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ شدت گرمی جہنم کی لپٹ ہے پس جب
گرمی سخت ہو تو ابراد کرو تم نماز میں متفق علیہ اور جواب دیا ہے
جمہور نے اون حدیثوں کا جو اول وقت کی فضیلت میں
آئیں تخصیص د موسم کے ساتھ بوجہ اس حدیث
ابراد کے اور بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے انس رض
سے کہا نماز پڑہتے تھے رسول اللہ ظہر کی نماز جاڑوں
میں اور نہیں جانتے ہم کہ جو حصہ دن کا گذر جاتا تھا وہ زیادہ
ہوتا تھا یا وہ جو باقی رہتا تہا یعنی ٹہیک منتصف النہار پر

يصلي الظهر في ايام الشتاء وما ندري
ام ما ذهب من النهار اكثر او ما بقي منه
قوله والعصر والشمس حية
اي صافية اللون لم يتغير وقد فسره
قوله صلى الله عليه وسلم في حديث
مسلم وقت صلوة العصر ما لم يصفر
الشمس ويسقط قرنها الاول **قوله**
والمغرب حين يقبل الليل
اختلف العلماء في اول وقت المغرب
فقال بعضهم ان اول وقته حين سقوط
قرص الشمس بكماله وهو قول الجمهور
وقيل برؤية الكواكب واحتجوا بحديث
ابي بصرة رض قال صلى بنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم العصر بالمخمص
وقال ان هذه الصلوة عرضت على من
كان قبلكم فضيعوها ومن حافظ
عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة
بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد
النجم رواه مسلم والنسائي واجاب عنه
الجمهور بان قوله الشاهد النجم مدرج
وليس بمرفوع وان صح فالمراد بالشاهد
ظلمة الليل هو ايضا روى ابو ايوب
بادروا بالصلوة المغرب قبل طلوع
النجم رواه الامام احمد وغيره
قوله ولا يؤخر المغرب
وهو المروي عن عقبة بن عامر لا تزال
امتي بخير ما لم يؤخروا المغرب حتى تشتبك النجوم

قولہ والعصر والشمس حیۃ یعنی صاف رنگ والا نہیں تغیر ہوتا
تھا اوسمیں اور تفسیر اسکی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
حدیث مسلم میں کہ وقت نماز عصر کا جب تک ہے کہ نہ پیلا پڑے
آفتاب اور نہ گر جاوے اوسکا اول کنارہ۔
قولہ والمغرب حین یقبل اللیل۔ اختلاف کیا ہے علما نے
اول وقت مغرب میں پس کہا بعض نے کہ اوسکا اول وقت
اوس وقت ہے جبکہ آفتاب کی پوری ٹکیہ ڈوب جائے اور یہی
قول جمہور علما کا ہے اور بعض نے کہا کہ اوسکا اول وقت
ستارہ دیکھنے پر ہے اور حجت لائے ہیں وہ حدیث ابی بصرہ
سے کہا کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر
کی مخمص (نام مقام) میں اور کہا کہ یہ نماز پیش کی گئی تم سے
اول کی امتوں پر پس ضائع کر دیا اونہوں نے اوسکو اور
جو شخص کہ حفاظت کرے گا اوس کی ہوگا اوسکو اجر دوہرا
اور نہیں نماز ہے بعد اس کے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد
ستارہ ہے روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی نے اور جواب دیا
اسکا جمہور نے اس طور سے کہ قولہ الشاہد النجم۔ مدرج ہے
اور مرفوع نہیں ہے اور اگر ثابت بھی ہو جاوے تو مراد شاہد
سے ظلمت لیل ہے اور یہی روایت ہے ابو ایوب سے کہا کہ
جلدی کرو نماز مغرب میں قبل طلوع نجم کے روایت کیا اسکو
امام احمد وغیرہ نے۔
قولہ ولا یوخر المغرب۔ اور یہی مروی ہے عقبہ بن عامر سے
کہ ہمیشہ رہیگی میری امت بھلائی پر جب تک کہ نہ دیر کرے گی
(نماز مغرب میں یہانتک کہ روشن ہو جاویں سب ستارے
روایت کیا اسکو امام احمد وابو داود نے اور اختلاف کیا
ہے علما نے آخر وقت مغرب میں پس کہا امام شافعی نے
ایک روایت میں کہ وقت مغرب کا وہ ہے کہ جب غائب ہو جائے
سورج وقت واحد ہے نہیں جائز ہے نماز اوس کے بعد

رواه احمد وابوداؤد واختلفوا فی آخر وقتها فقال الشافعی فی روایة عنه ان وقت المغرب حین تغیب الشمس وقتا واحدا لا صلوة بعدها وحجته ما رواه جابر رض فی حدیث جبرئیل علیه السلام ان جاء النبی صلعم فقال قم فصل لی فصلی المغرب حین وجبت الشمس ثم صلی ثانی الیوم وقتا واحدا لم یزل عنه رواه احمد والنسائی والترمذی وقال الجمهور ان آخر وقتها عند سقوط الشفق لحدیث ابی موسی عن النبی صلعم فیما اتاه سائل یسئله عن مواقیت الصلوة وفیه - ثم اخر المغرب حتی کان عند سقوط الشفق - **قوله والعشاء اول الليل** یؤیده ما روی عن عائشة قالت کانوا یصلون العتمة فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول واختلف العلماء فی امتداد وقته فقال بعضهم الی ثلث اللیل وحجتهم حدیث جبرئیل وقال بعضهم الی نصف اللیل واحتجوا بحدیث عبد الله بن عمرو مرفوعا - وقت صلوة العشاء الی نصف اللیل رواه احمد ومسلم والنسائی وقال بعضهم الی الفجر والدلیل حدیث ابی قتادة عند مسلم وفیه - لیس فی النوم تفریط وانما التفریط علی من لم یصل الصلوة حتی یجیٔ وقت الصلوة الاخری

اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا جابرؓ نے حدیث جبرئیل علیہ السلام کی کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ اٹھیے اور نماز پڑھائیے مجھے پس نماز پڑہی مغرب کی جبکہ ڈوب گیا سورج۔ پھر نماز پڑہی دوسرے دن اوسی وقت نہیں تجاوز کیا اوس سے روایت کیا اس کو امام احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا جمہور نے کہ آخر وقت مغرب کا شفق کے جاتے رہنے تک ہے بوجہ حدیث ابو موسیٰؓ کے کہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے کہ آیا آپ کے پاس ایک شخص جو دریافت کرتا تہا نماز کے اوقات اور اوسمیں ہے۔ پھر تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ہوا شفق کے جاتے رہنے کا وقت۔

قوله والعشاء اول الليل۔ تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث جو مروی ہے عائشہؓ سے کہا کہ نماز عشا پڑہتے تھے وہ شفق کے غائب ہونے کے بعد رات کے اول کے تہائی حصہ کے اندر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اوس کے وقت کے اختتام میں پس کہا بعض نے کہ تہائی رات تک اور حجت اونکی وہی حدیث جبرئیلؑ کی ہے اور کہا بعض نے آدہی رات تک اور حجت اونکی حدیث عبد اللہ بن عمر کی ہے مرفوع کہ وقت نماز عشا کا آدہی رات تک ہے روایت کیا اسکو امام احمد اور نسائی اور مسلم نے اور کہا بعض نے فجر تک اور دلیل اونکی حدیث ابی قتادہ کی ہے بروایت مسلم اور اوسمیں ہے کہ۔ نہیں نیند میں زیادتی۔ زیادتی تو اوس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑہے یہانتک کہ آجائے دوسری نماز کا وقت۔

قوله والغسل عند الرواح اليها۔ کیا واجب ہے غسل یوم جمعہ یا نہیں پس کہا بعض علما نے کہ ہاں یعنی واجب ہے اور وہ ایک گروہ ہے صحابہ اور غیر صحابہؓ اونمیں سے ابو ہریرہ اور عمار اور حسن اور مالک اور عمر ہیں بیانکیا ہے

قوله والغسل عند الرواح اليها - هل يجب غسل يوم الجمعة ام لا قال بعضهم نعم هم طائفة من الصحابة وغيرهم منهم ابو هريرة وعمار والحسن ومالك وعمر حكاه ابن حزم وقال الجمهور يستحب وحجتهم حديث عكرمة رواه ابو داؤد عن عكرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا لابن عباس اترى الغسل من يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير من اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب - الحديث بطوله - قال ابن دقيق العيد في مثل هذا دليل على تعليق الامر بالغسل بالمجيئ الى الجمعة واستدل به مالك في انه يعتبر ان يكون الغسل متصلا بالذهاب ووافقه الاوزاعي والليث وقال الجمهور يجزئ من الفجر وحجتهم ايضا حديث عكرمة -

اس کو ابن حزم نے اور کہا جمہور علما نے کہ مستحب ہے حجت اونکی حدیث عکرمہؓ کی ہے روایت کیا ہے اوس کو ابوداؤد نے عکرمہ سے کہ کچھ لوگ عراق کے آئے اور کہا ابن عباس سے کیا آپ کے نزدیک غسل یوم جمعہ واجب ہے آپ نے جواب دیا کہ نہیں۔ پاکیزگی ہے اور جو غسل کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو اوس پر واجب نہیں ہے۔ الحدیث کہا ابن دقیق العید نے ایسی حدیثوں میں دلیل ہے حکم غسل کی تعلیق پر جمعہ کو جانے کے وقت (یعنی جاتے وقت غسل چاہیئے) اور استدلال لائے ہیں امام مالک اس سے اس بات پر کہ معتبر ہے یہ بات کہ غسل متصل ہو جانے کے ساتھ اور موافقت کی ہے اونکی اوزاعی اور لیث نے اور کہا جمہور نے کہ کافی ہوگا غسل فجر سے اور حجت اون کی حدیث عکرمہ کی ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند عمر فاشتهر بها

یہ تحریر لکھی رسول اللہ نے صدقات کے بیان میں اور تھی یہ حضرت عمرؓ کے پاس مشہور ہوئی آپ کے نام سے

وهذا الكتاب لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم كتبه لعمر - وانما اشتهر باسمه لانه قرنه بسيفه فوجده بعد وفاته رضي الله عنه فاشتهر باسمه كما رواه الدارمي واخرجه ابوداؤد والترمذي والحاكم والامام احمد كلهم من طريق

اور اس تحریر کو نہیں لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے لئے۔ اور اون کے نام سے اسوجہ سے مشہور ہوگئی ہے کہ رکھ لیا اسکو اونہوں نے اپنی تلوار میں پس پایا لوگوں نے اسکو آپکی وفات کے بعد پس مشہور ہوگئی آپ کے نام سے جیسا کہ روایت کیا ہے اسکو دارمی نے اور تخریج کی ہے اسے ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم اور امام احمد سب نے سفیان بن حسین کے طریقہ سے وہ

سفیان بن حسین عن الزہری عن سالم عن ابیہ قال کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب الصدقۃ لم یخرج الی عمالہ حتی قبض فقرنہ بسیفہ فعمل بہ ابوبکر حتی قبض ثم عمل بہ عمر حتی قبض فکان فیہ۔ فی خمس من الابل شاۃ وفی عشر شاتان وفی خمس عشرۃ ثلاث شیاہ وفی عشرین اربع شیاہ وفی خمس وعشرین ابنۃ مخاض الی خمس وثلثین فان زادت واحدۃ ففیہا ابنۃ لبون الی خمس واربعین فاذا زادت واحدۃ ففیہا حقۃ الی ستین فاذا زادت واحدۃ ففیہا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا زادت واحدۃ ففیہا ابنتا لبون الی تسعین فاذا زادت واحدۃ ففیہا حقتان الی عشرین ومائۃ فان کانت الابل اکثر من ذلک ففی کل خمسین حقۃ وفی کل اربعین ابنۃ لبون وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ الی عشرین ومائۃ فان زادت واحدۃ فشاتان الی مائتین فان زادت علی المائتین ففیہا ثلاث شیاہ الی ثلثمائۃ فان کانت الغنم اکثر من ذلک ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ لیس فیہا شیٔ حتی تبلغ المائۃ الخ

روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ لکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب الصدقۃ نہیں جاری کیا اوسکو اپنے عاملوں کی طرف یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی اور رکھہ لیا تھا اسکو اپنی تلوار میں پس عمل کیا اوسپر ابوبکرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پھر عمل کیا اوس پر حضرت عمرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پس تحریر تھا اوسمیں کہ پانچ اونٹوں میں زکوۃ کی ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں بنت مخاض پنتیس تک پس اگر زائد ہو جاے اوس سے ایک بھی تو پھر اس میں بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ پس جبکہ زائد ہو جاے ایک بھی تو اوس میں حقہ ہے ساٹھ تک پس جبکہ زائد ہو جاے ایک بھی تو اوس میں جذعہ ہے پچھتر تک پس جبکہ زائد ہو جاے ایک بھی تو اوس میں دو بنت لبون ہیں نوے تک پس جب زائد ہو جاوے ایک بھی تو اوس میں دو حقہ ہیں ایک سو بیس تک پس اگر ہوں اونٹ اس سے بھی زائد تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون۔

اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ایک سو بیس تک اگر زائد ہو جاوے ایک بھی تو دو بکریاں دو سو تک پس اگر زائد ہو جاوے دو سو پر ایک بھی تو اوس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔

پس اگر ہوں بکریاں اس سے بھی زائد تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری ہے۔ نہیں ہے اون میں کچھہ جب تک کہ تعداد سو تک پوری ہو اور نہ جدا کیا جاوے مال مجتمع اور نہ جمع کیا جاوے مال متفرق زکوۃ کے خوف سے اور جو مال کہ دو شریکوں کا ہو تو رجوع کریں وہ آپسمیں برابر اور نہ لیا جاے زکوۃ میں بوڑھا اور نہ عیب دار۔

يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يوخذ فى الصدقة هرمة ولا ذات عيب ـ

اعلم ان الكتاب الذى كان رسول الله صلے الله عليه وسلم كتبه لابى بكر الصديق رضى الله عنه غير هذا الكتاب وان كان ابوبكر الصديق عمل بهذا ايضًا فلا يلزم من هذا اتحادهما فكان هو غيره كما يدل عليه الروايات وتغاير الفاظهما ـ كذا قاله الزرقانى فى شرح المواهب ـ ولما استوفيت الكلام فى كتاب ابى بكر الصديق ببيان المسائل المستنبطة من باب الزكوٰة وغيره وشرح الالفاظ الغريبة الواردة فى الحديث استغنيت من تكرارها ههنا +

جان تو کہ ـ وہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے لکھی تھی (جسکو ہم اوپر لکھہ آئے) وہ اس تحریر سے علیحدہ تھی اگرچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسپر بھی عمل کیا ہے پس نہیں لازم آتا اس سے ایک ہونا دونو تحریروں کا پس تھی وہ اس کے علیحدہ جیسیکہ دلالت کرتی ہیں اوس پر روایتیں اور اُن دونو کے الفاظ کا فرق ـ اسیطرح بیان کیا ہے زرقانی نے شرح مواہب میں اور جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ والی تحریر میں زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل اور لغات غریبہ کی شرح میں خوب اچھی طرح بیان کردی ہے تو اس جگہ اوس کے تکرار کی ضرورت نہیں سمجھی

* * *

* *

*

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لعمائر كلب مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمائر کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ہمراہ

مکتوب بنام عمائر کلب

اخرج هشام بن الكلبى قال حدثنا ابى عن ابراهيم بن سعد بن ابى وقاص ان قطن بن حارثة وفد مع قومه على النبى صلے الله عليه وسلم فاسلم وانشد النبى صلے الله عليه وسلم من قوله

تخریج کی ہے ہشام بن کلبی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرکے کہ قطن بن حارثہ اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے اور تعریف کی رسول اللہ کی اپنے قول (اشعار) سے ـ دیکھا میں نے

اشعار

رأیتك یا خیر البریة كلها + نبت قصاری (نصاری) فی الا روقة مرکب +
اعزك ان البدر سنة وجها + اذا ما بد للناس فی الحلل العصب +
اثمت سبیل الحق بعد اعوجاجها + وما بیت الناس فی السقایة والجدب +

ثم کتب معه کتابا لعمائر کلب نسخته

هذا کتاب من محمد لعمائر كلب و احلا فها ومن ظاهرة الاسلام من غیرهم مع قطن بن الحارثة العلیمی باقام الصلوٰة لوقتها و ایتاء الزکوٰة بحقها فی شدہ عقدها و وفاء عهدها لحضر من الشهود المسلمین منهم دحیة بن خلیفة الکلبی و سعد بن عبادة وعبدالله ابن انیس - علیهم من الهمو لة الراعیة ابساط الظاء من کل خمسین ناقة غیر ذات عوار والحمولة المائرة لهم طاغیة و فی الشوی الوری مسنة حامل اوحائل - وفیما سقے الجدول من العین المعین العشر وفی العشری شطرہ بقیمة الامین لا یزاد علیهم وظیفة ولا یفرق - شهد علے ذلك الله ورسوله وکتب ثابت بن قیس ابن شماس - تفسیره - قال الحافظ

آپ کو اے خیر مخلوقات بالکل - حجت بینہ غایت درجہ پر - قبیلہ کعب کی نسل میں -

آپ عزیز تر ہیں کہ روشن کر دیا چاند کے چہرہ کو - جبکہ ظاہر ہوئے آپ لوگوں کے سامنے سرداری لباس میں -

قائم کیا آپ نے حق کا راستہ بعد اوس کے ٹیڑھا ہوجانیکے اور پالا آپ نے لوگوں کو سمت اور قحط سالی میں -

پھر لکھا رسول اللہ نے اون کے ساتھ فرمان قبائل کلب کو نسخہ اوسکا یہ ہے کہ - یہ فرمان ہے محمد کی جانب سے قبائل کلب اور اون کے ہم عہدوں اور اون لوگوں کی طرف جنکو اسلام اون کے ساتھ جمع کر دے قطن بن حارثہ کی ہمراہ نماز کو اپنی اوقات پر ادا کرنے اور زکوٰۃ کو اوس کے حق شرعی کے موافق دینے کی بابتہ باستواری عقد و وفاء عہد - اور دیکھا گیا ہے مسلمان گواہوں کے روبرو اون میں سے وحیہ کلبی اور سعد بن عبادہ اور عبداللہ بن انیس ہیں -

اون پر زکوٰۃ فرض ہے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ کے چرنے والے اونٹوں میں اور اون اونٹوں میں جن کے بچے مرجاویں اور وہ دوسرے کے بچوں پر مالوف کر لئے جاویں ہر پچاس پر ایک ناقہ بے عیب - اور اونکی باربرداری کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہ لیجاوے اور بکریوں میں دو سالہ بکری خواہ گیابن ہو یا نہو - اور اوس زمین میں جو نہر سے پلائی جاوے زکوٰۃ کا دسواں حصہ ہے اور بارانی میں اوسکا نصف - عادل مبصر کے تخمینہ کے موافق اس سے زائد اونپر کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے -

اس معاہدہ کے اوپر شاہد کیا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے اور لکھا ثابت بن قیس بن شماس نے تفہیم کہا حافظ نے

وقد سماه ابن سعد حارثة بن قطن بدل قطن بن حارثة۔

کر نام بتایا ہے انکا ابن سعد نے حارثہ بن قطن بجائے قطن بن حارثہ کے۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

الثبت - الحجة البينة **قصار** - المنتهى - **الارومة** - الاصل **سنة** - اى اضاء - **العصب** هو السيد المطاع - **ظاره** - اى جمعه - **همولة** بفتح الهاء المهملة هى الراعية الماشية فى المرعى المباح **ابساط** - الناقة التى ترعى ولدها معها - **ظار** - بكسر الظاء المعجمة هى الناقة تألف بولد غيرها **حمولة** هى الحاملة للحوائج - **المائرة** هى الحاملة للميرة وهى الطعام **طاغية** - بالطاء المهملة والغين المعجمة اى خارجة عن حساب الزكوة - **الشوى** - بشد الياء التحتانية جمع شاة - **الورى** بشد الياء - السمينة +

اقول يشتمل هذا الكتاب على مسائل من ابواب الصلوة والزكوة وغيرها واذ قد فصلناها فيما سبق من الكتب اغنانا عن اعادته وتكريره هنا +

الثبت - دلیل ظاہر۔ **قصار** - منتہی - **الارومۃ** - اصل **سنہ** - یعنی چمکا - **العصب** اوس کے معنی ہیں وہ سردار جس کی تابعداری کیجاوے **ظارہ** - یعنی جمع کیا اوسکو **ہمولۃ** بفتح ہار مہملہ بمعنی چرنیوالے جانور - حلال وجائز بیڑ میں۔

ابساط وہ اونٹنی جس کے بچے اوس کے ساتھہ چریں **ظار** - بکسر ظار معجمہ وہ اونٹنی جو الوف کرلیجاوے دوسرے کے بچہ پر۔ **حمولۃ** وہ اونٹ جو بار برداری ضروریات کے کام آئیں۔ **المائرہ** - وہ اونٹ جو غلہ کا بوجھہ لے جانے کے کام آویں۔

طاغیۃ - طار مہملہ اور غین معجمہ۔ یعنی خارج ہیں حساب زکوۃ سے۔

الشوی - یار تحتانیہ مشدد۔ جمع ہے شاۃ کی۔ بکری - **الوری** - بہ تشدید یار تحتانیہ۔ موٹی۔

کہتا ہوں میں کہ شامل ہے یہ فرمان نماز اور زکوۃ وغیرہ کے مسائل پر اور چونکہ ان کا ہم نے اس سے اول کے فرمانوں میں ذکر کر دیا ہے تو ضرورت نہیں سمجھی اوس کے مکرر ذکر کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن مرة الجهني ولقومه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن مرہ جہنی اور اون کی قوم کے لیئے

عن عمرو بن مرة الجهني قال خرجنا
حجاجا في الجاهلية في جماعة من
قومي فرأيت في المنام وانا بمكة
نورا ساطعا من الكعبة حتى اضاء لي
جبل يثرب واشعر جهينة وسمعت
صوتا في النور وهو يقول انقشعت
الظلماء وسطع الضياء وبعث خاتم الانبياء
ثم اضاء لي اضاءة اخرى حتى نظرت الى
قصور الحيرة وابيض المدائن وسمعت
صوتا في النور وهو يقول ظهر الاسلام
وكسرت الاصنام ووصلت الارحام
فانتبهت فزعا فقلت لقومي ليحدثن في
هذا الحي من قريش حدثا واخبرتهم لما
رأيت فلما انتهيت الى بلادنا جاء
الخبر ان رجلا يقال له احمد قد
بعث فخرجت حتى اتيته واخبرته
بما رأيت فقال يا عمرو بن مرة
انا النبي المرسل الى العباد كافة
ادعوهم الى الاسلام وامرهم بحقن
الدماء وصلة الارحام وعبادة
الله وحده ورفض الاصنام وبحج
البيت وصيام شهر رمضان شهر
من اثني عشر شهرا فمن اجاب فله
الجنة ومن عصى فله النار فامن عمرو

روایت ہے عمرو بن مرہ جہنی سے کہا کہ نکلے ہم جاہلیت
کے زمانہ میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ بہ نیت
حج۔ پس میں نے خواب میں دیکھا اور میں مکہ میں تھا کہ
ایک نور بلند ہوا کعبہ سے یہانتک کہ روشن ہو گئے میرے
لیئے مدینہ کے پہاڑ اور جہینہ کا اشعر (پہاڑ کا نام ہے)
اور سنا مینے ایک آواز اوس نور میں سے کہ کہتا تھا
جاتی رہی اندھیری اور چمکی روشنی اور مبعوث ہوئے
خاتم الانبیاء۔ پھر روشنی ہوئی میرے لیئے دوسری مرتبہ
یہانتک کہ دیکھا مینے حیرہ کے محلوں اور مدائن کے قصر ابیض
کی طرف اور سنا مینے ایک آواز نور میں سے جو کہتا تھا کہ ظاہر
ہو گیا اسلام اور ٹوٹ گئے بت اور صلہ رحمی ہونے لگی۔ پس جاگا
میں گھبرا کر اور مینے اپنی قوم سے کہا کہ ضرور اس قبیلہ قریش
میں کوئی نئی بات ہو ویگی اور خبر دی مینے انکو اپنے خواب
کی۔ پس جب ہم اپنے شہر واپس پہونچے تو خبر آئی کہ ایک آدمی
جسکا نام احمد ہے مبعوث ہوا ہے۔ پس نکلا میں حتی کہ حاضر
ہوا آپکی خدمت میں اور اپنے خواب سے آپکو مطلع کیا فرمایا آپنے
کہ اے عمرو بن مرہ میں نبی ہوں بھیجا گیا ہوں تمام مخلوق کیطرف
بلاتا ہوں اونکو اسلام کیطرف اور حکم کرتا ہوں میں اونکو خون ناحق
سے رکنے کا اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت کرنے
اور بتوں کے چھوڑنے اور حج کرنے اور بارہ ماہ میں سے
رمضان کے ایک مہینہ کے روزہ رکھنے کا۔ پس جس
شخص نے قبول کیا تو اوس کے لیئے جنت ہے اور
جس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے پس
ایمان لے آئے عمرو امن میں رکھیگا اللہ جہنم کی گرمی سے۔

يومنك الله من حر جهنم فقلت اشهد
ان لا اله الا الله وانك رسول الله
آمنت بكل ما جئت به من حلال
وحرام ثم انشدته ابياتا قلتها حين
سمعت به وكان لنا صنم وكان ابي
سادنه فكسرته ثم لحقت بالنبي صلعم
وانا اقول -

اشعار

شهدت بان الله حق وانني
لآلهة الاحجار لا شك تارك
وشمرت عن ساقي الازار مهاجرا
اجوب اليك الوعث بعد الدكادك
لاصحب خير الناس نفسا ووالدا
رسول مليك الناس فوق الحبائك
قال النبي صلی الله عليه وسلم مرحبا
بك يا عمرو فقلت بابي انت وامي
ابعث بي الى قومي لعل الله ان يمن
بي عليهم كما من بك علي قال فبعثني
فقال عليك بالرفق والقول السديد
ولا تكن فظا ولا متكبرا ولا حسودا
فاتيت قومي فقلت يا بني رفاعة بل
يا معشر جهينة اني رسول رسول الله صلی
الله عليه وسلم اليكم ادعوكم الى الاسلام
وآمركم بحقن الدماء وصلة الرحم و
عبادة الله وحده ورفض الاصنام
وبحج البيت وصيام شهر رمضان من
اثني عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة

پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں ایمان لایا میں
تمام اون حلال وحرام کے احکام پر جو آپ لائے ہیں
پھر پڑھے میں نے وہ شعر جو میں نے آپ کی خبر سنکر کہے
تھے۔ اور ہمارا ایک بت تھا جس کا متولی میرا باپ
تھا پس توڑ ڈالا میں نے اوسے پھر آگیا میں رسول خدا
کی خدمت میں اور میں کہہ رہا تھا

شعر

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ حق ہے اور میں
پتھروں کے معبودوں کو ضرور چھوڑ دوں گا
اور مضبوط ارادہ کرلیا میں نے ہجرت کا۔
قطع کر رہا ہوں تمہیں طرف تیرے مصائب سفر کو بعد ریتلے
ٹیلوں کے۔ تاکہ ساتھی بنوں میں اوسکا جو بہتر ہے لوگوں سے
بالذات وبالنسب۔ جو رسول ہے اللہ کا آسمانوں پر۔
فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرحبا یا عمرو۔ میں نے عرض
کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے میری قوم کی
طرف بھیجئے۔ شاید اللہ اونپر میری وجہ سے احسان
کرے جیسے کہ مجھپر آپکی وجہ سے احسان کیا۔ کہا عمرو
نے پس بھیجا مجھے آپ نے اور فرمایا نرمی کر اور نرم
باتیں کر اور درست ہو سخت اور نہ متکبر اور نہ حاسد پس آیا
میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے اے بنی رفاعہ بلکہ
اے معشر جہینہ میں رسول اللہ کا قاصد ہوں تمہاری
طرف بلاتا ہوں میں تم کو اسلام کی طرف اور حکم کرتا
ہوں تم کو خون ناحق سے رکنے کا۔ اور صلہ رحمی اور
ایک اللہ کی عبادت اور بتوں کے چھوڑنے اور کعبہ کا
حج کرنے اور بارہ مہینوں میں سے رمضان کے روزہ
رکھنے کا پس جسنے قبول کیا اوسکے لیے جنت ہے

ومن عصی فله النار - یا معشر جهینة
ان الله جعلکم خیار من انتم منه و
بغض الیکم فی جاهلیتکم ما حبب لی
فیه کم من العرب فانهم کانوا یجمعون
بین الاختین والغزاة فی الشهر
الحرام ویخلف الرجل علی امرأة
ابیه فاجیبوا هذا النبی المرسل
من بنی لوئ بن غالب تنالوا شرف
الدنیا وکرامة الاخرة فما جاء نی
الا رجل فقال یا عمرو بن مرة
امر الله عیشك اتامرنا برفض الهتنا
وان نفرق جمعنا وان نفارق دین
ابائنا الشم العلی الی ما یدعونا
الیه هذا القرشی من اهل تهامة
لا حبا ولا کرامة ثم انشأ الخبیث
یقول - شعرا

ان ابن مرة قد اتی بمقالة +
لیست مقالة من یرید صلاحا +
انی لاحسب قوله وفعاله +
یوما وان طال الزمان ذباحا +
لیسفه الاشیاخ ممن قد مضی +
من رام ذلك لا اصاب فلاحا +

قال عمرو الکاذب منی ومنك
امر الله عیشه وابکم لسانه واکمه
اسنانه قال فوالله ما مات حتی
سقط فوه وعمی وخرف وکان لا یجد
طعم الطعام فخرج عمرو ومن اسلم

اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے۔
اے معشر جہینہ تحقیق اللہ نے کیا ہے تمکو بہتر اون میں
جنمیں سے تم ہو اور مبغوض کیا طرف تمہارے تمہاری جاہلیت
کے زمانہ میں بھی اوس چیز کو جو محبوب ہے تمہارے سوا
اور عربوں کے لئے کیونکہ وہ نکاح میں جمع کرتے ہیں دو
بہنوں کو اور لڑتے ہیں شہر حرام میں اور شادی کر لیتا ہے
مرد اپنے باپ کی بیوی سے پس قبول کرو حکم اس
نبی مرسل کا جو بنی لوئی بن غالب میں کا ہے پاؤگے
تم بزرگی دنیا کی اور کرامت آخرت کی پس نہیں آیا
میرے پاس مگر ایک آدمی پس کہا کہ اے عمرو بن مرہ
تلخ کرے اللہ تیری زندگی کو کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو ہمارے
معبودوں کے چھوڑنے کا اور یہ کہ علیحدہ ہو جائیں ہم
جماعت سے اور چھوڑیں اپنے باپ دادا کا دین جو
بلند و برتر ہے (اور آویں) طرف اوس دین کے جس
کی طرف اہل تہامہ کا یہ قرشی بلاتا ہے۔ نہ پسندیدہ ہو وہ
اور نہ بزرگی ہو اوسے پھر خبیث یہ شعر پڑھنے لگا کہ:
ابن مرہ ایسی بات لیکر آیا جو اصلاح چاہنے والے کی سی
بات نہیں ہے میں اوس کے قول و فعل کو گمان کرتا ہوں
کہ ایکدن مغلوب ہوگا اگرچہ ایک عرصہ کے بعد ہو تا کہ
بیوقوف کردے اون بزرگوں کو جو پہلے گذر گئے ہیں
جو شخص کہ اس کی اطاعت کریگا نہیں پہونچیگا فلاح کو۔
کہا عمرو نے جو شخص جھوٹا ہو خواہ ہماری جانب کا یا
تیری جانب کا تو تلخ کرے اللہ اوس کی زندگی اور
گونگی کرے اوس کی زبان اور گرا دے اوس کے
دانت کہا پس قسم اللہ کی نہیں مرا وہ حتی کہ گر گئے
اوس کے سارے دانت اور اندھا ہو گیا سٹھیا
گیا تھا اور کھانیکا مزہ نہیں معلوم کرسکتا تھا پس نکلا عمرو

من قومه حتى اتوا النبي صلى الله
عليه وسلم فحياهم ورحب بهم وكتب
لهم كتابا هذه نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب
من الله العزيز على لسان رسوله
بحق صادق وكتاب ناطق مع عمرو
ابن مرة لجهينة بن زيد - ان لكم
بطون الارض وسهولها وتلاع
الاودية وظهورها على ان ترعوا
نباتها وتشربوا ماءها على ان تودوا
الخمس وفي التيعة والصريمة شاتان
اذا اجتمعتا فان فرقتا فشاة شاة ليس على
اهل المثيرة صدقة ولا على
الواردة لبقة والله شهيد على
ما بيننا ومن حضر من المسلمين
كتاب قيس بن شماس -
اورده في كنز العمال وقال اخرجه
الروياني وابن عساكر في تاريخه -

اون لوگوں کو ساتھہ لیکر جو اوس کی قوم میں سے اسلام
لائے یہانتک کہ آگئے رسول اللہ کی خدمت میں پس
مرحبا کہا آپنے اونکو اور لکھا اونکے لیئے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ بزرگ کی
جانب سے اوس کے رسول کی زبان پر محکم کیا گیا حق
صادق اور کتاب ناطق کے ساتھہ عمرو بن مرہ کے ساتھ
جہینہ بن زید کے لیئے۔ تمہارے لیئے پست اور نشیب کی
زمینیں ہیں اور ٹیلہ جنگلوں کے اور بلند زمین کہ چراؤ
تم اپنے جانوروں کو اوسکا گہاس اور پیو تم اوسکا پانی اس
شرط پر کہ ادا کرو تم زکوۃ اور پنجگانہ نماز پڑہو اور پانچ اونٹوں میں
چالیس بکریوں میں اور اسیطرح ایکسو اکیس سے لیکر دو سو
بکریوں تک دو بکریاں ہیں جبکہ جمع ہوں ایک شخص کے پاس
پس اگر جدا جدا کر لیجاویں تو ایک ایک بکری ہے کہیتی کے
جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے۔ اور نہ گہر کے پلے ہوئے
جانوروں کو زکوۃ کے جانوروں میں ملایا جاتے اور اللہ اور مسلمان
جو موجود تہے گواہ ہیں ہمارے تمہارے درمیان کے معاہدہ پر یہ
تحریر ہے قیس بن شماس کی۔ بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا
کہ تخریج کی ہے اسکی رویانی اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں۔

الغرائب منه

اشعر - هو اسم جبل - **انقشعت** يقال تقشع السحاب اى تصدع واقلع وكذا اقشع وقشعته الريح - **حقن** يقال حقن له دمه اذا منعه من قتله - **سادن** سدانة الكعبة خدمتها ومن تولى امرها وفتح

اشعر ایک پہاڑ کا نام ہے **انقشعت** بولا جاتا ہے تقشع السحاب یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور اکہڑ گیا اور اسیطرح اقشع اور قشعته الریح **حقن** بولا جاتا ہے حقن له دمه جبکہ منع کرے کسی کو کسی کے قتل سے۔
سادن سدانة الکعبة۔ خدام اوس کے۔ اور جو شخص کہ والی ہو اوس کے امر اور اوسکا دروازہ کہولنے

بابها واغلاقه سدان فهو
سادن جمعه سدنة - **اجوب**
من الجوب وهو القطع - **الوعث**
الرمل ويشتد المشي فيه ومنه
وعثاء السفر اي شدته ومشقته
دكادك - واحده دكدك
يقال سهلٌ ودكدكٌ هي ماتلبد
من الرمل بالارض ولم يرتفع
كثيرا - **حبائك** جمع حبيكة يعني
الطريق يعني بها السموات لان فيها
طرق النجوم كذا فسر هذا في مجمع
البحار - **الشم** - من الشمم وهو
ارتفاع قصبة الانف واشراف
الارنبة كناية عن الرفعة والشرف
ذباحا - يقال ذبح اذا طأطأ راسه
كناية عن الخفض والذل - **تلاع**
هي مسائل الماء من علو الى سفل
جمع تلعة وقيل من الاضداد ويقع
على ما انحدر من الارض واشرف
منها - **التيعة** - هي اسم لادنى ما
تجب فيه الزكوة من الحيوان
كالخمس من الابل والاربعين من
الغنم - **الصريمة** - مصغر الصرمة
هو القطيع من الابل والغنم قيل من
العشرين الى الثلثين والاربعين
والمراد هنا من الغنم مائة واحدى
وعشرون شاة الى المائتين - **المشيرة**

اور بند کرنے کا پس وہ سادن ہے اور اوس کی
جمع سدنۃ - **اجوب** مشتق ہے جوب بمعنی قطع سے
الوعث ریت اور سخت ہوتا ہے چلنا اوس میں
اور اسی سے ہے وعثار السفر یعنی سفر کی شدت
اور مشقت -
دکادک اسکا واحد دکدک ہے بولا جاتا ہے
سہلٌ ودکدکٌ وہ ریتہ جو برابر ہو زمین سے اور بہت
اونچا نہ ہو -
حبائک جمع ہے حبیکہ کی راستہ - مراد شاعر کی
اس جگہ آسمان ہے کیونکہ اوس میں راستہ ہوتے
ہیں تاروں کے - اسیطرح تفسیر کی ہے اس مصرعہ کی
مجمع البحار میں **الشم** مشتق ہے شمم سے جس کے معنی ناک
کی ڈنڈی کے اونچا ہونے کے ہیں اور اس سے
کنایہ ہے رفعت اور بزرگی سے -
ذباحا بولا جاتا ہے ذبح جبکہ جھکائے اپنا سر کنایہ ہی
پستی اور ذلت سے - **تلاع** پانی بہنے کی جگہ
بلندی سے پستی کی طرف جمع ہے تلعۃ کی اور بعض
نے کہا کہ یہ لغات اضداد سے ہی اطلاق کیا جاتا
ہے پست زمین پر بھی اور بلند زمین پر بھی - **التیعۃ**
ادنی وہ نصاب جس پر زکوۃ آتی ہے جیسے کہ
اونٹ میں پانچ اور بکریوں میں چالیس -
الصریمۃ تصغیر ہے صرمہ کی - اونٹ اور بکریوں
کا گلہ کہا گیا ہے کہ وہ بیس سے لیکر تیس اور
چالیس تک ہے اور مراد یہاں بکریوں سے ایکسو
اکیس سے لیکر دو سو تک ہیں -
المشیرۃ کھیتی کے بیل -
الوارۃ مشتق ہے ورود علی الماء سے مراد

بقرالحرث ۔ **الوارده** ۔ من الورود علے الماء اراد بها ما یحبس فی البیت من المواشی فلا تکون سائمة ۔ **لبقة** ۔ اللبق الخلط یعنی لا یخلط الواردة بالسائمة فی الزکوة ۔

وہ جانور جو گھر رکھے جاویں اور جنگل کے چرنیوالے نہ ہوں ۔
لبقة ۔ لبق کے معنی ملانے کے ہیں یعنی نہ ملائے جاویں گھر کے پلے ہوئے جانور زکوۃ کے جانوروں کے ساتھہ ۔

هذا عهد بين المهاجرين والانصار وادع فيه يهود وعاهدهم واقرهم على دينهم وشرط لهم واشترط

یہ معاہدہ ہے آپسمیں درمیان مہاجرین وانصار کے اور درمیان یہود کے اس امر پر کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں چند شروط کیساتھ

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ هذا کتاب من محمد النبی صلے الله علیه وسلم بین المؤمنین والمسلمین من قریش ویثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس ۔ المهاجرون من قریش علے ربعتهم یتعاقلون بینهم وهم یفدون عانیهم بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو عوف علے ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو ساعدة علے ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة منهم تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو الحرث علے ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو جشم علے ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی

بسم الله الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم کی جانب سے آپسمیں درمیان مومنون اور مسلمانوں کے اور قریش مکہ اور اہل مدینہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے اون کی پیروی کر لی ہے اور اونمیں ملگئے ہیں اور اون کے ساتھہ ملکر جہاد کیا ہے اس اقرار پر کہ یہ سب ایک گروہ ہیں اور لوگوں کے مقابلہ میں ۔ قریش کے مہاجر اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں ایسے مال سے جو ساتھہ خوبی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق دیتوں کے رکہیں اور ہر گروہ انکا اپنے قیدیوں کا فدیہ دے ایسے مال سے جو ساتھہ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے ۔ اور بنو ساعدہ اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ بدستور سابق رکہیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بہلائی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو حارث اپنی حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکہیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو جشم اپنی

فصل بين المهاجرين والانصار

وکل طائفة منهم تفدی عانیها
بالمعروف والقسط بین المؤمنین
وبنو عمرو بن عوف علی ربعتهم
یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل
طائفة تفدی عانیها بالمعروف
والقسط بین المؤمنین وبنو النبیت
علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی
وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف
والقسط بین المؤمنین وبنو الاوس
علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی
وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف
والقسط بین المؤمنین وان المؤمنین
لا یترکون مفرحا بینهم ان یعطوه
بالمعروف فی فداء او عقل وان
یخالف مؤمن مولی مؤمن دونه وان
المؤمنین المتقین علی من بغی
منهم او ابتغی دسیعة ظلما واثم
او عدوان او فساد بین المؤمنین و
ان ایدیهم علیه جمیعا ولو کان
ولد احدهم ولا یقتل مؤمن مؤمنا
فی کافر ولا ینصر کافر علی مؤمن وان
ذمة الله واحدة یجیر علیهم ادناهم
وان المؤمنین بعضهم موالی بعض
دون الناس وانه من تبعنا من یهود
فان له النصر والاسوة غیر مظلومین
ولا متناصر علیهم وان سلم المؤمنین
واحدة لا یسالم مؤمن دون مؤمن

اصلی حالت پر رہیں کہ معاملہ دیتوں کا بدستور سابق آپسمیں
رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف
بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو عمرو بن عوف اپنی اصلی
حالت پر رہیں معاملات دیت بدستور سابق آپسمیں رکھیں اور ہر گروہ
اونکا اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے
ساتھہ ادا کرے اور بنو نبیت اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتونکا
معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا
فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو
اوس اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور
سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور
انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور اس امر پر کہ
مسلمان نہ چھوڑیں آپسمیں کسیکو مصیبت زدہ بلکہ دیں اوسکو
کچھہ مال خیر خواہی کے ساتھہ فدیہ دینے میں یا دیت دینے میں
اور کوئی مسلمان کے غلام آزاد کیے ہوئے کی مخالفت نہ کرے
(اوسکو حقیر جانکر) اور اس بات پر کہ مسلمان پرہیزگار مدد کریں اوس
شخص کی جسپر کسی نے بغاوت کی ہو یا طلب کیا ہو مال ظلم سے
یا گناہ یا فساد کی رو سے درمیان مومنین کے اور اس امر پر کہ
اون سب کی مدد کا ہاتہہ اوسپر ہوگا اگرچہ وہ ظالم انہیں سے کسی کی
اولاد ہو۔ اور اس امر پر کہ نہ قتل کرے مومن مومن کو بعوض کافر کے
اور نہ مدد کرے کافر کی مومن کے مقابلہ میں اور اس امر پر کہ ذمہ
اللہ کا ایک ہی پناہ دیجاوے اونپر اونکے ادنی کو۔ اور اس امر
پر کہ مسلمان آپسمیں ایک دوسرے کے دوست ہیں دوسروں کے
مقابلہ میں۔ اور اس امر پر کہ جو شخص کہ یہود میں سے ہماری پیروی کرے
تو اوسکے لئے ہماری جانب سے مدد ہے اور غمخواری ایسی حالت میں کہ
نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ اونپر کسیکو مدد دیجاوے گی اور اس امر پر کہ
مصالحت مومنین کی ایک ہے نہ صلح کرے کوئی مومن بغیر مشورہ
دوسرے مومن کے جہاد فی سبیل اللہ میں مگر ایسے امر پر جو

في قتال في سبيل الله الا على سواء
وعدل بينهم وان كل غازية غزت
معنا تعقب بعضها بعضا وان المؤمنين
يبئ بعضهم على بعض بما نال دماءهم
في سبيل الله وان المؤمنين المتقين
على احسن هدى واقومه وانه لا
يجير مشرك مالا لقريش ولا نفسا
ولا يحول دونه على مؤمن وانه من
اعتبط مومنا قتلا عن بينة فانه قود
به الا ان يرضى ولي المقتول وان المؤمنين
عليه كافة ولا يحل لهم الا قيام عليه
وانه لا يحل لمؤمن اقر بما في هذه
الصحيفة وآمن بالله واليوم الآخر
ان ينصر محدثا ولا يؤويه وانه من
نصره او آواه فان عليه لعنة الله و
غضبه يوم القيمة لا يوخذ منه
صرف ولا عدل وانكم مهما اختلفتم
فيه من شئ فان مرده الى الله و
الى محمد رسول الله صلى الله عليه
وسلم وان اليهود ينفقون مع
المؤمنين ما داموا محاربين وان
يهود بني عوف امة مع المؤمنين
لليهود دينهم وللمسلمين دينهم و
مواليهم وانفسهم الا من ظلم واثم
فانه لا يوتغ الا نفسه واهل بيته
وان ليهود بني النجار مثل ما ليهود
بني عوف وان ليهود بني الحرث مثل

برابری اور عدل کہتا ہو مسلمانوں میں اور جو جماعت ایک بار
لڑ چکے ہمارے ساتھ تو دوسری جماعت بھیجی جاوے یعنی نوبت
بہ نوبت جماعتیں مسلمانوں کے جہاد کیلئے جاتی رہیں) اور اس امر پر کہ
مسلمان آپسمیں چشم پوشی کریں اس چیز پر کہ جو اونکو مصیبت پہونچی
اللہ کے راستہ میں۔ اور اس امر پر کہ متقی مومن اچھی سیرت اور مستقیم
خصلت پر رہیں اور نہ پناہ دے کوئی مشرک قریش کے مال اور
جان کو اور نہ حائل ہو مومن کے مقابلہ میں اور جو شخص کہ مار ڈالے
کسی مومن کو جسکا ثبوت گواہوں سے ہو جائے تو اوسکا قصاص
لیا جاوے مگر کہ راضی ہو جائیں مقتول کے رشتہ دار اور مسلمان
سب کے سب اس عہد پر ثابت رہیں نہیں جائز ہے اونکو مگر پابندی
اس عہد کی اور اس بات پر کہ نہیں جائز ہے مسلمان کو جو اقرار
کرے اون باتوں کا جو اس صحیفہ میں ہیں اور ایمان لائے
اللہ اور یوم قیامت پر کہ مدد کرے بدعتی کی اور پناہ دے
اوسکو اور بتحقیق جو مدد کریگا بدعتی کی یا پناہ دے گا تو اوسپر
لعنت ہے اللہ کی اور غضہ اوسکا قیامت کے دن نہ
قبول کیجاویگا اوس سے فدیہ اور نہ توبہ اور جب تم اختلاف
کرو کسی امر میں تو رجوع کرو اوسکو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اور اس امر پر کہ یہود مسلمانوں کے برابر لی
عرفہ دیں جبتک کہ وہ لڑتے رہیں اور اس امر پر کہ یہود بنی
عوف مسلمانوں کی ایک گروہ شمار کیے جاوینگے یہود اپنے دین پہ
رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خود اور اونکے موالی مگر جو زیادتی
کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کریگا مگر اپنی جان کو اور
اپنے اہل بیت کو اور بنی نجار کے یہود کے ساتھ وہی
معاملہ ہے جو یہود بنی عوف کے ساتھ ہے اور یہود بنی
حارث کے لیئے بھی وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لیئے ہے اور یہود بنی ساعدہ کے لیئے وہی معاہدہ ہے
جو یہود بنی عوف کے لیئے ہے اور یہود بنی جشم کے لیئے

لیهود بنی العوف وان لیهود بنی
ساعدة مثل ما لیهود بنی عوف
وان لیهود بنی جشم مثل ما لیهود
بنی عوف وان لیهود بنی الاوس
مثل ما لیهود بنی عوف وان
لیهود بنی ثعلبة مثل ما لیهود
بنی عوف الا من ظلم واثم فانه
لا یوتغ الا نفسه واهل بیته و
ان جفنة بطن من ثعلبة کانفسهم
وان لبنی الشطنة مثل ما لیهود
بنی عوف وان البر دون الاثم وان
موالی ثعلبة کانفسهم وان بطانة
یهود کانفسهم وانه لا یخرج منهم
احد الا باذن محمد صلی الله علیه
وسلم وانه لا ینحجز علی ثار جرح و
انه من فتك فبنفسه فتك واهل
بیته الا من ظلم وان الله علی ابر هذا
وان علی الیهود نفقتهم وعلی المسلمین
نفقتهم وان بینهم النصر علی من حارب
اهل هذه الصحیفة وان بینهم
النصح والنصیحة والبر دون الاثم
وانه لم یاثم امرء بحلیفه وان النصر
للمظلوم وان الیهود ینفقون مع
المؤمنین ما داموا محاربین وان
یثرب حرام جوفها لاهل هذه الصحیفة
وان الجار کالنفس غیر مضار ولا آثم
وانه لا تجار حرمة الا باذن اهلها وانه

وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لیے ہے اور یہود
بنی اوس کے لئے وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ثعلبہ کے لئے وہی عہد ہے جو یہود
بنی عوف کے لئے ہے مگر جو ظلم کرے یا گناہ کرے پس وہ
نہیں ہلاک کرے گا مگر اپنی جان کو اور اپنی اہل بیت کو اور
تحقیق قبیلہ جفنہ ثعلبہ کے قبائل میں شمار کیا جائے۔
اور بنی شطنہ کے لئے وہ معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف
کے لئے ہے نیکوکاری بدکاری کے حکم میں نہیں
رکھی جاوے گی اور قبیلہ ثعلبہ کے موالی مثل ثعلبہ
کے شمار ہونگی اور حلیف یہود کے مثل یہود کے
شمار کئے جاوینگے اور نہیں نکلے گا اون میں سے
کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اور وہ نہ
حائل آئیں گے کسی زخم کے قصاص پر اور جو شخص
کہ بدعہدی کرے گا پس اوس نے اپنے نفس سے
ساتھ بدعہدی کی مگر مظلوم۔ اور اللہ مددگار اس نامہ
کے پورا کرنے والے کا ہے اور یہود پر نفقہ اونکا ہے
اور مسلمانوں پر نفقہ اونکا ہے اور اس میں اون کو
مدد دینا ہوگی اوس شخص کے مقابلہ جو اس صحیفہ کے
معاہدین سے لڑے اور آپس میں بھلائی اور خیرخواہی رکھیں
اور نیکی کو گناہ کے برابر نہ سمجھیں اور مرد گنہگار نہ سمجھا
جائے اپنے حلیف کی بدکاری سے اور مظلوم کی مدد
کی جائے اور یہود مالی صرفہ دیں مسلمانوں کے ساتھ
جب تک کہ وہ لڑیں اور وسط یثرب حرم ہے اس
صحیفہ والوں کے لئے اور پڑوسی مثل اپنے سمجھا جائے
نہ ضرر دیا جائے اور نہ گنہگار سمجھا جائے۔ اور نہ پناہ
دیجاوے کسی کے آبرو مگر اوس کے اہل کے اذن
سے اور اس امر پر کہ جب ہو کوئی حادثہ اس صحیفہ کے

ما كان بين اهل هذه الصحيفة من
حدث او اشتجار يخاف فساده فان
مرده الى الله عز وجل والى محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
ان الله على اتقى ما فى هذه الصحيفة
وابره وانه لا تجار قريش ولا من نصرها
وان بينهم النصر على من دهم يثرب و
اذا دعوا الى صلح يصالحونه ويلبسونه
فانهم يصالحونه ويلبسونه وانهم اذا
دعوا الى مثل ذلك فانه لهم على
المؤمنين الا من ضارب فى الدين
على كل اناس حصتهم من جانبهم
الذى قبلهم وان يهود الاوس
مواليهم وانفسهم على مثل
ما لاهل هذه الصحيفة مع البر
المحض من اهل هذه الصحيفة
وان البر دون الاثم لا يكسب
كاسب الا على نفسه وان الله على
اصدق ما فى هذه الصحيفة و
ابره وانه لا يحول هذا الكتاب
دون ظالم او اثم وانه من
خرج امن ومن قعد امن بالمدينة
الا من ظلم او اثم وان الله جار
لمن بر واتقى ومحمد رسول الله
صلى الله عليه وسلم +

معاہدین میں یا کوئی اختلاف ہو جس میں فساد کا اندیشہ
ہو پس رجوع کیا جاوے اوسکا طرف اللہ عز وجل
اور محمد رسول اللہ صلعم کے اور اللہ تعالیٰ رضامند ہو
اوس شخص سے جو پورا کرنے والا ہے اِس صحیفہ کا اور
نہ پناہ دیے جاویں قریش اور نہ اونکے مددگار اور
آپسمیں مدد کریں مقابلہ میں اوس شخص کے جو حملہ کرے
یثرب پر جبکہ وہ بلائے جائیں طرف کسی صلح کے کہ مصالحت
کریں اور مل لیں تو چاہیے کہ صلح کریں اور مل لیں۔ اور جب
وہ صلح وغیرہ کی طرف بلائے جائیں تو مسلمانوں پر
اون کی مدد گاری ہے مگر جو شخص کہ دین میں لڑے
اور ہر آدمی پر حصہ رسد واجب ہے اپنے
گنہگار اور اسیر کا حساب جو اون میں سے ہے اور
یہود اوس موالی اور خود اوسی معاہدہ پر ہیں جو اس
صحیفہ والوں سے کیا گیا ہے پوری وفاداری کے
ساتھ اِس صحیفہ والوں سے اور نیکوکاری مثل
بدکاری کے شمار نہیں کی جاوے گی۔
نہیں گناہ کمائے گا کوئی مگر اپنی جان پر اور اللہ تعالیٰ
خوش ہے اِس صحیفہ میں سچے رہنے والے سے
اور یہ کتاب حائل نہیں ہوگی ظالم اور گنہگار کے
لیے اور جو شخص کہ مدینہ سے جائے یا وہاں
آئے امن میں ہے مگر ظالم یا گنہگار
اور تحقیق اللہ پناہ دینے والا ہے اوس شخص
کا جو شخص کہ وفاداری کرے اور پرہیزگار رہے
اور محمد رسول اللہ بھی۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

وہ لغات جو اِس فرمان میں آئے ہیں

رابعہ - ویروی - علیٰ رباعتہم من ربع
ای ثبت ورباعۃ الرجل وربعتہ شانہ
وحالہ اللتے هو رابع ای ثابت
علیہا فالمراد انهم علیٰ امرهم
الذی کانوا علیہ من قبل **یتعاقلون**
العقل الدیۃ واصلہ ان من یقتل
یجمع الدیۃ من الاهل فیعقلہا بفناء
اولیاء المقتول ای یشدها فی عقلہا
لیصلہا الیہم ویقبضوها منہ یقال
عقل البعیر عقلا والعاقلۃ العصبۃ
والاقارب من قبل الاب الذین
یاتون دیۃ قتیل - **المعاقل**
جمع معقلۃ وهی الدیۃ یقال بنو
فلان علیٰ معاقلہم التی کانوا علیہا
والمراد یکونون علیٰ ما کانوا علیہ
من قبل فی اخذ الدیات واعطاءها
عانیهم - العانی هو الاسیر وکل
من ذل واستکان وخضع فقد عنی
یعنی ومنہ حدیث فک العانۃ وفکہ
تخلیصہ بفداء ونحوہ من ایدی الکفار
قولہ بالقسط - ای بالعدل
فالعطف تفسیری - **قولہ مخرجا**
قیل هو القتیل یوجد بفلاۃ
ولا یکون قریبا من قریۃ فانہ یودی

ربع اور ایک روایت ہے علیٰ رباعتہم مشتق ربع سے
یعنی ثابت رہے۔ اور رباعۃ الرجل اور ربعۃ الرجل۔ اوسکا
حال اور اوس کی شان۔ اللتی ہو رابع۔ یعنی جسپر وہ
ثابت ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اِس امر پہ
رہیں جسپر تھے اِس سے اول۔ **یتعاقلون** عقل
یعنی دیت۔ اور اصل معنی یہ ہیں کہ جو شخص کہ مارڈالا جاے
تو جمع کی جاتی ہے دیت اوس کے اہل سے۔ پس
دیت دیجاتی ہے اوس اولیاء مقتول کو یعنی باندھا
جاتا ہے اوسکو تاکہ پہونچا دیا جاوے اون کی طرف
اور ادا کریں وہ دیت اوس سے بولا جاتا ہے عقل البعیر
عقلا۔ اور عاقلہ کے معنی ہیں عصبہ اور رشتہ دار باپ
کی جانب سے جو دیتے ہیں دیت قتیل کی **المعاقل**
جمع معقلۃ کی جس کے معنی دیت کے ہیں بولا جاتا ہے
بنو فلان علیٰ معاقلہم التی کانوا علیہا۔ اور مراد اس سے
یہ ہے کہ رہیں وہ اوسی حالت پر جسپر تھے اِس سے
اول۔ دیتین لینے اور اوس کے دینے میں
عانیهم۔ عانی یعنی قیدی۔ اور ہر وہ شخص جو ذلیل ہو
اور عاجز ہو پس بولا جاتا ہے معنے یعنی۔ اور اسی سے
ہے حدیث فک العانۃ کی۔ اور فک اوسکا یعنی چھوڑانا
فدیہ دے کر کفار کے ہاتھ سے۔
قولہ بالقسط یعنی عدل کے ساتھ۔ پس عطف تفسیری
ہے۔ **قولہ مخرجا** کہا گیا ہے کہ وہ قتیل جو پایا جاے
جنگل میں اور نہ ہو قریب آبادی کے پس ادا کی جاوے
گی دیت اوس کے بیت المال سے اور نہیں

من بيت المال ولا يبطل دمه وقيل
من لا عشيرة له وقيل هو بالهاء
المهملة وهو المثقل بحق دية او
فداء او غرم - **قوله دسيعة**
من الدسع وهو الدفع والمراد انه
طلب دفعا على سبيل الظلم فاضافه
اليه وهو اضافة بمعنى من ويجوز ان
يراد بالدسيعة العطية اى ابتغى منهم
ان يدفعوا اليه على وجه ظلمهم
اى كونهم مظلومين او اضافها الى
ظلمه لانه سبب دفعهم لها - **قوله
يجبر** - من جبر العظم المكسورة
وفى الحديث واجبرنى وفى حديث
اخر واجبرهم من جبرة الوهن
اذا اصلحته وجبرة المصيبة اذا فعلت
مع صاحبها ما ينساها به ورددت
عليه ما ذهب منه او عوضته عنه
قوله اعتبط - الاعتباط فى الاصل
الموت بغير علة يقال مات عبطة
اى شابا صحيحا وعبطت الناقة
ذبحتها من غير مرض والمراد من
قتله بلا جناية ولا جريرة - **قوله
لا يوتغ** من وتغ وتغا واوتغه غيره
اى هلكه او اهلكه ومنه حديث
الامارة حتى يكون عمله هو الذى
يطلقها او يوتغه اى يهلكه - **قوله
بطانة يهود** - بطانة الرجل

باطل ہوگا اوسکا خون اور بعض نے اس کے معنے کہے
ہیں کہ وہ مقتول جس کے کنبے والے نہ ہوں۔ اور بعض
نے کہا ہے کہ وہ ہار مہملہ سے ہے جس کے معنی ہیں
وہ قیدی جو دیت یا فدیہ یا قرض کی وجہ سے قید ہو **قولہ**
دسیعۃ مشتق ہے دسع سے جس کے معنی دفع کرنے
کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ وہ طلب کرے
علیٰ سبیل الظلم پس اضافت کی اوس کی طرف اور وہ
اضافت بمعنی من ہے۔ اور جائز ہے کہ مراد دسیعۃ سے
عطیہ ہو یعنی چاہا جاوے اون سے کہ دیں وہ اونکو
عطیہ اونکے ظلم کے طریقہ پر یعنی ہوں وہ مظلوم۔ یا اضافت
کی ہے اوسکی یعنی اوسکا ظلم اسوجہ سے وہ سبب اوس عطیہ کے
دینے کا اونکو **قولہ** یجبر مشتق ہے جبر العظم المکسورہ سے یعنی جوڑنا
ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اور حدیث میں ہے کہ واجبرنی۔ اور دوسری
حدیث میں ہے کہ واجبرہم۔ مشتق ہے جبرۃ الوہن سے
جبکہ درست کردے تو اوسکو اور جبرۃ المصیبۃ سے جبکہ
مصیبت زدہ کے ساتھ ایسا کام کرے جس سے وہ
اپنی مصیبت بھول جائے اور دیدے تو اوسکو وہ چیز
جو جاتی رہی ہو اوس سے یا عوض کردے اوسکا **قولہ**
اعتبط۔ اعتباط کے اصل معنی ہیں مرنا بغیر بیماری کے۔ بولا جاتا
ہے مات عبطۃ اے جوان تندرست اور بولا جاتا ہے عبطت
الناقۃ یعنی ذبح کیا میں نے اوسکو بغیر بیماری کے اور مراد
مار ڈالنا ہے بے گناہ اور بے قصور۔ **قولہ** لا یوتغ مشتق
ہے وتغ وتغا واوتغہ غیرہ سے اے ہلاک کیا اوسکو یا
مروا ڈالا اوسکو اور اسی سے ہے حدیث امارۃ کی کہ
یہاں تک کہ ہو اوسکا کام ہلاک کردے اوسکو۔
قولہ بطانۃ یہود۔ بطانۃ الرجل ہم صحبت اوس شخص کے
اور رازدار اوس کے اور دخیل اوس کے کاموں میں

جلساءه وصاحب سره والداخلة امره الذی یشاوره فی احواله ومنه حدیث من نبی ولا خلیفة الا کانت له بطانتان

قوله لا ینجز - الانجاز الحیلولة **والثار** القصاص **والفتک** الغدر والخدعة - **قوله اشتجار** - وهو المنازعة ومنه المشاجرة -

وفی هذا الکتاب مسائل کثیرة کل فصل منها مسئلة وهذه الصحیفة یدل علی ان یجوز اصطلاح المؤمنین مع الکفار اذا اصطلحوا المؤمنین بعضهم مع بعض -

وہ جن سے مشورہ لے اپنے احوال میں اور اسی سے وہ حدیث کہ نہیں ہے کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ مگر کہ اوس کے دو بطانہ ہوتی ہیں دو وزیر مشیر

قولہ لا ینجز۔ انجاز۔ حائل ہوجانا **ثار**۔ قصاص۔ اور **فتک**۔ غدر اور مکر۔ **قولہ اشتجار**۔ جھگڑا کرنا اور اسی سے مشاجرت۔

اور اس فرمان میں مسائل بہت ہیں ہر جملہ اوسکا مسئلہ ہے اور یہ صحیفہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جبکہ مسلمان باہم صلح کریں تو جائز ہی صلح کرلینا اوسی صلح میں کفار کے ساتھہ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لضجیع بن عبد الله البکائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ضجیع بن عبد اللہ بکائی کو

ذکر الحافظ واخرج ابن الاثیر فقال انبأنا یحیی بن محمود اذنا باسناده الی ابن ابی عاصم قال حدثنا الحسن بن علی قال حدثنا الفضل بن دکین قال اخرج الینا عبد الملک بن عطاء البکائی کتابا من النبی صلی الله علیه وسلم فقال اکتبوه ولم یمله علینا وزعم ان ایمن بنت الضجیع حدثته به فاذا فیه -

هذا کتاب من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم للضجیع ومن تبعه من اسلم واقام الصلوة واتی الزکوة

ذکر کیا حافظ نے اور تخریج کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی ابن محمود نے سناکر اپنی سند سے جو پہونچتی ہے ابن ابی عاصم تک کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن دکین نے کہا کہ نکالی ہمارے لئے عبد الملک بن عطار بکائی نے ایک تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ لکھو اوسکو اور نہیں پڑہا اوسکو ہم پر اور گمان کیا اوسنے کہ ایمن بنت الضجیع نے حدیث بیان کی اوس کی تو اوسمیں تہا کہ۔

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا ضجیع اور اوس شخص کے واسطے جو پیروی کرے اوس کی مسلمان اور نماز پڑہے اور زکوۃ دے اور اطاعت کرے اللہ اور

یہ کتاب ملک ضجیع بن عبداللہ

واطاع الله ورسوله واعطى من المغنم خمس الله ونصر نبي الله واشهد على اسلامه وفارق المشركين فانه آمن بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم قال الحافظ ورواه ابن شاهين من طريق عبد الرحيم بن زيد البارقي عن عقبة بن وهب البكائي عن الفجيع نحوه واشار ابن الكلبي الى هذا الحديث فقال وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا وهو عندهم۔

اوس نے رسول کی اور دے خمس حصہ مال غنیمت کا اور مدد کرے اللہ کے نبی کی اور گواہ بنائے اوسکو اپنے اسلام پر اور علحدہ رہے مشرکین سے پس وہ امن میں اللہ کی اور امن میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا حافظ نے اور روایت کیا اسکو ابن شاہین نے عبد الرحیم بن زید بارقی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عقبہ بن وہب بکائی سے وہ فجیع سے مثل اس کے۔ اور اشارہ کیا ہے ابن کلبی نے اس حدیث کی طرف پس کہا کہ آئے وہ (فجیع) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس لکھا اونکے لیے فرمان اور وہ اونکے پاس ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لفروة بن عمرو الجذامي وكان عاملا في الروم من قيصر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے فروہ بن عمرو جذامی کو جو عامل تھے روم میں قیصر کی جانب سے

قال الحافظ ساق ابن سعد عن الواقدي عن معمر وغيره عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس وساق من طريق اخرى عن اربعة من الصحابة قالوا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رجع من الحديبية في ذي الحجة سنة ست ارسل رسله الى الملوك يدعوهم الى الاسلام فذكروا القصة وفيها قال وكان فروة عاملا لقيصر على عمان من البلقاء فكتب فروة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم باسلامه وارسل اليه بهدية مع رجل من قومه يقال له مسعود بن سعد فقرأ رسول الله

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ہے ابن سعد نے واقدی سے وہ روایت کرتے ہیں معمر وغیرہ سے وہ زہری سے وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے۔ اور بیان کی دوسرے طریقہ سے چار صحابہ سے روایت کر کے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوٹے حدیبیہ سے سنہ ۶ ہجری میں تو بھیجے آپ نے قاصد پادشاہوں کے پاس جو اونکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس ذکر کیا قصہ۔ اور اوس میں کہا کہ فروہ عامل تھے قیصر کے عمان پر جو بلقار کے توابع سے ہے پس لکھی فروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام کی خبر اور بھیجا آپ کو ہدیہ اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ جس کا نام مسعود بن سعد تھا پس پڑھا رسول اللہ نے اونکا خط اور قبول کیا اونکا ہدیہ اور السلام دیا اون کے قاصد کو پانچ سو

صلے اللہ علیہ وسلم کتابہ وقبل ھدیتہ واجاز رسولہ خمسمأتہ درھم۔ انتھی۔
وذکر صاحب المصباح ایضا ھذہ القصۃ بروایۃ ابن الجوزی عن رامل بن عمرو الجذامی وقال فیہ اسلم فروۃ وبعث الیہ صلے اللہ علیہ وسلم ببغلۃ بیضاء وفرس وحمار واثواب وقباء سندس فکتب الیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔
من محمد رسول اللہ الی فروۃ بن عمرو
اما بعد فقد قدم علینا رسولک وبلغ ما ارسلت بہ وخبر عما قبلکم واتانا باسلامک فان اللہ قد ھداک بھداہ۔
وبلغ ملک الروم اسلام فروۃ فدعاہ وقال لہ ارجع من دینک قال لا افارق دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم وانک تعلم ان عیسے قد بشر بہ فحبسہ ثم اخرجہ فصلبہ۔

انتھی اور ذکر کیا صاحب مصباح نے بھی اس قصہ کو بروایت ابن جوزی رامل بن عمرو جذامی سے اور کہا اوس میں کہ اسلام لائے فروہ اور بھیجا رسول اللہ کو ایک سپید خچر اور ایک گھوڑا اور گدھا اور کپڑے اور ایک سندس کی قبا پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ
(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے فروہ بن عمرو کی طرف۔
حمد وصلوٰۃ کے (معلوم ہو کہ) آیا ہمارے پاس تمہارا قاصد اور پہونچی وہ چیز جو بھیجی تو نے اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام کی پس اللہ نے ہدایت کی ہے تجھکو اپنی جانب سے۔
اور خبر پہونچی قیصر روم کو فروہ کے اسلام کی پس بلایا اوسکو اور کہا لوٹ جا اپنے دین سے کہا کہ نہیں چھوڑوں گا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تحقیق تو جانتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی انکی۔ پس قید کر دیا ان کو پھر سولی دیدی۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم الی قیس بن مالک الارحبی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابن مندۃ من طریق عمرو بن یحیے بن عمرو بن سلمۃ الھمدانی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی قیس بن مالک الارحبی

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا قیس بن مالک ارحبی کی طرف کہ

سلام عليك اما بعد فاني استعملتك
على قومك عربهم وحمورهم ومواليهم
واقطعتك من ذرة نسار مائتي صاع
ومن ذبيب خيوان مائتي صاع جار ذلك
ذلك ولعقبك من بعدك ابداً ابداً ا
قال الحافظ وهو طرف من الذي اخرجه
ابن شاهين من طريق المنذر بن
محمد البابوسي قال حدثنا ابي وحسين
ابن محمد عن هشام بن الكلبي بسنده
وفيه - انه رجع الى النبي صلى الله
عليه وسلم قيس بان قومه قد اسلموا
فقال نعم وافد القوم واشار باصبعه
اليه وكتب عهده على قومه همدان
عربها ومواليها وخلائطها ان
يسمعوا له ويطيعوا وان لهم ذمة
الله ما اقاموا الصلوة وآتوا الزكوة
واطعم ثلثمائة فرق جارية ابدا من
مال الله عز وجل -
كذا ذكره الزرقاني في وفد همدان
وقال لا منافاة بين هذا وبين
ما روى في هذا الوفد ان امر
عليهم مالك بن نمط واستعمل على
من اسلم من قومه لاحتمال انه
شرك مع قيس بعد ذلك مالك
ابن نمط - حمورهم - جاء في الحديث
بعثت الى الاحمر والاسود اي العجم
والعرب لان الغالب على العجم الحمرة

سلام ہو تجھپر بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) عامل بنایا مینے
تجھکو تیری قوم پر عرب عجم موالی وغیرہ پر اور مقرر کیا
مینے تیرے لیے نسار کی جوار میں سے دوسو صاع اور
خیوان کے انگوروں میں سے دوسو صاع۔ جو جاری رہیں
گے تیرے لئے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے
ہمیشہ ہمیشہ۔ کہا حافظ نے کہ وہ ایک ٹکڑا ہے اوس
حدیث کا جسکی تخریج کی ہے ابن شاہین نے منذر بن محمد
بابوسی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے
باپ اور حسین بن محمد نے ہشام بن کلبی سے روایت کر کے
اپنی سند سے اور اوسمیں ہے کہ لوٹے قیس رسول اللہ کی
خدمت میں اس خبر کے ساتھہ کہ اونکی قوم اسلام لے
آئی آپنے فرمایا کہ اچھا ہے ایلچی قوم کا اور اشارہ
کیا اپنی انگلی سے انکی طرف اور لکھا اونکے لیے عہد اونکی
قوم ہمدان پر وہاں کے عرب اور موالی اور خلائط وغیرہ
کے لیے۔ کہ مانیں اونکا حکم اور طاعت کریں اور یہ کہ اون
کے لئے ذمہ اللہ کا ہے جبتک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں
اور دیئے جاویں تین سو فرق (پیمانہ) جو جاری رہیں گے
اللہ عزوجل کے مال سے۔
اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے وفد ہمدان میں اور کہا
کہ کوئی منافات نہیں ہے اسکے درمیان میں اور اوس
حدیث کے درمیان میں جو روایت کی گئی ہے اس
وفد کے بارہ میں کہ امیر بنایا اونپر مالک بن نمط کو اور
عامل بنایا اونکو اونکی قوم کے مسلمانوں پر بوجہ احتمال اس
امر کے کہ شریک کر دیا ہو بعد اسکے قیس کے ساتھہ مالک بن
نمط کو۔ حمورہم حدیث میں آیا ہے کہ بعثت یعنی بھیجا
گیا میں احمر واسود یعنی عجم اور عرب کی طرف اس وجہ
سے کہ غالب رنگ عجم میں سرخی اور سپیدی ہے۔

والبياض وعلى العرب الادمة والسمرة	اور عرب میں گندم گوں ہونا۔

هذا ما كتبه صلعم لقيلة بنت مخرمة التميمية

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کو

قال الحافظ روى الطبراني وابن منداة من طريق عبد الله بن حسان العنبري عن صفية ودحيبة ابنتي عليبة وكانتا ربيبتي قيلة كانت قيلة جدة ابيهما عن قيلة انها كانت تحت حبيب بن ازهر احد بني جناب فولدت نساء ثم توفي فانتزع بناتها منها اثوب بن ازهر وهو عمهن فخرجت تبتغي الصحابة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في اول الاسلام اى اسلام قومها فبكت جويرية منهن وهي اصغرهن حديباء كانت قد اخذتها الذمة عليها سبيج من صوف فاحتملتها معها فبينماهما يرتكبان الجمل اذا انتفجت الارنب فقالت الحديباء القصية لا والله لا نزال كعبك اعلى (من كعب اثوب) في هذا الحديث ابدا (ثم سنح الثعلب سمته اسماء غير الثعلب) فقالت فيه ما قالت في الارنب فبينماهما يرتكبان الجمل اذ برك واخذته رعدة فقالت الحديباء ـ ادركتك

کہا حافظ نے روایت کیا ہے طبرانی اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن حسان عنبری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صفیہ اور دحیبہ سے جو بیٹی ہیں علیبہ کی اور دو نو پیرورش کردہ تہیں قیلہ کی اور تہیں قیلہ اون کے باپ کی نانی وہ روایت کرتی ہیں قیلہ سے کہ وہ منکوحہ تہیں حبیب بن ازہر کی جو ایک شخص تہے بنی جناب کے پس پیدا ہوئیں اون سے لڑکیاں پہر مرگئے اون کے خاوند اور چہین لیں اونکی بیٹیاں ان سے اثوب بن ازہر نے جو اونکا لڑکیونکا چچا تہا پس نکلیں یہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے اپنی قوم کے شروع اسلام کے زمانہ میں۔ پس روئی ایک لڑکی اون میں سے اور وہ سب سے چہوٹی تہی حدیبا ر سے لیا تہا اوسپر ذمہ۔ اوسپر ایک قمیص تہا صوف کا پس ساتہہ لے لیا اوسکو۔ جبکہ وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر تو بہاگا ایک خرگوش پس کہا حدیبا نے کہ اسکے پیچہے لگ جاؤ قسم اللہ کی ہمیشہ ہم بلند رہیں گے اثوب سے اِس معاملہ میں۔ پہر ظاہر ہوئی لومڑی جس کا نام اوس نے ثعلب کے سوا کچہہ اور لیا تہا۔ پس کہا اس کے بارہ میں بہی وہی جو کہا تہا خرگوش کے بارہ میں۔ پس وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر کہ وہ بیٹہہ گیا اور اوسکو کپکپی لگ گئی پس کہا حدیبا نے کہ تجہپہ مصیبت آگئی اور اونٹ لے لی جاوے گی۔ بیان کیا راوی نے پس کہا

والامانة اخذت (اثوب) قال فقلت
واضطررت اليها ويحك ما اصنع
قالت قلبي ثيابك ظهورها لبطونها
وتدحرجي ظهرك لبطنك و قلبي
احلاس جملك ثم خلعت سبيجها
فقلبتها ثم تدحرجت ظهرها
لبطنها ففعلت ما امرته به فانتقض
الجمل فقام (فناخ وباخ) فقالت
اعيدي عليه (اذانك) ففعلت ثم
خايرتد فاذا اثوب يسعى على آثارنا
بالسيف صلتا فوالينا الى رجواء ضخم
فداراه حيث القى الجمل الى رواق
البيت الاوسط وكان جملا ذلولا
ثم اقتحمت داخله فادركني اثوب
بالسيف فاصابت (ظبية طائفة)
من فروتية فقال القي الى ابنة اخي
يادبار فرمت بها اليه فجعلها على
منكبيه وذهب بها فكنت اعلم به
من اهل البيت مضيت الى اخت
لي ناكح في بني شيبان ابتغي الصحابة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبينا انا عنده ذات ليلة من الليالي
بحيث اني نائمة اذ جاء زوجها من
السامر فقال وابيك لقد وجدت
لقيلة صاحب صدق فقالت اختي
من هو قال هو حريب بن حسان
الشيباني (غاديا) ذا صباح وافد بكر بن

سینے اور مضطر ہوئی میں اوس کی طرف کہ خرابی
ہو تیری اب میں کیا کروں کہا کہ اپنے کپڑے الٹے
کرلے اور زمین پر لوٹ پوٹ۔ اور اپنے اونٹ کا تیرو
اُلٹا کردے پھر اوتارا اوس نے اپنا قمیص پس اُلٹا
کرلیا اوسے پھر زمین پر لوٹی قیلہ کہتی ہیں پس کیا مینے
جس کا اوس نے مجھے حکم دیا تھا پس اٹھا اونٹ اور
کھڑا ہوا۔ پھر لوٹ گیا۔ پس کہا حدیبار نے پھر لوٹا اوسی
بات کو جو تیرے علم میں ہے پھر مَیں نے وہی کیا پھر
وہ دوڑنے لگا پس ناگہاں اثوب دوڑتا آتا تھا ہمارے
پیچھے ننگی تلوار سے پس پوشیدہ ہوگئیں وہ دونو ایک بڑے
غار کی طرف۔ پس گھوما اوس غار کے گرد اور بیٹھا دیا
اونٹ اوس کھوہ کے وسط میں اور اونٹ شائستہ تھا
پس گھس گئی میں غار کے اندر تو پالیا مجھے اثوب نے
تلوار کے ساتھہ۔

پس کہا کہ دیدے مجھے میرے بھائی کی بیٹی
اے دبار۔ پس پھینکدیا مَیں نے اوسکو اوسکی طرف
پس اوس کو کندھے پر بٹھایا اور لیگیا پس میں زائد
جانتی تھی اوس کا حال اہل بیت میں سے پس گئی میں
میری بہن کے پاس جس کا نکاح ہوا تھا بنی شیبان
میں جانا چاہتی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پس میں ایک رات ایسی لیٹی ہوئی تھی
کہ گویا مَیں سوتی ہوں کہ آیا اوس کا خاوند جانوروں
کی چراگاہ سے۔ اور کہا قسم تیرے باپ کی پالیا میں نے
قیلہ کے لئے سچا دوست۔ میری بہن نے پوچھا وہ کون
ہے کہا وہ حریب بن حسان شیبانی ہے۔ جو اعلان
کے ساتھہ جارہا ہے۔
ایلچی بنکر قوم بکر بن وائل کا۔ کہا میری بہن نے۔ خرابی ہو

وائل فقالت اختی الویل لی لا تخبر
بهذا اختی فیذهب معا فی بکر بن
وائل (من سمع الارض و بصرها)
لیس معها من قومها رجل قال لا اذکرته
لها قالت و انا غیر ذاکرة لهذا فغدوت
فشددت علی جملی وسمعت قائلا
یقول - فنشدت عنه فوجدته
غیر بعید وسالته الصحبة فقال نعم
وکرامة (ورکابته مناخة) عنده فخرجنا
معه صاحب صدق حتی قدمنا علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو
یصلی بالناس صلوة الغداة قد اقیمت
حین شق الفجر والنجوم شابکة فی
السماء والرجال لا تکاد تعارف مع
ظلمة اللیل فصففت مع الرجال
وانا امرأة حدیثة عهد بالجاهلیة
فقال لی الرجل الذی یلینی من
الصف امرأة انت ام رجل فقلت
لا بل امرأة فقال انك کدت
تفتنینی فی الصلوة فصلی وراءك
فی النساء فاذا صف من النساء
قد حدث عند الحجرات لم اکن
رأیته حیث دخلت فکنت معهن
فلما طلعت الشمس دنوت فکنت
اذا رأیت رجلا ذا رواء و ذا قشر
طمح الیه بصری لاری رسول الله
صلی الله علیه وسلم فوق الناس فلما

میری مت خبر کرنا اس کی میری بہن کو پس چلی جاویگی
وہ اخی بکر بن وائل کے ساتھہ (قولہ من سمع الارض یعنی
اسکو مخفی رکہہ کر زمین کے کان ہی نہ سنیں) انہیں ہوگا
اوس کی قوم میں سے کوئی کہا (نہیں ذکر کیا ہے مینے
اوس سے کہا میری بہن نے کہ اور میں بھی نہیں
ذکر کروں گی اسکا اوس سے پس صبح کی میں نے اور
کاٹھی کسی اپنے اونٹ پر اور سُنا میں نے ایک کہنے
والے کو جو کہہ رہا تہا پس تلاش کیا میں نے اسکو
پس پایا میں نے اوسکو قریب اور سوال کیا میں نے
اوس سے ہمراہی کا اقرار کیا اور کہا مرحبا ساتھہ چلنا ساتھہ
ٹھہرنا مراد ہمراہی اپنے ساتھہ ا پس ہم اوس سچے دوست
کے ہمراہ چلے یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کے
پاس اور آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑہا رہے تھے اور
کہڑی ہوئی تہی نماز جبکہ صبح نکل چکی تہی اور ستارے
پہیلے ہوئے تھے آسمان میں اور لوگ پہچانے نہیں جاتے
تھے رات کے اندھیرے کی وجہ سے. پس میں اوس
کی صف میں کھڑی ہوگئی اور میں ایسی عورت تہی جو
جدید اسلام لائی تہی پس پوچھا مجھے اوس شخص نے
جو میرے برابر صف میں تہا کہ تو عورت ہے یا مرد
مینے کہا نہیں بلکہ عورت ہوں تو اوس نے کہا کہ تو نے
میری نماز ہی خراب کی تہی نماز پڑھ لینے پیچھے عورتوں
میں رحیب توجہ کی میں نے (تو پیدا ہوگئی تھی ایک صف
حجروں کے نزدیک جس کو مینے داخل ہوتے وقت
نہیں دیکھا تہا پس رہی میں اون عورتوں کے ساتھہ پس جب
طلوع ہوا شمس تو قریب ہوئی میں پس جب دیکھتی تہی میں کسی
شخص صاحب لباس کو تو جاتی تہی میری نظر اوسکی طرف
تاکہ دیکھوں میں رسول اللہ صلعم کو اور لوگوں سے اول میں

ارتفع الشمس جاء رجل فقال
السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله وعليه
اسمال مليتين قد كانتا زعفرتين
وقد نفضتا وبيده عسيب نخلة قفر
غير خوصيتين من اعلاه وهو
قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول
الله صلے الله عليه وسلم المتخشع في
الجلسة ارعدت من الفرق فقال
لی جليسه يا رسول الله ارعدت
المسكينة فقال بيده ولم ينظر
الی وانا عند ظهره يا مسكينة عليك
السكينة فلما قالها اذهب الله ما
كان في قلبي من الرعب وتقدم
صاحبی فبايعه على الاسلام وعلى
قومه ثم قال يا رسول الله اكتب
بيننا وبين تميم بالدهناء لا يجاوزها
علينا الا مسافر او مجاوز فقال اكتب
له يا غلام بالدهناء فلما رأيته قد
امر له بها شخص بي وهي وطني و
داری فقلت يا رسول انه لم
يسألك السوية في الارض اذا
سألك انما هے الدهناء (مقيد
الجمل) ومرعى الغنم ونساء بني
تميم وابناءها وراء ذلك فقال
امسك يا غلام صدقت المسكينة
المسلم اخو المسلم يسعهما الماء

جب آفتاب بلند ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہا السلام علیک
یارسول اللہ پس فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور
آپ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے جو دو ازاریں
تہیں زعفرانی رنگ کی جنکا رنگ اوڑ گیا تہا. آپ کے
ہاتہہ میں جنگل کی کہجور کی لکڑی تہی اوپر سے دو شاخی.
اور آپ پنڈلیوں کے گرد ہاتہوں کا حلقہ کیے ہوئے
بیٹھے تہے. پس جبکہ دیکہا میں نے رسول اللہ کو اس
تخشع کے ساتہہ جلسہ میں تو کانپ گئی میں خوف سے پس
کہا میری بابت اون کے ساتہی نے کہ یارسول اللہ لرزدہ
ہوگئی مسکینہ پس اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے اور نہیں
دیکہا میری طرف اور میں آپ کے پیٹھ کے پیچھے تہی
فرمایا اے مسکینہ تجھپر نازل ہو سکینہ. جب آپ نے
یہ فرمایا تو کہو دیا اللہ نے وہ رعب جو میرے دل میں
تہا اور بڑہا میرا ساتہی پس بیعت کی آپ سے اسلام
پر اور اپنی قوم پر پھر کہا کہ اے رسول اللہ لکہیے
ہمارے اور بنی تمیم کے نزدیک دہنا نہ تجاوز کرے
ہم پر کوئی مگر مسافر یا گذرنے والا فرمایا آپ نے
لکہہ اوس کے لیئے اے لڑکے دہنا. پس جب
دیکہا میں نے کہ حکم دیدیا اوس کے لئے دہنا کا تو ناگوار
ہوا یہ مجھے کیونکہ وہ میرا گھر اور میرا وطن تہا پس
کہا میں نے یارسول اللہ اس نے آپ سے زمین
کا سوال کرنے میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکہا. دہنا
اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور بکریوں کی چراگاہ ہے
اور نساء بنی تمیم اور اون کی اولاد اوس کے پاس
رہتی ہیں فرمایا آپ نے ٹھہر جا او غلام. سچ بولا
مسکینہ نے. ہر مسلمان مسلمان کا بہائی ہے. شریک
ہیں وہ پانی اور شجر میں اور اعانت کریں ایک دوسرے

والشجر ويتعاونان على الفتان
فلما رأى حريب انه قد حيل
دون كتابه ضرب بيديه احدهما
على الاخرى فقال كنت انا وانت
كما قالها (حتفها يحترصان بظلفها)
فقلت انا والله ما علمت ان كنت
لدليلا فى الظلماء جواد ايدى الرجل
عفيفا عن الرفقة حتى قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
لكن لا تلمنى ان اسأل حظى اذا
سألت حظك فقال وما حظك فى
الدهناء لا ابا لك فقلت مقيد
جملى يساله يحمل امرأتك فقال
لا جرم انى اشهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم انى لا ازال لك اخاما
حييت (اذ اثنيت) على هذا عنده
فقلت اما اذا بدأتها فلن اضيعها
فقال صلى الله عليه وسلم ايلام اهل
ودان يفصل للخطة وينظر من وراء
الحجرة قال فبكيت فقلت والله يا
رسول الله لقد كنت (ولدت احرامًا)
فقاتل معك يوم الربذة ثم ذهب
عيرى من خيبر فاصابته حماها فمات
فقال والذى نفس محمد بيده لو
لم تكونى مسكينة لجررناك على وجهك
(ا تغلب) احد اكن ان تصاحب صويحبته
فى الدنيا معروفا فاذا حال بينه و

کی فتنوں پر پس جب دیکھا حریب نے کہ حائل
آگئی میں اوس کی تحریر میں اپنا ایک ہاتھ دوسرے
پر مارا اور کہا کہ

یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کی خدمت
میں۔ لیکن مت ملامت کر تو مجھے اِس بات پر کہ مانگوں
میں اپنا حصہ جبکہ مانگا تو نے اپنا حصہ کہا اوس نے
کہ تیرا باپ مرے تیرا کیا حصہ ہے دہنا میں پس
میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے
پس کہا کہ گواہ کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ تیرا بھائی رہوں گا جب تک کہ میں جیوں اگر
تو اسے چھوڑ دے گی۔ میں نے کہا کہ جب تو نے
اُسے شروع کیا ہے تو میں ہرگز اوسکو نہیں چھوڑوں
گی۔ پس فرمایا رسول اللہ نے

پس فرمایا رسول اللہ نے قسم اوس ذات کی
کہ محمد کا نفس اوس کے ہاتھ میں ہے اگر نہ ہوتی
تو مسکینہ تو ہم تجھے مُونہ کے بل گھسیٹتے

بينه من هو اولى به استرجع ثم قال
رب أنسنى ما امضيت واعنى على
ما بقيت فوالذى نفس محمد بيده
ان احدا كن لتبكى (فتستعبذ) اليه
صويحبته فيا عباد الله لا تعذبوا
اخوانكم ثم كتب لها فى قطعة اديم احمر
لقيلة والنسوة بنات قيلة بان لا
يظلمن حقا ولا يكرهن على منكر وكل
مومن مسلم لهن نصير احسن ولا تسئ
هذا ما اخرجه ابن مندة بطوله وقد
رواه ابوداؤد فى كتاب القطائع
والترمذى فى كتاب الادب من
طريق عبد الله بن حسان طرفا
منه واخرجه الامام احمد من
طريق عاصم بن بهدلة عن ابى
وائل عن الحارث بن حسان البكرى
قال مررت بعجوز بالربذة
الحديث بطوله (العجوز هى قيلة)

یا عباد اللہ مت ستاؤ اپنے بھائیوں کو۔
پھر لکھا قیلہ کے لئے سرخ اوہوڑی کے ٹکڑے میں
اکہ یہ تحریر ہے قیلہ اور عورتوں کے لئے جو قیلہ کی
لڑکیاں ہیں اس بات کی کہ نہیں ظلم کی جاوینگی کسی
حق کی بابتہ اور نہ مجبور کی جاویں بری بات پر اور ہر
مومن مسلمان اونکا مددگار ہے۔ نیکی کر اور برائی نہ کر۔ اس
مطول قصہ کی تخریج کی ہے ابن مندہ نے اور روایت
کیا ہے اسکو ابوداؤد نے کتاب القطائع میں اور ترمذی
نے کتاب الآداب میں اوس کا ایک ٹکڑا عبد اللہ بن
حسان کے طریقہ سے تخریج کیا اور تخریج کیا اس کو
امام احمد نے عاصم بن بہدلہ کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں ابی وائل سے وہ حارث بن حسان بکری سے
کہا کہ گذرا میں ایک بڑھیا پر ربذہ میں۔ الحدیث
(وہ بڑھیا قیلہ تھیں)

غرائب ما فى هذا الحديث

قوله سبيج - هو تصغير سبيج
كرغيف قميص بالفارسية وقيل
ثوب صوف اسود - **قوله انتفجت**
معناه وثبت اى ظهرت - **قوله
القصة** - القص تتبع الاثر منه
قوله تعالى فقالت لاخته قصيه

وكانت العرب يتفاولون بالارنب فلذلك قالت القصة اى نتبع آثارها **سنح** - اى ظهر - **حلس** - كساء على ظهر البعير تحت القتب **ديّار** - الدير خان النصارى و صاحبها الديار - كانه سبّها بتعييره فى دينه - **السامر** - يقال سمر الماشية المنباة اى رعته - **قوله ذا قشر** - القشر بالكسر ما يلبس وجمعه قشور - **قوله طمح اليه بصرى** - يقال طمح بصره اليه - اى ارتفع - **اسمال** - يقال سمل الثوب سمولا اخلق فهو ثوب اسمال - **مليتين** - مليسة تصغير ملاءة وهى الازار - **قوله قد نفضتا** - اى نصالون صبغهما ولم يبق الا الاثر - **قرفصاء** - هى جلسة المحتبى بيديه - **قوله شخص بى** - يقال شخص به كغنى اى اتاه امر ازعجه - **اقول**

هذا كتاب الله فى تسمية اهل الجنة واهل النار

یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے جسمیں تعین ہے نام بنام اہل جنت اور اہل نار کے

ذكر فى جامع الازهر وكنز العمال عن ابن عباس قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم فسمع ناسا من اصحابه يذكرون القدر فقال انكم قد اخذتم

ذکر کیا جامع ازہر اور کنز العمال میں ابن عباس رضی سے روایت کرکے کہ کہا برآمد ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سنا لوگوں کو اپنے اصحاب میں سے کہ ذکر کرتے ہیں تقدیر کا تو فرمایا کہ اختیار کی ہیں تم نے

ثنتين بعيد فى الغور فيهما هلك
اهل الكتاب من قبلكم ولقد اخرج
يوما كتابا فقال وهو يقرأه -
هذا كتاب من الرحمن الرحيم فيه
تسمية اهل النار باسمائهم واسماء
آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل على
آخره لا ينقص منهم فريق فى الجنة
وفريق فى السعير -
ثم اخرج كتابا آخر فقال عليهم
كتاب من الرحمن الرحيم فيه تسمية
اهل الجنة باسمائهم واسماء آبائهم
وقبائلهم وعشائرهم مجمل على آخره
لا ينقص منهم احد فريق فى الجنة و
فريق فى السعير -
واخرج الطبرانى فى الكبير عن ابى الدرداء
وواصلة وابى امامة قالوا اخرج علينا
النبى صلے الله عليه وسلم ونحن نتذاكر القدر
فقال مه مه اتقوا الله واديان عميقان
قفيران مظلمان لا تهيجوا على انفسكم
وهج النار -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب
من الله الرحمن الرحيم باسماء اهل
النار واسماء آبائهم وامهاتهم وعشائرهم
فرغ ربكم فرغ ربكم فرغ ربكم اعددت
ابلغت انى قد انذرت -
واخرج البزار عن ابن عمر - بسم الله
الرحمن الرحيم - هذا كتاب من الله الرحمن الرحيم

ایسی دو گھاٹیاں (یعنی قضا و قدر) جو بہت گہری ہیں
ہلاک ہوگئے انمیں تم سے اول اہل کتاب پھر نکالی ایک
روز ایک تحریر اور فرمایا اور آپ اوسکو پڑھتے جاتے تھے کہ
یہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جسمیں تعیین ہے
اہل نار کی اون کے نام اور اون کے باپ عشائر و قبائل
کے ناموں کے ساتھہ مہر کر دیگئی ہے اس کے ختم پر
نہیں کم ہوگا اوسمیں سے ایک گروہ جنت میں ہے
اور ایک گروہ دوزخ میں -
پھر نکالی دوسری کتاب اور پڑہی اون پر کہ
تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں تعیین
اہل جنت کی ہے اون کے ناموں اور اون کے باپ
اور قبائل اور عشائر کے ناموں کے ساتھہ مہر کر دیگئی
ہے اس کے آخر میں نہیں کم ہوگا اوس سے کوئی ایک
گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں -
اور تخریج کی ہے طبرانی نے کبیر میں ابی درداء اور
واصلہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آئے ہمارے
پاس رسول اللہ اور ہم ذکر کر رہے تھے قدر کا فرمایا
مہ مہ (کلمہ توبیخ) دو نالی ہیں گہری (یعنی قضا و قدر)
جنمیں نہ پانی ہے نہ سایہ اور تاریک نہ بھڑکاؤ اپنی جانوں
پر آگ کے شعلہ -
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن
رحیم کی جانب سے اہل نار اور اون کے والدین اور
اون کے قبائل کے ناموں کی - فارغ ہوگیا تمہارا رب
فارغ ہوگیا تمہارا رب - فارغ ہوگیا تمہارا رب -
بیان کر دیا میں نے اور پہونچا دیا اور ڈرا دیا -
اور تخریج کی ہے بزار نے ابن عمر سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن اور رحیم کیجانب سے

فیہ اهل الجنة باعدادهم واسمائهم واحبابهم مجمل علیهم الی یوم القیمة لاینقص منهم احد ولایزاد فیهم احد وقد یسلك بالسعید طریق الشقاوة حتی یقال هو منهم ما اشتبه بهم ثم یزال الی سعادته قبل موته ولو بفواق ناقة - العمل بخواتمه - قاله ثلثا - وفی اسناده عبد الله بن میمون القداح ضعیف وقال البزار هو صالح الحدیث وبقیة رجاله رجال الصحیح -

جنمیں اہل جنت ہیں گنتی وار اور اون کے نام اور اونکے حسب. مہر کردیگئی ہے اون پر قیامت تک نہیں کم ہوگا اونمیں سے کوئی نہ زائد ہوگا اونمیں کوئی اور کبھی اختیار کرتا ہے نیک بخت (ازلی) طریقہ بدبختی کا یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ یہ اونمیں سے ہی ہے کس قدر مشابہ ہے اونسے پھر مرنے سے پہلے اپنی (مقدر رشدہ) سعادت کی طرف لوٹ آتا ہے اگرچہ عمل کا نتیجہ (انجام پر ہے. فرمایا اسکو تین مرتبہ. اور اس کی اسناد میں عبداللہ بن میمون قراح ضعیف ہے اور کہا بزار نے وہ صالح ہے حدیث کے لئے اور باقی راوی اوس کے رجال صحیحین کے ہیں ✣

کتاب من الله لاهل الجنة

خدا کا فرمان جنتیوں کے لئے

عن انس لایدخل الجنة احد الا بجواز -

بسم الله الرحمن الرحیم - هذا الکتاب من الله لفلان بن فلان ادخلوه جنة عالیة قطوفها دانیة - التخریج اورده فی کنزالعمال وقال اخرجه عبد الرزاق وابن المنذر والشیرازی فی الالقاب واخرجه الطبرانی وابن مردویه والخطیب عن سلمان -

روایت ہے حضرت انس سے کہ نہیں داخل ہوگا کوئی جنت میں مگر ساتھ پروانہ اللہ کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے فلان بن فلان کے لئے داخل کرو اس کو ایسی جنت میں جس کے پھلوں کے خوشے قریب ہیں. تخریج. بیان کیا ہے اس کو کنزالعمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی عبدالرزاق اور ابن منذر نے اور شیرازی نے القاب میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور مردویہ اور خطیب نے سلمان سے.

کتاب من الله فی لوح المحفوظ

خدا کا فرمان لوح محفوظ میں

عن ابی امامة ان اول شئ کتبه الله

روایت ہے ابی امامہ سے کہ اللہ نے سب سے اول

في اللوح المحفوظ۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ اني انا الله لا اله الا انا لا شريك لي انه من استسلم لقضائي وصبر على بلائي ورضي بحكمي كتبته صديقا وبعثته مع الصديقين يوم القيمة۔
اورده في كنز العمال قال واخرجه ابن النجار عن علي رضي الله عنه۔

لوح محفوظ میں لکھا تھا کہ
بسم الله الرحمن الرحيم میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی معبود مگر میں. نہیں ہے کوئی شریک میرا. جو کہ مطیع ہوا میرے نوشتہ کا اور صبر کیا میری بلا پر اور راضی ہوا میرے حکم پر لکھوں گا میں اوسکو صدیق اور اُٹھاؤں گا اوسکو صدیقین کے ساتھ قیامت کے دن۔
بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى كسرى ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے کسری بادشاہ فارس کو

ذكر المواهب لفظه فيما اخرجه الواقدي وقال في مصباح المضي ان نسخته عند ابن الجوزي هكذا۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الى كسرى عظيم فارس سلام على من اتبع الهدى وامن بالله ورسوله وشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله ادعوك بدعاية الاسلام فانى رسول الله الى الناس كافة لانذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين اسلم تسلم فان توليت فعليك اثم المجوس ۔ اخرج البخاري من حديث ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم بعث بكتابه الى كسرى مع عبد الله ابن حذافة السهمي وامره ان يدفعه

ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے اوس کے الفاظ کا بہ تخریج واقدی اور کہا مصباح المضی میں کہ نسخہ اوسکا ابن الجوزی کے نزدیک اس طرح ہے کہ
بسم الله الرحمن الرحيم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے کسری پادشاہ فارس کی طرف. سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر اور گواہی دے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھکو دعوت اسلام کی طرف کیونکہ میں رسول ہوں اللہ کا تمام مخلوق کی طرف تاکہ ڈراؤں میں اون لوگوں کو جو زندہ ہیں (یعنی زندہ ہے دل اونکا مراد یہ کہ اصلاح پذیر اور قابل قبول اسلام ہے) اور ثابت ہو جاوے حجت کافروں پر۔ اسلام لے آ سلامت رہیگا تو اگر انکار کیا تونے تو تجھی پر ہوگا گناہ مجوس کا بھی۔ تخریج کی ہے بخاری نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسرے کے پاس اپنا فرمان لیکر عبد اللہ بن حذافہ

الی عظیم البحرین فدفعه عظیم البحرین
الی کسری فلما قرأه مزقه فدعا علیهم
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یمزقوا
کل ممزق وهکذا ذکره محمد بن سعد
فی الطبقات فی ترجمة عبد الله بن
حذافة قال اخبرنا یعقوب بن
ابراهیم بن سعد الزهری عن
ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
بن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس
اخبره ان رسول الله صلعم بعث
بکتابه الی کسری مع عبد الله بن
حذافة السهمی امره ان یدفعه الی عظیم
البحرین فدفعه عظیم البحرین الی کسری فلما
قرأه خرقه قال ابن شهاب فحسبت
ان المسیب قال فدعا علیهم رسول
الله صلعم ان یمزقوا کل ممزق +
وقیل بعث الکتاب مع عمر بن
الخطاب رض اخرجه ابن عدی بسند
ضعیف عن ابن عباس رض قال الحافظ
فان ثبت فلعله کتب الی ملک فارس
مرتین - **اقول** - ویؤیده روایة
الخطیب عن ابی معشر الذی اورده
فی جمع الجوامع وفیه ذکر الکتاب
بلفظ اخر من هذا فنسخته هکذا -
بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد
رسول الله الی کسری عظیم فارس

سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو وہ حاکم بحرین (منذر بن ساوی) کو دیدیں پس پہونچا دیا حاکم بحرین نے وہ فرمان کسری کی طرف - جب اوس نے نامہ مبارک پڑہا تو پہاڑ ڈالا پس بددعا کی آپ نے اوس کے لئے - باین لفظ کہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں وہ اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے طبقات میں عبد اللہ بن حذافہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ ابن عباس رض نے خبر دی اونکو کہ رسول اللہ صلعم نے اپنا فرمان لیکر کسری کی طرف عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو کہ دیدیں وہ فرمان حاکم بحرین کو پس پہونچا دیا اوسکو حاکم بحرین نے کسری کے پاس پس جب کسری نے اوسکو پڑہا تو پہاڑ ڈالا - کہا ابن شہاب نے کہ میرا خیال ہے کہ مسیب نے کہا کہ بددعا کی رسول اللہ نے اون کے لئے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں -

اور بعض نے لکھا ہے کہ بھیجا یہ فرمان عمر بن خطاب رض کے ہاتھ - تخریج کی ہے اس کی ابن عدی نے ضعیف سند کے ساتھ ابن عباس رض سے کہا حافظ نے اگر یہ ثابت ہو جائے تو شاید رسول اللہ نے لکھا فرمان شاہ فارس کو دو مرتبہ **کہتا ہوں** میں کہ تائید کرتی ہے اس قول کی روایت خطیب کی ابو معشر سے جسکو ذکر کیا ہے جمع الجوامع میں اور اوس میں ذکر فرمان کا ہی الفاظ کے تغیر کے ساتھ بہ نسبت اس نامہ کی اور نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہی محمد رسول اللہ کی جانب سے کسری بادشاہ فارس کی طرف

اسلم تسلم من شهد شهادتنا
واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فله
ذمة الله وذمة رسوله۔
وفي رواية عمرو بن شبة انه بعثه
مع خنيس بن حذافة - اخو عبد الله
وهو غلط فانه مات باحد وبعث
الرسل في سنة سبع انتهى قد
ذكرت كتاب كسرى الى باذان
في امره صلے الله عليه وسلم و
قصته مضے في اسم باذان۔

یہ کہ اسلام لے آ سلامت رہیگا تو جس شخص نے قبول
کی ہماری شہادت (یعنی کلمہ توحید و اقرار رسالت) اور
مونہ کیا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھایا ہمارا ذبح کیا ہوا
پس اوسکے واسطے پناہ اللہ کی ہے اور اُسکے رسول کی
اور عمرو بن شبہ کی روایت میں ہے کہ بھیجا یہ فرمان خنیس
بن حذافہ عبد اللہ کے بھائی کے ہمراہ اور یہ غلط ہے
اسوجہ سے کہ اونہوں نے وفات پائی ہے احد میں اور
قاصد بھیجے گئے سنہ ۷ ہجری میں انتہی۔ اور ذکر کردیا ہے
مینے وہ نامہ جو کسری نے باذان کو لکھا تہا رسول اللہ کے
بارہ میں اور اوسکے متعلق سب قصہ باذان کے نام میں

هذا ما كتبه صلعم الى ماعز بن ماعز البكائي

فرمان بنام ماعز بن ماعز بکائی

اخرجه ابن سعد في الطبقات فقال
اخبرنا موسى بن اسمعيل قال سمعت
الجعد بن عبد الرحمن يقول ان
عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا
اتى النبي صلے الله عليه وسلم فكتب
له كتابا - ان ماعز البكائي اسلم آخر
قومه وانه لا يجنى عليه الا يده۔
قال ابن الاثير في الاسد روى
حديثه احمد بن اسحق بن صالح
عن ابي سلمة موسى بن اسمعيل
عن الهنيد بن القاسم عن الجعيد
ابن عبد الرحمن ان عبد الله بن ماعز
حدثه ان ماعزا اتى النبي صلعم - فذكر
قال واخرجه ابن منده وابو نعيم۔

تخریج کی ہے ابن سعد نے طبقات میں پس کہا
کہ خبر دی ہمکو موسی بن اسمٰعیل نے کہا کہ سنا میں نے
جعد بن عبد الرحمن سے کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ماعز
نے اونسے حدیث بیان کی کہ ماعز آئے رسول اللہ کی
خدمت میں پس لکھا آپنے اون کے لیے فرمان کہ ماعز
بکائی اسلام لاسئے اپنی قوم کے آخر میں اور نہیں گناہ
کریگا اوپر مگر اونکا ہاتھ (یعنی وہ صرف اپنے ہر قصور
میں پکڑے جائینگے) کہا ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ
روایت کیا ہے اوس کی حدیث کو احمد بن اسحق بن
صالح نے ابی سلمہ موسی بن اسمٰعیل سے وہ روایت کرتے
ہیں ہنید بن القاسم سے اور وہ جعید بن عبد الرحمن
سے کہ عبد اللہ بن ماعز نے حدیث بیان کی اونسے
کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس ذکر کیا
کہا اور تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن احمر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن احمر کو

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب
من محمد رسول الله لمالك بن احمر
ولمن تبعه من المسلمين امان لهم
ما اقاموا الصلوة واتوا الزكوة واتبعوا
المسلمين وجانبوا المشركين وادوا
الخمس من المغنم وسهم الغارمين و
سهم كذا وسهم كذا فهم امنون
بامان الله وامان محمد رسول الله
ذكره في جامع الزهر وقال اخرجه
الطبراني في الاوسط وفيه سعيد
بن منصور الخزامي لم اقف له على
ترجمته واخرجه ابن الاثير قال
اخبرنا ابو موسى اذنا قال اخبرنا
الحسن بن احمد قال اخبرنا ابو نعيم
قال اخبرنا سليمان بن احمد في الاوسط
قال اخبرنا محمد بن هارون قال
حدثنا صفوان بن صالح قال حدثنا
ابو الوليد بن مسلم قال حدثنا
سعيد بن منصور الخزامي عن جده
مالك بن احمر انه لما بلغه قدوم
رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد
اليه فقبل اسلامه وسأله ان يكتب
له كتابا يدعوه الى الاسلام
فكتب له في رقعة من ادم - فذكر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کا مالک بن احمر اور اون لوگوں کے واسطے جو اوس کے
مطیع ہیں مسلمان۔ امان ہے اون کے لئے جب تک
کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں مسلمانوں
کی اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور ادا کریں خمس مال
غنیمت میں سے اور حصہ غارمین کا اور فلان اور فلان
کا حصہ۔ پس وہ امن میں اللہ کے اور اُس کے
رسول محمدؐ کے۔

ذکر کیا اِس کو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے
اس کی طبرانی نے اوسط میں اور اوس کی سند میں
سعید بن منصور خزامی ہیں جن کے ترجمہ پر میں واقف
نہیں ہوا اور تخریج کی ہے اِس کی ابن اثیر نے کہا کہ
خبر دی ہمکو ابو موسیٰ نے سنا کر کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد
نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نعیم نے کہا کہ خبر دی ہمکو سلیمان
بن احمد نے اوسط میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن ہارون
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن صالح نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ
حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور خزامی نے
اپنے دادا مالک بن احمر سے روایت کر کے کہ
جب اونکو رسول اللہ کا تشریف لانا معلوم ہوا تو
حاضر خدمت ہوئے قبول کیا آپ نے اونکا اسلام
سوال کیا رسول اللہ سے کہ اونکو ایک فرمان
لکھدیں۔ آپ نے ایک ادھوڑی کے ٹکڑے
پر لکھدیا۔ پس ذکر کیے لفظ فرمان کے مثل مذکورہ بالا۔

الكتاب بلفظ المذكور وقال ايضاً وروا ه يزيد بن عبد ربه او ابن عبد الله الحمصي عن الوليد قال حدثني سعيد بن منصور بن مخرز بن مالك بن احمر العوفي ثم الجذامي او الخزامي عن جده انه لما بلغه مقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم تبوك فذكر الحديث وقال اخرجه ابو عمر وابو موسى وقال الحافظ اخرجه ابن شاهين بطريق يزيد بن عبد ربه انه لما بلغهم مقدم النبي صلى الله عليه وسلم تبوك وفد اليه مالك بن احمر فاسلم وسأل ان يكتب له كتابا فكتب له في رقعة من ادم قال الوليد فسألت سعيد بن منصور ان يقرأني الكتاب فذكر كبره وضعف بصره وقال ابو ايوب بن محرز بن منصور بن محرز فسل عنه فلقيته فاخرج لي رقعة من ادم عرضها اربعة اصابع وطولها قدر شبر قد انماح ما فيها فقرأ علي ابو ايوب .

اور ابن اثیر نے یہی کہا ہے کہ روایت کیا اسکو یزید بن عبد اسد یا ابن عبد اللہ حمصی نے ولید سے روایت کرکے کہا ولید نے کہ حدیث بیان کی مجھسے سعید بن منصور بن مخرز بن مالک بن احمر عوفی نے اپنے دادا سے کہ جب خبر پہونچی مالک کو رسول اللہ کے تبوک میں تشریف لانے کی پس ذکر کیا حدیث کو۔ اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی ابو عمر اور ابو موسیٰ نے۔ اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اِس کی ابن شاہین نے یزید بن عبد ربہ کے طریقہ سے کہ جبکہ خبر پہونچی اون کو رسول اللہ کے تبوک میں آنے کی تو حاضر ہوئے آپ کی خدمت میں مالک بن احمر پس اسلام لے آئے اور خواہش کی رسول اللہ سے کہ لکھدین اون کے لئے ایک فرمان پس لکھا آپ نے ایک ادہوڑی کے ٹکڑے میں۔ کہا ولید نے پس سوال کیا مینے سعید بن منصور سے کہ سنائے مجھکو وہ فرمان تو عذر کیا اپنے بڑہاپے اور بینائی کم ہونیکا۔ اور کہا کہ سوال کر اسکا ابو ایوب بن محرز بن منصور بن محرز سے پس ملا میں اونسے تو نکالا میرے لئے ایک ادہوڑی کا ٹکڑا جسکا عرض چار انگل اور طول تقریباً ایک بالشت تہا۔ تحقیق مٹ گیا تہا اوس میں کا لکھا ہوا پس سنایا مجھکو ابو ایوب نے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا كتاب من محمد رسول الله الى ابن عمر ومن تبعه من المسلمين - فذكر الكتاب مثل لفظ ابن اثير وقال وكذا اخرجه البغوي من طريق هارون ابن عمر والمخزومي عن الوليد وقال لا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے ابن عمر کے لئے اور اوس شخص کے لئے جو پیروی کرے اوسکی مسلمانوں میں سے۔ پس ذکر کیا فرمان بلفظ ابن اثیر کہا اور اسیطرح تخریج کی ہے اس کی بغوی نے ہارون بن عمرو مخزومی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ولید سے۔ اور کہا کہ نہیں جانتا میں

اعلم هذا الاسناد غير هذا و اخرجه
الطبراني في الاوسط من طريق صفوان
ابن صالح عن الوليد وساقه كله مدرجا
غير مفصل كما فصله يزيد بن عبد
ربه **قلت** والتوفيق بين الروايتين
في اسم المكتوب اليه ان يقال يحتمل
ان يكون ابن عمر كنية لمالك بن احمر
والله اعلم۔

قوله وسهم الغارمين اصل الغرم
في اللغة مايشق على النفس وسمي الدين
غرما لكونه شاقا على الانسان
والمراد بالغارمين المديون وهم
قسمان قسم ادانوا لانفسهم في غير
معصية فيعطون من مال الصدقات
بقدر ديونهم اذا لم يكن لهم مال يفي
بديونهم فان كان عندهم وفاء فلا
يعطون وقسم ادانوا في المعروف
واصلاح ذات البين فيعطون
من مال الصدقات مايقضون به
ديونهم وانكانوا اغنياء لما روي عن
عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لغني
الا لخمسة لغاز في سبيل الله
او لعامل عليها او لغارم او لرجل
اسيرا عانته ولرجل كان له جار
مسكين فتصدق على المسكين فاهدى
المسكين للغني اخرجه ابو داود مرسلا

اِس سند سے سوائے اِس فرمان کے۔ اور تخریج کی ہے
اسکی طبرانی نے اوسط میں صفوان بن صالح کے طریقہ سے
وہ روایت کرتے ہیں ولید سے اور بیان کیا اوس سب
کو مدرج غیر مفصل جیسیکہ بیان کیا ہے اسکو یزید بن عبد ربہ
نے **کہتا ہوں** میں کہ اور توفیق درفع تعارض کی دونو
روایتوں میں مکتوب الیہ کے نام کی بابتہ یہ کہ کہا جائے
کہ احتمال ہے کہ ابن عمر کنیت ہو مالک بن احمر کی
واللہ اعلم۔

قولہ وسہم الغارمین۔ اصل معنے غرم کے لغت میں وہ
ہیں جو شاق ہو نفس پر اور نام رکھا گیا قرض کا دین بوجہ
شاق ہونے اوس کے انسان پر اور مراد غارمین سے
قرضدار ہیں اور وہ دو قسم ہیں ایک قسم جو قرضدار ہو جاویں
اپنے نفس کے لئے معصیت میں صرف کیے بغیر پس دیئے
جاویں وہ مال زکوۃ سے اونکے قرضہ کے موافق جبکہ نہو
اونکے پاس اسقدر مال کہ کافی ہو اونکے قرضہ میں پس اگر
اونکے پاس اتنا ہو تو نہ دیا جائے۔ اور ایک قسم وہ ہے
کہ قرضدار ہو جاویں نیکی کے صرفوں اور آپس کے اصلاح
کرنے میں پس دیئے جاویں زکوۃ کے مال میں سے
اسقدر کہ ادا کریں اوس سے قرض اپنا اگرچہ وہ غنی ہوں
بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے عطاء بن یسار سے کہ
رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ
شخصوں کو۔ لڑنے والا اللہ کے راستے میں۔ یا عامل اوسپر
یا قرضدار۔ یعنی فی سبیل اللہ یا قیدی کی اعانت کیجاوے
اوس کی۔ اور اوس شخص کو جسکا پڑوسی مسکین ہو پس صدقہ کرے
مسکین پر پس ہدیہ دے مسکین غنی کو۔ تخریج کی اسکی ابو داود
نے مرسل اِس وجہ سے کہ عطاء نے نہیں پایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور روایت کیا اس کو معمر نے زید بن

زفرتی عطاء لم یدرك النبی صلی الله علیه وسلم ورواه معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم متصلا بمعناه اما من کان فی معصیة فلا یعط من الصدقات۔

اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن یسار سے وہ ابوسعید خدری سے وہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل اسی معنی میں لیکن اگر قرض معصیت میں ہو تو چاہیے کہ نہ دے اوس کو صدقات میں سے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمالك بن عبید الخسحاس (بمهملات) الخشخاش (بمعجمات)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عبید حسحاس کو (بمہملات) الخشخاش (بمعجمات)

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابو نعیم وابن منده من طریق الحصین بن ابی الحر عن ابیه مالك وعمیه قیس وعبید انهم اتوا النبی صلی الله علیه وسلم یشکوا الیه رجل من بنی فهم فکتب لهم النبی صلی الله علیه وسلم هذا الکتاب من محمد رسول الله لمالك وعبید وقیس بنی الحسحاس انکم اٰمنون مسلمون علی دمائکم واموالکم لاتؤخذون بجریرة غیرکم ولا یجنی علیکم الا ایدیکم۔

قال ابن حجر الخشخاش (بمعجمات) قال ورأیته فی نسخة معتمدة من کتاب ابن شاهین بالمهملات۔

قوله ولا تؤاخذون۔ هذا یدل علی ان الکافر الحربی یوخذ بجریرة غیره نحو ان جنی احد من الکفار علی المسلمین ثم اخذ غیره منهم واسر یواخذ هذا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن منده نے حصین بن ابی حر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اپنے چچاؤں سے جو قیس اور عبید ہیں کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کرتے تھے آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کی پس لکھا اونکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک اور عبید اور قیس بنی حسحاس کیلئے کہ وہ امن میں ہیں مسلمان ہیں (امن میں ہیں) اپنی جانوں اور مالوں پر نہیں مواخذہ کیے جاوینگے دوسروں کے گناہوں پر اور گناہ کرینگے تم پر مگر ہاتھ تمہارے۔

کہا ابن حجر نے الخشخاش (بمعجمات) لکھا اور دیکھا میں نے ابن شاہین کی کتاب کے معتبر نسخہ میں (مہملات) کے ساتھ۔

قولہ ولا تواخذون۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ کافر حربی مواخذہ کیا جائے دوسرے کے گناہ میں جیسے کہ اگر گناہ کرے کوئی کافروں میں سے مسلمانوں پر پھر قید کر لیا جاوے سوا اوسکے کوئی اور اونمیں سے تو مواخذہ کیا جاوے

الماسور على تلك الجناية -	اوس قیدی سے اوس جنایت کے عوض -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

اخرج ابو داؤد فی بیان مواضع قسم
الخمس وسهم ذی القربی فقال -
حدثنا محمد بن عیسی قال حدثنا
عنبسة بن عبد الواحد القرشی قال
ابو جعفر ابو عیسی کنا نقول له
من الابدال قبل ان نسمع ان
الابدال من الموالی قال حدثنی
دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعة
عن هلال بن سراج بن مجاعة عن
ابیه عن جده مجاعة انه اتی النبی
صلی الله علیه وسلم یطلب دیة اخیه
قتلته بنو سدوس من بنی ذهل
فقال النبی صلی الله علیه وسلم لو
کنت جاعلا لمشرك دیة جعلت
لاخیك ولکن ساعطیك منه عقبی
فکتب له النبی صلی الله علیه وسلم
بمائة من الابل من اول خمس
یخرج من مشرکی بنی ذهل فاخذ
طائفة منها واسلمت بنو ذهل
فطلبها بعد مجاعة الی ابی بکر واتاه
بکتاب النبی صلی الله علیه وسلم
فکتب له ابو بکر باثنی عشر الف صاع
من صدقة الیمامة اربعة آلاف

تخریج کی ہے ابو داؤد نے خمس غنیمت اور ذوی القربیٰ
کے حصوں کی تقسیم کے ذکر میں پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن عیسی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عنبسہ بن عبد الواحد
نے کہا ابو جعفر ابو عیسی نے کہ ہم اوسکو ابدال میں سے
شمار کرتے تھے پہلے اس سے کہ سنا ہم نے کہ ابدال موالی
میں سے ہوتے ہیں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے دخیل بن
ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ
سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے
دادا مجاعہ سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں
مانگتے تھے اپنے بھائی کی دیت جسکو مار ڈالا تھا بنو سدوس
نے جو بنی ذہل میں سے ہیں پس کہا رسول اللہ نے
اگر دیتا میں کسی مشرک کی دیت تو دیتا میں تیرے بھائی
کی لیکن دونگا میں تجھکو اوسکا عوض پس لکھا رسول اللہ
نے اوس کے لئے سو اونٹ اول اوس خمس
کی غنیمت میں سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے
مال سے پس کچھ تو اوس میں سے وصول کیا اور
اسلام لائے بنو ذہل - پس مانگا بعد میں مجاعہ نے
ابی بکر رض سے اور لائے اون کے پاس فرمان
رسول اللہ کا پس لکھی اون کے لئے ابو بکر نے دو ہزار
صاع یمامہ کے صدقہ میں سے چار ہزار صاع گیہوں
اور چار ہزار جو اور چار ہزار صاع کھجوریں - اور تھا اوس
فرمان میں کہ -
بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ فرمان ہے محمد نبی کا

بد وا ربعة آلاف شعير وا ربعة آلاف تمر وكان في كتاب النبي صلى الله عليه وسلم۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبي لمجاعة بن مرارة من بني سلمى اني اعطيته مائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل عقبة من اخيه ۔

قوله عقبة من اخيه ۔ هذا يدل على انه يجوز للامام ان يعطى من الخمس عوض الدية اذا لم تكن الواقعة ما تحمل الدية ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم وعد به ولكن ما حان الوفاء في عهده صلى الله عليه وسلم فوفى به ابو بكر رضي الله عنه من بيت المال ۔

مجاعہ بن مرارہ کے لئے جو بنی سلمی میں سے ہے کردیئے ہیں نے اوسکو سو اونٹ اول مال غنیمت سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال میں سے عیوض میں اوس کے بھائی کے۔

قولہ عقبة من اخيه۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کو جائز ہے کہ دے مال خمس میں سے عیوض دیت کا جبکہ ایسا واقعہ ہو جس میں دیت کسی پر نہ پڑسکے۔ اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تہا اوسکا لیکن نہیں وقت آیا اوس کے پورا ہونے کا رسول اللہ کے زمانہ میں پس پورا کیا اوسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لمجاعة بن مرارة السلمى

یہ فرمان بھی لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

مکتوب ایضاً لمجاعہ

قال الحافظ اخرج البغوي عن زياد بن ايوب عن عنبسة بن عبد الواحد عن الرجيل بن اياس عن عمه هلال بن سراج عن ابيه سراج بن مجاعة قال اعطى النبي صلى الله عليه وسلم لمجاعة ارضا باليمامة يقال له الغورة وكتب له بذلك كتابا من محمد رسول الله لمجاعة بن مرارة من بني سلمى

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے زیاد بن ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں عنبسہ بن عبد الواحد سے وہ رجیل بن ایاس سے وہ اپنے چچا ہلال بن سراج سے وہ اپنے باپ سراج بن مجاعہ سے کہاکہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ کو زمین یمامہ میں جسکو غورہ کہتے تھے اور لکھا اِس بابتہ اون کے لیئے ایک فرمان۔ (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے۔ دیا ہیتے

انی اعطیته الغورة فمن حاجه فیها
فلیأتنی۔ وقال ایضا اخرجه الطبرانی
وابن مندة ایضا من طریق هلال بن
سراج بن مجاعة عن ابیه وذکر الحدیث
وفیه انی اعطیتك ارض کذا وکذا
وفیه - وکتبه یزید - قال الحافظ
یحتمل ان یکون یزید بن سفیان فانه
کان یکتب للنبی صلی الله علیه وسلم
وذکره ابن الاثیر وابن عبد
البر ایضا -

اونکو غورہ پس جو جھگڑا کرے اوسنے اس بارہ
میں تو چاہیے کہ آئیں وہ ہمارے پاس اور یہی کہا
کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور ابن مندہ نے
بھی ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے
ہیں اپنے باپ سے اور ذکر کیا حدیث کو اور اوس
میں ہے کہ دی میں نے تجھکو فلاں اور فلاں زمین
اور اوسمیں ہے کہ۔ اور لکھا اسکو یزید نے۔ کہا حافظ نے کہ
احتمال ہے کہ ہو وہ یزید بن سفیان اس وجہ سے کہ وہ
کاتب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر کیا اسکو
ابن اثیر اور ابن عبد البر نے بھی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمسیلمة الکذاب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مسیلمہ کذاب کو

ذکر فی المواهب وزاد المعاد وسیرة
المحمدیة نقلوا عن ابن اسحق ان
وفد بنی حنیفة اتوا رسول الله صلی
الله علیه وسلم وخلفوا مسیلمة فی
رحالهم فلما اسلموا ذکروا له مکانه
فقالوا یا رسول الله انا خلفنا صاحبنا
فی رحالنا ورکابنا یحفظها لنا فامر له
رسول الله صلی الله علیه وسلم بما
امر به القوم وقال لهم انه لیس بشرکم
مکانا یحفظ ضیعتکم ثم انصرفوا فلما
قدموا الیمامة ارتد عدو الله دینا
وقال انی شرکت معه فی الامر ثم جعل
یسجع السجعات مضاهاتا للقرآن و
کتب الی النبی صلی الله علیه وسلم

ذکر کیا مواہب اور زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں نقل کرکے
ابن اسحق سے کہ وفد بنی حنیفہ آئے رسول اللہ کی خدمت
میں اور چھوڑ دیا مسیلمہ کو اپنے سامان میں — پس جب
اسلام لائے تو ذکر کیا اونہوں نے اوسکا اور کہا اے
رسول اللہ ہم نے چھوڑ دیا ہے اپنے ایک ساتھی کو
اپنے سامان اور اونٹوں میں کہ حفاظت کرتا ہے
اونکی پس حکم دیا رسول اللہ نے اوس کے لیے وہ جیکا
حکم دیا تھا قوم کو اور فرمایا کہ نہیں ہے وہ تم میں سے
برا۔ حفاظت کرتا ہے تمہارے سامان کی پھر لوٹ آئے
وہ جب یمامہ میں پہونچے تو مرتد ہو گیا عدو اللہ۔
دین سے اور کہا کہ میں شریک کر دیا گیا ہوں اون کے
ساتھ امر نبوت میں پھر قافیہ بندی کرنے لگا قرآن کے
مقابلہ کے لیے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف کہ۔

کتاب الکذاب الی رسول اللہ

من مسیلمة رسول الله الی محمد رسول
الله اما بعد فانی اشرکت معك فی
الامر وان لنا نصف الامر ولقریش
نصف الامر ولکن قریشا قوما یعتدون
فکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم
الیه فی جواب کتابه۔

جواب آنحضرت صلعم الیہ

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول الله الی مسیلمة الکذاب سلام
علی من اتبع الهدی اما بعد فان
الارض لله یورثها من یشاء
من عباده والعاقبة للمتقین
قال فی جمع الجوامع واخرجه الطبرانی
عن نعیم بن مسعود وذکر فی مصباح
المضی انه قال ابن سعد وکتب
رسول الله الیه وکان فیه۔

لفظ الکتاب بروایة ابن سعد

بلغنی کتابك الکذب والافك والافتراء
علی الله۔

ورد فی الصحیحین مکالمة صلی الله
علیه وسلم ایاه **فان قیل**
کیف یجتمع خبر ابن اسحق مع هذا
الحدیث الصحیح **فالجواب** ان المصیر
الی ما فی الصحیح اولی ویحتمل ان یکون
ان مسیلمة قدم مرتین الاولی کان
تابعا وکان راس بنی حنیفة غیره و
هذا اقام فی حفظ رحالهم ومرة
متبوعا وفیها خاطبه النبی صلی الله علیه
وسلم او القصة واحدة وکانت اقامته

رخط ہے امیلمہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ
کی جانب بعد اس کے (معلوم ہوکہ) شریک کردیا گیا
ہوں میں تمہارے ساتھ امر نبوت میں تحقیق واسطے ہمارے
نصف حکومت ہے اور نصف واسطے قریش کے. لیکن
قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کرتی ہے پس اوس کے
جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف. سلام ہو اوس شخص پر
جو پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد کے (معلوم ہوکہ) زمین
اللہ کی ہے مالک کرے گا جسکو چاہیگا اپنے بندوں میں
سے اور انجام واسطے پرہیزگاروں کے ہے۔
کہا جمع الجوامع میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے
نعیم بن مسعود سے اور ذکر کیا ہے مصباح المضی میں
کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے اوسکی طرف
اور تھا اوس میں کہ
مجھے پہونچا تیرا خط جس میں جھوٹ اور تہمت اور
بہتان ہے اللہ پر۔
اور ذکر ہے صحیحین میں اوس کے ساتھ رسول اللہ
کی گفتگو کرنے کا پس اگر کہا جائے کہ کیسے جمع ہوگی
خبر ابن اسحق کی اس حدیث صحیح کے ساتھ تو **جواب**
یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے اوسکا اختیار اولی ہے
اور احتمال ہے کہ آیا ہو مسیلمہ دو مرتبہ اول تو تابع ہو کر جبکہ
تھا سردار بنی حنیفہ کا کوئی اور اوس کے سوا. اور اسی
وجہ سے رہگیا تھا وہ اون کے سامان کی حفاظت کے
لئے اور ایک مرتبہ آیا تھا سردار بنکر اور اوسی دفعہ گفتگو
کی اوس سے رسول اللہ نے. یا قصہ ایک ہی ہے
اور تھا اوسکا سامان پر رہجانا عمداً بوجہ براجاننے اس

في رحالهم باختياره استكباراً ان
يحضر مجلس النبي صلى الله عليه وسلم
وعامله صلى الله عليه وسلم معاملة الكرام
على عادته فاراد استيلافه
بالقول حيث قال ليس بشركم مكانا
وبالفعل حيث اعطاه مثل ما اعطى
قومه فلما لم يفد توجه بنفسه اليه
ليقيم عليه الحجة - هذا قاله الحافظ
ويستفاد من هذه القصة ان الامام
ياتي بنفسه الى من قدم يريد لقاءه
من الكفار اذا تعين ذلك طريقا
لمصلحة المسلمين -

امر کے کہ آئے وہ رسول اللہ کی مجلس میں - اور
معاملہ کیا رسول اللہ نے اوس کے ساتھہ معاملہ
کرام کا اپنی عادت کے موافق پس ارادہ کیا اوس
کی تالیف کا اپنے قول لیس بشرکم مکاناً سے اور اپنے
فعل سے بایںطور کہ دیا اوسکو جو کچھہ کہ دیا اوس کی
قوم کو. پس جبکہ نہیں فائدہ دیا اس بات نے تو بہ
نفس نفیس خود آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے
تاکہ اوسپر حجت قائم ہو. بیان کیا ہے اسکو حافظ نے
اور **معلوم** ہوتا ہے اس قصہ سے یہہ کہ امام کو
اون کفار کے پاس جو اوس سے ملنے آویں خود جانا
چاہیے جبکہ اس کی ضرورت ہو بوجہ مسلمانوں کی
کسی مصلحت کے -

۹۷ کتاب الی مصعب بن زبیر

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمصعب بن زبير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مصعب بن زبیر کو

ذكر في سيرة المحمدية اخرج
الدارقطني عن ابن عباس قال
اذن النبي صلى الله عليه وسلم الجمعة
قبل ان يهاجر ولم يستطع ان يجمع
بمكة فكتب الى مصعب بن عمير -
اما بعد فانظر اليوم الذي يجهر فيه
اليهود بالزبور فاجمعوا نساءكم
وابناءكم فاذا مال النهار عن شطره
عند الزوال من يوم الجمعة فتقربوا
الى الله بركعتين -

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے دارقطنی
نے ابن عباس رض سے کہا کہ اجازت دیئے گئے رسول اللہ
جمعہ کی ہجرت کرنے سے اول - اور قدرت نہیں
تھی اس کی کہ جمعہ کریں مکہ میں (بوجہ غلبہ کفار کے) تو لکھا
آپ نے مصعب بن عمیر کو کہ -
وبعد حمد کے پس خیال رکھہ اوس دن کا جس میں
زور سے پڑہتے ہیں یہود زبور - پس جمع کرو تم اپنی
عورتوں اور بچوں کو - پس جبکہ دن ڈہل جاوے
زوال کے وقت جمعہ کے دن تو تقرب حاصل کرو
طرف اللہ کے دو رکعتوں سے *

هذا ماكتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن كاهن الباهلي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا مطرف بن کاہن باہلی کو

قال الحافظ اخرج ابن شاهين فقال قال عمرو بن مالك قال خبرنا المنذر قال حدثنا الحسين بن محمد ابن علی قال حدثنا علی بن محمد المدائنی عن ابی معشر عن يزيد بن رومان عن محمد بن اسحق عن شيوخه قالوا وفد مطرف بن الكاهن الباهلي احد بني قريظ على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح فقال يا رسول الله اسلمنا للاسلام وشهدنا دين الله في سموته وانه لا اله الا هو وصدقناك وامنا بكل ما قلت فاكتب لنا كتابا فكتب له - من محمد رسول الله لمطرف بن كاهن ولمن سكن بيته من باهلة ان من احيا راضا مواتا فيها مراح الانعام فهي له وعليه في كل ثلثين من البقر فارض وفي كل اربعين الغنم عتود وفي كل خمس من الابل مسنة - قال وذكره ابو احمد العسكري والرشاطي واورده ابن الاثير منسوبا الى ابی احمد العسكری - **اللغات** **مراح** - بالضم مواضع تاوی اليه الماشية ليلا - **فارض** - المسنة

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے پس کہا کہ کہا عمرو بن مالک نے کہ خبر دی ہمکو منذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد مدائنی نے ابی معشر سے اونہوں نے یزید بن رومان سے اونہوں نے محمد بن اسحٰق سے اونہوں نے اپنے شیوخ سے کہا اونہوں نے کہ مطرف بن کاہن باہلی جو بنی قریظہ میں سے تھے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے بعد پس کہا کہ اے رسول اللہ اسلام لائے ہم اور گواہی دی ہم نے اللہ کے دین کی جو اپنے آسمانوں میں ہے اور اس بات کی نہیں ہے کوئی معبود اوس کے سوا اور تصدیق کی ہم نے آپ کی اور ہر اوس بات کی جو آپنے فرمائی پس فرمان لکھدیجئے ہم کو۔ پس لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے کہ (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے مطرف بن کاہن کے لئے اور اوس کے اہل بیت کے لئے جو قبیلہ باہلہ کے ہوں کہ جو شخص کاشت کرے پڑت زمین جسمیں بیٹھک ہو چوپایوں کی تو وہ اوسکو معاف ہے اور اوسپر زکوۃ کی ا ہر تیس بقر میں ایک فارض ہی اور ہر چالیس غنم میں ایک عتود اور ہر پانچ اونٹوں میں ایک مسنہ کہا اور ذکر کیا اسکو ابو احمد عسکری نے اور رشاطی نے اور بیان کیا اسکو ابن اثیر نے ابی احمد عسکری کی طرف منسوب کرکے **شرح لغات** - مراح - بالضم - وہ جگہ جہاں ٹھکانا پکڑیں جانور رات کو - **فارض** مسنہ اونٹ کا -

من الابل - عتود - هی الصغیر من اولاد المعز - اذا قوی ورعی واتی علیہ حول - مسنۃ - تقع علی البقرۃ والشاۃ معناہ طلوع سنہا فی السنۃ الثالثۃ -

عتود چھوٹا بچہ بھیڑ کا۔ جبکہ قوی ہوجائے اور چرنے لگے اور اوسپر ایک سال گذر جائے مسنہ اِس کا اطلاق آتا ہے گائے بیل اور بکری پر معنی اس کے۔ وہ جو داخل ہوجائے تیسرے سال میں۔

المسائل المستنبطۃ من ھذا الکتاب

وہ مسائل جو اِس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قولہ من احیا ارضا - الارض المیتۃ ھی التی لم تعمر - شبہت عمارتہا بالحیاۃ وتعطیلہا بالموت والاحیاء ان یعمل شخص الی ارض لم یتقدم ملك علیہا لاحد فیحییہا بالسقی اوالزرع اوالغرس اوالبناء فتصیر بذلك ملکہ والکتاب یدل علیہ وھو قول الجمھور ولکن قال ابوحنیفۃ لابد من اذن الامام وقال مالك یحتاج الی اذن فیما قرب مما لاھل القریۃ الیہ حاجۃ من مراعی ونحوہ ویؤیدہ ھذا الکتاب - قولہ فی کل ثلثین ھذا یدل علی ان نصاب البقر ثلثون والغنم اربعون والابل خمس - اما نصاب الغنم والابل فلا خلاف فیہ واما البقر فحکی عن ابن جریر الطبری انہ قال صح الاجماع المتیقن المقطوع بہ الذی لا اختلاف

قولہ من احیا ارضا۔ ارض میتہ وہ زمین جو آباد نہ ہو۔ تشبیہ دیگئی اوس کی آبادی زندگی سے اور اوس کا بیکار رہنا موت سے۔ اور احیار یہ ہے کہ عمل کرے کوئی شخص ایسی زمین میں جو کسی کی ملک نہ ہو پس زندہ کرے اوسکو پانی پلا کر کھیتی کرکے یا پیڑ لگا کر یا مکان بنا کر تو ہوجاوے گی اسوجہ سے وہ اوس کی ملک اور یہ فرمان دلالت کرتا ہے اسپر اور یہی قول ہے جمہور کا۔ لیکن کہا ابوحنیفہ نے کہ ضرور ہے اجازت امام کی اور کہا امام مالک نے کہ ضرور ہے اون اہل یہ کی اجازت جنکو ضرورت ہو اِس زمین کی چرائی وغیرہ کے لیئے۔ اور تائید کرتا ہے اِس کی یہ فرمان۔ قولہ فی کل ثلثین۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اِس امر پر کہ نصاب بقر کا تیس راس ہیں اور غنم کے چالیس۔ اور اونٹ کے پانچ۔ بکری اور اونٹ کے نصاب میں تو اختلاف نہیں ہے۔ لیکن نصاب بقر کا۔ پس حکایت کی گئی ہے ابن جریر طبری سے کہ اونسنے کہا کہ اجماع صحیح اور متیقن ہوچکا ہے جس میں اختلاف نہیں ہے کہ ہر پچاس بقر پر (زکوٰۃ کا) ایک بقر ہے اور اعتراض کیا ہے اسپر۔ اب امام نے

فیه ان فی کل خمسین بقرة بقرة
وتعقبه صاحب الامام بحدیث عمرو
ابن حزم الطویل فی الدیات وغیرها
فان فیه فی کل ثلثین باقورة تبیع
جذع اوجذعة وحکی ایضا عن ابن
عبد البر انه قال فی الاستذکار ـ
لا خلاف بین العلماء ان السنة فی
زکوة البقر ما فی حدیث معاذ قال
بعثنی رسول الله صلے الله علیه وسلم
الی الیمن وامرنی ان اخذ من کل
ثلثین من البقر تبیعة او تبیعا ـ
رواه اصحاب الخمسة یعنی مسلم
واصحاب السنن ـ قال عبد الحق لیس
فی نصاب البقر حدیث متفق علے
صحته ولکن حدیث معاذ صححه ابن
حبان والدار قطنی والحاکم وصححه
ایضا من روایة ابی وائل عن مسروق
عن معاذ ویقال ان مسروقا لم یسمع
من معاذ وقد بالغ ابن حزم فی تقریر
ذلك وقال ابن القطان هو علے
الاحتمال وینبغی ان یحکم لحدیثه
بالاتصال علے رای الجمهور ـ و
قال ابن عبد البر فی التمهید اسناده
متصل صحیح ثابت ووهم عبد الحق
فقال ان مسروقا لم یلق معاذا وهذا
مما لا اعلم فیه لاحد خلافا ـ فعلے هذا
الصحیح فی نصاب البقر ثلثون+

عمرو بن حزم کی طویل حدیث سے جو دیات
وغیرہ میں ہے اور اوس میں ہے کہ ہر تیس بقر پر
ایک تبیع جذع خواہ نر ہو یا مادہ ۔ اور ابن عبد البر سے
بھی حکایت کی گئی ہے کہ اوس نے استذکار میں
کہا کہ علماء میں اس بات میں خلاف نہیں ہے کہ
سنت زکوۃ بقر میں وہ ہے جو مذکور ہے حدیث
معاذ میں کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یمن کی طرف اور حکم دیا مجھکو کہ لوں میں ہر
تیس بقر پر (زکوۃ) ایک تبیع (نر یا مادہ) روایت کیا
اسکو مسلم اور اصحاب سنن نے ۔
کہا عبد الحق نے کہ نصاب بقر کے بارہ میں ایسی
کوئی حدیث نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق
ہو ۔ لیکن حدیث معاذ رض کی تصحیح کی ہے اس کی
ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور بھی تصحیح
کی ہے روایت ابی وائل سے وہ روایت کرتے
ہیں مسروق سے وہ معاذ سے ۔ اور کہا جاتا ہے
مسروق نے نہیں سنا معاذ سے اور ابن حزم نے
اس کے اثبات میں مبالغہ کیا ہے اور کہا ابن
قطان نے کہ یہ بات (سماع مسروق عن معاذ)
محتمل ہے اور لائق یہ ہے کہ حکم کیا جاوے اتصال
سند کا جمہور کی رائے کے موافق ۔ اور کہا ابن عبد البر
نے تمہید میں کہ اوس کی اسناد متصل ہے
صحیح ہے ثابت ہے اور وہم ہوا ہے عبد الحق
کو پس کہا اوس نے کہ مسروق نہیں ملا معاذ سے
اور یہ اون امور سے ہے کہ نہیں معلوم مجھے اس میں
خلاف کسی کا ۔ پس اس بنا پر ثابت ہو گیا کہ نصاب
بقر کا تیس راس ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن نهصل بالموحدة وقيل بالنون

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن نہصل کو

قال الحافظ اخرج البغوی وابن السکن وابن ابی عاصم من طریق الجنید بن امین بن ذروة بن نضلة بن طریف بن نهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة - وفی روایة البغوی حدثنی ابی امین قال حدثنی ابی ذروة عن ابی نضلة عن رجل منهم یقال له الاعشى واسمه عبد الله بن اعور کانت عنده امرأة منهم یقال لها معاذة - فخرج میا لا لاهله من هجر فهربت امرأته من بعده ونشزت علیه وعاذت برجل منهم یقال له مطرف بن نهصل فاتاه وقال یا ابن عم عندك امرأتی فادفعها الیّ قال لیست عندی ولو کانت عندی ما دفعتها الیك وکان مطرف اعز منه فخرج حتے اتے النبی صلے الله علیه وسلم فعاذبه وانشاء یقول -

اشعار

یا مالك الناس ودیان العرب +
الیك اشکو ذربة من الذرب +
کالذئبة الشغباء فی ظل السرب +
خرجت ابغیها الطعام فی رجب +
فنزعتنی بنزاع وهرب +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے اور ابن سکن اور ابن ابی عاصم نے جنید بن امین بن ذروہ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا نضلہ سے۔ اور بغوی کی روایت میں ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ امین نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ ذروہ نے ابی نضلہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے جو اون ہی میں سے ہے کہا جاتا تہا اوسکو اعشی اور اوسکا نام عبد اللہ بن اعور تہا۔ اوس کی ایک عورت تہی جس کا نام معاذہ تہا۔ پس گیا وہ اپنے اہل وعیال کے لئے غلہ خریدنے ہجر سے پس بہاگ گئی اوس کی بیوی اوس کے بعد اور نافرمان ہوگئی اور پناہ پکڑی ایک شخص کی جسکا نام مطرف بن نہصل تہا پس آیا اعشی اوس کے پاس اور کہا اے میرے چچا کے بیٹے تیرے پاس میری بیوی ہے اوسکو میرے سپرد کر دے جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر ہوتی جب بھی تجھے نہیں دیتا۔ اور تہا مطرف زائد عزت دار بہ نسبت اعشی کے۔ پس نکلا اعشی یہانتک کہ حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور استغاثہ کیا آپ سے اور پڑھنے لگا۔ اشعار

اے مالک لوگوں کے اور دیندار ترین عرب + میں آپسے شکایت کرتا ہوں ایک بدزبان عورت کی + جو مثل اوس نی کے ہے جو شریر ہو ہرنوں کی ڈار میں + گیا میں کہانا لینے کو اوس سے رجب میں + پس لڑی مجھ سے اور بہاگ گئی۔

اختلفت العهد ولطت بالذنب
وو رادتني بين عصب ينتسب
وهن شر غالب لمن غلب
فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يتكو
وهن شر غالب لمن غلب
فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
الى مطرف بن نهصل -
انظر امرأة هذا معاذة - فادفعها اليه
فلما قرئ عليه الكتاب قال يا
معاذة هذا كتاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيك فانا
دافعك اليه فقالت خذ لي عليه
العهد والميثاق وذمة نبيه ان لا
يعاقبني فيما صنعت فاخذ لها و
دفعها مطرف اليه فقال في ذلك
شعرا
لعمرك ما حبي معاذة بالذي
يغيره الواشي ولا قدم العهد
ولا سوء ما جاءت به اذ ازالها
غواة رجال اذ ينادونها بعدي
قال الحافظ واخرجه احمد وابن ابي
خيثمة وابن شاهين وغيرهم
من طريق ابي معشر عن الصدقة
ابن طيسلة قال حدثني ابي والحي عن
اعشى بن مازن قال اتيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم الحديث
وقال ايضا راوي حديثه عبدالله

بدعہدی کی اور دم دبا کر بہاگ گئی۔ اور ہلاکت
میں ڈال دیا مجھکو درمیان شریف نسب کے۔
اور عورتیں بڑا غالب شر ہین اوس شخص کے لیے جو
اون پر غلبہ چاہے۔ پس رسول اللہ تکرار فرماتے
اِس مصرعہ کی۔ "وھن شر غالب لمن غلب"
پس لکھا رسول اللہ نے مطرف بن نہصل کی
طرف (فرمان) کہ
مہلت دو اِس کی بیوی معاذہ کو پس سپرد کردے
اوسکو اسکے۔ پس جبکہ پڑہا گیا اوسپر یہ فرمان تو کہا
کہ اے معاذہ یہ فرمان ہے رسول اللہ کا تیرے
بارہ میں اور اب مَیں دیدوں گا تجھے اوسکو۔ پس جواب
دیا اوس نے کہ اوس سے عہد و میثاق اور
اوسکے نبی کا ذمہ لیلے کہ مجھے سزا نہ دے اِس امر
کی جو مَیں نے کیا ہے پس عہد لے لیا اوس کے لیے
اور سپرد کر دیا مطرف نے اوسکو پس کہے اِس
بارہ میں۔ شعر
قسم تیری عمر کی نہیں ہے میری محبت معاذہ سے۔
ایسی جسکو بدل دے کوئی عیب لگانیوالا یا قدامت عہد کی
اور نہ وہ برائی جو اوس نے کی ہے جبکہ بہکا دیں اوسکو
بہکانے والے مرد جبکہ پکارتے ہیں اوسکو میرے بعد
کہا حافظ نے اور تخریج کی اس کی احمد اور ابن ابی خیثمہ
اور ابن شاہین وغیرہ نے ابی معشر کے طریقہ سے
جو روایت کرتے ہیں صدقہ بن طیسلہ سے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ نے اور اہل
قبیلہ نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کے پاس۔ الحدیث
اور بھی کہا کہ روایت کیا اوس کی حدیث کو عبداللہ

ابن احمد فی زیادات المسند
من طریق عوف بن کهمس بن الحسن
عن صدقة عن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
والحی بعده قالوا حدثنا الاعشے
قال اتیت رسول الله صلے الله علیه
وسلم۔ الحدیث - وروی عن صدقة
عن ثعلبة بن معوذة عن الاعشے و
عن صدقة عن بقیة عن ثعلبة
عن الاعشے وروی عنه طیسلة
ابن صدقة قال حدثنی ابی واخی
عن الاعشے واخرجه ابن الاثیر
فقال اخبرنا ابو الفضل المنصور بن
ابی عبد الله الطبری باسناده الی
ابی یعلے احمد بن علی بن المثنے
قال حدثنا المقدمی قال حدثنا
ابو معشر یوسف عن یزید قال
حدثنی صدقة بن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
قال حدثنی الاعشے المازنی قال
اتیت النبی صلے الله علیه وسلم فذکر القصة
وهکذا سواء اخرجه محمد بن سعد فی
الطبقات فی ترجمة الاعشے قال
اخبرنا ابراهیم بن محمد بن عرعرة
ابن البرند القرشی قال اخبرنی یوسف
ابن یزید ابو معشر البراء قال حدثنی
طیسلة المازنی قال حدثنی ابی والحی

بن احمد نے زیادات مسند میں عوف بن کہمس بن
حسن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
سے وہ طیسلہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے
معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے اور اوس کے بعد اہل قبیلہ
نے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے اعشی
نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث
اور روایت کی گئی ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں ثعلبہ بن معوذہ سے وہ اعشی سے اور روایت
ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بقیہ سے وہ
ثعلبہ سے وہ اعشی سے اور روایت کی اونسے طیسلہ
بن صدقہ نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ
اور بھائی نے اعشی سے روایت کرکے اور تخریج کی
اس کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو الفضل منصور
بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے
ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی کی طرف کہا کہ حدیث بیان
کی مجھہ سے مقدمی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
ابو معشر یوسف نے یزید سے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھہ سے صدقہ بن طیسلہ نے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھہ سے معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھہ سے اعشی مازنی نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس ذکر کیا قصہ اور بالکل اسی طرح
تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں اعشی
کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ
بن برند قرشی نے کہا کہ خبر دی مجھے یوسف بن یزید ابو معشر
براء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے طیسلہ مازنی نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ اور قبیلہ والوں
نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی

عن اعشى بن مازن قال اتيت النبي
صلعم - فذكر - ثم اسند فقال اخبرنا
احمد بن محمد بن انس قال اخبرنا
ابوحفص الصيرفي عمرو بن علي قال
حدثني عبيد بن عبد الرحمن بن عبيد
الحنفي قال حدثني الجنيد بن اميران
ذروة بن نضلة بن طريف بن نهصل
الحرمازي عن ابيه عن جده نضلة
ان رجلا منهم يقال له الاعشى -
فذكر القصة بطوله -

خدمت میں۔ پس ذکر کیا۔ پھر سند بیان کی اور کہا
کہ خبر دی ہمکو احمد بن محمد بن انس نے کہا کہ خبر دی ہمکو
ابوحفص صیرفی عمرو بن علی نے کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے عبید بن عبد الرحمن بن عبید حنفی نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جنید بن امین بن ذروہ
بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی نے اپنے
باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا نضلہ
سے کہ ایک شخص اون میں سے جس کا نام اعشی
تہا۔ پس ذکر کیا پورا قصہ۔

۹۲ کتاب لمعد یکرب بن ابرہہ

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لمعد يكرب بن ابرهة

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معد یکرب بن ابرہہ کو

ذكر في مصباح المضي ولم اجد فيما
سواه انه قال ابن سعد وكتب رسول
الله صلى الله عليه وسلم لمعد يكرب بن
ابرهة - ان له ما اسلم عليه ارض خولان
افاد ان ارض الحربي يجوز للامام
ان يتصرف فيه ويملكه غيره -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں اور نہیں پایا میں نے
اوس کے سوا کہ کہا ابن سعد نے اور لکہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے معد یکرب بن ابرہہ کو کہ واسطے
اوسکے معاف ہے ارض خولان کی وہ زمین جسپر وہ اسلام
لایا ہے۔ **فائدہ** دیا اس فرمان نے اس امر کا کہ حربی کی زمین
میں امام کو جائز ہے کہ تصرف کرے اوسمیں اور مالک کرے اور کسیکو

۹۳ کتاب لمعاذ بن جبل رض

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لمعاذ بن جبل رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رض کو

قال الحافظ اخرج ابن السكن والطبراني
من طريق سيف بن عمر وعن سهل
ابن يوسف بن سهل عن ابيه عن
عبيد بن صخر عن صخر وكان ممن
بعثه النبي صلى الله عليه وسلم مع

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ابن سکن اور طبرانی نے سیف
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے
وہ سہل بن یوسف بن سہل سے وہ اپنے باپ سے
وہ عبید بن صخر سے وہ صخر سے اور تہے یہ اون لوگوں
میں جنکو بہیجا تہا رسول اللہ نے عمال یمن کے ہمراہ کہ فرمان

عمال الیمن ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب الی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ انی عرفت بلاءك فی الدین والذی من مالك حتی رکبك الدین وقد طیبت لك الهدیة فان اهدی لك شئ فاقبله۔

قوله فاقبله ۔ هذا یدل علی ان ما اهدی له رضی اللہ عنه فکان له حلالا ویرده ما رواه احمد والطبرانی عن ابی حمید الساعدی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم هدایا العمال غلول ۔ وما روی عن بریرة مرفوعا من استعملناه علی عمل فرزقناه رزقا فما اخذه بعد فهو غلول ۔ ولعل الحلة کانت خاصة لمعاذ رضی اللہ عنه لمصلحة کانت عنده صلے اللہ علیہ وسلم فی امره او الحکم عام لجمیع المسلمین و یؤید هذا ما رواه ابو داؤد عن عمر رضی اللہ عنه ۔ رفعه ۔ اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسئل فکل وتصدق ۔ ویمکن التوفیق ان فی حدیث عمر رضی اللہ عنه کانت عمالة للتی رزقها الامام وقدرها للعاملین والاحادیث اللتی فیها النهی محمولة علی الهدایا والتحف واللہ اعلم۔

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف کہ
پہچانا مینے یعنی جانتا ہوں میں مصیبت تیری دین کے بارہ میں اور وہ جو کہ خرچ ہوا تیرا مال حتی کہ غالب آگیا تجپر تیرا دین اور حلال کر دیا آپ مینے تیرے لئے ہدیہ پس اگر کوئی چیز تجھے ہدیہ دیجاوے تو قبول کر تو اوسکو۔

قولہ فاقبلہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جو چیز ہدیہ دیجاوے حضرت معاذ کو تو حلال ہوگی اونھیں اور رد کرتی ہے اسکو وہ حدیث جو مروی ہے احمد اور طبرانی سے بروایت ابی حمید ساعدی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہدیہ لینا عاملوں کا غلول ہی (یعنی اوس کے حکم میں ہے) اور وہ حدیث جو مروی ہی بریرہ سے مرفوع کہ جس شخص کو کہ ہم عامل بنادیں اور اوسکا روزینہ مقرر کریں تو اس کے بعد جو کچھ لیگا وہ غلول ہے (یعنی اوس کے حکم میں) اور شاید حلت خاص ہو معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے بوجہ کسی مصلحت کے جو رسول اللہ کے ذہن میں تھی۔ اونکی بابتہ یا حکم حلت کا عام ہے جمیع مؤمنین کے لئے اور تائید اسکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے عمر رض سے۔ مرفوع۔ جبکہ دیا جائے تو کوئی چیز بے مانگے تو کہا اور صدقہ کر اور ممکن ہے توفیق اِس طور سے کہ حدیث عمر رض کی تو محمول ہو اوس روزینہ پر جو مقرر کرے امام عاملوں کے لئے۔
اور وہ حدیثیں جس میں وارد ہے نہی محمول ہوں تحفوں اور ہدیوں پر واللہ اعلم۔

هذا مكتبه صلى الله عليه وسلم ايضًا لمعاذ بن جبل رضى حين توفى ابنه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جبکہ انکا بیٹا مرگیا تھا

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل سلام عليك فانى احمد اليك الله الذى لا اله الا هو - اما بعد فاعظم الله لك الاجر والهمك الصبر ورزقنا واياك الشكر فان انفسنا واموالنا واهلنا من مواهب الله وعواريه المستودعة متع الله به فى غبطة وسرور وقبضه منك باجر كثير - الصلوة والرحمة والهدى - فان احتبسه فاصبر ويحبط جزعك اجرك فتندم واعلم ان الجزع لا يرد ميتا ولا يدفع حزنا وما هو نازل فكان قد والسلام - ذكره فى جامع الزاهر وقال اخرجه الطبرانى فى الكبير والاوسط - واخرجه الحاكم فى المستدرك فقال حدثنا ابو على الحسين بن على الحافظ قال اخبرنا الحسين بن عبد الله ابن يزيد القطان قال حدثنا عمرو ابن بكر السكسكى قال حدثنا مجاشع ابن عمرو الاسدى قال حدثنا الليث بن سعد عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن معاذ بن جبل - فذكر الحديث - وقال

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے دلتعزیت نامہ) محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر پس حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بعد حمد کے معلوم ہو کہ اللہ تیرا اجر بڑہائے اور تیرے دل میں صبر ڈالے۔ اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل اللہ کے عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں ہیں فائدہ مند کیا اللہ نے ہم کو اوس کے ساتھ بحالت سرور وغبطہ (یعنی ایسی حالت میں کہ لوگ ہم پر اوسکی وجہ سے رشک کریں) اور لیلیا اوسکو تجھہ سے اجر کثیر کے عوض (اختیار کر تو) نماز اور رحمت اور ہدایت۔ پس اگر لیلیا ہے تجھسے اوسکو تو صبر کر اور گھیر لیگا تیرا رنج وغم تیرے ثواب کو پس نادم ہوگا تو اور جان لے تو کہ رونا دھونا نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ دفع کریگا غم کو اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ ضرور ہوگا والسلام۔ ذکر کیا اسکو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر اور اوسط میں۔ اور تخریج کی ہے اس کی حاکم نے مستدرک میں اور کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو علی حسین بن علی حافظ نے کہا کہ خبر دی ہمکو حسین بن عبد اللہ بن یزید قطان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن بکر سکسکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمرو اسدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پس ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ غریب ہے

صـ ٩٩ کتاب ایصالی معاذ بن جبل رض

لفظ الکتاب علی تخریج الحاکم والطبرانی وغیرہ

غریب حسن الا ان مجاشع بن عمرو
لیس من شرط ھذا الکتاب واخرجہ
ابو نعیم فی الحلیۃ باختلاف یسیر
فقال حدثنا ابو علی محمد احمد بن
الحسن قال قال احمد بن محمد بن
الجعد حدثنا حفص بن عمرو المقری
قال حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن
القرشی عن محمد بن سعید عن
عبادۃ بن نسی عن عبد الرحمن بن
الغنم قال شھدت مع معاذ بن جبل
حین اصیب ولدہ ووجدہ علیہ
فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فکتب الیہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام
علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو
اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر والھمک
الصبر ورزقنا وایاک الشکر۔
ان انفسنا واھلینا واموالنا واولادنا
من مواھب اللہ عز وجل الھنیۃ
وعواریہ المستودعۃ یمتع بھا الی
اجل معلوم ویقبض لوقت معلوم
ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر
اذا ابتلی فکان ابنک من مواھب
اللہ الھنیۃ وعواریہ المستودعۃ متعک
بہ من غبطۃ وسرور وقبضہ منک
باجر کثیر۔ الصلاۃ والرحمۃ ان

حسن ہے مگر مجاشع بن عمرو نہیں ہیں اس کتاب کی شرط
کے موافق اور تخریج کی اس کی ابونعیم نے حلیہ میں تھوڑے
اختلاف سے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی محمد احمد
بن حسن نے کہا کہ کہا احمد بن محمد بن جعد نے کہ حدیث بیان کی
ہم سے حفص بن عمرو مقری نے کہا کہ حدیث بیان
کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن قرشی نے محمد بن
سعید سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ
بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے کہ تہا میں معاذ
بن جبل کے ہمراہ جبکہ وفات ہوئی اون کے بیٹے
کی اور وہ اوس کے غم میں تہے پس خبر پہونچی
اس بات کی رسول اللہ کو پس لکہا آپ نے اون
کی طرف کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم تعزیت نامہ ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجہپر میں حمد کرتا ہوں
تیری طرف ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی
بعد حمد کے پس بڑہائے اللہ تیرا اجر اور ڈالے تیرے
دل میں صبر۔ اور توفیق دے ہمکو اور تجہکو شکر کی
پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل واولاد اللہ کے
عمدہ عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں
ہیں۔ فائدہ مند کرتا ہے اوس کے ساتہہ وقت مقررہ
تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر پھر فرض کی ہم پر شکر
کرنا جبکہ عطا کرے اور صبر کرنا جبکہ مبتلا کرے۔
(مصیبت میں) اور تہا تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے۔ فائدہ مند کیا تجھکو
اوس کے ساتہہ بحالت سرور وغبطہ۔ اور لیلیا اوسکو
تجہہ سے اجر کثیر کے عوض۔ لازم کر تو اپنے پر صلوۃ اور
رحمت۔ اگر صبر کرے تو اور طلب ثواب کرے تو تونہ

کتاب من تعزیت کی اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ ۱/۲۴۲

صبرت واحتسبت فلا تجمعن
عليك يا معاذ خصلتين فيحبط لك
اجرك فتندم على ما فاتك فلو قدمت
على ثواب مصيبتك علمت ان المصيبة
قد قصرت فى جنب الثواب فينجز
من الله موعده وليذهب اسفك
ما هو نازل فكان قد والسلام۔
وقال ايضا حدثنا مجاشع بن عمرو بن
حسان قال حدثنا الليث بن سعد
عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود
ابن لبيد عن معاذ بن جبل انه مات
ابن له فكتب اليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعزيه بابنه ۔ فكتب له
بسم الله الرحمن الرحيم ۔ من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل فذكر
مثل حديث محمد بن سعيد عن عبادة
وروى من حديث ابن جريج عن
ابى الزبير عن جابر نحوه وكل هذه
الروايات ضعيفة لا تثبت فان وفات
ابن معاذ كانت بعد وفات النبى صلى
الله عليه وسلم بسنين وانما كتب اليه
بعض الصحابة فوهم الراوى فنسبها
اليه صلى الله عليه وسلم وكان معاذ
اعظم واجل ان يجزع ويغلبه الجزع
عن الاستسلام بل الصحيح ما رواه
الحارث بن عميرة وابو منيبة الجرشى
من الاستسلام واصطباره عند

جمع کر تو اے معاذ اپنے پر دو خصلتین (یعنی جزع فزع اور عدم
صبر) پس کھو دیگا تو اپنے اجر کو پھر نادم ہوگا اوسپر
جسکو تو نے فوت کر دیا پس اگر تو مطلع ہو جاوے اپنی مصیبت
کے ثواب پر تو جان لیگا اس بات کو کہ مصیبت کم ہے
ثواب کے مقابلہ میں ۔ پس پورا پائیگا تو اللہ کا وعدہ اور چاہیے
کہ جاتا رہے تیرا غم اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ تو ضرور
ہوگا ۔ والسلام ۔
اور یہی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمر بن حسان
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم
بن عمر بن قتادہ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے
ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل سے کہ اوسکا ایک
بیٹا مر گیا پس لکھا رسول اللہ نے اونکو نامہ جس میں تعزیت
کرتے تھے اون کے بیٹے کی ۔ پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لئے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی طرف سے معاذ بن جبل کی طرف ۔ پس ذکر کی مثل حدیث
محمد بن سعید کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ سے اور
روایت کی حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے مثل اس کے اور یہ سب روایتیں
ضعیف ہیں ثابت نہیں ہیں ۔ اس وجہ سے کہ وفات
ابن معاذ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند سالوں
بعد ہوئی ہے ۔ ولکھا اوس کی طرف بعض صحابہ نے پس
وہم کیا راوی نے اور نسبت کر دی اوس کی رسول اللہ
کی طرف اور تھے معاذ اعظم اور اجل اس امر سے
کہ جزع فزع کرتے اور اون کے اسلام پر غالب
ہو جاتی جزع فزع ۔ بل صحیح وہ ہے جسکو روایت کیا
ہے حارث بن عمیرہ نے اور ابو منیبت جرشی نے اون
کا اسلام اور اونکا صبر اون کے بیٹے کے مرتے وقت

وفات ابنه ولا يعلم لمعاذ غيبة فى
حياته صلے الله عليه وسلم الا الى
اليمن فقدم بعد وفاته صلے الله عليه
وسلم - وليس محمد بن سعيد ولا
مجاشع ممن يعتمد روايتهما ومفاريدهما
انتهى كلام ابو نعيم - وذكره ابن الجوزى
فى الموضوعات فى باب التعزية فقال
اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن الماوردى
وابو سعد احمد بن محمد البغدادى
قالا اخبرنا المطهر بن عبد الواحد قال
اخبرنا ابو جعفر بن المرزبان قال اخبرنا
محمد بن ابراهيم الحروری قال حدثنا
عبد الله بن عبد الرحمن بن غنم قال
اصيب معاذ بولده فذكر مثل حديث
ابو نعيم بلفظه - وقال هذا الحديث
موضوع ومحمد سعيد هو الكذاب
الوضاع الذى صلب فى الزندقة وقد
ذكرت القدح فيه فى مواضع - وقد
روى هذا الحديث المجاشع عن عمر
عن عمرو بن حسان عن الليث عن
عاصم بن محمد عن محمود بن لبيد
عن معاذ مثله - قال ابن حبان يضع
الحديث لا يحل ذكره الا بالقدح وقد
رواه اسحق من بنجيب عن عطاء عن
ابن عباس قال كتب رسول الله الى
معاذ وهو باليمن - من محمد رسول
الله الى معاذ فذكر نحوه مختصراً - وقال

اور نہیں معلوم ہوتا معاذ کا علحدہ رہنا رسول اللہ کی
زندگی میں آپ کی خدمت سے مگر یمن کی طرف پس آئے
وہاں سے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے۔ اور محمد بن سعید اور مجاشع اون لوگوں میں نہیں ہیں
جن کی روایتیں اور مفاریدقابل اعتماد ہوں۔ ختم ہوا
کلام ابو نعیم کا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن جوزی نے موضوعات
میں باب تعزیۃ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو غالب محمد بن
حسن ماوردی اور ابو سعد احمد بن محمد بغدادی نے کہا اون
دونوں نے کہ خبر دی ہمکو مطہر بن عبد الواحد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو ابو جعفر بن مرزبان نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن
ابراہیم حروری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غنم نے کہا کہ وفات ہوئی
حضرت معاذ کے بیٹے کی۔ پس ذکر کیا حدیث کو مثل
لفظ ابو نعیم کے۔ اور کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے
اور محمد سعید کذاب وضاع ہے جو سولی دیا گیا ہے
زندیق ہونے کی وجہ سے اور ذکر کیا ہے میں نے
اس میں اعتراض چند جگہ۔ اور روایت کیا اس
حدیث کو مجاشع نے عمر سے وہ روایت کرتے ہیں
عمرو بن حسان سے وہ لیث سے وہ عاصم بن محمد سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے مثل اس کے۔
کہا ابن حبان نے کہ وضع کرتا ہے حدیث کو نہیں جائز
ہے اوسکا ذکر مگر اعتراض کے ساتھ۔ اور روایت
کیا ہے اسکو اسحق نے بنجیب سے وہ روایت کرتے
ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کی طرف اور وہ یمن میں تھے محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ کی طرف پس ذکر کیا مثل اوس
کے مختصر اور کہا کہ اسحق معروف ہے کذب اور حدیث

اسحق معروف بالكذب ووضع الحديث
وكل هذه الروايات باطلة انما كانت
وفاة ابن معاذ في سنة الطاعون سنة
ثماني عشر بعد موت رسول الله بسبع
سنين وانما كتب اليه بعض الصحابة
تعزية - انتهى كلام ابن الجوزي وذكر
في لآلي المصنوعة - اخرج الخطيب قال
اخبرنا ابو القاسم طلحة بن علي بن الصقر
الكناني قال حدثنا ابو سليمان محمد بن
الحسين بن علي الحراني قال حدثنا النعمان
ابن مدرك قال حدثنا محمد بن بشير
البغدادي قال حدثنا اسحق بن نجيب
عن عطاء عن ابن عباس قال كتب النبي
صلى الله عليه وسلم الى معاذ بن جبل
وهو والي باليمن -

من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل
سلام عليك فاني احمد اليك الله الذي
لا اله الا هو - اما بعد فان ابنك فلانا
قد توفي في يوم كذا وكذا فاعظم الله لك
الاجر والهمك الصبر ورزقك الصبر
عند البلاء والشكر عند الرخاء - انفسنا
واموالنا واهلونا من مواهب الله
الهنية وعواريه المستودعة يمتعنا
بها الى اجل معدود ويقبضها لوقت
معلوم وحقه علينا هنالك اذا ابلانا
الصبر فعليك بتقوى الله وحسن
العزاء فان الحزن لا يرد ميتا ولا يؤخر

وضع کرنے میں۔ اور یہ سب روایتیں باطل ہیں کیونکہ
ابن معاذ کی وفات ہوئی ہے سن طاعون میں جو ۱۸ھ
ہجری میں رسول اللہ کی وفات کے سات برس
بعد ہے اور لکھا تھا یہ اون کو بعض صحابہ نے بغرض
تعزیت۔ ختم ہوا کلام ابن جوزی کا۔ اور ذکر کیا ہے
لآلی مصنوعہ میں کہ تخریج کی ہے خطیب نے کہا
کہ خبر دی ہم کو ابو قاسم طلحہ بن علی بن صقر کنانی نے
کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان محمد بن حسین
بن علی حرانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے نعمان
بن مدرک نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن
بشیر بغدادی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسحق
بن نجیب نے عطا سے روایت کر کے وہ روایت
کرتے ہیں ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف (تعزیت نامہ) اور
وہ والی تھے یمن کے۔

(تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے معاذ بن جبل کی طرف
سلام ہو تجھ پر پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے اللہ
کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے
پس تحقیق تیرا فلاں لڑکا فلاں روز مر گیا پس بڑھائے
اللہ تیرا اجر اور تیرے دل میں صبر ڈالے اور توفیق دے
تجھکو بلا پہونچنے کے وقت صبر کرنے کی اور آسائش کے وقت
شکر کرنے کی۔ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور اہل اللہ
کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے
ہیں نفع حاصل کراتا ہے اللہ اونسے ہم کو ایک خاص
وقت تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر۔ اور حق اوسکا
ہم پر جبکہ مبتلا کرے ہمکو مصیبت میں، صبر کرنا ہے پس
لازم کر تو اپنے پر اللہ کا خوف اور اچھی تعزیت اسوجہ سے

اجلہ وان الاسف لا یرد ما ھو نازل
بالعباد قال موضوع واسحٰق بن نجیح
کذاب انتھی ما قالہ الخطیب و قد
اخرج ھذا الحدیث الامام محمد بن
ابی داؤد الاصبہانی (ھو ابوداؤد الظاھری)
فی کتاب الزھرۃ قال حدثنا القاضی
ابراھیم بن العاصم قال حدثنا سلیمان
ابن عمرو - ابوداؤد النخعی عن مہاجر بن
ابی الحسن الشامی عن عبد الرحمن بن
تمیم عن معاذ بن جبل - الحدیث اخرج
الفقیہ ابواللیث فی تنبیہ الغافلین
اسنادہ من طریق سلیمان بن عمرو عن
مجاھد بن الحسن عن عبد الرحمن بن
غنم عن معاذ بن جبل قال مات ابن
لی فکتب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل
وساق الحدیث بلفظ ابی نعیم واخرج
الوکیع فی کتاب الغرا قال حدثنی ابو
اسمعیل بن ابراھیم بن الحسن بن علی
ابن ابی طالب قال حدثنی عمی قال
حدثنی اسحٰق بن جعفر بن محمد (ھو
الامام الباقر محمد بن علی بن الحسین) عن
ابیہ عن جدہ ان ابنا لمعاذ بن جبل
ھلک فجزع علیہ جزعا شدیدا فکتب
الیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اما بعد فان انفسنا واموالنا واھالینا
واولادنا من مواھب اللہ الحسنۃ وعواریہ

کہ غم نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ موقوف کرے گا موت کو اور
افسوس کرنا نہیں دکرے گا اوس چیز کو جو ہونیوالی ہے
بندوں کے ساتھ کہا موضوع ہے اور اسحٰق بن نجیح کذاب
ہے ختم ہوا قول خطیب۔ اور تخریج کی ہے اس کی امام محمد
بن ابوداؤد اصبہانی نے (یعنی ابوداؤد ظاہری) کتاب
الزہرہ میں کہا حدیث بیان کی ہم سے قاضی ابراہیم
بن عاصم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن عمرو
ابوداؤد نخعی نے مہاجر بن ابی حسن شامی سے روایت کرکے
وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن تمیم سے وہ معاذ
بن جبل سے۔ الحدیث۔ اور تخریج کی ہے فقیہ ابواللیث
نے تنبیہ الغافلین میں سند بیان کی ہے اس کی سلیمان
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد بن
حسن سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے
کہا کہ مر گیا میرا بیٹا پس لکھا نامہ میری طرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ کی جانب سے
معاذ بن جبل کی طرف۔ اور بیان کی حدیث بلفظ ابونعیم
اور تخریج کی ہے وکیع نے کتاب الغرا میں کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے ابو اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی
بن ابی طالب نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے
چچا نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسحٰق بن جعفر بن محمد
نے (یہ محمد امام باقر محمد بن علی بن حسین ہیں) اپنے باپ سے
روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ
معاذ بن جبل کا ایک لڑکا مر گیا جس پر آپ نے بہت غم
کیا پس لکھا انکی طرف تعزیت نامہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد حمد کے پس تحقیق ہماری جانیں اور
ہمارے مال اور اہل اور اولاد اللہ کی عمدہ بخششات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں۔ الحدیث۔

المستودعة - الحديث **تفصيل الكلام**
والحاصل - ان هذا الحديث مروی
عن عدة من الصحابة منهم معاذ بن جبل
وابن عباس وجابر وعبد الرحمن بن غنم
رضی الله عنهم - فاما روایة معاذ فمن
طریق مجاشع عن اللیث عن عاصم عن
محمود بن لبید عن معاذ - وهذا عند
ابی نعیم والحاکم - ومن طریق سلیمان
ابن عمرو النخعی عن مجاهد عن عبد الرحمن
ابن غنم عن معاذ بن جبل عند ابی اللیث
السمرقندی - واما روایة ابن عباس
فمن طریق اسحق بن نجیح عن عطاء عن
ابن عباس عند الخطیب واما روایة
جابر فمن طریق ابن جریج عن ابی الزبیر
عن جابر عند ابی نعیم - واما روایة عبد
الرحمن بن غنم فمن طریق محمد بن
سعید عن عبادة بن نسی عن عبد
الرحمن بن غنم - فروایة معاذ قال ابن
الجوزی موضوع لکون راویه محمد بن
سعید وضاعا وروایة ابن عباس قال
ایضا موضوع لکون راویه اسحق وضاعا
وروایة جابر فضعفه ایضا ابن الجوزی
وابو نعیم لکون وفات ابن معاذ بعد
وفات النبی صلی الله علیه وسلم و
روایة ابن غنم فلکونه من روایة محمد
ابن سعید الوضاع - **اقول** - له شاهد
حسن وهو طریق اهل البیت عند

تفصیل کلام اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث
مروی ہے چند صحابہ سے جن میں سے معاذ بن جبل
اور ابن عباس اور جابر اور عبد الرحمن بن غنم ہیں -
لیکن روایت حضرت معاذ کی پس مروی ہے بطریق
مجاشع وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ عاصم سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے - اور یہ سند ہے
ابی نعیم اور حاکم کے نزدیک - اور مروی ہے بطریق
سلیمان بن عمرو النخعی وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ
عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے یہ سند ہے
ابو اللیث سمرقندی کے نزدیک -
لیکن روایت ابن عباس کی پس مروی ہے بطریق اسحق
بن نجیح وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے
خطیب کے نزدیک لیکن روایت جابر پس ابی نعیم کے
نزدیک مروی ہے بطریق ابن جریج وہ روایت کرتے
ہیں ابی زبیر سے وہ جابر سے لیکن روایت عبد الرحمن
بن غنم کی پس مروی ہے بطریق محمد بن سعید وہ روایت کرتے
ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے پس روایت
حضرت معاذ کی تو کہا ابن جوزی نے کہ موضوع ہے
بوجہ ہونے اوس کے راوی محمد بن سعید کے واضع اور
روایت ابن عباس کی بھی موضوع ہے بوجہ ہونے
اوس کے راوی اسحق کے واضع الحدیث اور روایت حضرت
جابر کی پس تضعیف کی ہے اوس کی بھی ابن جوزی اور
ابو نعیم نے اس وجہ سے کہ حضرت معاذ کے بیٹے کی وفات
رسول اللہ کی وفات کے بعد ہوئی ہے اور روایت
عبد الرحمن بن غنم کی ضعیف ہے بوجہ ہونے اوس کے
راوی محمد بن سعید کے واضع **کہتا ہوں** میں کہ اس
حدیث کے لیے شاہد ہے حسن اور وہ طریقہ اہل بیت کا

كما رويناه وقد افاد ان للحديث اصلا لان الامام باقر ثقة مكثر في رواية الحديث تابعي يروي عن جابر وابن عمر وابي سعيد وغيرهم من الصحابة و زمانه مقدم على عهد الوضاعين المذكورين فروايته يدل على ان الحديث قد وجد قبل زمان الوضاعين واما ما قال ابن الجوزي وابو نعيم ان وفات ابن معاذ انما كان بعد النبي صلى الله عليه وسلم فيمكن ان ابن معاذ الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم كان غير ابن معاذ الذي عزّى فيه النبي صلى الله عليه وسلم فانه لم يسم في حديث التعزية ذلك الابن المسمى وقد صرح فيما سبق من الروايات ان ذلك وقع حين كون معاذ باليمن في عهده صلى الله عليه وسلم واما الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم فهو عبد الرحمن ابن معاذ توفي مطعوناً مع معاذ والله اعلم

وکیع کے نزدیک جیسکہ ہم نے روایت کیا اور فائدہ دیا اوس نے اِس امر کا کہ اِس حدیث کی اصل ضرور ہے اِس لئے کہ امام باقر ثقہ ہیں کثرت سے حدیث کی روایت کرتے ہیں تابعی ہیں روایت کرتے ہیں حضرت جابر۔ ابن عمر اور ابی سعید وغیرہ سے اور اون کا زمانہ اون واضعین حدیث کے زمانہ سے متقدم ہے جنکا ذکر کیا گیا پس اون کی روایت دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ اِس حدیث کا وجود وضاعین کے زمانہ سے اول ہی تہا لیکن جو کچھہ کہ کہا ہے ابن جوزی اور ابو نعیم نے کہ وفات ابن معاذ کی بعد وفات رسول اللہ کے ہوئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ وہ معاذ کے بیٹے جو رسول اللہ کے بعد مرے ہیں وہ دوسرے ہوں اور وہ نہیں جن کے بارہ میں رسول اللہ نے تعزیت لکھی کیونکہ حدیث تعزیت میں آپ نے اونکا نام نہیں لیا ہے اور مذکورہ روایات میں تصریح کر دیگئی ہے کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جبکہ رسول اللہ کے زمانہ میں حضرت معاذ یمن میں تھے لیکن آپکے وہ صاحبزادے جنکا انتقال رسول اللہ کے بعد ہوا ہے اونکا نام عبد الرحمن بن معاذ ہے جو طاعون زدہ ہو کر حضرت معاذ کے ساتھ مرے ہیں۔ واللہ اعلم

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى المقوقس عظيم القبط صاحب مصر

وہ فرمان جو رسول اللہ نے لکھا مقوقس سردار قبط حاکم مصر کو

۱۰ مکتوب بنام مقوقس صاحب مصر

ذكر صاحب مصباح المضي ناقلا عن كتاب فتوح المصر والمغرب لابي القاسم عبد الرحمن بن عبد الله القرشي المصري صاحب الشافعي قال لما كانت سنة ست من مهاجر رسول الله ورجعه من

صاحب مصباح المضی نے کتاب فتوح المصر والشام سے جو ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی مصری شاگرد امام شافعی کی تصنیف ہے نقل کر کے لکھا ہے کہ جبکہ سنہ ۶ ہجری شروع ہوا اور رسول اللہ حدیبیہ سے لوٹے تو آپ نے قاصد بہیجے بادشاہوں کی طرف پہر کہا ہے

الحدیبیۃ بعث الی الملوک ثم قال حدثنا
ابن مردویہ قال حدثنا عبد اللہ بن
وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن
ابن شھاب قال حدثنی عبد الرحمن بن
عبد القاری ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قام ذات یوم علی المنبر
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد
فانی ارید ان ابعث بعضکم الی ملوک
العجم فلا تختلفوا علی کما اختلفت بنو
اسرائیل علی عیسی قال المھاجرون
یا رسول اللہ واللہ لا نختلف علیک
فی شیء ابدا فمرنا وابعثنا فبعث حاطب
ابن ابی بلتعۃ الی مقوقس بکتابہ قال
الحافظ اسم المقوقس جریج (مصغرا)
ابن مینا ۔ ونسخۃ الکتاب ھکذا ۔
من محمد رسول اللہ وفی روایۃ عبد اللہ
ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط سلام
علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک
بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتیک اللہ
اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم
القبط ۔ یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ
سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ
ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا
اربابا من دون اللہ ۔ فان تولوا فقولوا
اشھدوا بانا مسلمون ۔
فمضی حاطب بکتابہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولما انتھی الی اسکندریۃ وجد المقوقس

کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مردویہ نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ خبر دی مجھکو
یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرکے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ رسول اللہ
ایک روز ممبر پر کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد وثنا بیان
کی پھر فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تم میں سے بعض کو ملوک
عجم کی طرف بھیجوں پس مت اختلاف کرنا مجھپر جیسے کہ
اختلاف کیا بنی اسرائیل نے عیسیٰ پر کہا مہاجرین نے
کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی کہ نہیں اختلاف کرینگے ہم
آپ پر کسی امر میں کبھی پس حکم دیجئے ہم کو اور
بھیجئے ہم کو پس بھیجا حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی
طرف اپنا فرمان لیکر
کہا حافظ نے کہ مقوقس کا نام جریج (بوزن تصغیر) ابن
مینا تھا ۔ اور نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ ۔
(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے اور ایک روایت
میں ہے کہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول کی جانب
سے مقوقس سردار قبط کی جانب ۔ سلام ہو اوس شخص پر جو
پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد پس تحقیق بلاتا ہوں میں
تجھکو دعوت اسلام کی طرف اسلام لے آ سلامت رہیگا
دیگا تجھکو اللہ دوہرا ثواب پس اگر انکار کریگا تو تجھی پر
ہوگا گناہ گروہ قبط کا ۔ اے اہل کتاب آؤ ایک کلمہ کی
طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ نہیں عبادت کریں
ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں اوس کے ساتھ کسی کو
اور نہ بنادیں آپس میں بعض بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس
اگر اعراض کریں وہ تو کہدو کہ تم گواہ رہو ساتھ اس کے کہ ہم مسلمان ہیں
پس گئے حاطب رسول اللہ کا فرمان لیکر اور جب اسکندریہ
پہونچے تو پایا مقوقس کو ایک مجلس میں اس کے ...

في مجلس مشرف على البحر فركب
سفينة وحاذى مجلسه واشار بالكتاب
اليه فامر باحضاره بين يديه فلما جيئ
به دفع اليه الكتاب فقرأه وقال ما
منعه ان كان نبيا ان يدعو على
من خالفه فيسلط عليه فقال حاطب
ما منع عيسى ان يدعو على من خالفه
ان يسلط عليه فسكت فقال حاطب
انه كان قبلك رجل يزعم انه رب
الاعلى فاخذه الله نكال الآخرة والاولى
فاعتبر بغيرك ولا يعتبر غيرك بك ـ
قال ان لنا دينا لن ندعه الا لما هو خير
منه فقال حاطب ندعوك الى دين
الله وهو الاسلام الكافي به الله فان هذا
النبي دعا الناس فكان اشدهم قريش
واعداهم له يهود واقربهم منه النصارى
ولعمري ما بشارة موسى بعيسى الا كبشارة
عيسى بمحمد وما دعاءنا اياك الى القرآن
الا كدعائك اهل التوراة الى الانجيل
وكل نبي ادرك قوما فهم من امته عليهم
ان يطيعوه وانت ممن ادركه هذا
النبي ولسنا ننهاك من دين المسيح ولكن
نامرك به فقال المقوقس اني نظرت
في امر هذا النبي فوجدته لا يامر بمزهود
فيه ولا ينهى عن مرغوب فيه ولم اجده
بالساحر الضال ولا الكاهن الكاذب
ووجدت معه آية النبوة باخراج الخباء

پر تہا پس سوار ہوئے کشتی میں اور اوس کے مقابل
ہوئے اور اشارہ کیا اوس کی طرف نامہ مبارک کا پس
حکم دیا ان کے حاضر کرنے کا پس جبکہ یہ وہاں لیجائے
گئے تو دیا اوسکو فرمان پس پڑہا اوسکو اور کہا کہ اگر وہ
نبی ہیں تو کونسی بات منع کرتی ہے اونکو کہ اپنے مخالفوں کے
لئے بد دعا کریں پس مسلط ہو جائیں اونپر تو کہا حاطب نے
کہ کس چیز نے منع کیا تہا عیسیٰ علیہ السلام کو کہ دعا کرتے
آپ اپنے مخالفوں پر پس مسلط ہو جاتے اونپر پس چپ
ہو گیا تو کہا حاطب نے کہ تجھسے پہلے ایک شخص تہا جو
گمان کرتا تہا کہ وہ معبود اعلی ہے پس پکڑ لیا اوسکو اللہ
نے آخرت کے عذاب میں پس عبرت حاصل کر تو غیر سے
اور موقع مت دے اس بات کا کہ کوئی اور عبرت
حاصل کرے تجھسے ۔ کہا کہ ہمارا دین ہے جسکو ہم نہیں
چھوڑینگے مگر اوس سے بہتر کے عوض تو کہا حاطب نے
کہ بلاتے ہیں ہم تجھکو اللہ کے دین کی طرف جو اسلام ہے
مددگار ہے اوسکا اللہ پس تحقیق اس نبی نے بلایا لوگوں
کو پس تہے سب سے زائد سخت قریش اور اوس کے سب سے
زائد دشمن یہود اور سب سے زائد مائل اون کی طرف نصاریٰ
اور قسم میری عمر کی کہ نہیں ہے بشارت دینا موسیٰ کا عیسیٰ
کی بابتہ مگر کہ مثل بشارت عیسیٰ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے اور دعوت ہماری تجھکو قرآن کی طرف ایسی ہی ہے جیسی کہ
دعوت تیری اہل توراۃ کو انجیل کی طرف اور جو نبی کہ پالے
زمانہ کسی قوم کا پس وہ اوس کی امت میں ہوتی ہے واجب
ہے اونپر اطاعت اوس کی اور تو اون لوگوں میں سے ہے
جنہوں نے کہ پالیا ہے زمانہ اس نبی کا اور نہیں منع کرتے
ہم تجھکو مسیح کے دین سے بلکہ حکم دیتے ہیں اوسکا پس کہا
مقوقس نے کہ غور کیا میں نے اس نبی کے امر میں پس پایا

والاخبار بالجوني وسائر اخبار الاخبار الواردة عليه بالنبوة واخذ كتاب النبي صلى الله عليه وسلم فجعل في حقة من عاج ودفعه لجارية له ثم دعا كاتبا له يكتب بالعربية فكتب جوابه نسخته

كتاب المقوقس الى النبي صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم لمحمد بن عبد الله من المقوقس عظيم القبط سلام عليك اما بعد فقد قرأت كتابك وفهمت ماذكرت فيه وماتدعو اليه وقد علمت ان نبيا قد بقي وكنت اظن ان يخرج من الشام وقد اكرمت رسولك وبعثت اليك بجاريتين لهما مكان من القبط عظيم وكسوة واهديت اليك بغلة لتركبها والسلام

هكذا نقله في زاد المعاد وسيرة المحمدية وذكره صاحب المواهب ايضًا - وذكر ايضا صاحب المصباح بلفظ اخر فقال روى الواقدي بسنده عن حميد الطويل يرفعه الى ابن اسحق قال لما هاجر رسول الله الى المدينة كتب الى ملوك الارض منهم المقوقس ملك المصر وكتبه ابوبكر نسخته

كتاب الى صاحب مصر برواية الواقدي

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى صاحب مصر اما بعد فان الله ارسلني رسولا وانزل علي قرآنا وامرني بالاعذار والانذار ومقاتلة الكفار حتى يدينوا بديني ويدخل

میںنے کہ نہیں حکم کرتا وہ بُری باتوں کا اور نہیں منع کرتا پسندیدہ کاموں سے اور نہیں پایا مینے اوسکو ساحر گمراہ اور نہ کاہن جہوٹہا اور دیکھا پائی میں نے اسکے پاس علامت نبوت کی بذریعہ اخبار کے اور پھر غور کرونگا میں یعنی اون خبروں پر جو وارد ہوئی ہیں اونکی نبوت کے بارہ میں اور لیلیا فرمان رسول اللہ کا اور اوسکو ایک ہاتھی دانت کے ڈبہ میں بند کرکے اپنی چھوکری کو دیدیا پھر اپنے عربی لکھنے والے منشی کو بلایا پس لکہا اوسکا جواب نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد بن عبد اللہ کے لئے مقوقس سردار قبط کیجانب سے سلام ہو آپ پر بعد اس کے پس پڑہا مینے آپ کا خط اور سمجھا مینے اوسکو جسکا آپنے اوسمیں ذکر کیا ہے اور جسکی طرف آپنے دعوت کی ہے اور میں جانتا ہوں کہ ایک نبی باقی رہگیا ہے مجھے خیال تہا کہ وہ شام میں پیدا ہوگا اور اکرام کیا مینے آپکے قاصد کا اور بھیجتا ہوں میں آپکو دو چھوکریاں جنکا بڑا مرتبہ ہے قبط میں اور لباس اور ہدیہ دیا مینے آپکو ایک خچر تاکہ آپ اوسپر سوار ہوں۔ والسلام۔

اِسی طرح نقل کیا ہے اوسکو زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب مواہب نے بھی۔ اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب المصباح نے دوسرے لفظوں کے ساتھ پس کہا کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنی سند سے حمید طویل سے مرفوع کرتے ہیں وہ ابن اسحٰق کیطرف کہا کہ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے مدینہ کیطرف تو فرمان لکھے بادشاہوں کیطرف اونمیں سے مقوقس بادشاہ مصر ہے اور لکہا تہا اسکو ابوبکر رضؓ نے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے حاکم مصر کیجانب۔ بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) تحقیق اللہ نے بہیجا ہے مجھے رسول بناکر اور اتارا ہے مجہپر قرآن اور حکم دیا ہے مجھے حجت قائم کرنے اور ڈرانیکا اور کفار سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ میرا دین اختیار

الناس فی ملتی وقد دعوتک الی
الاقرار بوحدانیته فان فعلت
سعدت وان ابیت شقیت والسلام
یدل کتاب المقوقس علی ان
یجوز قبول الهدیة من الکافر لان
النبی صلی الله علیه وسلم قبل وقد
ورد ذلک فی احادیث الکثیرة الصحیحة
الشهیرة ویعارضها ما روی عن
عیاض بن حمار انه اهدی للنبی
صلی الله علیه وسلم هدیة او ناقة
فقال صلی الله علیه وسلم اسلمت
قال لا قال انی نهیت عن زبد المشرکین
وکذا ما روی ان عامر بن مالک الذی
یدعی ملاعب الاسنة قدم علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم وهو مشرک
فاهدی له فقال انی لا اقبل هدایة
مشرک رواه موسی بن عقبة فی
المغازی قال الخطابی یشبه ان یکون
هذا منسوخا لانه صلی الله علیه وسلم
قبل هدیة غیر واحد من المشرکین
وقیل انما ردها لیغیظه فیحمل ذلک علی
الاسلام وقیل ردها لان الهدیة
موضعا من القلب ولا یجوز ان یمیل
الیه بقلبه فردها قطعا بسبب المیل
ولیس هذا منافیا بقبول هدیة النجاشی
واکیدر دومة والمقوقس لانهم اهل
کتاب کذا فی النهایة وجمع الطبری

کریں اور داخل ہوں لوگ میرے مذہب میں اور بلاتا
ہوں میں تجھے اسکی وحدانیت کے اقرار کی طرف پس اگر
قبول کیا تو نے سعادت حاصل کریگا تو اور اگر انکار کیا تو نے
تو شقی ہوگا والسلام۔ اور **دلالت** کرتا ہے یہ فرمان
اس امر پر کہ جائز ہے کافر کا ہدیہ قبول کرنا اس وجہ سے
کہ رسول اللہ نے اوسکو قبول کیا اور آیا ہے یہ بہت
سی صحیح حدیثوں میں۔
اور مخالف ہے اس کے وہ جو روایت ہے عیاض بن حمار
سے کہ اونہوں نے ہدیہ دیا رسول اللہ کو پس فرمایا
رسول اللہ نے کہ تو اسلام لے آیا ہے جواب دیا
کہ نہیں تو فرمایا کہ میں منع کیا گیا ہوں کفار کے ہدیوں
سے اور اسیطرح ہے وہ جو روایت کی گئی ہے کہ عامر
بن مالک جنکو ملاعب الاسنہ بھی کہا جاتا تھا رسول اللہ
کے پاس آئے وہ مشرک تھے پس ہدیہ دیا آپ کو آپ
نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا میں ہدیہ مشرک کا روایت
کیا اسکو موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں کہا خطابی نے
کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ قبول کیا ہے
رسول اللہ نے بہت سے مشرکین کا ہدیہ اور بعض
نے کہا کہ رد کیا اوسکو تاکہ اس سے وہ اپنی نفس پر غیظ
کہائے پس برانگیختہ کرے یہ بات اوسکو اسلام لانے
پر اور بعض نے کہا کہ اوسکو اس وجہ سے رد کیا کہ ہدیہ کی
جگہ دل میں ہوتی ہے اور نہیں جائز ہے کہ مائل ہو کافر
کی طرف اپنے دل سے پس رد کر دیا اوسکو تاکہ قطع
ہو جائے سبب مائل ہونے کا اور یہ منافی نہیں ہے
نجاشی۔ اکیدر اور مقوقس وغیرہ کے ہدیہ کو قبول کرنیکے
کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اسیطرح مذکور ہے نہایہ
میں اور جمع کیا ہے طبری نے احادیث کے درمیان

بین الاحادیث فقال الامتناع فیما اهدی له خاصة والقبول فیما اهدی للمسلمین وفیه نظر لان من جملة ادلة الجواز السابقة ما وقعت الهدیة فیه له صلی الله علیه وسلم خاصة وجمع غیره بان الامتناع فی حق من یرید بهدیته التودد والموالاة والقبول فی حق من یرجی بذلک تانیسه وتالیفه علی الاسلام قال الحافظ وهذا اقوی من الذی قبله وقیل یمتنع ذلک لغیره من الامراء ویجوز له خاصة وقال بعضهم ان احادیث الجواز منسوخة بحدیث العیاض عکس ما قال الخطابی ولا یخفی ان النسخ لا یثبت بمجرد الاحتمال وکذلک الاختصاص وقد اورد البخاری فی صحیحه حدیثا استنبط منه جواز قبول هدیة الوثنی ذکره فی باب قبول الهدیة من المشرکین من کتاب الهبة والهدیة قال الحافظ فی الفتح وفیه فساد قول من حمل رد الهدیة علی الوثنی دون الکتابی وذلک لان الواهب المذکور فی ذلک الحدیث وثنی +

ہیں باینطور کہ واپس کرنا تو اون ہدیوں میں تہا جو خاص آپ کے واسطے ہوتے تھے اور قبول اونمیں تہا جو عام مسلمانوں کے لئے تھے اور اِس میں اعتراض ہے کیونکہ مذکورہ ادلہ جواز میں وہ صورتیں بہی ہیں کہ ہدیہ دیا گیا ہے خاص رسول اللہ کو اور وہ قبول ہوا اور جمع کیا ہے غیر طبری نے اِس طور سے کہ عدم قبول اوس شخص کے حق میں ہے جو ارادہ کرے اپنے ہدیہ سے دوستی اور محبت کا اور قبول اوس شخص کے حق میں ہے کہ اُمید کی جاوے اس سے اوس کی تالیف اور موانست اسلام۔ کہا حافظ نے کہ یہ تاویل قوی ہے بہ نسبت سابق کے اور بعض نے کہا کہ منع ہے قبول ہدیہ آپ کے سوا اور امراکو اور جائز ہے آپکو بالخصوص اور کہا بعض نے کہ جواز کی حدیثیں منسوخ ہیں حضرت عیاض والی حدیث سے برعکس قول خطابی کے اور نہیں پوشیدہ ہے یہ بات کہ نسخ مجرد احتمال سے نہیں ثابت ہوتا اور اسیطرح خصوصیت اور بیان کی ہے بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں ایک حدیث جس سے استنباط کیا ہے بت پرست کے ہدیہ قبول کرنیکا جواز ذکر کیا ہے اوسکو کتاب الہبۃ والہدیہ کے باب قبول ہدیۃ المشرکین میں کہا حافظ نے کہ اِس میں جواب ہے اوس شخص کے قول کا جس نے محمول کیا ہے رد ہدیہ کو بت پرست کے ہدیہ پر نہ کتابی کے ہدیہ پر کیونکہ ہدیہ دینے والا اِس حدیث میں بت پرست ہے +

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم المنذر بن ساوی ملک بحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کو

ذکر صاحب المواهب انه قال الواقدی

ذکر کیا صاحب مواہب نے کہ کہا واقدی نے اپنی

نامۂ آنحضرت بنام منذر بن ساوی ملک بحرین

باسنادہ عن عکرمۃ وذکرہ صاحب مصباح المضے فقال روی صاحب الھدی المحمدی باسنادہ عن عکرمۃ انہ قال وجدت کتابا فی کتب ابن عباس بعد موتہ فاذا فیہ - بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم العلاء الحضرمی الی المنذر بن ساوی وکتب الیہ کتابا یدعوہ فیہ الی الاسلام روانی مع تفحصی فی عدۃ کتب ما وجدت ھذا الکتاب بلفظہ ھکذا بغیر لفظ ذکرہ محمد ابن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ العلاء قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی سبرۃ عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید عن العلاء الحضرمی ان رسول اللہ صلعم بعثہ منصرفہ من الجعرانۃ الی المنذر بن ساوی معہ کتابا یدعوہ فیہ الی الاسلام - انتھے

سند سے بروایت عکرمہ اور ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی نے پس کہا کہ روایت کی صاحب ہدی محمدی نے اپنی سند سے عکرمہ سے کہ کہا عکرمہ نے کہ پائی مینے ایک تحریر کتب ابن عباس میں آپ کی وفات کے بعد جس میں لکھا ہوا تھا کہ بھیجا رسول اللہ نے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کی طرف اور لکھا اوس کی طرف فرمان کہ بلاتے تھے آپ اوسکو اسلام کی طرف اور باوجود چند کتابوں میں تلاش کرنے کے مجھے اس فرمان کے لفظ نہیں ملے

فلما وصلہ الکتاب امن وکتب الیہ صلے اللہ علیہ وسلم کتابا نسختہ - اما بعد یا رسول اللہ فانی قد أتت کتابک علے اھل البحرین فمنھم من احب الاسلام واعجبہ ودخل فیہ ومنھم من کرھہ وبارضی یھود ومجوس فاحدث الی فی ذلک امرک فکتب الیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

پس جبکہ پہونچا اونکو یہ خط تو ایمان لے آئے اور لکھا رسول اللہ کو خط نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے یا رسول اللہ مینے سنایا آپ کا فرمان اہل بحرین کو اور بعض نے اون میں سے دوست رکھا اسلام کو اور پسند کیا اور داخل ہوگئے اوس میں اور بعض نے مکروہ جانا۔ اور میرے ملک میں یہود اور مجوس ہیں پس اون کی بابت مجھے اپنا حکم بھیجیے۔

پس لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اس کے

کتاب منذر بن ساوی الی رسول اللہ

وسلم كتابا فى جواب ذلك -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى المنذر بن ساوى
سلام عليك فانى احمد اليك الله
الذى لا اله الا هو واشهد ان لا اله
الا الله وان محمدا رسول الله اما
بعد فانى اذكرك الله عز وجل فانه
من ينصح فانما ينصح لنفسه وانه
من يطع رسلى ويتبع امرهم فقد
اطاعنى ومن نصح لهم فقد نصح لى
وان رسلى قد اثنوا عليك خيرا وانى
قد شفعتك فى قومك فاترك
للمسلمين ما اسلموا عليه وعفوت
عن اهل الذنوب فاقبل منهم وانك
مهما تصلح فلن نعزلك عن عملك
ومن اقام على يهودية او مجوسية
فعليه الجزية -
هكذا بهذا اللفظ فى زاد المعاد
وفى سيرة المحمدية -

جواب میں کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے منذر بن ساوے کی طرف سلام ہو تم پر
پس میں حمد کرتا ہوں طرف تمہارے اپسے اللہ کی جس
کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اِس بات کی کہ محمد اللہ کے
رسول ہیں بعد اس کے پس یاد دلاتا ہوں میں تجھے
اللہ کو کیونکہ جو خیر خواہی کرے پس وہ خیر خواہی کرتا ہے
اپنے نفس کی اور تحقیق جو تابعداری کرے میرے قاصدوں
کی اور اطاعت کرے اون کے حکم کی پس تحقیق اوس نے
اطاعت کی میری اور جس نے خیر خواہی کی اون کی پس
اوسنے خیر خواہی کی میری۔ اور میرے قاصدوں نے تیرے
اچھے ہونیکی تعریف کی ہے اور مینے تیری قوم کی بابت تیری سفارش
کو قبول کیا پس چھوڑ دے مسلمانوں کے قبضہ میں وہ جسپر کہ وہ
اسلام لائے ہیں اور معاف کیا مینے خطا کاروں کو پس قبول کر تو
اوسنے اسلام یا عذر گناہ اور جبتک کہ تو صلاحیت پر رہیگا تو ہم نہیں
معزول کرینگے ہم تجھے تیری حکومت سے اور جو شخص کہ قائم رہیگا
اپنی یہودیت یا مجوسیت پر تو اوسپر جزیہ ہے۔ اسیطرح ان ہی
لفظوں کے ساتھ زاد المعاد میں اور سیرۃ محمدیہ میں ہے

هذا ايضا للمنذر

یہ بھی فرمان ہے بنام منذر

ایضاً کتاب بنام منذر

ذكر الزرقانى بتخريج ابن مندة
عن زيد بن اسلم عن المنذر بن
ساوى ان النبى صلى الله عليه وسلم
كتب اليه - ان افرض على كل رجل
ليس له ارض اربعة دراهم وعباءة

ذکر کیا زرقانی نے ابن مندہ کی تخریج سے وہ روایت
کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ منذر بن ساوے سے
کہ رسول اللہ نے (فرمان) لکھا اون کی طرف۔
کہ مقرر کرتا ہوں میں ہر اوس شخص پر جس کی زمین
نہ ہو چار درہم اور عبا (کمس جزیہ)

هكذا ذكره الحافظ في الاصابة۔	اسی طرح ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں۔

هذا ايضا ماكتبه لمنذر في مجوس هجر

یہ فرمان بھی لکھا گیا ہے منذر کو مجوس ہجر کے بارہ میں

قال ابن منده وكان منذر عامل رسول الله على هجر ذكره الحافظ في ترجمته فروى انه صلى الله عليه وسلم كتب اليه لمجوس هجر۔ اعرض عليهم الاسلام فان ابوا اخذت منهم الجزية بان لا تنكح نساءهم ولا توكل ذبائحهم۔ هكذا ذكره الزرقاني۔	کہا ابن مندہ نے اور تھے منذر عامل رسول اللہ کے ہجر پر ذکر کیا اسکو حافظ نے اون کے نام کے ذیل میں پس روایت کی کہ فرمان لکھا اونکو رسول اللہ نے مجوس ہجر کے بارہ میں کہ پیش کر تو انپر اسلام پس اگر انکار کریں تو لے تو ان سے جزیہ با ینطور کہ نکاح کیجا دیں اون کی عورتیں اور نہ کھائی جاویں اون کے ذبح کردہ جانور اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے۔

هذا ايضا الى المنذر

یہ فرمان بھی منذر کے نام ہے

ذكر الحافظ وابن الاثير انه اخرج الطبراني من طريق ابي مجلز عن ابي عبيدة بن عبد الله بن مسعود رض عن ابيه قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى المنذر بن ساوى۔ من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلكم المسلم له ذمة الله وذمة رسوله۔ قال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم وذكره في المواهب ايضا هكذا۔ **اقول** قد حررت في اول كتاب الذي ذكرت بانى ما وجدت كتابا الذي كتبه رسول	ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے ابی مجلز کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رض سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ا منذر بن ساوے کی طرف۔ جس شخص نے کہ ہماری نماز جیسی نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف مونہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا پس وہ تم سے مسلمان ہے اوس کے لیے ذمہ ہے اللہ اور اوس کے رسول کا کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابونعیم نے اور ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں بھی اسیطرح کہتا ہوں میں کہ منذر کے نام والے اول فرمان میں میں لکھہ آیا ہوں کہ نہیں پایا میں نے اوس فرمان کے الفاظ کو جو رسول اللہ نے اونکو دعوت اسلام

الله صلعم اليه يدعوه فيه الى الاسلام فيحتمل ان يكون هو هذا و يؤيد هذا القول الفاظ كتابه صلى الله عليه وسلم الذى سبق باسم كسرى برواية الخطيب فهو ايضا الدعوة الاسلام و لفظه يشبه بهذا الكتاب والله اعلم۔

کی بابتہ لکھا تھا پس ممکن ہے کہ یہ فرمان وہی ہو اور تائید اس قول کی رسول اللہ کے اس فرمان کے الفاظ سے ہوتی ہے جو کسری شاہ ایران کے نام بروایت خطیب اوپر گذر چکا کیونکہ وہ بھی دعوت اسلام کی ہی بابتہ ہے اور اوس کے الفاظ مشابہ ہیں اس فرمان کے واللہ علم ؂

هذا ايضا لمنذر بن ساوى

یہ فرمان بھی لکھا ہے منذر بن ساوی کے نام

ذكر فى مصباح المضئ منه صلى الله عليه وسلم كتابا الى منذر لم يسنده ولم نره فيما سواه من الكتب نسخته اما بعد فانى بعثت اليك قدامة و ابا هريرة فادفع اليهما ما اجتمع عندك من جزية ارضك والسلام وكتبه ابى۔

ذکر کیا ہے مصباح المضئ میں ایک فرمان کا رسول اللہ کی جانب سے بنام منذر جس کی سند نہیں بیان کی اور نہ میںنے اسکو اوس کے سوا اور کسی کتاب میں دیکھا۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے پس بھیجا ہے میںنے تمہاری طرف قدامہ اور ابو ہریرہ کو پس دیدان دونوں کو وہ مال جو تمہارے ملک کے جزیہ کا جمع ہو والسلام اور لکھا اسکو ابی نے ؂

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمهاجر بن امية فى وائل بن حجر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر بن امیہ کو وائل بن حجر کے بارے میں

قال الحافظ اخرج الطبرانى من طريق محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن عمه سعيد بن عبد الجبار عن ابيه عن امه ام يحيى عن وائل بن حجر قال وفدت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرحب بى وادنى مجلسى فلما اردت الرجوع كتب ثلث كتب كتاب خاص

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سعید بن عبد الجبار سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنی ماں ام یحیی سے وہ وائل بن حجر سے کہ کہا گیا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس خوشی ظاہر کی آپنے اور مجھے اپنے پاس بٹھایا پس جب میںنے واپسی کا ارادہ کیا تو مجھے تین فرمان لکھدیے ایک فرمان خاص میری بابتہ تھا جس میں کہ فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر۔

هذا ايضا لمنذر بن ساوى

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمهاجر بن امية

بی فضلنی فیہ علی قومی - **اقول** و
منہا ھذا الکتاب -
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد
رسول اللہ الی المہاجر بن امیۃ ان
وائلا یستسعی (سیستتبعنی) ونوفل
علی الاقیال حیث کانوا من حضر
موت - الحدیث - ھکذا ذکرہ
ولم اجدہ فیما سواہ وھکذا ذکرہ
صاحب سیرۃ المحمدیۃ بغیر سند -

کہتا ہوں میں کہ اون ہی میں سے یہ فرمان ہے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے مہاجر بن امیہ کی طرف (بایں مضمون کہ
وائل کوشش کرے گا (یعنی اسلام میں) (یا وائل نے
میری تابعداری کرلی) اور نوفل سردار ہے اقیال حضر
موت پر جہاں وہ ہوں - الحدیث -
اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو اور نہیں پایا میں نے اوسکو
اس کے سوا اور اسیطرح ذکر کیا ہے اوسکو صاحب
سیرۃ محمدیہ نے بے سند -

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ لمہری بن ابیض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مہری بن ابیض کو

ذکر فی سیرۃ الشامیۃ انہ قال ابن
سعد انہ قدم وفد مہرۃ علیہم
مہری بن ابیض علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فعرض رسول اللہ
صلعم علیہم الاسلام فاسلموا و
کتب لہم کتابا نسختہ -
بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب
من محمد رسول اللہ لمہری بن
الابیض علی من آمن بہ من بنی مہرۃ
لا یؤکلوا ولا یعرکوا وعلیہم اقامۃ
شرائع الاسلام فمن بدل بعد
حارب اللہ ومن آمن بہ فلہ ذمۃ
اللہ وذمۃ رسولہ - اللقطۃ مزادۃ
والسارحۃ معداۃ والنعت الشیبۃ
والرفث الفسق وکتب محمد بن مسلمۃ الانصاری

ذکر کیا سیرت شامی میں کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے قبیلہ
مہرہ کے ایلچی رسول اللہ کے پاس جن کے امیر مہری
بن ابیض تھے پس پیش کیا اوپر رسول اللہ نے
اسلام پس وہ اسلام لے آئے اور لکھا رسول اللہ نے
اون کو فرمان - جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کا مہری بن ابیض کے لئے (بایں مضمون کہ) جو ایمان
لے آویں بنی مہرہ میں سے وہ مواکلت نہ کریں اور
نہ او نسے لڑائی کیجاوے - اور واجب ہے اونپر
قائم رکہنا شرائع اسلام کا پس جس شخص نے کہ بدلا
اس کے بعد پس لڑائی کی اوس نے اللہ سے اور جو
شخص کہ ایمان لایا اسپر اوس کے لیے ذمۃ اللہ کا
ہے اور اوس کے رسول کا - لقطہ توشہ ہے -
(راستہ چلنے والے کے لئے) اور چرنے والے جانور معاف
ہیں - اور لکھا اسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے -

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

لا یوکلوا - نهی عن المواکلة وهی ان
یکون لاحد دین علی آخر فیهدی الیه
شیئا لیوخره فکان کل منهما یوکل
صاحبه - **لا یعرکوا** - من العرک
ای لا یقاتلوا ومنه المعرکة - **المزادة**
والمزودة - ما یجعل فیه الزاد للسفر
والمراد هنا الزاد - **السارحة** والسارح
والسرح سواء الماشیة - **معداة**
یقال عدوا عنه ای تجاوز والمراد
انها عفو یعنی ان مواشیکم التی ترعی
فی المسارح لا یوخذ عنها الزکوة - **قوله**
النفث الشیبة والرفث لفسو
الشیبة هو سن الشیخوخة من عمر
الانسان والنفث هو کالنفخ وفی
الحدیث ان روح القدس نفث
فی روعی ای اوحی جبرئیل والقی من
النفث ما بفم وهو شبیه بالنفخ وهو
اقل من التفل لان مع التفل شیئا
من الریق ومنه اعوذ بالله من نفخه
ونفثه وفسر بالشعر المذموم وفی
الکتاب فسر النفث بالشیبة کانه
اشارة الی ما ورد فی حدیث الاستعاذة
من النفث ان المراد به هو السن الذی
یعرض فیه زوال العقل وسقوط

لا یواکلوا منع کیا گیا ہے مواکلت سے اور وہ یہ ہے
کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض ہو پس ہدیہ بھیجے مقروض قرض
خواہ کو تاکہ کچھ مدت بڑھا دے پس ہر ایک اون میں سے
کھلاتا ہے اپنے صاحب کو **لا یعرکوا** مشتق ہے عرک
سے یعنی نہ لڑیں اور اِسی سے ہے معرکہ **المزادة**
والمزودة۔ وہ برتن جس میں سفر کے لئے توشہ رکھیں
اور مراد یہاں توشہ ہے۔ **السارحة** اور السارح اور
السرح سب یکساں ہیں یعنی چوپایہ **معداة** بولا جاتا
ہے عدی عنہ یعنی تجاوز کیا اوس سے اور مراد یہ ہے
کہ وہ معاف ہیں یعنی تمہارے وہ مویشی جو بیرون چرتے
ہیں اون کی زکوة نہیں لیجاویگی۔ **قولہ النفث الشیبة**
والرفث الفسق۔ شیبہ بڑھاپے کا زمانہ ہے انسان
کی عمر میں سے اور نفث مانند معنی نفخ کے ہے حدیث
شریف میں ہے کہ ان روح القدس نفث فی روعی یعنی
وحی کی جبرئیل علیہ السلام نے میرے نفس میں اور منہ
سے پھونک دالی اور نفث مشابہ ہے معنی میں نفخ کے
اور وہ تفل سے کم ہے اس وجہ سے کہ تفل میں کچھ تھوک
بھی آتا ہے یعنے تھتکارنا اور اسی سے ہے حدیث اعوذ باللہ
من نفخه ونفثه۔ اور نفث شعر مذموم کے ساتھ بھی تفسیر کئے گئے
ہیں اور نامہ مبارک میں نفث کی تفسیر بڑھاپے سے کی گئی
گویا اشارہ ہے اوس حدیث استعاذہ کی طرف جس میں
نفث کا حکم وارد ہے کہ مراد اس سے وہ عمر ہے
جس میں عقل زائل ہو جائے اور قویٰ بالکل ساقط
ہو جاویں (اللہ پناہ میں رکھے اوس سے) اور نفث شیبہ

القوى اوهو تصحيف الشعر - والرفث
قال الازهري هو كل ما يريده
الرجل من المرأة وفي الحديث فلا
يرفث اى لا يفحش في الكلام فلهذا
فسر بالفسق +

غلطی کتابت کی ہے یا وہ لفظ شعر کا ہے اور رفث
کے معنے ازہری نے سکھے ہیں کہ ہر وہ چیز
جو مرد کی مراد عورت سے ہوتی ہے حدیث
میں ہے فلا یرفث یعنی فاحش کلام نہ بول اسی وجہ
سے اسکی تفسیر فسق سے کی گئی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشي ملك الحبشة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف

وكتب النبي صلى الله عليه وسلم الى
النجاشي ذكره في المواهب وقال
الزرقاني اخرج الواقدي وروى البيهقي
عن ابن اسحق ان لفظه هكذا -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى النجاشي ملك الحبشة
اما بعد فاني احمد اليك الله الذي
لا اله الا هو الملك القدوس المؤمن
المهيمن واشهد ان عيسى بن مريم
روح الله وكلمته القاها الى مريم
البتول الطيبة الحصينة فحملت بعيسى
فخلقه من روحه ونفخه كما خلق ادم
بيده واني ادعوك الى الله وحده
لا شريك له والموالاة على طاعته
وان تتبعني وتؤمن بالذي جاءني
فاني رسول الله واني ادعوك
وجنودك الى الله تعالى وقد بلغت
ونصحت فاقبلوا نصيحتي وقد
بعثت اليكم ابن عمي جعفر ومعه

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف ذکر کیا
اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج
کی ہے واقدی نے اور روایت کی ہے بیہقی نے ابن
اسحق سے کہ لفظ اوس کے اِس طرح ہیں کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جانب بعد حمد کے
پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے
اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو بادشاہ ہے
بہت پاک امن دینے والا نگہبان اور گواہی دیتا ہوں کہ عیسیٰ
بن مریم روح ہیں اللہ کے اور کلمہ ہیں اوسکا کہ ڈالا اوسکو
طرف مریم کے جو ممتاز ہیں سب عورتوں سے بے خبر ہیں
مردوں سے پس حاملہ ہوئیں وہ عیسیٰ سے پس پیدا کیا اونکو
اپنی روح سے اور اپنی پھونک سے جیسے پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ
سے اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کیطرف جسکا کوئی شریک
نہیں ہے اور اوسکی اطاعت کی طرف اور اِس بات کی
طرف کہ اطاعت کرے تو میری اور ایمان لائے اوس ذات
پر جسنے مجھے بھیجا ہے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور
میں بلاتا ہوں تجھے اور تیرے لشکر کو اللہ کیطرف اور تحقیق
پہونچا دیا مینے تجھے اور نصیحت کر دی مینے تجھے پس قبول کرو

نفر من المسلمين والسلام على من اتبع الهدى
وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذا الكتاب مع عمرو بن امية الضمري
فقال النجاشي له عند ما قرأ الكتاب
اشهد بالله انه النبي الامي الذي
ينتظره اهل الكتاب وان بشارة
موسى براكب الحمار (عيسى) كبشارة
عيسى براكب الجمل (محمد صلى الله
عليه وسلم) وان العيان ليس
باشفى من الخبر عنه ولكن عواني من
الجيش قليل فانظرني حتى اكثر الاعوان
والين القلوب ثم كتب الى النبي صلى الله
عليه وسلم بجواب كتابه -

بسم الله الرحمن الرحيم - الى محمد رسول
الله من النجاشي اصحمة سلام عليك
يا رسول الله ورحمته وبركات الله
الذي لا اله الا هو الذي هداني
للاسلام اما بعد فقد بلغني كتابك
يا رسول الله فما ذكرت في امر عيسى
فورب السماء والارض ان عيسى
عليه الصلوة والسلام لا يزيد على
ما ذكرت ثفروقا بضم المثلثة والراء
المهملة ما بين النواة والقشر انه كما
ذكرت وقد عرفنا ما بعثت به الينا
فاشهد انك رسول الله صادقا مصدقا
وقد بايعتك وبايعت ابن عمك
واسلمت لله رب العلمين وقد بعثت

تم میری نصیحت کو اور بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف اپنے
چچا کے بیٹے جعفر کو اور اونکے ہمراہ چند مسلمان اور
سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور بھیجا
رسول اللہ نے یہ فرمان عمرو بن امیہ ضمری کے ہمراہ
پس کہا اونے نجاشی نے جبکہ پڑھا اس فرمان کو کہ گواہ
کرتا ہوں میں اللہ کو کہ یہ وہی نبی امی ہیں جنکا انتظار کرتے
تھے اہل کتاب - اور بشارت موسیٰ علیہ السلام کی
راکب الحمار کے ساتھ مثل بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے
راکب الجمل کے ساتھ اور مشاہدہ اوس خبر سے زائد
شافی وکافی نہیں ہے لیکن میرا مددگار لشکر تھوڑا ہے
پس مجھے مہلت دو کہ میں مددگار بڑھالوں اور لوگوں
کے دل نرم کرلوں پھر لکھا رسول اللہ کو آپکے فرمان کا
جواب *

بسم اللہ الرحمن الرحیم خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب نجاشی اصحمہ کی طرف سے سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ
اور رحمت اور برکتیں ایسے اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر
وہی جس نے ہدایت کی مجھے اسلام کی - بعد حمد کے پس
پہونچا میرے پاس آپ کا فرمان یا رسول اللہ پس جو کچھ
کہ ذکر کیا آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں پس قسم
رب سموات والارض کی کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نہیں
زائد کرتے تھے اوس پر مقدار ثفروق کی بھی (ثفروق بضم ثا
مثلثہ و را مہملہ وہ چھلکا جو گٹھلی اور کھال کے درمیان ہوتی ہے)
وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور بھیجا ہم نے
اون امور کو آپ نے ہماری طرف بھیجے پس گواہی دیتا
ہوں میں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں سچے اور تصدیق
کیے گئے - اور بیعت کی میں نے آپ سے اور آپکے چچا کے بیٹے
سے اور اسلام لایا میں اللہ کیواسطے جو پالنے والا ہے عالم کا اور بھیجا

کتاب النجاشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اليك بابنى وان شئت اتيتك بنفسى
فعلت فانى اشهد ان ما تقول له حق
والسلام عليك ورحمة الله وبركاته
وهذا اصحمة الذى هاجر اليه
المسلمون فى رجب سنة خمس من
الهجرة وبعث صلے الله عليه وسلم اليه
عمرو بن امية بهذا الكتاب فاسلم كما
صرحت سنة ست علے يد جعفر و
توفى فى رجب سنة تسع من الهجرة
ونعاه النبى صلے الله عليه وسلم يوم
توفى وصلے عليه بالمدينة۔

کا اور بھیجا ہے میں نے آپ کی طرف اپنے بیٹے کو اور
اگر آپ چاہیں گے تو میں خود آؤں گا اِس وجہ سے
کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ سچ ہے
اور سلام ہو آپ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس
کی۔ اور یہ وہ اصحمہ ہے جس کی طرف ہجرت کی مسلمانوں
نے رجب ۵ھ ہجری میں اور بھیجا رسول اللہ نے
اون کی طرف عمرو بن امیہ کو یہ فرمان لیکر پس
اسلام لایا وہ جیسیکہ صراحت کی میں نے ۶ھ
میں حضرت جعفر کے ہاتھ پر اور وفات پائی رجب ۹ھ ہجری
میں اور رسول اللہ نے انکی موت کی خبر دی جس روز کہ
انکا انتقال ہوا اور نماز جنازہ پڑہی انپر مدینہ میں*

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشى (هذا غير النجاشى الذى ذكرت)

(یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف اور یہ اوس سے علاوہ دوسرا نجاشی ہے جسکا ذکر کیا گیا)

روى البيهقى عن ابن اسحٰق انه قال
هذا كتاب من النبى صلے الله عليه وسلم
الى النجاشى الاصحم عظيم الحبشة سلام
علے من اتبع الهدى وامن بالله ورسوله
وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان
محمدا عبده ورسوله وادعوك
بدعاية الله فانى انا رسوله فاسلم تسلم
يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحٰق سے کہ اونہوں نے کہا کہ
یہ فرمان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی اصحم
سردار حبشہ کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے
ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر
اور گواہی دی اِس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ
جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے نہ اوس نے
کسی کو بیوی بنایا اور نہ اوسکا کوئی بیٹا ہے اور گواہی
دی اِس بات کی کہ محمد اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول
ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اللہ کی جانب پس تحقیق میں اللہ
کا رسول ہوں اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اے اہل کتاب آؤ
ایسے کلمہ کیطرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کہ
نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں ہم اوسکے
ساتھ کسیکو اور نہ بنائے ہم میں سے بعض بعض کو خدا اللہ کے

فهذا كتاب الى النجاشى هذا غير النجاشى الذى سبق

فان ابيت فعليك اثم النصارى من قومك
تنبيه - ماورد فى الكتاب من اسم
النجاشى هذا الاصحم فقال ابن كثير
لعله مقحم من الراوى بحسب ما فهمه
انتهى **اقول** هذا هو الصحيح فان
النجاشى الذى كتب اليه النبى صلى الله
عليه وسلم واسلم وصلى عليه النبى صلى الله
عليه وسلم يوم توفى هو غير النجاشى
هذا الذى لم يسلم لما روى فى صحيح
مسلم عن انس رضى الله عنه ان النبى
صلى الله عليه وسلم كتب الى كسرى
والى قيصر والى النجاشى والى كل جبار
عنيد - يدعوهم الى الله وليس بالنجاشى
الذى صلى عليه - وكذا ما قال الزهرى
كانت كتبه صلى الله عليه وسلم (الى
النجاشى) واحدة وكلها فيها هذه
الاية وهى مدنية بلا خلاف انتهى
قال الزرقانى ومراد الزهرى كتبه الى
اهل الكتاب وهم النجاشيان وهرقل
والمقوقس انتهى **اقول** قد روينا انه
كتابه صلى الله عليه وسلم الى النجاشى
اصحمة ليس فيه تلك الاية فهذا يدل
على ان الكتاب الاول كان قبل ذلك
الكتاب فى بدأ الاسلام عند
الهجرة الاولى - قال فى المواهب و
قد خلط بعضهم ولم يميز بينهما
فظنهما واحدا فهذا كما ترى وقد

سو اپس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم اے مسلمانو اونسے کہ
گواہ رہو تم اس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس اگر انکار کریگا تو تجھی
پر ہوگا تیری قوم نصارے کا گناہ بھی **تنبیہ** اس فرمان میں
جو نجاشی کے نام کے ساتھ لفظ اصحم آیا ہے تو کہا ابن کثیر نے
کہ شاید وہ زیادتی ہے راوی کی جانب سے جسطرح وہ سمجھا ہے
انتہی **کہتا** ہوں میں کہ یہی صحیح ہے کیونکہ وہ نجاشی جس
کی طرف لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اسلام لایا
اور نماز جنازہ پڑھی اوسپر رسول اللہ نے جسدن کہ اونکا
انتقال ہوا وہ غیر ہیں اس نجاشی سے جو اسلام نہیں
لایا جیسیکہ روایت ہے صحیح مسلم میں انس رض سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا کسری اور قیصر اور نجاشی
اور ہر جبار سرکش کی طرف بلاتے تھے آپ اونکو اللہ کی
طرف اور یہ نہیں ہیں وہ نجاشی جن کی نماز جنازہ پڑھی
رسول اللہ نے - اور اسیطرح (رد ہے) وہ قول جو
کہا زہری نے کہ لکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(نجاشی کی طرف) ایک ہی مرتبہ اور اون سب ناموں میں
یہ آیت تھی (یعنی یا اہل الکتاب تعالوا) اور یہ آیت مدنی ہے
بلاخلاف انتہی قول الزہری - کہا زرقانی نے اور مراد زہری
کی لکھنے رسول اللہ کے وہ فرمان ہیں جو اہل کتاب کیطرف تھے
اور وہ دونو نجاشی اور ہرقل اور مقوقس ہیں انتہی قول الزرقانی
کہتا ہوں میں کہ ہم نے اوپر بیان کردیا ہے کہ رسول اللہ
کا وہ فرمان جو نجاشی اصحمہ کیجانب تہا اوس میں یہ آیت نہیں
ہے پس یہ بات دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ وہ اول
والا فرمان اس سے اول ابتداء اسلام پہلی ہجرت کے
وقت لکھا گیا تہا کہا مواہب میں کہ خلط کردیا ہے بعض
نے اور نہیں تمیز کیا ان دونوں میں پس گمان کیا دونو کو ایک
ہی اور یہ باطل ہے جیسیکہ تو دیکھتا ہے اور روایت کی ہے

روى الطبرانى عن المسور قال خرج
صلى الله عليه وسلم الى اصحابه
فقال ان الله بعثنى للناس كافة
فادوا عنى ولا تختلفوا علىّ فبعث عبد
الله بن حذافة الى كسرى وسليطا
الى هوذة واليمامة والعلاء الى المنذر
بهجر وعمرو بن العاصى الى جيفر وعباد ابنى
الجلندى بعمان ودحية الى قيصر وشجاع
ابن وهب الى ابن ابى شمر وعمرو بن امية
الى النجاشى فرجعوا جميعا قبل وفاته
صلى الله عليه وسلم غير عمرو بن
العاصى - **اقول** عرف هذا ان
عمرو بن امية هو المبعوث الى
النجاشيين وان الاول قد اسلم كما
ثبت من صلوته صلى الله عليه وسلم
عليه بعد وفاته وان الثانى هذا لم
يسلم لما ثبت عن انس فى صحيح مسلم
والله اعلم -

طبرانی نے مسور سے کہا نکلے رسول اللہ ایک روز اصحاب
کی طرف اور فرمایا کہ اللہ نے بھیجا ہے مجھے تمام مخلوقات
کی طرف پس پہونچاؤ مجھ سے اور مت اختلاف کرو مجھپر
پس بھیجا عبد اللہ بن حذافہ کو کسریٰ کیطرف اور سلیط کو
ہوذہ اور یمامہ کی جانب اور علاء کو منذر کی طرف ہجر میں
اور عمرو بن العاصی کو جیفر و عباد کی طرف جو بیٹے ہیں جلندی
کے عمان میں اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب
کو ابن ابی شمر کی جانب اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف
پس لوٹ آئے وہ سب رسول اللہ کی وفات سے
اول سوائے عمرو بن العاصی کے۔
کہتا ہوں میں کہ معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ
عمرو بن امیہ ہی بھیجے گئے ہیں دونو نجاشیوں کی جانب
اور یہ کہ نجاشی اول اسلام لے آئے جیسے کہ
ثابت ہے رسول اللہ کا اون پر بعد وفات
نماز جنازہ پڑہنا اور یہ دوسرا اسلام نہیں
لایا جیسے کہ ثابت ہے حضرت انس سے صحیح مسلم
میں واللہ اعلم ٭

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لنهشل بن مالك الوائلى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہشل بن مالک وائلی کی جانب

قال ابن الاثير ذكره يوسف بن عمرو
ابن موسى بن سعيد بن سلم بن قتيبة
ابن مسلم بن عمرو والحصين الوائلى
عن ابيه عن سلم بن قتيبة انه
بلغه ان النبى صلى الله عليه وسلم
كتب لنهشل كتابا - وذكر الحديث

کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن
سعید بن سلم بن قتیبہ بن مسلم بن عمرو والحصین الوائلی نے اپنے
باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سلم بن
قتیبہ سے کہ پہونچی اونکو یہ بات کہ رسول اللہ نے
فرمان لکھا نہشل کی جانب اور ذکر کیا حدیث کو اور کہا
کہ تخریج کی اس کی ابن مندہ نے لیکن نہیں ذکر کیے

وقال اخرجه ابن منده لكن لم يذكر لفظ الكتاب فذكره صاحب مصباح المضي فقال قال ابن سعد وكتب النبي صلعم كتابا لنهشل بن مالك الوائلي من باهلة نسخته هكذا

باسمك اللهم - هذا الكتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لنهشل بن مالك ومن معه من بني وائل لمن اسلم واقام الصلوة واتى الزكوة واطاع الله ورسوله واعطى من المغنم خمس الله وسهم النبي صلى الله عليه وسلم واشهد على اسلامه وفارق المشركين فانه امن بامان الله وبرئ اليه محمد صلى الله عليه وسلم من الظلم كله وان لهم ان لا يحشروا ولا يعشروا وعاملهم من انفسهم وكتب عثمان بن عفان رض

لفظ فرمان کے پس ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی نے پس کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان نہشل بن مالک وائلی کو جو قبیلہ باہلہ سے تھا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

باسمک اللہم - یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نہشل بن مالک اور اوس کے ساتھ والے بنی وائل کے لئے۔ جو شخص کہ اسلام لایا اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور اطاعت کی اللہ اور اوس کے رسول کی اور دیا مال غنیمت سے خمس حصہ اللہ کا اور حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گواہ بنالیا اپنے اسلام پر اور علحدہ ہوا مشرکین سے پس وہ اللہ کی امن میں ہے اور بری ہیں رسول اللہ اوسپر ظلم کرنے سے بالکل اور رعایت ہے اون کے لئے یہ کہ نہ جمع کیے جاوینگے وہ لشکر بنانے کو اور نہ اونسے عشر لیا جاوے گا اور حاکم اون پر اون ہی میں سے ہوگا اور لکہا اسکو عثمان بن عفان رضی نے ❊

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوائل بن حجر رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر رض کیلیے

ذكر في مصباح المضي بتخريج ابن سعد في الطبقات - قال وائل بن حجر يا رسول الله اكتب لي بارضي التي كانت لي في الجاهلية وشهد له اقيال حمير واقيال حضرموت - قال وكان الاشعث وغيره من كندة نازعوا وائل بن حجر في وادي لحضرموت

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ابن سعد کی تخریج سے جو طبقات میں ہے۔ کہ کہا وائل بن حجر نے یا رسول اللہ فرمان لکھدیجے میری اوس زمین کی بابتہ جو میرے قبضہ میں تھی بزمانہ جاہلیت اور گواہی دی اون کے لئے سرداران حمیر اور سرداران حضرموت نے کہا اور اشعث وغیرہ نے جو بنی کندہ میں سے تھے جھگڑا کیا تھا وائل بن حجر سے اوس وادی کے بارہ میں

فادعوه عند رسول الله صلے الله
عليه وسلم فكتب به رسول الله
لوائل بن حجر - وكان كتابه
هذا كتاب من محمد رسول الله
لوائل بن حجر قيل حضرموت و
ذلك انك اسلمت وجعلت لك
ما في يديك من الارضين والحصون
وانه يوخذ منك من كل عشرة
واحد ينظر في ذلك ذو اعدل
وجعلت لك ان لا تظلم فيها ما
قام الدين والنبي والمؤمنون
عليه انصار -

جو حضرموت میں تہی پس دعویٰ رجوع کیا اونہوں
نے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اُس کی بابتہ آپ نے
وائل بن حجر کے لیے۔ اور تہا آپ کے فرمان میں کہ
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے وائل بن حجر
سردار حضرموت کے لیے۔ اور یہ اسلیئے کہ اسلام لایا تو
اور بدستور تیرے قبضہ میں رکہا جینے وہ جو اول تیرے
قبضہ میں تہا زمین او قلعہ اور تحقیق لیا جاوے گا تجہہ
ایک عشر کریں گے اِس میں مبصر صاحب عدل اور
لازم کیا میں نے کہ نہ ظلم کیے جاؤ تم اوس میں جب
تک کہ قائم رکہو تم دین کو۔
اور نبی اور سب مسلمان اوسپر مددگار ہیں۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم ايضا لوائل بن حجر

یہ فرمان بہی لکہا رسول اللہ نے وائل بن حجر کے لئے

قد ذكرت في حرف الميم في اسم
مهاجر بن امية قال وائل انه
كتب لي ثلث كتب كتاب فضلني فيه
على قومي فهو هذا الكتاب كما
ستطلع - قال صاحب مصباح المضي
قصة اسلامه وقدومه على رسول
الله كما قال ابن الظفر في كتاب
البشر روى ان وائل بن حجر وكان
ملكا مطاعا وكان له صنم من العقيق
يعبده ويحبه ولم يكن يكلمه الا
انه كان يرجى كلامه وكان يكثر السجود
ويذبح له الذبائح ليتقرب اليه فبينما

ذکر کیا میں نے حرف میم میں مہاجر بن امیہ کے نام
میں کہ کہا وائل نے کہ لکہیں میرے واسطے تین کتابیں
جن میں سے ایک میں فضیلت دی تہی مجہے میری قوم
پر۔ اور وہ یہی فرمان ہے جیسکہ ابہی تجہے معلوم ہوگا
بیان کیا ہے صاحب مصباح المضی نے رسول اللہ
کے پاس اونکے آنے اور اسلام لانیکا قصہ بروایت
ابن ظفر فی کتاب البشر باین طور کہ روایت ہے کہ
وائل بن حجر جو بادشاہ اور اپنی قوم کے سردار تہے
اونکا ایک بت تہا عقیق جس کی وہ عبادت کرتے اور
دوست رکہتے تہے وہ کلام نہیں کرتا تہا لیکن اونکو امید
تہی اوس کے بولنے کی۔ اوس کے سامنے بہت سجدہ
کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تہے تا کہ اوسکا تقرب حاصل کریں

وهو نائم في الظهيرة ايقظه صوت
منكر من المخدع الذي فيه الصنم
فقام وسجد بين يديه واذا قائل يقول

شعر

واعجبا من وائل بن حجر +
يخال يدري وهو ليس يدري +
ماذا ترتجي من نحيت صخر +
ليس بذي عرف ولا ذي نكر +
ولا بذي نفع ولا ضر +
ولو كان ذا حجر اطاع امري +
قال فرفعت راسي ثم استويت جالسا
ثم قلت لقد سمعت فماذا تامرني
به فقال -

شعر

ارحل الى يثرب ذات النخل +
وسر اليها سير المستقل +
فدن بدين الصائم المصلي +
محمد الرسول خير الرسل +
ثم خر الصنم بوجهه فاندقت
عنقه ثم سرت اليه حتى اتيت
المدينة فلما راني رسول الله
ادناني وبسط لي رداءه وصعد المنبر
واقامني بين يديه ثم قال ايها الناس
هذا وائل بن حجر اتاكم من ارض
بعيدة من حضرموت راغبا في
الاسلام فقلت يا رسول الله بلغني
ظهورك وانا في ملك عظيم فمن الله

ایک روز دوپہر کو وہ سو رہے تھے کہ ایک ہولناک آواز
سنکر جاگے جو اوس حجرہ میں سے آتی تھی جسمیں بت تھا۔
پس یہ اُٹھے اور اوسکو سجدہ کیا تو سنا کہ ایک کہنے والا
یہ کہہ رہا تھا کہ شعر
تعجب ہے وائل بن حجر سے۔ اوسکا گمان ہے کہ
وہ سمجھتا ہے حالانکہ وہ کچھ نہیں سمجھتا۔ کیا امید رکھتا ہے
ایک تراشے ہوئے پتھر سے۔ جس میں عقل ہے
نہ سمجھ۔ اور جو نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان۔
کاش کہ وائل بن حجر اطاعت کرتا میرے
حکم کی۔
کہا وائل نے پس اُٹھایا مینے اپنا سر پھر بیٹھ گیا میں
اور کہا مینے کہ سن لیا مینے پس کیا حکم کرتا ہے تو
مجھے تو کہا کہ

شعر

جا مدینہ کی طرف جو کھجوروں والا ہے۔
مستقل ہوکر۔ پس اختیار کر دین روزہ دار اور
نمازی کا۔ جو محمد ہیں بہترین رسل۔
پھر وہ بت اوندھا گر گیا پس میں نے اوس کی
گردن توڑی پھر روانہ ہوا میں یہانتک کہ آیا میں
مدینہ میں پس جبکہ دیکھا مجھے رسول اللہ نے تو قریب
کیا مجھے اپنے اور میرے لیے چادر مبارک بچھادی
اور منبر پر چڑھے آپ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا
پھر فرمایا کہ اے لوگو یہ وائل بن حجر ہے جو بہت دور سے
تمہارے پاس آیا ہے اسلام کی طرف راغب ہوکر پس
مینے کہا یا رسول اللہ مجھے آپکے ظہور کی خبر پہونچی اور میں
بڑی حکومت میں تھا پس احسان کیا اللہ نے مجھ پر کہ
چھوڑ دیا مینے وہ سب اور اختیار کر لیا اللہ کا دین

على ان رفضت ذلك كله واثرت
دين الله قال صدقت اللهم بارك
في وائل بن حجر وولده وولد
ولده انتهى وقال ابن عبد البر
قدم وائل ويكنى ابا هنيدة وكان
قيلا من اقيال حضرموت فلما
دخل عليه صلى الله عليه رحب
به وادناه من نفسه ودعى له فقال
اللهم بارك في وائل وولده وولد
ولده - واستعمل على الاقيال
من حضرموت وكتب معه ثلث
كتب - منها هذا الكتاب الى
الاقيال العباهلة - نسخته هكذا
الى الاقيال العباهلة والارواع
المشابيب في التيعة شاة لا مقورة
الالياط ولا ضناك وانطوا الثبجة
وفي السيوب الخمس ومن زنى مم
بكر فاصقعوه مائة واستوفضوه
عاما ومن زنى مم ثيب فضرجوه
بالاضاميم ولا توصيم في الدين
ولا غمة في فرائض الله وكل مسكر
حرام ووائل بن حجر يترفل على
الاقيال -

فرمایا کہ سچا ہے تو اے اللہ برکت دے وائل بن حجر
اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں انتہی
اور کہا ابن عبد البر نے کہ آئے وائل اور کنیت اونکی
ابا ہنیدہ تھی اور وہ ایک سردار تھے سرداران حضرموت میں سے
پس جب پہونچے رسول اللہ کے پاس تو آپ نے
خوشی ظاہر فرمائی اور اپنے قریب کیا اور دعا کی اون
کے لئے پس فرمایا کہ اے اللہ برکت دے وائل اور
اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں۔ اور عامل بنایا
اونکو اقیال حضرموت پر اور لکھے اون کے لئے
تین فرمان۔
اون میں ہی سے یہ فرمان ہے مستقل سرداروں کی
طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
(فرمان ہے) اپنے ملک میں رہنے والے رئیسوں اور
ذی وقار اور خوش رو سرداروں کی طرف کہ (زکوۃ کی) ہر
چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے نہ ایسی دبلی جس کی
کھال بدن سے لگی ہو اور نہ موٹی۔ اور دو تم زکوۃ میں اوسط
مال اور معدن میں پانچواں حصہ۔
اور جو شخص کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسکو سو
کوڑے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کر دو اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے تو رجم کرو اوسکو پتھروں سے
اور نہیں جائز ہے سستی اور شرم اللہ کے فرائض میں
اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر سردار ہیں
سب سرداروں پر۔

غرائب ما في هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئے ہیں

العباهلة - بباء موحدة مفتوحة

العباہلہ بار موحدہ مفتوحہ وہ پادشاہ جو برقرار رہیں

ملوك الذين اقروا على ملكهم لا
يزالون عنه يقال عبهلت الناقة اذا
اطلقته لترعى متى شاءت - **ارواع**
بفتح الهمزة وسكون المهملة واخره
عين مهملة السادات وقيل هو
الذى يعجبك حسنه يقال امرأة
روعاء اى حسن الوجه - **مشابيب**
بفتح الميم والشين المعجمة - وكسر
الموحدة ثم التحتانية الساكنة ثم
الموحدة - الرجال الذين الوانهم
بيض وشعورهم سود وقيل الاذكياء
وقيل الروسأ والسادات - **التيعة**
قال فى النهاية اسم لادنى ما تجب
فيه الزكوة من الحيوان كالخمس
من الابل والاربعين من الغنم
وقيل الاربعون من الغنم قاله
فى الزبدة شرح الشفاء - **مقورة
الالياط** - الاقورار الاسترخاء
فى الجلود والالياط جمع ليط بكسر
اللام والتحتانية قشر العود شبه
به الجلد لالتزاقه باللحم المراد غير
مسترخية الجلود لهزالها - **ضناك**
بالكسر السمينة - انطوا بالطاء المهملة
اى اعطوا ومنه فى القرأة الشاذة
انا انطيناك الكوثر - **الثبجة** - الثاء
المثلثة ثم الموحدة ثم الجيم اے
اعطوا الوسط فى الصدقة لا من

اپنے ملک پر نہ ہٹائے جاویں اوس سے بولا جاتا ہے
عبہلت الناقۃ جبکہ چھوڑ دے تو اسکو تاکہ چرتی پھرے
جہاں چاہے **ارواع** بفتح ہمزہ وسکون رار مہملہ
اور آخر میں عین مہملہ سردار و بعض نے کہا کہ وہ جس کا
حسن تجھے پسند آئے بولا جاتا ہے امرأۃ روعاء یعنی
خوبصورت چہرہ والی عورت۔

مشابیب بفتح میم و شین معجمہ اور کسر بار موحدہ
پھر یار تحتانیہ ساکنہ پھر بار موحدہ۔ وُہ آدمی جن کے
رنگ سپید ہوں اور بال سیاہ۔ اور بعض نے کہا
ہے کہ اذکیاء۔ ذی شعور۔ اور بعض نے کہا کہ سادات
اور رؤسا۔

التیعہ کہا نہایہ میں قلیل درجہ حیوانوں میں وجوب
زکوۃ کی تعداد کا جیسے کہ پانچ اونٹوں میں اور چالیس
بکریوں میں اور بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں چالیس
بکریاں۔ بیان کیا ہے اسکو زبدہ شرح شفا میں۔

مقورۃ الالیاط۔ الاقورار کہال کا ڈھیلا ہونا اور
لٹک جانا اور الیاط جمع ہے لیط کی بکسر لام وسکون
تحتانیہ۔ لکڑی کا چھلکہ (چھال) تشبیہ دیگئی کہال کے
ساتھہ بوجہ اوس کے التزام کے گوشت سے مراد
یہ ہے کہ دُبلے پن کی وجہ سے اون کی کہالیں لٹکی
ہوئی نہ ہوں۔

ضناک۔ بالکسر موٹی۔ انطوا۔ طار مہملہ یعنے
دو تم۔ اور اسی سے ہے قرأۃ شاذہ میں۔ انا انطیناک الکوثر
(بجائے انا اعطیناک کے) **الثبجہ** ثار مثلثہ ثم بار
موحدہ پھر جیم یعنی دو تم مال متوسط زکوۃ میں نہ بہت
عمدہ مال اور نہ بالکل برا۔

السیموب سین مہملہ اور یار تحتانیہ اور بار موحدہ۔

خيار المال ولا من رذالته - **السيوب**
بالسين المهملة والتحتانية والموحدة
الركاز - **قوله من بكر فاصقعوه**
في لغة اليمن يبدلون لام التعريف
ميما فتكون راء بكر مكسورة بلا تنوين
لان اصله من البكر فلما ابدل اللام
ميما بقيت الحركة بحالها - فاصقعوه
اى اضربوه واصل الصقع الضرب
على الراس وقيل الضرب ببطن الكف
واستوفضوه - اى غربوه
واطردوه من وفضت الابل اذا
تفرقت - **ضرجوه بالاضاميم**
اى ادموه وارجموه بالحجارة فهو
جمع اضامة - **لا توصيم في
الدين** - الى صم الفترة والوهن
اى لا تفتروا في اقامة الحدود ولا
تحابوا فيها - **لا غمة في فرائض
الله** - اى لا تستروا ولا تخفوا فرائضه
دفعا للتهمة - **يترفل** - اى يتسود
ويترأس استعارة من ترفيل الثوب
وهو اسباغه واسباله - **قوله
من زنى من بكر فاصقعوه
مائة واستوفضوه عاما و
من زنى من ثيب فضرجوه
بالاضاميم** - اى اضربوا الزانى
بكر مائة وغربوه عاما وارجموا
الزانى ثيب - فاعلم ان التغريب هو

رکاز معدن۔
قولہ من بکر فاصقعوہ۔ لغت یمن میں بدلتے ہیں لام معرفہ
کو میم سے پس ہوگی راء بکر کی مکسور بلا تنوین کے کیونکہ
اوس کی اصل من البکر ہے پس جب بدلا لام میم سے تو
باقی رہگئی حرکت اپنے حال پر۔ فاصقعوہ اے مارو تم
اوسکو۔ اصل میں صقع سر پر مارنے کو کہتے ہیں۔ اور
بعض نے کہا کہ مارنا ہتیلی سے (یعنی تھپڑ مارنا)
واستوفضوہ۔ یعنی جلاوطن کردو اوسکو اور
بہگا دو۔ ماخوذ ہے وفضت الناقۃ سے بولا جاتا ہے
جبکہ وہ علحدہ ہوجائے۔
ضرجوہ بالاضامیم۔ یعنی خون آلود کرو اوسکو اور رجم
کرو پتھروں سے پس وہ جمع ہے اضامۃ کی۔
لا توصیم فی الدین۔ وصم سستی اور کاہلی یعنی نہ سستی
کرو اللہ کے حدود قائم کرنے میں اور نہ محبت کا
خیال کرو۔
لا غمۃ فی فرائض اللہ۔ یعنی مت چھپاؤ فرائض
اللہ کو تہمت دفع کرنے کے لیے۔
یترفل یعنی سردار ہے اور رئیس ہے۔ مشتق ہے
ترفیل الثوب سے جس کے معنے ہیں کپڑے کا لٹکانا
اور گھسیٹنا۔ (کیونکہ یہ علامت ہے سرداری کی)
قولہ من زنی یعنی جو کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو
اوسے سو کوڑے اور جلاوطن کرو ایک سال اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے اوسکو رجم کرو پتھروں
سے۔ یعنی مارو کنواری سے زنا کرنے والے کے
سو کوڑے اور جلاوطن کردو اوسکو ایک سال اور
رجم کردو منکوحہ کے زانی کو۔ پس جان تو کہ تغریب کے
معنی ہیں نکال دینا زانی کو اپنی جگہ سے ایک سال کے

نفى الزانى عن محله سنة واليه ذهب
الشافعى ومالك وغيرهما واقل
مايطلق عليه اسم الغربة قيل
هو مسافة قصر - وحكى فى البحر
عن على وزيد بن على والصادق
والناصر فى احد قوليه ان التغريب
هو حبس سنة واجيب عنه بانه
مخالف لوضع التغريب - كيف وقد
شهر الاول من الصحابة الذين هم
اعرف لمقاصد الشارع فقد غرب
عمر رض من المدينة الى الشام و
غرب عثمان الى مصر وابن عمر امته
الى فدك - واختلف العلماء فى
وجوب نفى الزانى البكر وعدم وجوبه
فادعى محمد بن نصر فى كتاب
الاجماع الاتفاق على وجوب نفى
الزانى البكر الا عند الكوفيين قال
ابن منذر قسم رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى قصة العسيف انه
يقضى بكتاب الله تعالى ثم قال انه
عليه جلد مائة وتغريب عام و
هو المبين لكتاب الله تعالى وخطب
عمر بذلك على رؤس المنابر
وعمل به الخلفاء الراشدون ولم
ينكره احد فكان اجماعا وقد حكى
القول بذلك صاحب البحر عن
الخلفاء الاربعة وزيد بن على

لئے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
وغیرہ کا اور اقل مدت جسپر غربت کا اطلاق آسکتا ہے
کہا گیا ہے کہ وہ اوسقدر مسافت ہے جسمیں نماز
قصر پڑھی جاوے۔ اور نقل کیا ہے بحر میں علی اور
زید بن علی اور صادق سے اور ناصر سے ایک قول
کی روسے کہ تغریب کے معنی ہیں قید کرنا ایک سال
اور جواب دیا گیا ہے اس کا اس طور سے کہ یہ
مخالف ہے وضع تغریب کے اور کیسے صحیح ہو یہ قول
جبکہ قول اول مشہور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو
زائد سمجھتے تھے مقاصد رسول اللہ کے اور شہر بدر کیا
ہے حضرت عمرؓ نے مدینہ سے شام کی طرف اور حضرت
عثمان نے مصر کی طرف اور ابن عمرؓ نے اپنی چھوکری
کو فدک کی طرف اور اختلاف کیا علماء نے کنواری کے
زانی کو شہر بدر کرنے کے وجوب اور عدم وجوب میں
پس دعوی کیا ہے محمد بن نصر نے کتاب الاجماع
میں زانی بکر کے شہر بدر کرنے پر اتفاق علماء کا مگر کوفیین
کے نزدیک کہا ابن منذر نے کہ قسم کہائی تھی رسول اللہ
نے قصہ عسیف میں کہ آپ حکم کرینگے کتاب اللہ سے
موافق۔ پھر فرمایا کہ اسپر سو کوڑے ہیں اور ایک
سال کے لئے جلاوطنی اور یہی ظاہر ہے کتاب اللہ
سے اور خطبہ پڑھا اسپر حضرت عمر نے بر سر ممبر اور
عمل کیا اسپر خلفاء راشدین نے اور نہیں انکار
کیا اوسکا کسی نے پس ہوگیا اجماع اور اسی قول کو
حکایت کیا ہے صاحب بحر نے خلفاء اربعہ اور زید
بن علی اور صادق اور ابن ابی لیلے اور ثوری اور
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق
اور امام یحیی وغیرہ کا اور ایک قول کی روسے یہی

والصادق وابن ابی لیلے والثوری و
مالك والشافعی واحمد واسحق
والامام یحیی واحد قولی الناصر
وحکے عن القاسمیۃ وابی حنیفۃ
وحماد ان التغریب والحبس غیر
واجبین واستدل لهم بقوله اذ لم
ین کرا فی ایۃ الجلد وبقوله صلے الله
علیه وسلم اذا زنت امۃ احدکم
فلیجلدها - الحدیث وظاهر احادیث
التغریب انه ثابت فی الذکر والانثی
والیه ذهب الشافعی وقال مالك
والاوزاعی لا تغریب علے المرأة
لانها عورة وهو مروی عن امیر
المؤمنین علی رض وظاهرها انه لا
فرق بین الحر والعبد والیه ذهب
الثوری وداؤد والطبری والشافعی
فی قول له والامام یحیی - وقد ذهب
بعضهم الی انه ینصف فی حق الامۃ
والعبد قیاسا علے الحد وهو قیاس
صحیح وفی قول للشافعی انه لا ینصف
فیهما وذهب مالك واحمد بن حنبل
واسحق والشافعی فی قول له وهو
مروی عن الحسن الی انه لا تغریب
للرق واستدلوا بحدیث اذا زنت امۃ
احدکم المتقدم - واما فی الزانی
الثیب فالرجم مجمع علیه وحکے
فی البحر عن الخوارج انه غیر واجب

مذہب ہے ناصر کا اور حکایت کی گئی قاسمیہ اور امام
ابوحنیفہ اور حماد سے یہ کہ جلاوطنی اور حبس دونو غیر واجب
ہیں اور استدلال اونکا قول اللہ کا ہے آیۃ جلد میں
کہ اذ لم یذکرا۔ اور قول رسول اللہ کا اذا زنت الخ یعنی
جب زنا کرے تم میں سے کسی کی چھوکری تو چاہیے کہ
کوڑے مارے اُسے الحدیث۔

اور ظاہر اُن سب احادیث کا جو جلاوطنی کی بابت ہیں
دال ہے اِس امر پر کہ وہ ثابت ہے ہر دو عورت سب
کے حق میں اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور کہا
امام مالک اور اوزاعی نے کہ نہیں ہے جلاوطنی عورت
کے لئے کیونکہ اوس کے لئے ستر ضروری ہے اور
یہی مروی ہے امیر المومنین علی رضؓ سے۔ اور نیز ظاہر احادیث
مذکورہ دال ہے اِس امر پر کہ کوئی فرق نہیں اِس
حکم میں حر اور عبد کا اور یہی مذہب ہے ثوری اور داؤد
اور طبری اور امام شافعی کا ایک قول کی رو سے اور
امام یحیی کا۔

اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ سزا نصف کیجاوے
چھوکری اور غلام کے حق میں۔ قیاس کیا ہے حدود
پر اور یہ قیاس صحیح ہے اور امام شافعی کا ایک قول
ہے کہ اِن دونو کے حق میں بھی تنصیف نہ کی جاوے۔
اور گئے ہیں امام مالک اور امام احمد اور اسحق اور
امام شافعی ایک قول میں اور یہی مروی ہے حسن بصری
سے کہ غلام کیلئے جلاوطنی نہیں ہے۔ اور استدلال
لائے ہیں حدیث اِذا زنت سے جو اوپر گذر گئی ۔

لیکن زانی منکوحہ کے بارہ میں پس رجم ہے
باتفاق علماء اور نقل کیا ہے بحر میں خوارج سے
کہ وہ غیر واجب ہے۔ اور اسیطرح نقل کیا ہے

وكذلك حكاه عنهم ايضا ابن العربي وحكاه ايضا عن بعض المعتزلة كالنظام واصحابه ولا مستند لهم الا انه لم يذكر في القرآن وهذا باطل فانه قد ثبت بالسنة المتواترة المجمع عليها وايضا هو ثابت بنص القرآن لحديث عمر عند الجماعة انه قال كان مما انزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم اية الرجم فقرأناها ووعيناها ورجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا بعده ونسخ التلاوة لا يستلزم نسخ الحكم كما اخرجه ابوداؤد من حديث ابن عباس وقد اخرج احمد والطبراني في الكبير من حديث ابي امامة بن سهل عن خالته العجماء ان فيما انزل الله من القرآن - ان الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة بما قضيا من اللذة واخرجه ابن حبان في صحيحه من حديث ابي بن كعب بلفظ كانت سورة الاحزاب توازي سورة البقرة وكان فيها اية الرجم - الشيخ والشيخة الحديث وقيل يجمع الجلد مع الرجم ذهب اليه جماعة من العلماء منهم العترة واحمد واسحق وداؤد الظاهري وابن المنذر وذهب مالك

اور نقل اسے ابن عربی نے بھی اور یہی منقول ہے بعض معتزلہ سے جیسے نظام اور اوس کے اصحاب اور کوئی سند نہیں ہے اونکی مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا گیا اسکا قرآن میں اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ ثابت ہے سنت متواترہ سے جسپر اتفاق ہے علمار کا۔ اور بھی یہ ثابت ہے نص قرآن سے بوجہ حدیث عمرؓ کے جس کی تخریج کی ہے سب اصحاب سنن نے کہ اونہوں نے کہا کہ آیت رجم اون آیتوں میں سے ہے جو اتریں رسول اللہ پر پس پڑھا ہم نے اوسکو اور یاد رکھا ہم نے اوسکو اور رجم کیا رسول اللہ نے اور رجم کیا ہم نے آپ کے بعد اور نسخ تلاوت کا نہیں لازم ہے نسخ حکم کو جیسے کہ تخریج کی ابو داؤد نے حدیث ابن عباس سے اور تخریج کی ہے امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں حدیث ابی امامہ بن سہل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ عجماء سے کہ اللہ نے جو قرآن اتارا ہے اوسی میں سے ہے یہ آیت کہ اِنَّ الشَّیْخَ وَالشَّیْخَۃَ الخ کہ بوڑھا اور بوڑھیا جبکہ زنا کریں تو رجم کرو دونوں کو ضرور اوس کے عوض میں جو حاصل کی ہے اونہوں نے لذت اور تخریج کی ہے اس کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابی بن کعب کی حدیث سے کہ سورہ احزاب برابر تھی سورہ بقر کے اور تھی اوس میں آیت رجم کی کہ الشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ الحدیث۔

اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا جاوے کوڑے مارنا بھی رجم کے ساتھ گئی ہے اس کی طرف ایک جماعت علمار کی اون ہی میں سے عترت ہیں اور امام احمد اور اسحق اور داؤد ظاہری اور ابن منذر اور گئے ہیں امام مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علمار اس بات کی

والحنفية والشافعية وجمهور العلماء
الى انه لا يجلد بل يرجم فقط وهو
مروى عن احمد بن حنبل وتمسكوا
بحديث سمرة فى انه صلى الله عليه
وسلم لم يجلد ماعزا بل اقتصر على
رجمه قالوا وهو متاخر عن احاديث
الجلد فيكون ناسخا۔

طرف کہ کوڑے نہیں مارے جاویں بلکہ صرف رجم
کی جاوے فقط اور یہی مروی ہے امام احمد بن حنبل
سے اور استدلال لائے ہیں وہ سمرہ کی حدیث سے
کہ رسول اللہ نے نہیں کوڑے مارے ماعز کو بلکہ
اقتصار کیا اوس کے رجم پر کہا علمائے نے اور یہ قصہ
متاخر ہے احادیث جلد سے۔ (کوڑے مارنا) پس ہوگا
یہ ناسخ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد غامد وهم عشرة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد غامد کو اور وہ دس آدمی تھے

قال فى زاد المعاد قال الواقدى
وقدم على رسول الله صلى الله
عليه وسلم وفد غامد سنة عشر
وهم عشرة فنزلوا ببقيع الغرقد
وهو يومئذ اثل ثم انطلقوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخلفوا عند رحالهم احدثهم سنا
فنام عنه واتى سارق فسرق عيبة
لاحدهم فيها اثواب له وانتهى القوم
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فسلموا عليه واقروا له بالاسلام
وكتب لهم كتابا فلم يذكر لفظه وقال
لهم من خلفتم فى رحالكم قالوا احدثنا
سنا يا رسول الله قال فانه قد نام
عن متاعكم حتى اتى آت فاخذ عيبة
احدكم فقال رجل من القوم ما لاحد
من القوم عيبة غيرى فقال صلى

ذکر کیا زاد المعاد میں کہا واقدی نے کہ آئے
رسول اللہ کے پاس سنہ ہجری میں قبیلہ غامد کے
ایلچی اور وہ دس آدمی تھے پس اُترے وہ بقیع غرقد
میں اور وہاں آجکل جھاؤ کی جھاڑی ہے۔ پھر گئے وہ
رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا اپنے سامان
میں اپنوں میں سے سب چھوٹی عمر والے کو پس سو گیا
وہ اور آیا چور پس چُرا لی اون میں سے ایک کی گٹھڑی
جس میں اوس کے کپڑے تھے اور پہونچے وہ سب
رسول اللہ کے پاس پس سلام کیا آپ کو اور اقرار
کیا اسلام کا اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے
فرمان پس نہیں ذکر کیے اُس کے لفظ۔
اور پوچھا اونسے رسول اللہ نے کس کو چھوڑا ہے
تم نے اپنے سامان میں کہا ہم میں سے چھوٹی عمر
والے کو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ سو گیا تمہارے
سامان سے اور ایک چور آیا جو تم میں سے ایک شخص
کی گٹھڑی لے گیا اون میں سے ایک شخص نے کہا کہ
میرے سوا کسی کی گٹھڑی نہیں ہے پس فرمایا

الله عليه وسلم قد اخذت وردت
الى موضعها فرجع القوم سراعا
حتى اتوا رواحلهم فسالوا عن صاحبهم
الخبر قال فرغت من نومي ففقدت
العيبة فقمت فى طلبها فاذا رجل قد
كان قاعدا فلما رآنى صار يعدو
منى فلما انتهيت الى حيث انتهى
فاذا اثر حفر واذا هو قد غيب
العيبة فاستخرجتها قالوا نشهد انه
رسول الله قد اخبرنا باخذها وانها
قد ردت فرجعوا اليه صلى الله عليه
وسلم واخبروه وجاء الغلام الذى
خلفوه فاسلم وامر النبى صلى الله
عليه وسلم ابى بن كعب فعلمهم
قرآنا واجازهم كما يجيز الوفود وانصرفوا

قال ابن الاثير فى ترجمة عمير

ابن الحارث الازدى انه روى
ابن شاهين باسناده عن اسمعيل
ابن خالد الازدى عن ابيه عن
حضيرة بن عبد الله عن ابى الظبيان
عمير بن الحارث الازدى انه اتى النبى
صلى الله عليه وسلم فى نفر من قومه
منهم حجر بن المرقع ابو سبرة و
مخنف وعبد الله ابنا سليم وعبد
شمس بن عفيف سماه النبى صلى الله
عليه وسلم عبد الله وجندب بن زهير
وجندب بن كعب والحارث بن الحارث

رسول اللہ نے لیلی گئی وہ گٹھڑی اور اپنی جگہ واپس
لائی گئی پس لوٹے وہ سب جلدی سے یہانتک کہ پہونچے
اپنے مقام پر پس پوچھا اپنے ساتھی سے حال کہا کہ
جب میں اپنی نیند سے جاگا تو گٹھڑی کو گما ہوا پایا
میں اوسے ڈھونڈنے چلا تو ایک شخص بیٹھا ہوا تہا
جب اوس نے مجھے دیکھا تو بہاگ گیا جب میں وہاں
پہونچا جہاں وہ بیٹھا تہا تو مینے گٹھڑی کا نشان دیکھا
جہاں اوس نے وہ گٹھڑی چہپا دی تھی پس نکالا مینے
اوسکو کہا اون سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ وہ
رسول ہیں اللہ کے خبر دی تھی اونہوں نے اوس
کے لیئے جانے کی اور یہ کہ وہ لوٹا لیگئی پس لوٹے وہ
سب رسول اللہ کی طرف اور خبر دی اونکو اور آیا وہ
لڑکا جسکو اونہوں نے پیچھے چھوڑ دیا تہا پس اسلام
لایا وہ اور حکم دیا رسول اللہ نے ابی بن کعبؓ کو پس
سکہایا اونکو قرآن اور انعام دیا آپ نے اونکو جیسکہ دیا
کرتے تھے قاصدوں کو اور لوٹ گئے وہ سب کہا ابن
اثیر نے عمیر بن حارث ازدی کے ترجمہ میں کہ روایت
کی ہے ابن شاہین نے اپنی سند سے اسمعیل بن خالد
ازدی سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ حضیرہ بن عبد اللہ سے وہ ابی الظبیان
عمیر بن حارث ازدی سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی
خدمت میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ اون
میں سے حجر بن مرقع تھے اور ابو سبرہ اور مخنف اور
عبد اللہ بن سلیم اور عبد شمس بن عفیف جن کا نام
رکھا رسول اللہ نے عبد اللہ اور جندب بن زہیر
اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر
بن مخشی اور حارث بن عامر پس لکہا رسول اللہ نے

ابن الحارث ونرهير بن المحشی والحارث
بن عامر فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
لهم كتابا۔
اما بعد فمن اسلم من غامد فله
ما للمسلم حرم ماله ودمه ولا
يعشر ولا يحشر۔ واخرج ابو موسى
لا يحشر ولا يعشر واو له ما اسلم
من ارضه۔ **اقول** هذا هو
الكتاب الذي ذكر قصته في زاد
المعاد ولم يذكر لفظه لانه صلى الله
عليه وسلم سمى في كتابه هذا قبيلة
غامد وعادتهم ان يفدون عليه مرة
واحدة وايضا اصحاب الوفد ههنا
عشرة كما قاله صاحب زاد المعاد
والله اعلم۔

اون کے لیئے فرمان۔
بعد حمد کے پس جو اسلام لائے قبیلہ غامد میں سے
پس اوس کے لیے ہیں وہ منافع جو مسلمان کے لیئے ہیں حرام
ہے اوسکا مال اور اوس کی جان نہ عشر لیا جائے اور نہ جمع
کیا جائے لشکر بنانے کو اور تخریج کی ابو موسی نے۔ لا یحشروا
الخ۔ دلبفظ جمع (اور معاف ہے اوس کو وہ زمین جو اسلام
لاتے وقت اوس کے قبضہ میں تھی۔
کہتا ہوں میں کہ یہ وہی فرمان ہے جسکا قصہ زاد المعاد
میں مذکور ہے لیکن اوس کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ
رسول اللہ نے نام لیا ہے اپنے فرمان میں قبیلۂ غامد کا
اور عادت عرب کی یہ تھی کہ ایک قبیلہ کے ایک
ہی مرتبہ آتے تھے اور نیز اصحاب وفد اس قصہ
میں بھی دس ہی ہیں۔
جیسے کہ کہا ہے صاحب زاد المعاد نے واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد ثقيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد ثقیف کو

ذكر في المواهب وقدم عليه صلى الله
عليه وسلم وفد ثقيف بعد قدومه
من تبوك وكان من امرهم انه صلى
الله عليه وسلم لما انصرف من
الطائف قيل له يا رسول الله ادع
على ثقيف فقال اللهم اهد ثقيفا
وائت بهم ولما انصرف عنهم اتبع
اثره عروة بن مسعود حتى ادركه
فاسلم وسأله ان يرجع الى قومه

ذکر کیا مواہب میں کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد
ثقیف آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد اور اون کا
قصہ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ لوٹے طائف سے
تو آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجے ثقیف
کے لیے پس کہا کہ اے اللہ ہدایت کر قبیلہ ثقیف کو
اور لا اونکو یعنی اسلام لانے کی غرض سے اپس جبکہ
لوٹے وہاں سے تو آپ کے پیچھے چلے عروہ بن مسعود یہاں تک کہ آپ
کو پالیا پس اسلام لائے اور پوچھا آپ سے کہ لوٹ جاویں
اپنی قوم کی طرف اسلام لے کر پس جب او نیز ظاہر ہوئے

بالاسلام فلما اشرف لهم على
علية وقد دعاهم الى الاسلام
واظهر لهم دينه رموه بالنبل
من كل وجه فاصابه سهم فقتله ثم
اقام ثقيف بعد قتله اشهرا ثم انهم
استمروا فيما بينهم ورأوا انهم لا طاقة
لهم بحرب من حولهم من العرب وقد
بايعوا واسلموا فاجمعوا ان يرسلوا
اليه صلى الله عليه وسلم فبعثوا
عبد ياليل بن عمرو بن عمير ومعه
اثنان من الاحلاف الحكم بن عمرو
وشرحبيل بن غيلان وثلثة من
بني مالك عثمان بن ابي العاص
واوس بن عوف ونمير بن جرشة
فلما قدموا ضرب عليهم قبة من
ناحية المسجد وكان خالد بن سعيد
بن العاص هو الذي يمشي بينهم
وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى اسلموا واكتتبوا كتابهم وكان
خالد هو الذي كتبه وكان فيما
سئلوا رسول الله ان يدع لهم الطاغية
وهي اللات لا يهدمها ثلث سنين
فابى صلى الله عليه وسلم عليهم الا
ان يبعث ابا سفيان بن حرب والمغيرة
ابن شعبة يهدمانها وكان فيما سألوا
ان يعفيهم من الصلوة فقال صلى
الله عليه وسلم لا خير في دين لا صلوة

ایک جھروکے سے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف اور
ظاہر کیا اونپر اپنا دین تو اونہوں نے تیر مارے یہانتک
کہ انکو ایک تیر لگا جس سے وفات ہوئی۔ پھر چند ماہ ان
کے قتل کے بعد ثقیف بدستور اپنی حالت پر رہے
پھر جب اونہوں نے دیکھا کہ اون کے گرد اگرد جو عرب
کہ ہیں اور جو اسلام لے آئے ہیں اور جنہوں نے کہ
بیعت کرلی ہے اون سے لڑنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے تو اتفاق کیا اس بات پر کہ بھیجیں قاصد
رسول اللہ کی طرف پس بھیجا عبد یالیل بن عمرو بن عمیر
کو اور اون کے ساتھ دو آدمی اپنے حلیفوں میں سے
حکم بن عمرو اور شرجبیل بن غیلان اور تین آدمی قبیلہ
بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف
اور نمیر بن جرشہ۔ پس جب یہ آئے تو ان کے لئے
مسجد میں خیمہ کھڑا کیا گیا اور تھے خالد بن العاص جو
درمیانی تھے گفتگو میں رسول اللہ اور اون کے
درمیان۔ یہانتک کہ وہ اسلام لائے اور فرمان لکھوانا
چاہا اور خالد نے ہی یہ فرمان لکھا تہا۔ اور اونہوں نے
جو رسول اللہ سے چاہا تھا اون میں سے یہ بھی تہا کہ اونکا
بت لات تین سال تک اون کے لیے رہنے دیں
اور اوسکو توڑیں نہیں پس انکار کیا رسول اللہ نے
مگر یہ کہ بھیجیں ابوسفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو
اوس کے توڑنے کے لیے اور یہ خواہش کی تھی کہ
نماز اونکو معاف کردیں پس فرمایا رسول اللہ نے
نہیں ہے بھلائی اوس دین میں جس میں نماز نہیں ہے
پس جب وہ اسلام لائے اور اون کے لیے فرمان
لکھا گیا تو امیر بنایا اوسپر عثمان بن ابی العاص کو جو سب
سے چھوٹے تھے لیکن قرآن سیکھنے اور اسلام کی

فیہ فلما اسلموا وکتب لہم الکتاب امر علیہم عثمان بن ابی العاص وکان من احدثہم سنا لکنہ کان من احرصہم علی التفقہ فی الاسلام وتعلم القرآن فرجعوا الی بلادھم ومعہم ابو سفیان بن حرب والمغیرۃ ابن شعبۃ لہدم الطاغیۃ فلما دخل المغیرۃ علیہا علاھا یضربہا بالمعول وخرج نساء ثقیف حسرا یبکین علیہا واخذ المغیرۃ بعد ان کسرھا مالہا وحلیہا وکان کتاب رسول اللہ صلعم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المؤمنین ان عضاہ وج وصیدہ حرام۔ لا یعضد من وجد یفعل شیئا من ذلک فانہ یجلد وتنزع ثیابہ فان تعدی ذلک فانہ یوخذ فیبلغ النبی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وھذا امر النبی محمد رسول اللہ و کتب خالد بن سعید بامر محمد بن عبد اللہ فلا یتعداہ احد فیظلم نفسہ فیما امر بہ محمد رسول اللہ۔ ھکذا ذکرہ شیخ الدحلان فی سیرتہ وغیر واحد من اصحاب السیر ھکذا ولہ ذکر فی طبقات محمد بن سعد فی ترجمۃ خالد بن سعید بن العاص

معلومات حاصل کرنے میں سب سے زائد حریص تھے پس واپس ہوئے وہ اون کے ہمراہ ابوسفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ تھے بت توڑنے کے لیے پس جب مغیرہ وہاں گئے تو مارا اوسکو تیر اور ثقیف کی عورتیں اوسپر افسوس کرکے روتی تھیں اور مغیرہ نے اوس کو توڑنے کے بعد اوس کا مال اور زیور لیلیا۔ اور تھا رسول اللہ کے فرمان میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤمنین کی طرف۔ خاردار درخت وادی وج کے اور وہاں کا شکار حرام ہے نہ کاٹا جائے کچھہ۔ جو شخص کہ ان امور منہی عنہ کا مرتکب پایا جائے تو چاہیے کہ اوسے کوڑے مارے جاویں اور چھین لیے جائیں اوس کے کپڑے اور جو حجت کرے اس بارہ میں پس اوس کو پکڑ لیا جائے اور پہونچایا جائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ یہ حکم ہے محمد رسول اللہ کا۔ اور لکھا ہے اسکو خالد بن سعید نے محمد بن عبد اللہ کے حکم سے۔ پس چاہیے کہ نہ ظلم کرے کوئی اپنے نفس پر اوس چیز میں جس کی بابت حکم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو شیخ الدحلان نے اپنی سیرت میں اور بہت سے اصحاب سیر نے بھی اسیطرح ذکر کیا ہے۔ اور اس کا ذکر ہے محمد بن سعد کے طبقات میں عثمان بن ابی العاص کے ترجمہ میں جن کو اونپر امیر بنایا تھا اور وہ سب سے چھوٹے تھے اور خالد بن سعید بن العاص کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد بن خالد نے

فقال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني
جعفر بن محمد بن خالد عن محمد بن
عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان
قال اقام خالد بعد ان قدم من ارض
الحبشة مع رسول الله صلعم بالمدينة
وكان يكتب له وهو الذی كتب كتابا
لوفد الثقيف وهو الذی مشے فی الصلح
بينهم وبين رسول الله صلعم۔
عضاه۔ بمهملة مكسورة ثم معجمة
واخره هاء لا تاء شجر ذی شوك۔
وج بفتح الواو وشد الجيم واد
بالطائف لا بلد به وغلط الجوهری
حيث قاله بلد كذا فی القاموس۔

نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے
روایت کرکے کہا کہ خالد حبشہ کی واپسی کے بعد
رسول اللہ کے پاس ٹھہرے مدینہ میں اور وہ آپ
کے کاتب تھے۔
اور وہی ہیں جنہوں نے وفد ثقیف کا فرمان لکھا
اور یہی اون کے اور رسول اللہ کے درمیان ثالث
تھے صلح کی گفتگو میں۔
عضاہ۔ عین مہلہ مکسورہ پھر ضاد معجمہ اور آخر میں
ہا ہوز نہ تار فوقانیہ۔ ایک درخت کانٹوں دار۔
وج۔ بفتح واؤ اور تشدید جیم ایک طائف کے جنگل کا
نام ہے نہ شہر کا اور غلطی کھائی ہے جوہری نے کہ
کہا ہے اوسکو شہر۔ اسی طرح ہے قاموس میں۔

المسائل

مسائل

قوله وضرب عليهم قبة فی المسجد ۔ يفيد جواز انزال
المشرك فی المسجد لا سيما اذا كان
يرجو اسلامه وتمكينه من سماع
القرآن ومشاهدة اهل الاسلام
وعبادتهم **قوله امر عليهم**
يستفاد منه ان المستحق للامارة
القوم واما منهم افضلهم واعلمهم
بكتاب الله وافقههم واحرصهم فی
دينه ولو كان من احدثهم سنا۔
قوله الا ان يبعث اباسفيان

قولہ وضرب علیہم قبۃ فی المسجد۔ فائدہ دیا اس قول نے
اس بات کا کہ جائز ہے مشرک کا اُتارنا مسجد میں خاصکر جبکہ
اُمید ہو اوس کے اسلام لانے کی اور اس بات
کی کہ جگہ پکڑے گا اسلام اوس کے دل میں قرآن کے
سننے اور اہل اسلام اور اون کی عبادات کے دیکھنے
سے۔ **قولہ** امر علیہم۔ معلوم ہوتی ہے اس سے یہ بات
کہ مستحق امارت قوم کے لئے وہ ہے جو اون میں سب سے
زائد جاننے والا اور سمجھنے والا ہو کتاب اللہ کو اور حریص ہو
دین میں۔ اگرچہ عمر میں سب سے چھوٹا ہو۔
قولہ الا ان یبعث اباسفیان۔ فائدہ دیا اس نے مواضع
الشرک کے گرائے جانے کے جواز کا۔ وہ جو بنائے

يقيناً جو ان هدام مواضع الشرك اللتي تتخذ بيوتا للطواغيت وهدمها احب الى الله ورسوله وانفع للاسلام والمسلمين رهذا حال المشاهد المبنية على القبور اللتي تعبد من دون الله ويشرك بارٔبابها مع الله لا يحل ابقاءها في الاسلام ويجب هدمها ولا يصح وقفها والوقف عليها وللامام ان يقطعها واوقافها بجنود الاسلام ويستعين بها على مصالح المسلمين كما اخذ النبي صلى الله عليه وسلم اموال بيوت هذه الطواغيت وصرفها في مصالح الاسلام وكان يفعل عندها ما يفعل عند هذه المشاهد سواء من النذور لها والتبرك بها والتمسح بها وتقبيلها واستلامها وهذا كان شرك القوم بها ولم يكونوا يعتقدون ان انها خلقت السموات والارض بل كان شركهم بها كشرك اهل الشرك من ارباب المشاهد في زماننا بعينه۔ اعاذنا الله منه۔

قوله عضاه وج وصيده حرام ۔ اختلف فيه هل هو حرم يحرم صيده وقطع شجره فالجمهور على انه لا يحرم ذلك لانه ليس في البقاع حرم الا حرم مكة والمدينة

جاتے ہیں گھر بتوں کے لئے مندر) اور اوس کا گرانا بہت محبوب ہے اللہ اور اوس کے رسول کو اور نافع ہے اسلام اور مسلمانوں کے لئے۔ اور یہی حال ہے اور عمارات کا جو بنائی جاتی ہیں قبروں پر جو پوجے جاتے ہیں اللہ کے سوا اور شریک کیا جاتا ہے قبروں والوں کو اللہ کے ساتھ۔ نہیں جائز ہے اوس کا باقی رکھنا اسلام میں اور واجب ہے اونکا گرانا اور نہیں صحیح ہے اونکا وقف اور نہ اونپر وقف۔ اور امام کو چاہیئے کہ جاگیر میں دیدیں وہ اور اون کے اوقاف مسلمان لشکروں کو اور صرف کریں اوسکو مصالح مسلمین پر جیسے کہ لیلیا رسول اللہ نے ان مندروں کا مال اور خرچ کیا اوسکو مصالح مومنین میں۔

اور اون مندروں میں بھی یہی ہوتا تھا جو ہوتا ہے ان زیارت گاہوں پر یعنی اونپر نذریں چڑھانا او نسے تبرک حاصل کرنا اونکو چھونا اور چومنا چاٹنا۔

اور یہی تھا شرک اون کفار کا اون بتوں کے ساتھ نہ یہ کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے اس بات کا کہ ان بتوں نے پیدا کیا ہے آسمان زمین بلکہ اونکا شرک بالکل ہمارے زمانہ کے زیارت گاہوں پر جانے والوں کے شرک کی طرح تھا۔ اللہ بس سے ہم کو بچائے

قولہ عضاہ وج وصیدہ حرام ۔ اختلاف ہے اس میں کہ کیا وادی وج حرم ہے اور حرام ہے اوسکا شکار اور وہاں کے درخت کاٹنا پس جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ حرم نہیں ہے کیونکہ دنیا میں مکہ اور مدینہ کے سوا اور کوئی حرم نہیں ہے۔ اور مخالفت کی ہے اون کی حرم مدینہ کی بابتہ پس حلال کیا ولا کا شکار اور وہاں کے درختوں کا کاٹنا اور اسکے حرم ہونے پر حجت ہیں

وخالفهم ابو حنیفة فی حرم المدینة فابلم صیده وقطع شجره وهو محجوج بالاحادیث الصحیحة فی البخاری وغیره وقال الشافعی فی احد قولیه وج حرم یحرم صیده وشجره وهذا هو القول الجدید عنه واحتج لهذا القول بحدیثین احدهما هذا الکتاب واجاب عنه الجمهور بضعفه اذ ذکره ابن اسحق بلا سند والثانی حدیث عروة بن الزبیر عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان صید وج وعضاهه حرم محرم الله رواه الامام احمد وابو داؤد ولکن فی سماع عروة عن ابیه نظر وان کان قد رآه فاصحاب الحدیث نفوا سماعه منه

احادیث صحیحہ جو بخاری وغیرہ میں ہیں اور کہا امام شافعی نے اپنے ایک قول میں کہ وج حرم ہے حرام ہی وہاں کا شکار اور وہاں کے درخت اور یہ قول جدید ہے اونکا اور حجت اس قول کی دو حدیثیں ہیں اول یہ حدیث فرمان کی اور جواب دیا ہے جمہور نے اسکا کہ یہ ضعیف ہے کیونکہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحٰق نے بلا سند۔

اور دوسری حدیث عروہ بن زبیر کی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ وادی وج کا شکار اور وہاں کے خاردار درخت حرم ہیں حرام کیے ہوئے اللہ کے روایت کیا اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے ولیکن اس میں کلام ہے کہ عروہ نے اپنے باپ سے حدیث سُنی یا نہیں اگرچہ اونہوں نے دیکھا ہے اپنے باپ کو پس اصحاب صحیح نے انکار کیا ہے اون کے سماع کا اون کے والد سے۔

هذا وصیة من آدم ابو البشر الی جمیع ذریته

یہ وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اپنے تمام اولاد کی جانب

قال الحافظ یروی عن سلیمان الاشجع صاحب کعب الاحبار عن کعب الاحبار ان الخضر کان وزیر ذی القرنین وانه واقف معه علی جبل الهند فرأی رقعة مکتوب فیها۔

کہا حافظ نے کہ روایت ہے سلیمان اشجع سے جو شاگرد ہیں کعب الاحبار کے وہ روایت کرتے ہیں کعب الاحبار سے کہ خضر جو وزیر تھے ذو القرنین کے وہ کھڑے ہوئے تھے اون کے ساتھ ہند کے پہاڑ پر دغالبا کوہ سراندیب) پس دیکھا ایک رقعہ جس میں لکھا ہوا تھا کہ

بسم الله الرحمن الرحیم من آدم ابی البشر الی ذریته اوصیکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم (وصیت ہے) آدم ابو البشر کی جانب سے اونکی اولاد کے نام وصیت کرتا ہوں

وصیت نامہ آدم علیہ السلام

بتقوی اللہ واحذرکم من کید عدوی وعدوکم ابلیس فانہ انزلنی ھنا۔

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور ڈراتا ہوں تم کو میرے اور تمہارے دشمن کے مکر سے جو ابلیس ہے کیونکہ اوسی نے مجھے یہاں اُتارا ہے۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ھرقل ملک الروم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے ہرقل بادشاہ روم کی طرف

وکتب صلی اللہ علیہ وسلم الی قیصر الملک عوبھرقل ثم قال بعد تمام الکتاب من ینطلق بکتابی ھذا الی ھرقل ولہ الجنۃ فقالوا وان لم یصل یا رسول اللہ قال وان لم یصل فاخذہ دحیۃ بن خلیفۃ الکلبی وتوجہ بہ الی مکان فیہ ھرقل وھو بیت المقدس کما ھو الصحیح۔ ونسخۃ الکتاب۔

اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف فرمان جسکا نام ہرقل تھا پھر فرمان ختم ہونے کے بعد فرمایا کہ کون لیجاتا ہے یہ میرا خط ہرقل کی طرف اور بعوض اس کے اوس کے لیے جنت ہے صحابہ نے پوچھا اور اگرچہ وہاں نہ پہونچے یا رسول اللہ فرمایا ہاں اگرچہ نہ پہونچے پس لیا اوسکو دحیہ بن خلیفہ کلبی نے اور روانہ ہوئے قیصر کے رہنے کی جگہ کی طرف اور وہ بیت المقدس تھا جیسے کہ یہی ثابت ہوا ہے صحیح روایت سے۔ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ۔ عبد اللہ ورسولہ الی قیصر صاحب الروم السلام علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم الاریسین وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۔ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ جو اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں قیصر شاہ روم کی طرف۔ سلام اوس شخص پر جس نے پیروی کی ہدایت کی۔ بعد حمد کے بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اسلام کی طرف اسلام لا سلامت رہیگا۔ دیگا اللہ تجھے ثواب دوہرا پس اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہے گناہ کاشتکاروں کا (یعنی تیری قوم کے تمام آدمیوں کا) اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بناویں اوس کے ساتھ کسی کو اور نہ بناوے بعض ہمارا بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو اونسے کہ گواہ ہوجاؤ تم اس بات پر کہ ہم مسلمان

اشْهَدُوا بِاَنَّا مُسْلِمُونَ۔

رواہ البخاری فی مواضع کثیرۃ واخرجہ مسلم فی المغازی ورواہ البزار وکثیر من اصحاب السیر واخرجہ محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ دحیۃ الکلبی قال اخبرنا یعقوب بن ابراھیم بن سعد الزھری عن ابیہ عن صالح بن کیسان قال قال ابن شھاب اخبرنی عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ ان رسول اللہ صلعم کتب الی قیصر یدعوہ الی الاسلام وبعث بکتابہ مع دحیۃ الکلبی وامرہ صلعم ان یدفعہ الی عظیم بصری لیدفعہ الی قیصر فدفعہ عظیم بصری الی قیصر قال محمد بن عمر لقیہ بحمص فدفعہ کتاب رسول اللہ صلعم وذلک فی محرم سنۃ سبع من الھجرۃ۔

والذی رواہ ابو عبید القاسم بن سلام من عبد اللہ بن شداد رض فلما کان نسختہ علی اختلاف ما رویناہ اوردناہ بلفظہ لانہ یمکن ان یکون مرۃ اخری ویؤید ھذا القول قول الزھری کما ذکرناہ فی کتاب النجاشی الذی لم یسلم من کون الآیۃ فی الکتب ولیس فی روایۃ

ہیں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے بہت جگہ اور تخریج کی ہے مسلم نے مغازی میں اور روایت کیا ہے اسکو بزار اور بہت سے اصحاب سیر نے۔ اور تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں دحیہ کلبی کے ترجمہ میں۔ کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس نے خبر دی اون کو کہ رسول اللہ صلعم نے فرمان لکھا قیصر کو دعوت اسلام کا اور بھیجا وہ فرمان لیکر دحیہ کلبی کو اور حکم دیا اون کو کر دیویں وہ حاکم بصرے کو تاکہ پہونچا دے حاکم بصرہ قیصر کی طرف۔

کہا محمد بن عمر نے کہ ملا وہ حمص میں پس دیدیا اوسکو فرمان رسول اللہ کا۔ اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ کا ہے۔

اور وہ فرمان جس کو روایت کیا ہے ابو عبید قاسم بن سلام نے عبد اللہ بن شداد سے پس جبکہ اوس کا نسخہ علحدہ تھا اوس روایت سے جس کا ہم نے ذکر کیا تو اوسکو یہاں بلفظہ ذکر کر دیا کیونکہ ممکن ہے یہ دوسری مرتبہ ہو اور تائید اس قول کی قول زہری کا ہے جس کو ہم نے ذکر کیا نجاشی غیر مسلم کے فرمان میں کہ۔

وہ آیت ہی سب فرمانوں میں اور ابو عبید کی روایت میں وہ آیت نہیں ہے

الی عبید ھذہ الآیۃ فالظاھر انہ مرۃ اخریٰ او الی قیصر اٰخر فانہ لم یسم قیصر فی الکتاب -

پس ظاہر یہ ہے کہ یا تو یہ فرمان دوسری مرتبہ لکھا گیا ہے یا دوسرے قیصر کی طرف ہے کیونکہ فرمان میں قیصر کا نام تو ہے نہیں +

ھذا ایضا الی ھرقل کما رواہ ابو عبید

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرقل کی طرف بروایت ابوعبید

من محمد رسول اللہ الی صاحب الروم انی ادعوک الی الاسلام فان اسلمت فلک ما للمسلمین وعلیک ما علیھم وان لم تدخل فی الاسلام فاعط الجزیۃ فان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاٰخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون - والا فلا تحل بین الفلاحین وبین الاسلام ان یدخلوا فیہ او یعطوا الجزیۃ +

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے حاکم روم کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف پس اگر تو اسلام لے آئیگا تو مسلمانوں کے نفع نقصان کا شریک ہے اور اگر نہ داخل ہو تو اسلام میں تو جزیہ دے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ لڑو اون لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ اور یوم قیامت پر اور نہیں حرام جانتے اون چیزوں کو جن کو حرام کیا ہے اسد اور اوس کے رسول نے اور نہیں اختیار کرتے ہیں دین حق (یہ اون لوگوں میں سے ہیں) جو دیئے گئے ہیں کتاب یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ درآنحالیکہ وہ ذلیل ہوں ورگرنہ مت حائل ہو عوام الناس اور اسلام کے درمیان میں اس بابت کہ وہ داخل ہوں اسلام میں یا دیں جزیہ +

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لھرمزان الفارسی ملک الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اسد نے ہرمزان الفارسی شاہ فارس کے نام

قال الحافظ اخرجہ القاضی اسمٰعیل بن اسحٰق قال حدثنا یحیی بن عبد الحمید قال حدثنا عباد بن العوام عن حصین عن عبد اللہ بن شداد قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الھرمزان من محمد رسول اللہ الی الھرمزان انی ادعوک الی الاسلام اسلم تسلم +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے قاضی اسمٰعیل بن اسحٰق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی بن عبد الحمید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے حصین سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن شداد سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اسد علیہ وسلم نے ہرمزان کی طرف (فرمان) کہ محمد رسول اسد کی جانب سے ہرمزان کی طرف - بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف - اسلام لے آ - سلامت رہیگا +

نقل کتاب الی ھلال صاحب البحرین

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لھلال صاحب البحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ھلال حاکم بحرین کے لئے

ذکر فی مصباح المضی انہ قال ابن سعد وکتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی ھلال صاحب البحرین نسختہ -
سلم انت فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو لا شریک لہ وادعوک الی اللہ وحدہ تومن بہ وتطیع وتدخل فی الجماعۃ فانہ خیر لک والسلام علے من اتبع الھدی -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ہلال حاکم بحرین کی طرف. نسخہ اوسکا یہ ہے کہ سلامت رہے تو پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیری ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی نہیں ہے کوئی اوسکا شریک اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جو اکیلا ہے ایمان لے آ اوسپر اور اطاعت کر اور داخل ہو جا جماعت میں کیونکہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اور سلام ہو اوسپر جو پیروی کرے ہدایت کی

نقل کتاب الی ھوذة بن علی

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لھوذة بن علے

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہوذہ بن علی کو

ذکر فی المواھب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی صاحب الیمامۃ ھوذة بن علے وارسل بہ مع سلیط بن عمرو العامری ھکذا ذکرہ محمد ابن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ سلیط فقال وشھد سلیط احدا والمشاھد کلھا مع رسول اللہ صلعم وکان صلعم وجھہ بکتابہ الی ھوذة بن علے وذلک فی المحرم سنۃ سبع من الھجرة - ونسختہ -
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ھوذة بن علے سلام علے من اتبع الھدی واعلم ان دینی لیظھر الی منتھی الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لک ما تحت یدیک -
فلما قدم علیہ سلیط بکتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مختوما انزلہ وحباہ واقرا علیہ

مواہب میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کی جانب اور بھیجا اوسکو سلیط بن عمرو عامری کے ہمراہ. اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں سلیط کے ترجمہ میں پس کہا کہ حاضر ہوئے سلیط احد میں اور سب لڑائیوں میں رسول اللہ کے ساتھ اور بھیجا تھا آپنے اونکو اپنا فرمان لیکر ہوذہ بن علی کی طرف اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ ہجری کا ہے اور نسخہ اوس کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے ہوذہ بن علی کی طرف سلام ہو اوس پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور جان تو کہ میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک جہانتک پہونچ سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے پس اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اور میں تیرے مقبوضات بدستور تیرے قبضہ میں رکھونگا. جب سلیط رسول اللہ کا فرمان لیکر وہ مہر لگا ہوا تھا وہاں پہونچے تو مہمانی کی اونکی اور اونکو خلعت دیا اور پڑھا گیا اوسپر فرمان

الكتاب فردّه ردًّا دون ردٍّ وكتب للنبي صلے الله عليه وسلم ما احسن ما تدعوا اليه واجمله والعرب تهاب مكاني فاجعل لي بعض الامر اتبعك - كانه اراد شركته في النبوة والخلافة بعده واجاز سليطا وكساه اثوابا من نسيج هجر فقدم بذلك على النبي صلے الله عليه وسلم واخبره وقرأ النبي صلے الله عليه وسلم كتابه قال لو سالني سيابة من الارض ما فعلت باد وباد ما في يديه فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم من الفتح جاءه جبرئيل عليه السلام بان هوذة قد مات -

رسول اللہ کا پس جواب دیا اوسکا اور اوسکو اونہیں کیا اور لکھا نامہ رسول اللہ کو کہ کتنی عمدہ اور کیسی اچھی ہے وہ بات جس کی طرف آپ بلاتے ہیں۔ اور عرب میرا مرتبہ زیادہ جانتے ہیں پس کر دیجے میرے لیے بعض امر تو تابعداری کرونگا میں آپکی. گویا اوس نے ارادہ کیا شرکت نبوت کا اور خلافت کا آپ کے بعد اور رخصتانہ دیا سلیط کو اور ہجر کے بنے ہوئے کپڑے دیئے. پس آئے وہ یہ لیکر رسول اللہ کے پاس اور آپ کو خبر دی اور پڑھا رسول اللہ نے اوسکا خط تو فرمایا آپ نے کہ اگر مانگے مجھسے ایک ٹکڑا زمین کا تو نہیں دونگا اوسکو. ہلاک ہوا اور تباہ ہوا جو کچھ کہ اوس کے قبضہ میں ہے پس جبکہ لوٹے رسول اللہ فتح مکہ سے تو خبر دی آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے کہ ہوذہ مر گیا ✦

غرائب ما في هذا الكتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

الخف للابل والحافر للخيل والبغال وغيرها والمراد انه يصل الى اقصى ما يصلان اليه وفي المصباح انتهى الامر الى بلغ النهاية وهي اقصى ما يمكن ان يبلغه - **قوله حباه** - بفتح مهملة وموحدة خفيفة اي اعطاه كما في النور ولا يتكرر مع قوله بعد اجازة لانها عند السفر وهذا الحبا عند القدوم - **قوله اقترأ** - هو لغة اي تلاه قاله السهيلي - **تهاب مكاني** - تجله وتعظمه - **هجر** - بفتحتين بلد باليمن مذكر منصرف وقد يؤنث ويمنع وهو اسم لجميع ارض البحرين كما في القاموس

الخف اونٹ کے لیے اور **حافر** گھوڑے اور خچر وغیرہ کے لیے آتا ہے اور مراد یہ ہے پہونچیگا میرا دین منتہائی اوس جگہ تک جہاں کہ پہونچتے ہیں یہ دونوں۔ اور مصباح میں ہے کہ بولا جاتا ہے انتہی الامر یعنی پہونچ گیا اپنی نہایت پر اور وہ درجہ ہے کہ جہاں تک پہونچنے کا امکان ہو. **قولہ حباہ** بفتح حاء مہملہ اور بائے موحدہ خفیفہ یعنی دیا اوسکو جیسے کہ نور میں ہے اور نہیں مکرر ہوگا اس کے بعد قولہ اجازہ. کیونکہ یہ سفر کی وقت کا ہے اور حبا وہاں پہونچنے کے وقت. **قولہ اقترأ**. اور یہ لغت ہے یعنی پڑھا اوسکو. بیانکیا اسکو سہیلی نے **تہاب مکانی** یعنی بڑا جانتے اور عزت کرتے ہیں **ہجر** بفتحتین ایک شہر ہے یمن میں. مذکر منصرف اور کبھی مؤنث غیر منصرف بھی آتا ہے اور یہ تمام سے جمیع ارض بحرین کا جیسے کہ قاموس میں ہے

وهو المراد ههنا۔ سيابة۔ بفتح المهملة و خفة التحتانية فالف فموحدة مفتوحة فتاء تانيث اى ناحية وقطعة۔ باد۔ بموحدة فالف فمهملة هلك بمعنى ذهب عنه وتفرق وهو خبر او دعاء۔

اور یہی مراد ہے یہاں سیابتہ بفتح سین مہملہ و تخفیف یار ساکنہ۔ پھر الف پھر با، موحدہ مفتوحہ پھر تار تانیث یعنی ٹکڑا اور قطعہ زمین۔ باد۔ بار موحدہ پھر الف پھر دال مہملہ ہلاک ہوگیا یعنی جاتا رہا اوس سے اور جدا ہوگیا اور یہ یا تو خبر ہے یا دُعا ہے۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو

۱۲۲ کتاب لیزید بن الطفیل

ذكر فى مصباح المضى انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى ان له المقنسة كلها لا يحاقه فيها احد ما اقام الصلوة واتى الزكوة وحارب المشركين وكتب جهيم بن الصلت۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو کہ معاف ہے اوس کے لیئے مقنہ سب کا سب نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی جب تک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور لڑے مشرکین سے اور لکھا جہیم بن صلت نے۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليزيد بن محمل الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن محمل حارثی کے لئے

اخرج ابن عبد البر قال يزيد بن محمل و يزيد بن عبد الملك الحارثيان من بلحارث قدما على رسول الله فى وفد بنى الحارث مع خالد بن الوليد فاسلموا وذلك فى سنة عشر وفى المصباح انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن محمل الحارثى۔ ان لهم نمرة ومساقيها ووادى الرحمن من بين غاتبها وانه على قومه بنى مالك وعقبه لا يغزون ولا يحشرون وكتب المغيرة بن شعبة

تخریج کی ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یزید بن محمل اور یزید بن عبد الملک حارثی قبیلہ بنی حارث کے آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد بنی حارث میں خالد بن ولید کے ہمراہ پس اسلام لائے اور یہ سنہ ۱۰ھ کا قصہ ہے اور مصباح میں ہے کہ کہا ابن سعد نے کہ اور فرمان لکھا رسول اللہ نے یزید بن محمل حارثی کے لئے کہ معاف ہے اونکو نمرہ اور وہاں کی نہریں اور وادی رحمن اوس کی دونوں گھاٹیوں کے درمیان۔ اور وہ اور اوس کی اولاد سردار ہیں اپنی قوم بنی ملک پر نہ لڑائی کیے جاویں اور نہ جمع کیے جاویں لشکر بنانے کو لکھا مغیرہ بن شعبہ نے۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليحنة بن رؤبه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یحنہ بن رویہ کے لئے

ذکر فی المواهب فی کتب النبی صلی الله علیه وسلم لیحنة بن رویه صاحب ایلة لما اتاه بتبوک وصالح رسول الله صلی الله علیه وسلم واعطاه الجزیة - ونسخة الکتاب هکذا بسم الله الرحمن الرحیم - هذه امنة من الله ومحمد النبی رسول الله لیوحنا بن رویة واهل ایله اساقفتهم وسائرهم فی البر والبحر لهم ذمة الله وذمة النبی ومن کان معه من اهل الشام واهل الیمن واهل البحر فمن احدث منهم حدثا فانه لا یحول ماله دون نفسه وانه طیب لمن اخذه من الناس وانه لا یحل ان یمنعوا ماء یریدونه ولا طریقا یریدونه من بر او بحر - هذا الکتاب جهیم بن الصلت وشرحبیل بن حسنة باذن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الزرقانی لعل حکمة تعدد الکاتب انه بمنزلة تعدد الشاهد وان کلا منهما کتب نسخة او ان احدهما کتب بحضور الآخر فنسب الیهما - وهذا الکتاب بهذا اللفظ اورده ابن اسحق وتابعه التیمی فی غزوة تبوک وکذا ذکره ابن سعد عن الواقدی رحمه الله -

ذکر کیا ہے مواہب میں اور لکھا رسول اللہ نے فرمان یحنہ بن رویہ حاکم ایلہ کو جبکہ آیا وہ آپکے پاس تبوک میں اور مصالحت کی رسول اللہ سے اور دیا آپ کو جزیہ۔ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہو کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ امان نامہ ہے اللہ اور محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے یوحنا بن رویہ اور اہل ایلہ اور اون کے علماء اور اون کے تمام آدمیوں کے لیے جو خشکی اور تری میں ہوں ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے صلعم کا اور اون لوگوں کے لیے جو اوس کے ساتھ ہوں اہل شام اور اہل یمن اور اہل بحر میں جو اون میں سے کوئی نئی بات کرے گا تو نہیں آڑے آئیگا اوسکا مال اوس کی جان کے اور وہ مال پاک و جائز ہوگا ہر اوس شخص کے لیے جو اوسے لیلے اور نہیں جائز منع کیے جاویں اِس پانی سے جسکا وہ ارادہ کریں اور نہ اوس راستہ سے جسکا وہ ارادہ کریں خواہ خشکی کا ہو یا تری کا۔ یہ تحریر ہے جہیم بن صلت اور شرجیل بن حسنہ کے رسول اللہ کے حکم سے۔ کہا زرقانی نے کہ شاید حکمت تعدد کاتب یہ کہ وہ بمنزلہ تعدد گواہ کے ہے یا یہ کہ دونوں نے ایک ایک نسخہ لکھا یا یہ کہ ایک نے دوسرے کی موجودگی میں لکھا پس نسبت کی گئی دونوں کیطرف اور یہ فرمان انہی لفظوں سے بیان کیا ہے ابن اسحق نے اور متابعت کی ہے اسکی تیمی نے غزوہ تبوک کے ذکر میں اور اسیطرح ذکر کیا ہے ابن سعد نے بروایت واقدی رحمہ اللہ

هذا ما کتب صلی الله علیه وسلم ایضا لیحنة بن رویه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یحنہ بن رویہ کو

ثم قال وذکر ابن سعد ایضا انه صلی الله علیه وسلم کتب الی یحنة بن رویه وسروات اهل ایلة سلم انتم فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو وانی لم اکن لاقاتلکم حتی اکتب الیکم فاسلم

پھر کہا اور ذکر کیا ابن سعد نے ہی کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا یحنہ بن رویہ اور سرداران اہل ایلہ کو کہ سلامت رہو تم پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے اسیے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی اور میں نہیں لڑوں گا تم سے یہانتک کہ لکھوں

واعط الجزية واطع الله ورسوله ورسل رسوله
واكرمهم واكسهم كسوة حسنة فما رضيت
رسلي فاني قد رضيت وقد علم الجزية فان
اردتم ان يامنوا البر والبحر فاطع الله ورسوله
ويمنع عنكم كل حق كان للعرب والعجم الا حق
الله وحق رسوله وانك ان رددتهم ولم
ترضهم لا اخذ منك شيئا حتى اقاتلكم
فاسبي الصغير واقتل الكبير واني رسول
الله بالحق اومن بالله وكتبه ورسله
والمسيح بن مريم انه كلمة الله واني اومن
به انه رسول الله واتت قبل ان يمسكم
الشر فاني قد اوصيت رسلي بكم واعط
حرملة ثلثة اوسق من شعير وان
حرملة شفع لكم واني لولا الله وذلك
لم ارا سلكم شيئا حتى ترى الجيش
وانكم ان اطعتم رسلي فان الله لكم جار
ومحمد ومن كان منه ورسلي شرحبيل
وابو حرملة وحريث بن زيد الطائي
فانهم مهما قاضوك عليه فقد رضيت
وان لكم ذمة الله وذمة محمد رسول الله
والسلام عليكم ان اطعتم۔
قال الزرقاني لعل هذا كما ترى
ارسل ليحنة قبل اتيانه اليه صلى الله
عليه وسلم فانه لم يقنع بضرب الرسل
الجزية واتى هو بنفسه للمصطفى و
اهدى له وصالحه فحينئذ كتب
له الكتاب المذكور اولا۔ فلا منافاة۔

تم کو پس اسلام لے آ اور جزیہ دے اور اطاعت کر اللہ
اور رسول کے قاصدوں کی اور اکرام کر اونکا اور اونکو اچھا خلعت
دے پس جبکہ راضی ہونگے تجھ سے میرے قاصد تو
راضی ہوں گا میں اور تحقیق معلوم ہے جزیہ پس اگر ارادہ کرو
تم یہ کہ بیخوف رہو بر و بحر میں تو اطاعت کر اللہ اور اوس کے
رسول کی اور رک جائے گا تم سے ہر وہ حق جو عرب و عجم کا
تہا مگر حق اللہ اور حق رسول۔ اور اگر تو نے اونکو لوٹا دیا اور راضی
نہیں کیا تو نہیں لوں گا تجھ سے کچھ یہانتک کہ لڑوں تم سے
پس قید کرونگا بچوں کو اور مار ڈالوں گا بڑوں کو اور میں رسول
ہوں اللہ کا سچا ایمان رکھتا ہوں اللہ اور اوسکی کتابوں اور
سب رسولوں اور مسیح بن مریم پر کہ وہ کلمہ ہیں اللہ کے یعنی
پیدا ہوئے ہیں اوس کے کلمہ سے اور میں ایمان رکھتا ہوں
اسپر کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آجا میرے پاس پہلے اس
سے کہ پہونچے تمکو شر پس بیشک وصیت کر دی ہے تمہاری
بابت اپنے قاصدوں کو اور دی حرملہ کو تین وسق جو اور حرملہ
نے سفارش کی ہے تمہاری پس اگر نہ ہوتا حکم اللہ کا اور یہ
سفارش تو نہیں مراسلت کرتا میں بالکل یہانتک کہ دیکھتا تو لشکر
اور اگر تم نے اطاعت کی میرے قاصدوں کی تو اللہ تمہارا محافظ
ہے اور محمد صلعم اور جو آپکے ساتھ ہیں اور میرے قاصد شرحبیل
اور ابو حرملہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس یہ جو حکم کرینگے
تجھپر تو راضی ہونگا میں اوسپر اور تحقیق واسطے تیرے ذمہ
اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ کا ہے اور سلام ہو تم پر اگر تم اطاعت
کرو۔ کہا زرقانی نے یہ فرمان جیسا کہ ظاہر ہے بہیجا تہا یحنہ کو
اوس سے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے سے واسطے
اوس نے قاصدوں کو جزیہ مقرر کرنے پر نہیں قناعت کی اور خود چلا آیا
رسول اللہ کے نزد متیمر اور ہدیہ دیا آپکو اور صلح کی آپسے اور اسوقت لکہی گئی
اوس کے لئے وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی پس نہیں ہے کوئی منافات

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ليهود خيبر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یہود خیبر کو

اخرجہ ابو داؤد فی باب القسم بالقسامة قال حدثنا احمد بن عمرو بن السرح قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی مالک عن ابی لیلی بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل عن سهل ابن ابی حثمة انه اخبره هو ورجال من كبراء قومه ان عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا الى خيبر من جهد اصابهم فاتى محيصة فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح فی فقير او عين فاتى يهود فقال انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل حتى قدم على قومه فذكر لهم ذلك ثم اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر منه وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم وهو الذی كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال اما ان يدوا صاحبكم واما ان يؤذنوا بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم مائة ناقة حتى ادخلت عليهم الدار ولفظ الكتاب كما رواه ايضا ابو داؤد فی باب ترك القود

تخریج کی ہے ابو داؤد نے باب القسم بالقسامة میں کہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے ابو لیلی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں سہل بن ابی حثمہ سے کہ خبر دی اونکو ابو حثمہ اور اوسکی قوم کے بڑے بوڑہوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ نکلے خیبر کی طرف بوجہ اوس تکلیف کے جو اونکو پہونچی تھی پس آیا محیصہ اور خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ڈالدئے گئے ایک خندق میں پس انکا کیا یہود نے پس کہا محیصہ نے قسم اللہ کی تم نے ہی اوسکو مارا ہے کہا یہود نے قسم اللہ کی ہم نے نہیں قتل کیا پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور ذکر کیا اونسے یہ پھر چلے اور حویصہ اون کے بھائی جو اونسے بڑے تھے اور عبد الرحمن بن سہل پس محیصہ نے کلام کرنا چاہا اور انہوں نے ہی خبر دی تھی تو فرمایا رسول اللہ نے کہ کبیر کبیر مراد آپکی عمر سے تھی یعنی بڑا گفتگو کرے پس کلام کیا حویصہ نے پھر محیصہ نے پس فرمایا تو وہ دیت دیں تمہارے ساتھی کے یا لڑائی کا اعلان دے جاینگے پس لکھا اونکو رسول اللہ نے اسکی بابت تو اونہوں نے جواب لکھا کہ قسم اللہ کی ہم نے اوسکو قتل نہیں کیا ہے پس فرمایا رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے کہ کیا قسم کہاتے ہو تم اور مستحق ہوتے ہو اپنے بھائی کے خون کے تو کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پھر قسم کھالیں یہود۔ تو کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں پس دیت دی اوسکی رسول اللہ نے اپنے پاس سے پس بھیجے اونکو سو اونٹ یہانتک کہ وہ اون کے گھر پہونچا دیے گئے اور نقل فرمان کے جیسی کہ روایت کیا ہے ابو داؤد نے

بالقسامة بطريق عبد العزيز بن يحيى الحراني هكذا - انه قد وجد بين اظهركم قتيل فدوه

ہی باب ترک القود بالقسامة میں عبد العزیز بن یحیی حرانی کے طریقہ سے یہ ہیں کہ پایا گیا ہے تم میں مقتول۔ پس دیت ادا کرو تم اوس کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى يهود خيبر يدعوهم الى الاسلام

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یہود خیبر کو دعوت اسلام کے لئے

ذكر في السيرة المحمدية انه اخرج ابو اسحق وابو نعيم عن ابن عباس قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يهود خيبر - بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله صاحب موسى واخيه والمصدق بما جاء به موسى الا ان الله قال لكم يا معشر يهود واهل التوراة وانكم لتجدون ذلك في كتابكم محمد رسول الله والذين آمنوا معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا واني انشدكم بالله وبالذي انزل عليكم وانشدكم بالذي اطعم من كان قبلكم المن والسلوى وايبس البحر لآبائكم حتى انجاهم من فرعون وعمله الا اخبرتموني هل تجدون فيما انزل الله عليكم ان تؤمنوا بمحمد قد تبين الرشد من الغي وادعوكم الى الله والى رسوله -

ذکر کیا ہے سیرت محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابو اسحق اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے کہ لکھا رسول اللہ نے فرمان یہود خیبر کی طرف کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے جو ساتھ ہیں موسیٰ کے درسالت میں اور بھائی ہیں اونکے اور تصدیق کرنیوالے ہیں اون امور کی جن کو لائے موسیٰ اے گروہ یہود اور اے اہل تورات کیا اللہ نے تم سے نہیں کہا ہے اور پاؤ گے تم اسکو اپنی کتابوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہیں بہت سخت ہیں کفار پر اور بہت رحم والے ہیں آپس میں دیکھیگا تو اونکو راکع و ساجد تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور رضامندی اوس کی اور میں قسم دلاتا ہوں تم کو اللہ اور اوس کی جس نے اتاری ہے تم پر توراۃ اور قسم دلاتا ہوں اوس ذات کی جس نے کھلایا تمہارے بزرگوں کو من وسلوے اور خشک کیا دریا تمہارے باپ دادا کیلئے یہانتک کہ نجات دی اونکو فرعون اور اوس کے کام کی کیا نہیں خبر دیتے تم مجھکو کیا پاتے ہو تم اوس کتاب میں جو نازل کی اللہ نے تم پر کہ ایمان لاؤ محمد پر۔ اور تحقیق ظاہر ہو گئی ہدایت گمراہی سے اور بلاتا ہوں میں تم کو اللہ اور اوس کے رسول کی طرف ؛

کتبہ احقر ابوظفر

هذا ما کتبه رسول الله صلی الله علیہ وسلم الی ثمامۃ بن اثال فی قریش تتمہ صفحہ ۱۲۹

یہ فرمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ثمامۃ بن اثال کو در بار سفارش قریش کے

قال الحافظ ابن الاثیر فی الاسد اخبرنا ابو جعفر عبید الله بن احمد بن علی باسناده الی یونس بن بکیر عن ابن اسحاق عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال کان اسلام ثمامه بن اثال الحنفی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دعا الله حین عرض لرسول الله صلی الله علیه وسلم بما عرض ان یمکنه منه وکان عرض لرسول الله صلی الله علیه وسلم وهو مشرك فاراد قتله فاقبل ثمامة معتمرا وهو علی شرکه حتی دخل المدینة فتحیر فیها حتی اخذ فاتی به رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر به فربط الی عمود من عمد المسجد فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم علیه فقال مالك یا ثمامة هل امکننی الله منك فقال قد کان ذلك یا محمد ان تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف عن شاکر وان تسأل مالا تعطه فمضی رسول الله صلی الله علیه وسلم وترکه حتی اذا کان من الغد مر به فقال مالك یا ثمامة قال خیر یا محمد ان

حافظ ابن اثیر نے کتاب اسد الغابہ میں روایت کیا ہے اپنی سند سے بواسطہ عبید اللہ ابن احمد یونس ابن بکیر تک وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا کہ قصہ ثمامۃ بن اثال حنفی کے اسلام کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون پر قبضہ دیدے اور جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے حالت شرک میں تھے پس ارادہ کر لیا تھا اون کے قتل کا پس آئے تھے ثمامۃ عمرہ کی حالت میں کہ شرک کی حالت میں عمرہ کی نیت کی تھی پس مدینہ میں داخل ہوئے اور ٹھیرے رہے یہاں تک کہ گرفتار کیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے پس آپ نے حکم فرمایا اور مسجد کے ستون سے باندھے گئے پس تشریف لائے انکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے

تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف
عن شاكر وان تسأل مالا تعطه
ثم انصرف رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ابو هريرة فجعلنا
المساكين تقول بيننا ما نصنع
بدم ثمامة والله لاكلة من
خبز ور سمنية من فدائه احب
الينا من دم ثمامة فلما كان
من الغد مر به رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال مالك يا ثمامة
قال خير يا محمد ان تقتل تقتل
ذا دم وان تعف تعف عن شاكر
وان تسأل مالا تعطه فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اطلقوه
فقد عفوت عنك يا ثمامة فخرج
ثمامة حتى اتى حائطا من حيطان
المدينة فاغتسل فيه وتطهر وطهر
ثيابه ثم جاء الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو جالس في
المسجد فقال يا محمد لقد كنت
وما وجه ابغض الى وجهك ولا دين
ابغض الى من دينك ولا بلد
ابغض الى من بلدك ثم لقد
اصبحت وما وجه احب الى
من وجهك ولا دين احب الى
من دينك ولا بلد احب الى
من بلدك وانى اشهد ان لا اله

ثمامہ کیا اللہ تعالیٰ نے مجکو تجہپر قدرت دی ہے ثمامہ
نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا
ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے
اور اگر معاف کروگے تو شکر گذار شخص کو معاف
کروگے۔ اور اگر مال چاہوگے تو مال نذر کیا جائے گا
آپ واپس تشریف لے گئے اور ثمامہ کو اسی طرح سے
دوسرے دن تک رہنے دیا۔ پہر دوسرے روز اون
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے
ثمامہ عرض کیا اے محمد خیر ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو
مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکر گذار
شخص کو معاف کروگے۔ اور اگر مال چاہتے ہو تو مال نذر
کیا جائے گا۔ پہر لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس سے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ہم
مساکین لوگوں نے کہا کہ کیا رسول اللہ آپ ثمامہ کو
قتل کرکے کیا لیں گے ایک لقمہ روٹی کا اور تہوڑا
سا گھی قسم اللہ کی بہتر ہے اگر یہ فدیہ میں دیدے
جب اوس سے دوسرا روز ہوا پہر اون کے پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا
کیا ہوا تجکو اے ثمامہ عرض کیا خیر ہے اے محمد اگر آپ
قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے
تو شکر گذار شخص کو معاف کروگے اور اگر مال چاہوگے تو
مال نذر کیا جائے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ثمامہ کو کہول دو۔ اس لئے کہ میں نے
اس کا قصور معاف کر دیا پس نکلے ثمامہ مسجد سے اور
مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آئے۔ پہر غسل
کیا اور اپنے کپڑے پاک کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے۔ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ ثمامہ نے

الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله يا رسول الله انى كنت
خرجت معتمرا وانا على دين قومى
فأسرنى اصحابك فى عمرتى
فسيرنى صلى الله وسلم
عليك فى عمرتى فسيره رسول
الله صلى الله عليه وسلم فى عمرته
وعلمه فخرج معتمرا فلما قدم
مكة وسمعته قريش يتكلم
بامر محمد قالوا صبا ثمامة فقال
والله ما صبوت ولكننى اسلمت
وصدقت محمدا وامنت به والذى
نفس ثمامة بيده لا ياتيكم حبة
من اليمامة وكانت ريف
اهل مكة حتى ياذن فيها رسول
الله صلى الله عليه وسلم وانصرف
الى بلده ومنع الحمل الى مكة
فجهدت قريش فكتبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسالونه بارحامهم ان اكتب
الى ثمامة يخلى لهم حمل الطعام
ففعل ذلك رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرجه ابو عمرو
ابن عبد البر عن عبد الرزاق
عن عبد الله وعبد الله بن عمر
عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة
ان ثمامة بن اثال الحنفى —

عرض کیا کہ اے محمدؐ کوئی منہ آپ کے منہ سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبغوض
نہ تہا۔ پس ہوگیا میں ایسی حالت میں کہ کوئی منہ آپ کے
منہ سے زیادہ محبوب نہیں اور کوئی دین آپ کے دین
سے زیادہ مجکو محبوب نہیں اور کوئی شہر آپ کے شہر سے
زیادہ مجکو محبوب نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
اللہ سبحانہ کے کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اوس کا بندہ
ہے اور اوس کا رسول ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم۔ میں نیت عمرہ کی کرکے اپنے گھر سے نکلا تہا اس
حالت میں کہ اپنے قوم کے دین پر تہا۔ پس آپ کے
اصحاب نے مجکو حالت عمرہ میں قید کرلیا ہے پس آپ
مجکو حکم دیجئے کہ میں عمرہ کی حالت میں چلا جاؤں۔ آپ نے
اونکو عمرہ کی حالت میں بہیجا اور عمرہ کے احکام کی اونکو
تعلیم فرمائی۔ ثمامہ نے بحالت عمرہ مدینہ سے سفر کیا اور
مکہ میں داخل ہوئے۔ جب قریش نے اونکو سنا کہ ثمامہ
محمدؐ کی اطاعت کی باتیں کرتے ہیں تو قریش نے کہا کہ ثمامہ
بددین ہوگئے۔ ثمامہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بددین
نہیں ہوں لیکن اسلام لایا ہوں اور محمدؐ پر ایمان لایا ہوں
اور اون کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور قسم ہے اوس
ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں ثمامہ کی جان ہے
نہیں لائیں گے ہم ایک دانہ ملک یمامہ سے (یمامہ میں سے
مکہ معظمہ میں غلہ آیا کرتا تہا) جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے اور ثمامہ اپنے ملک کو لوٹ
آئے اور مکہ کی جانب غلہ کی باربرداری کو روک دیا جس
سے تنگی میں پڑگئے قریش۔ پس قریش نے عریضہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور اوس میں درخواست کی

وساق الحديث الى ان
قال وكانت
ميرة قريش ومنافعهم
من اليمامة ثم خرج
فحبس عنهم ما كان
يأتيهم من ميرتهم
ومنافعهم فلما اضربهم
كتبوا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
ان عهدنا بك وانت
تامر بصلة الرحم
وتحض عليها وان
ثمامة قد قطع
عنا ميرتنا واضربنا
فان رأيت ان
تكتب اليه
ان يخلي بيننا و
بين ميرتنا
فافعل فكتب
اليه رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ان خل
بين قومي و بين
ميرتهم
الحديث

***

رحم کے طفیل سے یہ کہ فرمان بھیجے ثمامہ کو غلہ کی
باربرداری کو ہماری طرف مانع نہو پس ایسا ہی کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس قصہ کو
حافظ عبد البر نے بھی روایت کیا ہے۔ حافظ
عبد الرزاق نے اونہوں نے عبید اللہ عبد اللہ
ابن عمر سے اونہوں نے سعید مقبری سے اونہوں
نے ابو ہریرہ سے کہ ثمامہ بن اثال حنفی ذالطرح
پر ایمان لائے اور سلسلہ قصہ کا یہاں تک پہونچایا
کہ تھا ملک یمامہ قریش کے لیے غلہ کی آمد کی
جگہ اور تجارتی منافع بھی قریش کے لیے ملک یمامہ
سے بہت کچھ تھے۔ پس ثمامہ اپنے ملک
گئے اور غلہ قریش کا روک دیا۔ اور منافع تجارتی بھی
جب قریش کو اس کا نقصان محسوس ہوا تو قریش
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
عریضہ لکھا کہ ہماری آپ کے ساتھ صلح ہے
اور معاہدہ ہو چکا ہے اور آپ صلہ رحم کا حکم
دیتے ہو اور اوس پر ترغیب دلاتے ہو اور
حال یہ ہے کہ ثمامہ نے ہم سے غلہ کو ترک
کر دیا جس سے ہم کو بہت ضرر پہونچا۔
پس اگر آپ کی رائے ہے کہ آپ
اون کو فرمان دیں جس سے غلہ کو ہماری جانب
نہ روکیں تو ایسا کیجئے۔ اس بنا پر یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ قریش
کی جانب غلہ لے کر اون کی قوم کو جانے
دیں

****

متعلق بکتاب مجاعة بن مرارہ السلمی ۹۲ سلسلہ سطر ۱۱ صفحہ ۲۵۸

وقال فی السیرة الشامیة روی الطبرانی و البغوی برجال ثقات عن مجاعة بن مرارة رضی الله تعم عنه قال عظی رسول الله صلی الله علیه وسلم مجاعة بن مرارة ارضا بالیمامة یقال له الغورة وکتب له بذلك کتابا من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن مرارة من بنی سلمی انی قد اعطیتك فمن خالفنی فیها فالنار وکتب یزید - هذا ما قال وفیه اختلاف یسیر-

سیرۃ شامیہ میں کہا ہے کہ طبرانی نے بروایۃ رواۃ ثقات مجاعۃ بن مرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعۃ کو ملک یمامہ میں معانی کی زمین جو غورہ کے نام سے مشہور تھی عطا فرمائی اور فرمان میں سند یہ لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجاعۃ بن مرارہ کے نام جو بنی سلمی سے ہیں کہ میں نے زمین تجکو عطا فرمائی جو اسمیں میری مخالفت کرے اوسکی سزا دوزخ ہے۔ آمین

کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن سلمی الیمامی رضی الله عنه ۹۲/۲

یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنام مجاعۃ بن سلمی یمامی رضی اللہ عنہ کے

قال فی السیرة الشامیة روی الحافظ ابو بکر احمد بن عمر بن عاصم النبیل عن مجاعة بن سلمی الیمامی رضی الله عنه قال اتیتُ رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقطعنی الغورة واعوانة والجَبل وکتب لی- بسم الله الرحمن الرحیم انی اقطعتك الغورة واعوانة والجبل فمن حاجك فأتنی - ثم اتیتُ ابا بکر بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقطعنی الحضرمة ثم اتیت عمر بعد ابا بکر فاقطعنی وروی الحافظ النبیل ایضاً عن سراج بن هلال بن سراج بن مجاعة قال وفدت الی عمر بن عبد العزیز فاخرجت الیه هذا الکتاب فقبله ووضعه

احمد بن عمر بن عاصم النبیل نے روایت کیا حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اراضی غورہ اور اعوانہ اور جبل عطا فرمائی اور اوس کی سند میں یہ فرمان لکھدیا کہ میں نے تجکو غورہ اور اعوانہ اور جبل اراضی معافی میں عطا کی۔ پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاضر ہوا تو اونھوں نے مجکو حضرمہ نام کی زمین اور عطا کی پھر میں حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اور بھی زیادہ زمین عطا کی۔ اور حافظ نبیل نے سراج بن ہلال بن سراج بن مجاعہ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا اور اونکو یہ فرمان دکھایا اونھوں نے اوس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا *

ترجمۂ عبارت صفحہ ۱۱۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان

سیرۃ نبویہ میں لکھا ہے کہ وہ دعا اور وہ فرمان جو بنی نہد کے لئے فرمائی گئی اوسکو نظر غائر سے
دیکھئے کہ کیا خوب مطابق ہے بنی نہد کے لغت سے اور پورا حصہ برابری کا لئے ہوئے ہے الفاظ
کے نادر ہونے میں۔ پھر اسپر مزید براں خوبی نظم کلمات و حُسن ترکیب بھی ہے یہ اس لئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سے یہ خاصہ ہے کہ آپ ہر ایک اہل لغت سے اوس کی زبان میں تکلم فرماتے
تھے باوجود اس کے کہ اہل عرب کی لغات میں بہت اختلاف ہے اور ترکیب الفاظ اور سلیقہ ہر اہل
زبان کا عرب میں اختلاف ملکی کی حیثیت سے جُدا جُدا ہے اور چونکہ کلام بنی نہد کا اور فصاحت و بلاغت
اونکی اس سلیقہ کی تھی اور اون کے الفاظ مستعملہ بیشتر اونکے محاورات میں وہی تھے جو اون کے
سابق کلام میں مذکور ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھیں الفاظ کو اونسے خطاب کرنے میں
استعمال فرمایا۔ پس ان الفاظ کا استعمال کرنا اونکے ساتھہ بات کرنے میں فصاحت میں خلل انداز
نہیں۔ بلکہ بلاغت کا اعلیٰ درجہ ہے اگرچہ وہ الفاظ بہ نسبت دوسری قوم عرب کے اجنبی و غیر مستعمل ہوں۔
کیونکہ بدو کا کلام بہ نسبت شہری زبان کے بدو کے لئے زیادہ تر فصیح ہے کہ وہ اپنی زبان سے تجاوز
نہ کرے اگرچہ بدو شہری زبان بھی سُنتا ہے اور سمجھتا ہے جیسے پارسی زبان کا شخص عربی سُنتا ہے
اور یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قوت الٰہیہ اور موہبت ربانیہ کی وجہ سے تھا کہ رسالت آپ کی تمام
مخلوق اور تمام بنی نوع انسان سیاہ و سُرخ و سپید کی جانب ہے اس لئے سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو تمام
لغات اہل زمین کی تعلیم فرمائی تھی کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کسیکو رسول نہ بنایا مگر اوس کی قوم کے
لغت کا اور رسالت آپ کی جب عام ہے جمیع خلق کی جانب تو آپ کو لغات بھی جمیع مخلوق کے تعلیم
کیے گئے کہ ہر اہل زبان سے آپ اوسی کی زبان میں بات کریں کہ وہ سمجھہ جاوے پس یہ مرتبہ آپکی معجزات
سے ہوا۔ اس لئے آپنے اہل حبش سے اونکی زبان میں بات کی ہے اور فارسی شخص سے فارسی زبان میں چنانچہ
روایات حدیث و سیر سے یہ بات ثابت ہے انتہی اور قاضی عیاض نے آپکے کلام کی فصاحت و بلاغت
کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ فصاحت میں نہایت برتر محل پر ہے اور اوس مقام
پر ہے جسکی بلندی پوشیدہ نہیں طبیعت کی سلامتی میدان کلام کی فراخی مقطع کلام کے ایجاز الفاظ کی فصاحت
کلام کی ترکیب معانی کی صحت تکلف کی نہونے میں ان سب امور میں جوامع کلم عطا فرمائے گئے تھے اور نوادر حکمت
سے خاص بہرہ مندی پائے ہوئے تھے اور سب عربوں کے مختلف زبان سے واقف فرمائے گئے تھے ہر
ہر قوم سے اوسکی لغت میں خطاب فرماتے اور اونکے محاورات استعمال فرماتے اور میدان بلاغت میں جولانی

فرماتے ۔بہ بیشتر موقع پر صحابہ آپکے کلام کی شرح اور آپ کی قول کی تفسیر موقع بموقع دریافت کیا کرتے تھے۔جس نے آپ کی روایات واحادیث وسیر کو دیکھا ہے وہ اس امر کو خوب سمجھا ہوگا اور حقیقت امر اوسپر منکشف ہوگئی ہوگی آپ کا کلام قریش وانصار کے لوگوں سے وہ تھا جو محاورۂ آپنے ذو مشعار اور طہفہ نہدی اور قطن بن حارثہ کے ساتھ استعمال فرمایا ہے (چنانچہ تو نے اس مجموعہ میں دیکھا) اسی طرح اشعث بن قیس اور وائل کندی وغیرہ سے جو گفتگو فرمائی ہے یمن اور حضر موت کے سرداروں سے *

ترجمہ عبارت صفحہ ۲۸۴

اِس صراحت کے ساتھ سوائے اون لفظوں کے جنکو محمد بن سعد نے طبقات میں علا حضرمی کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر واقدی۔ نے انہوں نے کہا کہ مجس ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سرہ نے روایت کی اونھوں نے محمد بن یوسف سے اونھوں نے سائب بن یزید سے اونھوں نے علا حضرمی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس بھیجا اور اونکو فرمان تحریر فرما کر دیا جس میں دعوت اسلام تحریر تھی

ترجمہ صفحہ ۲۴۶

قولہ بییجہ۔ یہ تصغیر ہے بیج کی جو وزن اغیب پر ہے۔ فارسی لغت میں قمیص کو کہتے ہیں اور کسی نے کہا ہے کہ اس کے معنی سیاہ صوف کا کپڑا۔ قولہ انتفجت۔ یعنی وثبت بمعنی ظہرت کے یعنی ظاہر ہوا۔ قولہ القصۃ قص عربی میں آثار قدم پر چلنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فقالت لاخت قصیہ یعنی اوس کے آثار قدم کے درپے ہو اور عرب فال نیک حاصل کیا کرتے تھے خرگوش کے ساتھ اسی لیے کہا ہے قصہ۔ یعنی ہم اوس کے آثار قدم کے درپے ہوں بسلنے یعنی ظاہر ہوا حلس۔ حلس وہ کپڑا ہے جو اونٹ کے پالان کے نیچے ڈالا جاتا ہے۔ دیر۔ نصاریٰ کی چوپال کو کہتے ہیں اور اوس کے مالک کو دیّار کہا جاتا ہے۔ اس کلمہ سے غرض گالی دینا ہے اوس کے دین کی۔ سامر۔ عرب کا محاورہ ہے سمر المال شیتہ اللنیات یعنی جانوروں نے چراگاہ میں چارہ چرا۔ ذا قشر۔ قشر بکسرہ قاف لباس ہر جمع اس کی قشور ہے۔ قولہ طمح الیہ بصری۔ یہ عرب کا محاورہ ہے معنی اس کے آنکھ اوٹھا کر دیکھنا۔ اسمال۔ عرب کا محاورہ ہے سمل۔ الثوب۔ سمول۔ یعنی کپڑا پرانا ہو ملیتین۔ ملیہ تصغیر ہے ملاءۃ کی بمعنی تہبند۔ قولہ قد نفضتا۔ یعنی جاتا رہا ہوگیا رنگ۔ فرافصاء جلسہ احتیاط کو کہتے ہیں (احتیاط کے معنے پہلے آچکے ہیں) قولہ شخص بہ یہ عرب کا محاورہ ہے یعنی ایسا واقعہ حادث ہوتا کہ جس سے آدمی گھبرا جائے *

غلطنامہ عربی رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	١٣	عنہ وعط علی	عنہ وعلی عط	٢٤	١٣	فی الکنی	وفی الکنی
١	١٤	امیز المؤمنین	امیر المؤمنین	٢٥	١٩	اعتق	اعنق
٢	١٥	النساء اللتی	النساء فاطمۃ الزہراء اللتی	٢٦	٦	.بمائۃ	.عائه
٥	٨	راجعنا لیہا	راجعنا الیہا	〃	١٦	بعص	بعض
٧	١١	شوکانی	الشوکانی	٢٧	١	فاتینا الشیخا	فاتینا شیخا
〃	٢٢	ابونا	ابینا	٢٨	١٢	موسی ابن سلیمان تقوابن	موسی بن سلیمان
٨	٣	خیر المکاتیب	خیر المکاتیب	٢٩	١٦	لایقرأۃ	لایقرأہ
٩	٢	سمان	سلیمان	٣٠	١٥	حزار	ضرار
〃	٨	وفد النبی	وفد علی النبی	٣٧	٢	البتحتری	البحتری
〃	٩	وسلم واخوہ	وسلم ہو واخوہ	٣٨	٥	مایحبکم فقالوا الیرجع	مایعجلکم فقالوا نرجع
١٠	٤	والغنزی	والعنزی	〃	٦	فنجزھم	فنخبرھم
١١	٢	یا ؤھم	یا وبھم	٣٩	١١	وازھنہ	وازھدہ
〃	٣	ان تقدما	ان یقدما	٤٠	٣	جازیۃ	جاریۃ
١٢	٣	البندلیجی	البندنیجی	٤١	٣	اوردہ	التخریج اوردہ
١٣	١١	کتبہم کتابا	کتب لہم کتابا	٤٣	٢	عن	علی
١٤	٢٤	الجرھنی الی	الجھنی وفد الی	٤٤	١٦	وامام	والامام
١٥	٢	لحدیث	الحدیث	٤٥	١٥	وابن للبون	وابن اللبون
〃	١٢	الھندی	النھدی	〃	٢٥	متفوق	متفرق
١٨	٨	قال وقدمنا	قال وفد منا	٤٦	١٨	وجوب الجمع	الوجوب یلزم الجمع
〃	١٥	کتب بلسم اللہ	کتب لی بسم اللہ	٤٧	٢٠	فالاول	فاول
〃	١٩	عن ابیہ عن محمد	عن ابیہ عن ابیہ عن محمد	٥١	٢	ابن سعد	ابن سعد و
١٩	١	ابتس	ربتس	〃	٢٢	والتیم	والیتیم
〃	١٨	اروو الجیش	اردد الجیش	٥٢	٩	بکرۃ	بکرة
٢٠	٤	اقبل وحیۃ	اقبل دحیۃ	٥٣	١٦-١٧	الیمن اکتبوا	الیمن وقال اکتبوا
〃	١١	وخیۃ	دحیۃ	٥٦	٦	للافاقی	للافاقی
〃	١٣	دجیۃ	دحیۃ	〃	٢٢	دینازا	دینارٍ
٢١	٩	والشتیہ	والتشبہ	٥٨	١٠	وابی	والی
٢٢	٦	لغث	بعث	〃	١٦	سردات	سروات
〃	٢١-٢٢	سبز	بستبر	٥٩	١١	آذانھم	آذاھم
٢٣	١٠	وقد فاسلم	وفد فاسلم	٦٠	٩	ماحسن	باحسن
〃	١٨	مالک فی نصر	مالک فی نفر	٦٢	١٨	قد نزل الیہ	قد انزل اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٢	٢٦	صفراء	صفراءو
٦٣	٨	ورعا	درعا
//	٩	نذارة	متدرة
//	٢٦	يامره واصلحوا	بامره ما نصحوا واصلحوا
٦٥	٢٥	اجبور	اجبوا
٦٧	٢٢	اليعل	اليعل
٦٩	٧	وتراط	وَرَاط
//	١١	يعتسر	يتعسر
٧٥	٢٣	الثلاثة قال ابن عبد الله	الثلاثة قال ابن عبد الله بن
٧٦	١٦	فنهايته	نهاية
//	٢١	وخيلا	دخيلا
٧٧	٢٠	وانفقوا	دانفقوا
٧٨	٤	ايدا	احدا
٨١	٢١	عن	لمن
//	٢٥	حرمة لخمر	حرمت الخمر
٨٣	٢٢	الى	اى
//	٢٤	يشرب	ليشرب
//	٢٦	طبيخ	طبخ
٨٦	١٠	الحصون في	الحصون ايضاً في
//	١٣	والسلا	والسلاح
٨٨	٦	اعطك	اعطاك
//	١٧	اكثم	اكثر
٨٩	١٧	طيبنة	طيبة
٩١	٦	عنبة	عنبسته
٩٤	٦	يبعثه	يبعثه
//	حاشیہ	هرمز	شرويه
٩٦	٧	سوات	سروات
٩٦	٢٦-٢٧	ورقاء بسر سودات	ورقاء وسروات
٩٧	٦	عمر	محمد
//	٢٢	جفنتم	جفنة
٩٨	١	لنصره	نصره
//	٣	المسلم	السلم
١٠٠	١٣	الكفر كالحبشة يفيد	الكفر كالحبشة
١٠١	١٠	من	بن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٠١	٢٥	قبية	قبلية
//	٢٦	جلسيها	جلسها
١٠٢	٧	معادان القبيلة حلبيتها	معادن القبلية جليسها
//	٨	حلبيتها	جلسها
//	٢٦	ن	و
١٠٤	٢٣	خمسه	خمسة
١٠٥	١٠	وقد	وفد
//	١٣	فقال	فقام
//	١٤	ماثله	غائلة
//	١٩	الابلوح	الابلوج
١٠٦	١٣	حكم	لكم
//	١٥	الركوب الفلو	الركوب والفلو
١٠٧	٥	رابعث	وابعث
١٠٨	٢٤	لحضرة	حضرة
١٠٩	١٩	الادل	الازل
//	٢٠	الثوية	الثوبة
١١٠	٨	بخضبة	مخيضة
١١١	١٨	فعليها	فلها
١١٢	٢٧	وفتحهما	وقتها
١١٣	١٠	من فقهاء	من الفقهاء
//	١٧	حاشية على كتاب بنى نهد بيان فصاحته	ببيان فصاحته صلعم
١١٤	٥	لهم	له
١١٥	٣	كما اقول	اقول كما
//	١٠	بمقنته	بمقنتة
١١٧	١٤	المتبرع	المتربع
١١٨	٦	يخرجه	ليخرجه
١١٩	٣	بامنهم	بانهم
//	٧	الله اليه وذمة	الله وذمة
//	٨	رسوله متعلق لكتاب بنى ضمرة واخرجه	رسوله واخرجه
١٢٠	٦	يخرج	نخرج
//	١٧	ان لابى	ان صارت لابى
١٢١	٧	خزوج	خزرج

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۱	۱۱	التشریل	التنزیل	۱۴۵	۱۴	لاتخاونوا	لاتخذلوا
〃	۲۵	فیہا	فیہا	〃	۱۸	ابن سبیل	ابن السبیل
۱۲۲	۱۱	الحوام	الحرم	〃	۱۹	العیب	الغیب
〃	۱۲	وزیر	وزیراً	۱۴۶	۳	عقیة	عقبة
۱۲۴	۹	الصلاح	المصباح	〃	۱۱	فیہ	فی
〃	۱۹	نحوصا	نحوصا	〃	۱۹	ربیہ	ربیعة
۱۲۵	۱۷	شیخ الدحلانی	الشیخ دحلان	۱۴۸	۲۱	وقد	وفد
۱۲۶	۱۸	لہ	لنا	۱۴۹	۷	انس سلمی	انس السلمی
۱۲۷	۱۲	ابی عبیدة الجراح	ابی عبیدة بن الجراح	〃	۱۳	بایل	بابل
〃	۱۵	قری	قری	〃	۱۸	اتیت والنبی	اتیت النبی
۱۲۷	۱۷	فیزدعوها	فلیزدعوها	۱۵۰	۹	لزذیل	لوزیل
۱۲۸	۱۴	اباحة	اباحته	۱۵۱	۱۳	فی سمہ	فی اسمہ
۱۲۹	۱۴	الی النبی	اتی النبی	۱۵۲	۱۳	الناس الاسلام	الناس الا الاسلام
۱۳۰	۶	اموالکم	اموالکم	۱۵۴	۲۵	مہیارہ اقاریہ	مہیارہ واقاربہ و
〃	۱۲	ابن اجزم	ابن حزم	۱۵۶	۲۳	ساة	شاة
〃	۱۳	حوم	حزم	〃	۲۴	ومائة فیہا الخ ففیہا	ومائة ففیہا
۱۳۱	۲۳	الیہقی	البیہقی	۱۵۷	۱۰	وفی سبیل	ولابن السبیل
۱۳۳	۲	یصوح	یصوخ	〃	۱۱	ولاعمالہا	ولابعمالہا
〃	۳	اجہرقتنا	احرقتنا	۱۵۹	۱۹	بنو	بنی
〃	۲۶	ونبتکما	ولیتکما	۱۵۹	۲۲	لنفسہ	بنفسہ
۱۳۶	۸	بنو	بنی	۱۶۱	۴	اوقیتة	اوقیة
〃	۲۶	ابنا	ابنی	〃	۲۴	تتکاتا	تتکافأ
۱۳۷	۲۵	بنو	بنی	۱۶۴	۹	التی	اللتی
۱۳۸	۴	بنو	بنی	〃	۱۴	بعد الاسلامہ	بعد الاسلام
۱۳۹	۲۲	العشری	العثری	〃	۱۵	نظام	نظامہ
۱۴۰	۲۲	موصعین	موضعین	۱۶۵	۱۲	الشعبیٔ	الشعبی
۱۴۲	۱۸	خاد	خالد	〃	۲۷	یوم	یوما
۱۴۳	۷	وفی وبہذا	وفی بہذا	۱۶۶	۱۴	خیر	غیر
〃	۲۱	الکلی	العکلی	〃	۱۵	عانما	عالما
〃	۲۲	المنیرین	المنیربن	〃	۲۷	من الفتیا	من الفتیا علیہ
۱۴۴	۹	بروایتہ	بروایة	۱۶۷	۱۲	وعرقوا	وعرفوا
〃	۸	سمید ابی اسحق	عبید بن ابی اسحق	۱۶۸	۲۵	املاہ	اعلاہ
〃	۹	بنیح	بنی	۱۶۹	۱۶	ارض تظلنی	ارض تقلنی
۱۴۵	۷	ابلغوہا	ابلغوہا	۱۷۳	۹	الحلسن	الحلس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۳	۲۶	سمعتو	سمعت
۱۷۴	۲۰	واللہ لاتقتل	واللہ ان لاتقتل
۱۷۵	۱۵	الاجابیش	الاحابیش
″	۲۴	جاؤا	جاء
۱۷۷	۱۸	بعض علی	بعض وعلی
۱۷۹	۱-۲	شیبۃ	شیتۃ
۱۸۰	۷	محیتاز	مجتازا
″	۱۴	یخیل	بخیل
″	۲۲	عمرو ورا اصطلحا	عمرو واصطلحا
۱۸۲	۱	الشبہ	اشبہ
۱۸۴	۱۰	اختلفوا	اختلف
۱۸۵	۴	الیتیمیۃ	التیمیۃ
″	۲۲	جبان	حبان
۱۸۸	۷	جرج	حرج
۱۸۹	۱۲	الصیفی	الصفی
۱۹۰	۱۱	عمرو قال	عمرو بن حزم قال
″	۲۰	اسھم	السھم
″	۲۱	حنی	حتی
″	۲۴	مکیم	حکیم
۱۹۲	۱۳	معجۃ الصحابۃ	معجم الصحابۃ
۱۹۵	۱	وبتجوا	واحتجوا
″	۱۱	للانتفاع	الانتفاع
۱۹۷	۶	سیرۃ	السیرۃ
۱۹۹	۹	جامع ازھر	الجامع الازھر
۲۰۲	۱۹	العیب	الغیب
۲۰۴	۱۲	اذاجاء	اذجاء
۲۰۸	۲۳	الانف اوعی	الانف اذا اوعی
۲۱۰	۲۱	تزیع	تزیغ
۲۱۳	۱۹	عمی مھا	عمی منھا
۲۱۷	۱۵	ھذہ الکتب	ھذا الکتب
۲۱۸	۱۴	برویتہ	برؤیتہ
″	۱۶	نضیعوعوھا	فضیعوھا
″	۲۳	بادمر	بادر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۸	۲۶	عقمۃ بن	عقبۃ بن
″	۲۷	اسی	امتی
۲۲۱	۴	فقرنہ	وفرنہ
۲۲۲	۲۵	حازثۃ	حارثۃ وفد
۲۲۳	۲۱	سفنۃ	مسنّۃ
″	۲۳	العشری	الخشری
۲۲۴	۲۴	یتمنتنا	یمتعنا
۲۷۶	۲۷	عند	عند ابی داؤد
۲۷۷	۵	الوضائعین	الوضاعین
″	۷	″	″
۲۷۹	۹	انہ رب	انہ الرب
۲۸۰	۱	بالجوفی	بالجوی
۲۸۱	۷	احادیث	الاحادیث
″	۲۳	الھدایہ	للھدایہ
″	۲۴	بسبب	لسبب
″	۲۵	بقبول	لقبول
۲۸۲	۲۰	قساد	فساد
″	۲۱	الکنابی	الکتابی
۲۸۶	۱۰	لم یستھلہ	ایستھلہ
۲۸۸	۱۲	تنزعی	ترعی
۳۰۷	۲۴	شیخ	الشیخ
۳۱۰	۲۳	وزقہ	ورقہ
″	۲۶	البش	البشر
۳۱۵	۹	باوریاد	بادوباد
۳۱۶	۲	اھلۃ	ایلۃ
″		سرارت	سراۃ
۳۱۸	۳۰	فاضوک	قاضوک

غلط نامہ اردو کتاب رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	فرمایا ہے کہ میرے	فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور میرے
۴	۱	مروی ہیں سے	مروی ہیں۔
۶	۱۵	کتاب	کتابت
۷	۱۲	والا اس لیے	والا اسی لیے
؍؍	۱۷	خارج لیکن	خارج ہے لیکن
؍؍	۲۲	بھی شمار میں آئے ان کے سوار	بھی اوس شمار میں آئے جنکی گنتی اوپر بیان ہو چکی لیکن ان کے سوا۔الخ
۷	۲۷	اوپر قسم	اوپر رقم
۹	۱۶	کی ہے شاہین	کی ہے ابن شاہین
۹	۱۷	عالبس نخع	عالیس نخعی
۱۰	۵	وہ عبری ہیں ساعدہ	وہ عنبری ہیں ساعدہ
۱۱	۱۳	عبید نہیں تو	عبید ہیں تو
۱۲	۳	بنند بھی	بیند بھی
۱۳	۱۴	ذکر میں بولا جاتا ہے وہ ایک	ذکر میں قولہ الرق عربی کا محاورہ ہے فی رق منشور رق وہ ایک
۱۵	۶	ایں	سے
؍؍	۱۱	ہندی	مہندی
۱۷	۲۶	ماکولا	ماکولا سے
۲۲	۱۹	سبزا الارائشی	سنبر الآرائشی
۲۴	۴	بالوں	الوں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۴	حسزار	ضرار
۳۲	۱۸	مسلمان	سلمان
؍؍	۵	مردبانی نے	مرزبانی نے
؍؍	۲۶	سے روایت	سے وہ روایت
۳۵	۱۶	سیکیے	کیا
۳۸	۱۸	گرہ	گروہ
۴۰	۳	کے لیے خیبر کے قلعہ کیتبیہ میں	کے خیبر کے قلعہ کتیبہ میں سے
۴۴	۲۵	اور	وہ
۴۵	۱۸	حمو	حموی
۵۰	۶	توسے	نوتے
۵۴	۱۲	گا	کا
۵۸	۱	پیرت	پیٹرت یعنی اقناوہ
۵۸	۲۵	صعقا	ضعفا
۵۹	۱۴	تقطر	نقطر
۶۲	۱	اسلام	سلام
۶۴	۵	اور احمد	اور وہ اصح
۶۹	۱۶	شین اور دونو	شین اور غین دونو
۷۵	۱۷	اور	اوسکو
۷۶	۱	عبداللہ	عبدالبر
۷۸	۲۶	گوپہن	گوپہن کے
۸۳	۱۵	لبنی	کھیتی
۸۸	۱۹	شہیا	ستھیا
۹۲	۱۶	عمار کے	عمان کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۷	۳	شکروں	لشکروں
۱۰	۱۷	بیرسے	ابرسے
۱۰	۲۷	اسس ہتہوڑے	اس کے مثل ہتھوڑے
۱۱	۴	مزاد	مراد
۱۱	۱۷	اول اورسے	اوس چیزسے
۱۱	۱۱	لیاہیں اور	لیاہیں سنے اور
۱۲	۱۵	لیجانب سے	کیجانب سے
۱۲۱	۱۹	کہاہے کوکیا	کہاہے کہ کیا
۱۲	۲		کہ
	۲۴	سیئے	سیجئے
	۲۵	نہ	کہ
۱۲	۲	بنبناہٹ	بھنبھناہٹ
	۶	چھاؤ	جھاؤ
	۹	ابرائی	بُراہی
	۱۵	کے	کے لیے
۱۱	۳	کیئے	کیئے جائیں
۱۷	۲	اللہ	اللہ کے
	۳	سیمہ	سیجہ
۱	۱۳	۰	۰
۱	۱۰	کوٹی	کوتہی
۱	۲۵	حکم یا ایسی	حکم سے یا ایسی
۱	۱۲	اونٹ	اونٹ پر
۱	۱	شبیہ	شبتہ
	۲	شبیہ	شبتہ
	۳	تولوں	قولوں
۱	۹	کے	کی طرف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۸	۹	صیفی	صفی
،،	۱۲	صیفی	صفی
،،	۱۶	معیب	مسیب
۱۹۲	۱۴	مبعمتہ	معجم
۱۹۵	۱۴	دماغ	دیاغ
۲۰۵	۳	مددگاری	مَدَد
،،	۴	مددگاری	مَدَد
،،	۱۰	ہو	ہوں
۲۰۷	۶	جانے	جاتے
۲۱۰		قسرۃ	قسرت
۲۱۷	۷	خواہ	یا سوئے
،،	۷	کاہو	کے
۲۳۲	۱۹	عسرفہ	صرفہ
۲۳۵	۱۹	عاتیہم	عانیہم
،،	۲۰	سمنے	عنے
۲۳۶	۱۱	سبب	سبب ہے
۲۴۹	۲۱	اور مردویہ	اور ابن مردویہ
۲۵۴	۲۰	مرط	مٹ
،،	۲۵	تلفظ	بلفظ
۲۵۵	۱۰	دین	عـ
۲۵۷	۱۶	عیوض	
۲۵۸	۴	عیوض	
،،	۸	عیوض	
۲۵۹	۲۵	قیسافہ	
۲۶۰	۱۳	عیوض	
۲۶۵	۲	د -	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۷	۲۷	ہیں اور لکھا	ہیں اور معنی نفرت کی بڑھا پاسے اور معنی رفتا کی فاحش کلام	۲۹۹	۱۷	کو	کے
				۳۰۲	۲۰	صورت	سو[illegible]
				۳۱۷	۶	ترین	تری
۲۸۸	۱۲	بیروں چرتے	بیروں میں چرتے	"	۱۷	یں	ہیں
۲۸۸	۱۸	دالی	ڈالی	۳۱۸	۱	آاور	آیا
۲۹۲	۱۴	روسپے	وار وسپے	"	۵	ہر	بر
۲۹۴	۱۳	ارعایت		"	"	کہ	کر
۲۹۰	۵	اروعاد	روعاء	۳۱۹	۱۸	دہ محبت	دہ [illegible]